

اُدُوترجه نفسپرروح البیان بارهٔ مرا

_____ تاليت ____

الا م العَالم الفاضل والشيخ التحرير الكائل الجامع بين البواطن والطوّابر ومغرّالآل والاكابر خاتمة المنسري وفدُوة ارباب لمتيعة واليقين فريداً وانه وقطب من من جيم العُلى مولانا ومواجع

التنبيخ السمعيل حقى البروسوى ترين اللال

يضخ التفيير العربث الحاج صنرت مرلانا الوالصالح محقق احدادي يغوى

مكتنبهاوكيب ريضويه ٥ مكناك روو ٥ بهاولبور

نام كما ب ____ فيرض الرحمٰن تر هم تغيير روح البيان مولفت ___ حضرت علّا مراسه لمين حتى قدس سرّه أو مراسه لمين حتى قدس سرّه أو مرجب معرض احد اوليي خطّب ط ___ محد شراعية عجل محد شريعة عجل محمد مرحم حتى ___ جريد ري مشآق محمد خال لا بور سرطاعت ___ فردري ١٩٨٤ م مرضويه ، ولمينان دو در بها وليم و مرسي من منته الرئيسيد رضويه ، ولمينان دو در بها وليم و مرسي ___ در مرسي ____ در مرسي ___ در مرسي ____ در مرسي ___ در مرسي _

بابتم إصاجزاده عطاء الرحول آلبي

ياره الم

وَقَالَ البِّنِينَ

وَقَالَ النَّذِينَ كَا يُوْجُونَ يَقَآءَ نَا وَلَا أُنْ لِلْ عَلَيْمَا الْمُلَاعِكَةُ أُونُونِ مَ بَبَنَا الْمَلَاعِكَةَ لَا وَنُونَ مَ الْمُسَلِّكُونُ وَعَنَوْ عَتُوعُ وَعَوْعَتُوا كَيْسُولُ الْمُلَاعِكَةَ لَا لِمُشْرَى يَوْمَ مِنْ الْمُلْكُونِ وَعَيْنَ الْمُلْكِكَةُ وَالْمُمْنَا الْمُلَاعِكَةَ لَا لِمُشْرَى يَوْمَ مِنْ اللّهُ وَمَعْلَى اللّهُ عَمَلِ جَعَلَنْكُ اللّهُ اللّهُ عَمَلِ جَعَلَنْكُ وَمَعْنِ اللّهُ عَمَلِ جَعَلَنْكُ وَمَعْنِ اللّهُ عَمَلِ جَعَلَنْكُ وَمَعْنِ اللّهُ عَمَلُ اللّهُ عَلَيْكُ وَمَعْنِ اللّهُ عَمَلُ اللّهُ عَلَيْكُ وَمَعْنِ اللّهُ عَمَلُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْكُ وَمَعْنِ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْكُ اللّهُ اللّهُ عَلَيْكُ اللّهُ وَمُعَلِي اللّهُ وَكُونَ الْمُلْكُ يَوْمَعُنِ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ وَكُونَ الْمُلْكُ يَوْمَعُونُ اللّهُ اللّهُ وَكُونَ الْمُلْكُ يَوْمَعُونَ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ وَكُونَ اللّهُ اللّهُ وَكُونَ اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ وَكُونَ اللّهُ اللّهُ وَكُونَ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَكُونَ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

ٱلَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِ هِمْ إلى جَهَلَمْ اللَّهِ اللَّهُ اللّ

توجید : اوران لوگوں نے کما ہو ہارے یا ناعا فری کی اُمید نہیں دکھتے کہم پر فرستے کیوں ن نا زل کیے گئے یا ہم اپنے رب کو آنکھوں سے دیکھتے مبیک یہ لوگ اپنے خیال میں اپنے آپ کو بہت بڑا سمجدرے میں اوربہت بڑی مرکشی میں عدسے اسے بڑھ رہے میں جس دن وہ فرستوں کو دیکھیں کے وہ دن مجرموں کے لیے خوشی کا نہ ہوگا اور کہیں گے اے احد ای جارے لیے ہو کوئی آڑ ڈی موٹی اُور ٹی اور ہم نے اُن کے عمل کوان کے سامنے کرکے باریک غبار کے بھرے ہوئے ذرّے کردیا بہشتیوں کے لیے ہوگا اس دن ہتر مٹمکانا اور دوہیری نبتد کی اچی ارام گاہ ، اور انسس دن آسمان ہا دلوں سے مجيث جائے گا ور كمل طور ير فرشتے نازل كيے جائيں گے اور اس دن تقيقي سلطنت رحمٰن كى ہو گئ اور ور دن كافرول كے ليے بهت سخت ب اور اس دن ظالم اپنے يا تھ جائے كا كے كا يا تے يائے كاكتش ونيا ميں ميں نے رسول كے ساتھ راہ بنالى ہوتى - بائے ميرى شامتِ اعمال كاكتش ميں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوٹا اس نے آئی ہوئی نصیحت سے مجھے مہمایا اور سٹیطان انسان کو گرسوا كرنے والا ہے اور رسول نے كها اے ميرے يرورد كار إميرى قوم نے اس قرآن كو نظر انداز كرديا۔ اور کوئنی ہم نے ہرنی کے لیے مجرموں میں سے مرنی کے دیمن بائے اور تمہا را رب ہایت کرنے اور مدد دینے کے لیے کا فی سے اور کا فروں نے کہا کہ قر آن مکیا رگ کیوں منیں نازل کیا گیا یومنی تدریحاً اس ليے آنا را آنگه السس وربع سے مہم تنها را ول مضبوط كريں اور م نے مظہر مظہر كر پڑھا اور وہ كو تی مجی عجیب بات تمہارے بال لاتیں گرہم حق اور است بہتر بیان لائیں گے وُہ لوگ جوایت منہ کے بل جہتم کی طرف اسمعے جائیں گے ان کا طفی ان سب سے زیادہ مرآ اورسب سے زیادہ گراہ ہے۔

الم على الله وقال الكِنْ لَى كَرْجُو مَا لِقَاءَ مَا - الرجاء ووظن جرير شيده امريح عمد المعالم الله على المان الم المان الم المان الم المان الم المان الم المان الم المان الم

اب معنی به مُواکداً در کها ان لوگوں نے حبنیں ہارے یاں حاضری کی کوئی امید نہیں لعنی وہ لوگ جو بعث وحشر اور حساب و جزا کے منکر ہیں لعنی کفار ملکہ۔ اور تاج المصادر بیں الدجاء بھنے امیدر کھنا اور ڈرنا لکھا ہے۔ اب آیت کامعنیٰ برسے کہ وہ ہمارے دیکھنے سے نہیں ڈرتے۔ کو کا کیرون تحقیق ہے بہنے ھلا لینی کیوں نہیں اُنٹول عکر شا اُنٹول کے گئے ہمارے اوپر طائکہ۔ بعنی ہمارے ہاں فرشتے رسول بن کرنا ذل ہوتے کیونکہ اُنٹول کی تعقیدے کے مطابق بشریت رسالت کے لائق نہیں اُو ٹوکری می بیٹونا یا ہم اپنے پروردگا دکو کھا کھلا دیکھیں اور خو درب تعالیٰ ہیں رسول اکرم صلی الشعلیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق وا تباع کا تھم فرما نے کیونکہ ہی طریق ایک طریق سے کو اُن ایک طراحیت طریق ایک و تعدید نے ایک طراحیت میں واقع کی ہے اس ہوتا ہے کہ اسے ہماری تصدیق برائے نبوت کا ارادہ نہیں۔

منكرين روية بارى نعالى كارد كافري تورؤير تق تعالى كاردوك بين كهاكم منكرين أخرت اور ف فرايا :

اونوک س بتهم - ترجم: يام اپني روردگاركوديكي -

کبن افسوس کدایمان کے ترعی خبیس افرت پر ایمان بھی ہے اور حشر میں اُسطے کا بھیں بھی رکھتے ہیں لیکن اپنے رب تعالیٰ کی رؤیت کے منکر ہیں حالانکر رویت باری تعالیٰ کے متعلق نصوص وار دبیں ان سے تو وہی منکرین اگرت بہتر ہوئے کہ انہوں نے رؤیت می تعالیٰ کا جواز ظا ہر کرکے اس کی ارز ذبیش کر دی ۔ جیسے انہیں از ال الملائلہ کا اور اس کے اس کی ارز ذبیش کر دی ۔ جیسے انہیں از ال الملائلہ کا اور اس کے اس کی اس کے اس کی اس کے اس کی اس کی اس کے اس کی اس کے اس کی اس کے اس کی تعالیٰ منکرین قیا مت اور متکرین رؤیت باری تعالیٰ کے تعالیٰ منکوں نصوص کے انہا ربی اشتراک ہے کیونکہ جیسے روایات سے بعث و نشراور اس خرت نا بت ہے ایسے ہی نصوص سے ابلی ایمان کو قیا مت میں باری تعالیٰ کی زیارت ہوگی ۔

نَقَيْ السُتُكُنُوُ اللهِ الم قسم معنوف كابواب ہے۔ اب معنی یہ ہوا کہ بخدا انفوں نے نکم کیا۔ الاستبکاد انسان علط تصوّدات سے بھر لور ہو کرانے ہیں وہ مرتبہ ظاہر کرے بواس میں بنیں ۔ اب مطلب یہ مجوا کہ اُنہوں نے باطل کے طور کبر کو ظاہر کیا فی آگفت ہے ہے اپنے نفسوں کے متعلق، لینی انہوں نے اپنے نفسوں کے لیے خیالی مراتب و درجات گھڑ لیے اسی لیے کہ دباکہ ان کے یاں بینیا یا تِ اللی طائکہ لے آئی یارسول کرم صلی الشّعلیہ وسلم کی تصدین کے لیے خودانہیں السُّر تعالی آگر فرما دے۔

ف ؛ كالمشفى فى كواكر بخدا النول فى البين فيال سابية أب كوبرا بنا يبا يعنى الس فيصله مين النول في المرائد النول في النول في المرائد كالمرائد كالمرا

 ردگرد ان کی اورخباشت طبعی سے اپنے خبیت نفسوں کے لیے ملائکہ کا معائنہ اور باری تعالیٰ کی زیارت کا مطالبہ کرڈ الاحا لائکہ ان خبی کی خباشت اور غلاظت طبعی کو زیارت ایر دی کا اسکان کسی پاکل دماغ کو ہوگا ، ورز ظل ہرہے کہ ونیا میں توسولئے ہمارے آق ومولی حضرت محدصطفیٰ صلی الله علیہ وسلم کے سرائمی نبی علیہ السلام اور ولی کوزیارت نہیں مہوئی اور زکسی کو برکتی ہے اور ہمارے حضور شافع النشور صلی الله علیہ وسلم نے بمی ونیا کی صدوں کو عبور کرکے ذات بی نالی کو بیا ہے ور بیا کی حدم من اللاک تک ہے اور لبس ۔ اس بیا کہ عالم و شیب کون وفسا و کا عالم مہے۔

مست کمیں: الوسیط میں ہے کہ روّیت بی کی طلب کوعشوسے اس لیے مرصوف کیا گیا کہ انہوں نے ول وجان سے روّیت کی ارزونہیں کی عکران کا مقصدی سے عنا و اور الله ورسول (صلی الله علیہ وسلم) کی طاعت سے آنکا رکے طور آرزوکی اکس اعتبار سے اُنہوں نے اپنی گفت گے اور کفریں غلوکیا۔

سوال :حب الشرتعالي كادبدارجار بيت تو بجرجار امرر الخلي زج وتربيخ كيول ؟

جواب: (۱) انھيں زجر و تو بيخ دوسسرى وجه الله و برا بين طلب كى جوان كے لائن نہيں تھى وہ اس يے كرجب انهوں نے رسول اکرم صلى الله عليه وسلم سے ولائل وبرا بين ديكھ ليے تھے تو بھر بجائے نسليم كرنے كے ووسر مطالبہ كے درئے ہوگئے۔ اور ظاہر ہے كرجو دليل و كھ كر بھر وليل كامطالبہ كرسے اسے احمق كها جاتا ہے۔ لسيس اللہ تعالیٰ نے انفیس مرکشی لعیٰ عتو وغلوسے تعبیر فرایا۔

۲۷) وہ ایمان بالغیب کے متحلّف شخے لیکن مجو نہی انہوں نے رویت (ہم نکھوں سے ویکھنے) کا سوال کیا تواصل مرحب سے متبا وزہو گئے اسی لیے انھیں اللہ تعالیٰ نے عتو سے مرصوف فرط با۔

يُوْمَ يُرُونَ الْمُلَنَّيِكَةَ السرون سے كروہ طائكہ كودكھيں سے لينى عذاب كے فرسشتوں كو تيامت ميں ويكھيں گے۔

سوال : يوم تنزل الملكِكة الزكون نبين فرمايا؟

جوا ب : آ کدمعلوم ہوکد طائکہ کی روبیت ان سے مطالبہ کی وجرسے نہیں بلکسی دو سرے طرایقرسے ہے وہ ہے عذاب میں مبتلا ہونا اور بوم کا منصوب ہونا ہوج طوفیت کے ہے جہیا کہ اسس پر والمات کر المیے ۔

لا بشری یونمیر للم بخیر مین اس دن مجرموں کوکوئی بشارت نه ہوگ - برجمار بھنے ببشوے ہے اپنی قیامت میں انھیں نوشخری سے نوازا نہیں جا سے کا اس کامعنی پر نہیں کونفس بشری ان سے متعلق نہ ہوگی اس لیے کہ بیشوی مصدر ہے اور صدرا ہے باقبل میں عمل نہیں کرنا اسی طرح جوشے ما قبل میں عمل نہیں کرتی وہ ما بعد میں ہی کہ بیشوی مصدر ہے اور صدرا ہے باقبل میں عمل نہیں کرتا اسی طرح جوشے ما قبل میں عمل نہیں کرتی وہ ما بعد میں ہی اس کا شارع زنا ہر مکروہ عمل کے ارتکاب کو حمیسہم

کہ جا آیا ہے۔ اورضم رکے بجائے المعجسومین کی تصریح میں اشارہ ہے کہ ان پرکفرے علاوہ بجرم ہونے کی فہر ثبت کرنی ہے اوروہ تاکید (جے اللہ تعالی نے بیان فرمایا ہے لینی انہوں نے فرشتوں کا فروں اور دویت باری تعالیٰ کامطالبہ کیا ہے ، کے لیے بومٹن کو کوار کے طور پر لایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ جو کچھ وہ مانگ رہے ہیں وہ خرد مرکا لیکن اس کے موجود ہونے برانہ بیں پریشان ہونا پڑے گا کیونکہ اسس وقت انہیں نوشخری تو کونی سنائی نہیں جنگ کہ ان کے بال ملائک البتانہ بیں براساں کیاجائے گا اور ہروقت عذاب میں مبتلار کیاجائے گا بخلاف اہل ایمان کے کہ ان کے بال ملائک صاخری و سے کونوشخری اس سناتیں سے اور اللہ تعالی کا بیغام سناتے ہوئے کہیں گے و

ان ٧ تخافوا و ٧ تحونوا الخ ترجم: نزفن كاو اور نزم كرو

خلاصہ برکد کفارِ مکر کو قیامت میں کسی تسم کی نوشخری نہیں دی جائے گا۔

و کیگو لون کا کرکو و کی کرکفار محرمین کہیں گے۔ اس کا عطف فعل منی ندکور پرہے جہدو ا حکی بخوراہ حجورا اس کا عطف فعل منی ندکور پرہے جہدو کی صفت ہے۔ حجورا اس حجودا اس مصدرہ بعض منع ، اور محجود بعض منوع - اور محجود ا اس حجودا کی صفت ہے ۔ برائی کی در اصل اس برتا کید کے طور لا پاگیا ہے جیسے یوم میں ایوم اور شمن کا سامنا ہو۔ وقت بولے میں حب ان پر عنت ہجوم اور شمن کا سامنا ہو۔

اب معنیٰ یہ بُراکداپنے ہاں ملائکہ کے زول کا مطالبہ کرنے ہیں حالاں کہ ان کا حال یہ ہوگا کہ جب وہ قیا مت بیں ملائکہ کوام کے دیکھنے سے کواہت کا اظہاد کرتے ہوئے کہیں گے : حجر اُ محجود اُ ۔ یرکلہ زول با سے قوت پناہ کے طور پر کتے اور اللہ تعالیٰ سے استدعا کرتے ہوئے عرض کرنے کہ ان کے لیے کوئی سبب ہوجی سے وہ اکس مکروہ شے کوز دیکھیں اور وہ مکروہ شے ان سے وور رکھے تاکہ وہ شے ان مک نہ ہنے یا ہے۔

ف : زاد (المسير) ميں كھاكر حب كقار مشوروام ميں كسى اليه كو ديكھتے جن سے انہيں خطرہ ہونا تو اسے كتے: حجد اُمح حجود كا - اس مان كا مطلب بر ہونا كر م ماہ حوام ميں ميں اور تو بھى السس ماہ حوام كا خيال كر اس ان كا اصل مفقد يہى ہونا كہ تو اُمركى شدت سے ضافت با جائيں بهاں قيامت ميں بھى اسى خيال سے حجوداً محد جوراً كميں كے كر شايد قيامت كے عذاب سے زيح جائيں -

ف ؛ منقول كي كرقر تيس مركوب كوفي الساامرلاين بوتا كرنس سے النبي خطره بونا تركتے :

حاجوب إحاجوداً "بياؤبجاؤ"

اس سے ان کا یہ واضح کرنا ہوتا کہ وہ حرم شریعیت میں ہیں اور یہ لفظ سننے والاان کو تعلیف ندویتا۔ اب قیامت میں مجمی اسی ارا دے سے کمیں گے : حجودا محجودا لیکن اسس ون ایسا کلم الفیں کوئی فائدہ ندوے گا۔ وَ قَیْلَ مُنَا إِلَیٰ صَاعَمِلُو ہِمُونُ عَمَیلِ جَعَلْنَا ہُ هَبَاءً مُنْ اَوْدُورُا ٥ العدّ وم بمن مِرَسَح بعدمسا فرکا

ائا۔اورهب،وه گردوغبارچرسورع كى كرنوں دوشندانوں ميں اڑتى بكركى نظراتى ہے۔ العبوة سے ہے معن العباد - منتور عباء كاصفت سم بعن علي بُوتى - يها بي الله تعالى ف كفاراوران ك ان اعال كامال بتايا بصحوا منوں في دنيا ميں كيد وشاً صلد رحى ، مظلوم كى فريا درسى اور مها دد فوازى اور قبيدى آ ذاو كرنا ، يتيم يرورى و ديگروه نيكيال كم اگرانهين ايمان كوقبول كرف ك بعدكرت تو ان كابهتري تواب ات ان کی مثال بادشاہ کے ان باغیوں کی ہے جو بادشاہ کے خلاف ہوکر اچھے کام کریں نو بادشاہ حکم فرمائے کہ ان کے مکانات اور زمینیں وغیرہا چین لی جائیں اور ان کی آبادیوں کو بربادیوں سے بدل دیا جائے سی کدان ك نشانات كرمناد مقابلي-

اب أيت كامعنى ير بُواكر بم فان ك اعمال ك متعلق اراده كيا اور النيس بالحل باطل قرار دے ديا۔ اس کیے کمان کے قبول کرنے کے مٹر اکط نہیں ہیں تعنی ایمان سے خالی ہیں۔ اس تقریر پر قد منا کا مجازی معنی كمياكيا كم يكونكروا ل قدوم كانصوركيا - اوربها ل بديت كي تشبيه اوراي مقامات برمفروات اسيف معانی اصلبه میں سمل ہیں ادران کے ضائع شدہ المال کوغبارے حارث کی وج سے تشبیہ دی گئی ہے، اور بتاياكيا مع كروه قابل اعتبار نهيل- اور منتودين اشاره بهكدان كاعمال كسى طريقر سع بحي نظم وترتيب ين

فا مره صوفیان ؛ السس میں اشار مے کہ اہل برعت کے اعمال کا حال ہی پُرننی ہے کہ وہ اینے اعمال خوا بمشن نفسانی کو برنظر د کھر کرکرتے ہیں اوران میں ریاء کی طاوٹ ہوتی ہے اسی ملے ان کے اعمال باطسال ہوکر رہ جائیں گے جن کا مذکوئی نشان رہے گا اور نہ ہی ان کی کوئی خبر لے گا۔ مفرت سینے سعدی قدس سے نے فرایا ؛ سه

مشنيدم كرنابا لغي روزه واشت بصدمحنت أورد روزي بجاستت بكفة كبس آل روزس كن نبره بزرگ اُ مدش طاعت از طفل مؤ و يدرديده يوكسيد ومادركسرش فشا ندندبادام وزر بركسرش فنآ والذرو أكش معسده سوز چروی گزارد یک نیم دوز بدل گفت اگر لقم جب ندی خوم ج داند مدرعیب یا نا در م چوروی لیسردر پدر لود و قرم نهال خدد ويدالسر بروصوم که دا ندیو در بندی سمستی اگر بی وضو در نماز الیستی بس این میرازا د طفل ناوان ترست كمازبهم مردم بطاعت ورسست

نعت نصمت النهار .. (مي دويهركوسويا)

اس سے بہی قبلولد مراد ہوتا ہے۔ نیکن یہاں پر دہ جگر مراد ہے جہاں اہلِ مہشت اپنی ارواج کے سابھ آرام کے لیے اوران سے گفت وسٹنیداورلهوولعب کے لیے تظہریں گے ۔ ورنہ بہشت میں کہاں ووہر، کہاں گری اور کہاں نعیند بلكه و با م طلق آدام ہوگا جس میں غفلت نہ ہوگی اور نہ کوئی حس اوراک سے خالی ہوگی۔ اسی طرح جہنم میں کوئی مرکا ا رام کے لیے نہیں ہوگا اور نہ ہی ویا ل کا فرول کو نبید کے لیے وقت ویا جائے گا ملکروہ مہیشہ عذاب میں ملبلا ہوں گ ف : مقيل سے اس لي تعبير كيا كيا ہے مروى ہے كد ابل بهشت كے ليے فيا مت كے دن اتنى مقد رہوگ حتى صبح سے دوبر كاوقت كرار كر قيلولد كے ليے اپنے مسكن ميں ارام سے ليے جاتا ہے ايسے بہشتى اتنا وفت گزار کرا ہے اپنے مسکن میں جلے جا میں گے اور دو زخی دوزخ میں ۔ اور مجرکسیوں کے لیے بیاس کے ساتھ د نیوی محاس ہزارسال کی مقدارگزر ہے گی (العیا ذبا ملہ) ۔

ف : اے احسن سے مرصوف کرنے میں اشارہ ہے کہ بہت تیوں کے مسکن ایلے ہی مخلف مزیات ہے مزتین ہوں کے جیسے ونیا میں دھن کا گھرسجایا جانا ہے۔

و و و و المان المحمد مين م كر جولوگ حشرونشر برايمان اور دؤيت باري تعالي كالقين ركهة بين مرود ان المربشت كے ليے ومن خدمتقراً بترى قرارگاه ہوگى - اس ليے كروم ابل بهشت كوبهشت ادر نواص كومفرت دبوسبت ادر قرب مِن تعالى نصيب مركار كما قال تعالى :

الى ستك يومن الستقر _ ترج : يَرِ ع رب ك إن أَح مُر ف كَ جِك ب -

واحسن مقيلا اس كي كدوزخ منكرين عشراور بهشت ابلِ ايمان اورقرب حق را حجبين الی الله الله اورمجذوبین کے تھرنے کی جگر ہے۔

مسبنی ؛ دانا پرلازم ہے کہ وہ ستھرانزوی ومقیل علوی کے حصول کے لیے جدو ہر کرے ۔

اكرات النيخ عمانى أيت ؛ حكا بيت " وجنة عرضها السلوت والاس ف" رجر: ادرو بشت وكرورا في من ربين واسمان ب-

یڑھ بڑھ کر دوتے رہے ۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ انس آیٹ میں تو الٹا بہشت کی و سعت کا بیان ہے پھر آپ کیوں روتے ہیں ؟ آپ نے فرمایا :اگرخدانخواستداس میں مجھے قدم رکھنے کی حکر بھی مذسطے تو اکسس کی وسعت كاكنافاتره!

حدیث تنرلفیت بن ہے :

مُن سعادة المود المسكن الواسع والجار الصالح والمركب الهندئ "

(انسان کوسعادت کی علامت ہے کہ اسے رہنے کے لیے جگہ فراخ اور ہمسا برنیک اورسواری طبعیت کے موافق ہو)

ف برکسی سے بوچھاگیا ، عنی کون ہے ؟ اس نے جواب دیا : مکان فراخ اور رزق فراخ جے حاصل ہودی ونیا میں غنی ہے ۔

ف ، دنیا کی سعادات ا خرت کی سعادات کی یاد تازه کرتی ہیں۔ مٹنوی شریف میں ہے : م

سبست شادی و فریب کو د کا ن فکری در دران ا

نوحمه : رنگ وبود مكان يرفخ كرنا بازيدُ اطفالب-

۵

ا بركا بالشدشه ما دالساط

ہست صحرا گر بودسم الخباط

٧ مركبا برسف وحي باشد يو ماه

بخنت است أن حيركه اشد قعرماه

ترجید : جهاں ہمارا محبوب ڈیرہ ڈال لے دہی ہمارے میے فراخ مکان ہے اگر جدوہ سوئی کے ناکہ کے برابر ہو، جماں یوسف قیام یزبر ہو دہاں گہراکنواں ہشت ہے .

عارف بالله كي حبنت باك قلب ومعرفت اللي هم - بنائي كي بن معا ذرازى رهمالله عارف كي جنت بالله كي بن معا ذرازى رهمالله عارف كي حبنت في حبنت في واخل بوكا وه تهي المي مبشت موجود برجوانس مين داخل بوكا وه تهي المخرت كي مبشت كي شوق طامرنهين كرے كا عرض كيا كيا ، وه كون سى مبشت ہے ؟ أب ساخ السرمايا :

معرفتِ اللّٰی سه

چوداوت صورت خوب وصفت ہم بیات بربدت ایں عرفت هسم چو خونے مشک گر دو از دم باک بوخ نے مشک گر دو از دم باک بود ممکن کرتن جانے شود یاک

توجمه بحب تجھے صورت حین اور بہتر صفت عطاکی ہے توئم اس کے دروازے پر آؤ تاکہ وہمیں معرفت عطافر مائے۔ جرخن ایک ہی دم سے مشک ہوجا تا ہے کہ اس دم سے سارا

حبم كيوں ياك نربوجات كا _

مور علی الم الله و کیونم تشکی المشکاع اس وقت کو یادکر وجب کربها در بیات بیان گے۔ معدوف برئی ہے بالغیمام باول کے ساتھ۔ اس اس باس لیے موسوم کیا گیا ہے کواس سے سودی محدوف برئی ہے بالغیمام باول کے ساتھ۔ اس اس نام سے اس لیے موسوم کیا گیا ہے کواس سے سودی می روشنی جیب باتی ہے۔ الغیم بمعنی ستو المتنی لینی اُسانوں سے باول کے طلوع سے ۔ یہ وہی باول ہے آیت ،

هُلِينظرون الله ان باتيهم الله في ظلل من العمام والعلكمة "

(نہیں دیمیں کے گریم کران کے باں مذاب اللی با دلوں کے سایوں میں اکیں گے اور فرشتے) میں بیان کیا گیا ہے ۔ بعض نے کہا کہ غمام سائبان کی طرح باریک سفید بادل تھا جو بنی امرائیل کے لیے ظاہر ہوا یعنی حب وہ جنگل میں حیران ومشتندر بھر رہے تھے توان پراس طرح کا با دل چیا گیا تھا۔

ف وعفرت الوالليث رهمالله فرايا و

غام بادل کاطرے آیک سفید شے جرساتوں اسمانوں کے اوپر ہے۔

چانچ مدیث شراهیت می ب :

دعوة المظلوم ترفع فوق الغمام_

دمظام کی دعاساتوں آسانوں کے اور عمام کے اور جاتی ہے)

ف ؛ حضرت الم مسنى رحمدالله في فرايا ،

غام ساتوں آسمانوں کے اوپرہ اورسفید بادل ہے جس کی مرٹائی ساتوں اسمانوں کے برابر ہے ، بھے اس کا بوجھ ساتوں اسمانوں کے برابر ہے ۔ جب بھے اس کا بوجھ ساتوں اسمانوں کے برابر ہے ۔ جب استقان استانوں کے پیلنے کا اداوہ فرائے گاتواں سابا ول کا بوجھ ان پر ڈالے گاتوہ مجسٹ جائیں گے۔ یوم تشقان السماء کا میں مطلب ہے تعنی آسمان مجسٹ جائیں گے اس باول کے بوجسے ۔ لینی باول فل مربوکر آسمانوں سے السماء کا دواسی میں ملاکم کرام ہوں گے ۔ کما قال تعالی :

وَ بَيِّ لَ ٱلْمَلْكِ عَلَيْهُ مَنْ يَعِيْ عَيْمَ عَمْ وَطِلِقِ سے اسى بادل سے عبیب طورنا زل ہوں کے بعضوں فیکراس دقت علی و علیٰدہ اُسان معیشہ بائیں گے تو اِنہیں اُسمانوں سے طائد کرام بندوں کے عمل مے لئے کر انگیں گئے۔ منگیں گئے۔

تنتقق المسماء مروی ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے پہلا اسمان مجھے کا تواسس سے اسمان دنیا سے اسمان دنیا سے النس وجن کی گنتی میں ملائکہ کرام نکلیں گے المجیس نخلوق ضراکے گی : کیاتم میں ہادا پر در دگا رہے لین حساب کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم دارد ہو جیا ہے وہ فرشتے کہیں گے : نہیں وہ عقر بب آنے والا ہے ۔ اس کے بعد دُوسراا سمان ہیلے گااس سے دوہر سے فرشتے تشریعب لائیں گے ۔ اسی طرح ہر دو مرا اسمان بہلی مقدار سے دوہر میں مقدار سے دوہر کے بہات کہ کرساتوں اسمان بھٹ جا تیں گے تو غمام بل مربر گا ۔ لینی دوہری مقدار سے طائکہ نا زل ہو سے دوہر سے اس کے بعد حما ب کا حکم نا زل ہوگا ۔ بوم تشقق المتساء کا وہی سفید بادل ہوگا ۔ بوم تشقق المتساء کا میں میں میں ہے۔

ون ایرزمین بیلے اُسان کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے زمین کے سامنے ایک دستہ۔ اسی طرح ملائکہ کی گنتی کا حال ہے۔ پھراسی طرح ہرنجایا اُسمان اوپر والے کے مقابلہ میں ، اندازہ سکا شیے کرسانوں اُسمانوں کی گفتی پرغور کیاجا ئے توان کے لیے زمین میں وسعت کہاں! کما فی حواشی ایشیخ ۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کود سنرخوان کی طرح دداز کر کے بچیا دے گا۔اورظا ہرہے کہ آسمان المجوب قبر مات کی طرح بھیلے ہوئے ہوں گے ، حب ان میں سے ایک کو اٹھا لیا جائے گا تو زمین آسس کی مقدار دسیج ہوجائے گا اس طرح ساتوں آسانوں کے قبے اُسٹے جائیں گے اور زمین وسعت پذر ہوتی جائے گی۔ اس طرح ملائکہ کام اس میں چیلئے جائیں گے ۔ دوسری وجہ بہدے کہ طلائکہ لطیعت اجسام ہیں اس لیے ان کے لیے اس حلے کہ انسان اُس کو موجہ ہر ایمت انسانوں کے متعنق ہوسے اس لیے کہ انسان اُس کے متعنق ہوسے ہوسے کہ انسان میں ۔

اکٹھکگ یو میٹین النحق السلام بندا ہے اور الحق الرحمٰن کا صفت ہے اور وہ بنداء کی جرہے اور بدا کر مین کا مرحمٰن کی صفت ہے اور وہ بنداء کی جرہے اور بدم سند خرکو مبتدا کے خوت کے لیے ظرف ہے۔ اب معنی یہ ہوا کہ سلطنت قا ہرہ اور استیلاء کی ظاہری باطنی بایں منی کہ اسے برگز زوال نہیں۔ وہ قیامت بیں حرف اللہ تمالی کے لیے ٹا بت ہوگ اور کسی کے لیے جب زاً سے معنی کرنے میں اشادہ ہے کہ قیامت میں سلطنت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ٹا بت ہوگ اور کسی کے لیے جب زاً است مولی اور کسی کے لیے جب زاً ا

چر رعیان زبان دعوی ازمانگیت درگسته با مشیند

ترجمه ،جب مدعیان قیامت بس ماکست سے زبان بند کیے ہوں گے۔

ف ؛ دنیا میں بجی اگر جر سلطنت و ملکیت استرتعالیٰ کی ہے سکین السس میں مجازا کسی نرکسی کا ملک و

سلطنت ہے۔

و گان کیوها اور ہوگا وہ دن علی انگفر نی عیسیارا کا فرن پرسنت بین شدت ہول کی دہرسے کھا رہر مہ ون بڑاسخت ہرگا ۔ عسد ' بسید کی نقیص ہے اسی لیے قیامت کا دن اہلِ ایمان پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نہائے۔ آسان ہرگا۔

مریث نثرلف یں ہے،

انه يهون يوم القيامة على المؤمن حتى يكون اخف عليه من صلاة مكتوبة صلاها فالسدنا.

(قیامت کا دن الم ایمان پرایسے آسن ہوگاجیے اسسنے دنیا میں خفیف تر دوگانہ پڑھا ہوگا)

ہن و کفار پروہ دن اس لیے عنت ہرگا کہ وُہ جہنم میں داخل ہوں گے ادرا نہیں ہشت کی محرومی سے حسرت ہوگی حالا کہ دنیا میں فعیسے حالا تکہ دنیا میں فعیسے حاصل تھیں اُن سے محروم ہوکر طرح کے عذاب میں مبتلا ہوں گے ادرا ہل ایمان کوا سانی بایں معنی ہوگی کر وہ بُنیات کی فعینوں اور دیدا را لہی سے نوازے جائیں گے ادرا سس سے قبل دنیا میں استر تعالے کی دی ہوئی تکلیف پر داخی تھے ادرا نہیں اُسا نیاں حاصل نہیں تھیں۔ وہ لیتین رکھتے تھے کراس و کھ درد کے بعد اگرام و سکون فعیب ہوگا۔

علی سہل صعلو کی کو میں دی مے عمام کی قیدسے نکال کرایک سیاہ پر دے کے وُھوئیں میں ڈالاگیا۔ حکا بیٹ میں دی نے کہا کرتم کئتے ہوکہ دنیا اہلِ ایمان کے لیے قیدخانہ اور کافر کے لیے جنّت ہے۔ اس کا

کیا مطلب ہ سہل صعلو کی نے فوراً جواب دیا کر حب تم جہتم میں جاؤگے توتم انسس دنیا کوجنت تصور کروگے اور حب ہم ہشت میں جائیں گے تو ہمیں بر دنیا قید محسوس ہوگی - لوگ ان کے فردی جاب سے تعجب ہوئے -

معرت مشیخ شبی رحمة الشعلید عوض کائی ، ونیا میں استشنال اور اکثرت میات استعنال اور اکثرت میات استفنال اور اکثرت میات است است میات کیدے حاصل کی جاسکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ونیری مشاغل کوئزک کر دو آخرت کے انوال سے نجات نصیب ہوجائے گی۔ وہ لوگ مبارکباد کے مستی میں

جر دنیا کی طلب سے فارغ اور اسس کے شہوات نے دُور اور اُس سے فریب سے ندعرف مجتنب ہیں بلکہ اسس کی طرف اس نکھا طیا کر بھی نہیں دیکھتے سے

> این جهان جیفه است و مردار و رخیص بر چنین مردار چول باست مسم حرایص

نوجعه : برجان جفيه ومردار اور بركو دار ب- ايسه مروار برئس كيسے تركيس بن سكتا هوں -

بعن بزرگوں نے فرما باکر بہشت کے بنگلے پر کھا ہے کہ صدیعیت اکس پر جو نظر کر ارہے ۔

اویا اللہ نے ماسوی اللہ کی محبت کوول سے کا شاکر رکھ دیا ہے اور وہ شدا ندومصائب اللہ والول کی فشافی کا مقا بلر کرنے کے بلے اپنے آپ کو ہروفت تیا ررکتے ہیں یمان مک کہ وہ منزلِ مِقصور کو پہنچے ۔

الل انکارقیا مت میں خت سے خت وکھ دردیں مبتلا ہوں گے اس لیے کہ دہ اولیا کے وہ ماں کے کہ دہ اولیا کے وہ ماں کی مسترا کی شان میں گستا خیاں کرتے رہے اور دوام کوان سے متنفر کرنے ہیں کوشاں ہے اور چا ہتے کہ وام اولیاً اللہ سے رُوگر دانی کرکے ان کی طرف متوجہ ہوں اور وہ مال واسباب وغیرہ ان سے رُوٹ کر کھا جا تیمی ، حالاں کہ مرفے کے بعد جملہ املاک واسباب اللہ تعالیٰ کے یا تھیں ہوں گے۔ اور ایسے لوگ کسی شے کے ماک نہیں ہوں گے۔ اس لیے لازم ہے کرانسان میروقت تجدیدا بمان اورا قرار از از 'بالاسان پر کمرب نہ رہے۔ کما ورو:

جدود اايمانكم بقول لاالداكا الله

(لا الرالا الله كى تجديدكرو)

مسوال : السس مديث شراعيذ ع معلوم بُواكدايمان مي يُوانا برجايا ب -

جواب : ایمان کے برانے ہونے کا یرمنی ہے کہ انسان برغفلت جاجات اور وہ شوقی اللی سے دور ہوجاتے ترایسات انسان کے بلے طوری ہے کروہ تجدید ایمان سے اپنی دُوری اورخفلت کو ہٹا سے تاکہ کلمطیب کی برکت سے شوق می اورجد برائی اورجد برا

سبق ؛ عاقل برلازم ہے کہ وہ سروقت ذکر تن میں شغول دہے یہاں کک کداس کا ایک لمحریجی ضائع نہ جلے۔ اِ سه جدائی مباوا مرا از سمن مدا

دگر مرہے بیش ایدم ست برم

نوجس ، الیانہ ہو کہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے جُدائی ہُو، دو رواکوئی وکو درد اکستوہیں منظورہے۔
ہم اللہ تعالیٰ سے دعاکرتے ہیں کہ مرستے دم کاس مم السس کی اطاعت و فزماں برداری سے مرمونہ ہٹیں۔ رائین)
و کیو م کیعیض الظّ الحدُ علیٰ یک کیا ہے بوم فعل اذکو مقدر کی وجسے مضوب ہے اور العص بھنے
کی شے کو دائتوں سے چبانا۔ اور عض الیدین سے ندامت مراد ہے۔ کیونکہ لوگوں کی عاوت ہے کہ ندامت
کے دفت ہا عقر چبا نے ہیں۔ اس طرح اسے بھی عض اکا ناحل سے اور کھی اکل البنان او کھی حق الاسان وغیر سے تعبیرکرتے ہیں اور ان الفاظ سے غیظ وغضب اور صربت مراد بلیتے ہیں اور یہ الفاظ متراد فات سے ہیں۔

فت : الكواشى بين ہے كومكن ہے كولفظ على ذائد ہوائس معنے به عص اپنے تعیقی معنی برہوكا - مبساكر وق م كر قبا مت كے دن كافر اپنے دولاں إضول كوكسبول كر جا جائے كا اہمى كمنيون كر يہنے كافر دونوں إنتے كوئمكر اور سيح وس لم ہوجائيں گے وہ بھرائيس كھانے لگ جائے كا - اسى طرح وہ كھا تا جائے كا اور باتھ از مراد بيب ابرتے دہيں گے - اسس كايہ بالتوں كو چانے اور كھانے كا عمل اپنى كمى اوركو تا ہى سے ندامت كى وجرسے ہوگا۔

اب آیت کامعیٰ پر ہُواکہ ظالم قیامت میں حسرت سے اپنے دونوں ماعتوں کومتیر لوگوں کی طرح جائے گا۔ انظالہ سے ظالموں کی جنس مراد سے اکسس میں عقبہ بن ابن معیط بھی داخل ہے۔

مستاح رسول کی سزا بیکار عام و فاص ایل کرسب کو مرعر کا اور السس کی دعرت میں حضورتی اکم صلی المتر علی مرحز بیکار عام و فاص ایل کرسب کو مرعر کا اور السس کی دعرت میں حضورتی اکم صلی المتر علیہ و طلم کی مجلس پاک میں بھی کمٹر ت ما حزی دیتا ۔ السس کی باتیں حضور اکرم صلی الله علیہ و سلم کو اتبی گلتیں ۔ لک دن سفر سے والیس کا یا اور دعوت عام پیکا تی اور حضور اکرم صلی الله علیہ و سلم کو بھی مرعوکیا ۔ سخرت کاشنی نے تھا ہے کہ وہ آپ کو آپ کی مہمائیگی کی وجہ سے مدعو کرتا۔ حضور اکرم صلی الله علیہ و سلم کو بھی مرعوکیا ۔ سخرت کاشنی نے تھا ہے کہ وہ آپ کو آپ کی تر آپ نے فرہ یا : میں تراطعام حب سخور سرور عالم صلی الله علیہ و سلم کرتا ہے اور اکس نے طعام میٹی کی تر آپ نے فرہ یا : میں تراطعام حرف اس شرط یہ کھاؤں کا کہ تو گواہی دیے کہ :

اورابل عرب کے بال بربہت بڑی عادیمی کہ کوئی ان کے گھرائے اورطعام کھائے بغیر جلاجائے۔ اسس فے اس مقد اس مقابی حضور نبی اکرم صلی الشعلیہ وسلم کی بڑی منت عاجت کی لیکن آپ نے ایک نہ مانی جقید نے آپ کی مشرط منظور کرتے ہوئے کلئے شہا دت بڑھولیا۔ اس برآپ نے اکس کا طعام کھایا۔ اس وقت عقبہ کا دوست آبی بی مشرط منظور کرتے ہوئے دہنی نظام الا ککہ یہ عقبہ کا بہت گھرا اورجاں نثار دوست تھا۔ بوئنی والیس آیا اور اس معلوم مراکع عقبہ نے نبی اکرم صلی الشعلیہ وسلم کا دین قبول کرلیا ہے اس نے عقبہ سے کہا کہ: صبوت یا عقبہ اور اس عقبہ اور اس نے عقبہ اور اس نے کہا کہ: صبوت یا عقبہ اور اس نے عقبہ اور اس نے کہا بخدا

ل اس بر فورکری کد کفار تمنی اکرم صلی الشعلیہ وسلم کے دین کو برعد اور آپ کو برعی کتے تھے پرسنت کہنا کیے فصیت، اور حنیب کها مبا تا ہے انجیس کس کسنت فصیت، تفصیل فقر کی کتاب" العصمة عن البدوة " یس دیکھئے۔ اولی ففراد میں غیر دین میں شامل نہیں ہوا۔ صرف بات اتن ہے کہ وہ خص (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) میرے گھر آیا اور
اس مرط پر کھا نامنطور کیا کہ میں اس کا کلمہ پڑھوں۔ میں نے برجرمجبو ری پڑھولیا ، مجھے شرم آئی کہ کہیں وہ میرے گھر
سے طعام کھائے بغیر نہ جلے جائیں۔ میں نے کلم پڑھا اور اکس نے کھا ناکھایا ۔ ابی بن خلف نے کہا ، میں ایسے
سے طعام کھائے اور اس خیر نہ جلے جائیں۔ میں نے کلم پڑھا اور اکس کے چرے پر نہ تھو کو اور کھا کھلا کا لی نہ وو اور اس کی گذیب
سرورعا لم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صاضر ہوئے آپ کو بادگا ہ خدا وندی میں مراسبجو دیایا تو اس (عقبہ) نے
سرورعا لم صلی اللہ علیہ کو کے دیا والعیا ذیا لئل)۔
ایس کے چرة اقدر کس پر چھوکی دیا والعیا ذیا لئل)۔

اسباب النزول کے ترجمہ میں مکھا ہے کہ وہی تھوک ایک آگ جانسوز بن کر (بجا سے حضور علیہ السلام پر گرنے کے)عقبہ کے چہرہ پر کوٹی اور اکس کے دونوں رخسا روں کو جلاڈ الا یحب نک وہ زندہ رہا اکس کے چہرے یہ وہ داغ نمایاں رہے ۔

تنوی شرایٹ ہیں ہے : سه

بركه درمشعع خدا أدد يفو

شمع کے میرد بسوزد پوز او

کےشود دریا زیوسنگ نخبس

کے شو دخور مشیدا زلیف منطس

تحرجيس ، جوالله تعالى كي شمع بر تقوكما بيشمع تونهيل بحي كالبندانس كا منجل جاسك كا - اور

گوہرے دریا پلید نہیں ہوتااور نرہی سورج عقو کئے سے بلے فور ہوتا ہے۔ حضور نبی اُرم صلی اللّٰہ علیہ دسلم نے عقبہ سے فرمایا کہ تو سنے میرے چھرے پر تھے کا ہے اس سے میرا تو کچھ

معنیں بگڑا لیکن یا در کھ میں تیراسر نلوارے تم کے عید سے مرفایا نہ وقت پیرت پیرٹ پیرٹ کو مسہ، ماسے پیرو کیے ہے نبدی ہوراً یا تو حضور علیہ السلام نے حضرت علی یا حضرت عاصم بن ثابت انصاری رضی الشرعنها سے نسر ما یا کہ اس خبیث کر قبل کر دیں۔ ابی بن خلف خبیث کو سرکا ردد عالم صلی الشرعلیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے اُحد کے دن تیر مار اتو دہ کمہ کو لوٹما اور سرف کے مقام بردم توڑگیا۔

ف : سرف بفتح السبین المهلة وكسرالراء ، اورمیی صفت ابی بن خلف سے بیے بھی موزوں ہے اس بے كم

رون بمع مرون ہے۔

حديث شركف ين ب:

شوالناس مرجل قشل نبيا اوقشله نبي

(برترین انسان وہ ہے جوکسی نبی علیہ انسلام کوشہید کرے یا نبی علیہ انسلام اسے قبل کریں)

ہند ، پہلاشخص لینی جس نے کسی نبی علیہ السلام کوشہید کیا تو وہ شریر ترین اس لیے ہے کہ اس نے نبی علیا اسلام کی توہین کی اود ان سے سا بھر متعا بلد کرنے والے بھی مراتب کے لیاظ سے برترین انسان ہوں گے بہی وجرہے کہ اعلیٰ مراتب کے لوگوں کا مقابلہ رذیل ترلوگ کرتے ہیں مراتب نے لوگوں کا مقابلہ رذیل ترلوگ کرتے ہیں اور جب شمئی زوروں پر ہرتی ہے تو ان میں ایک ما راجاتا ہے اس لیے کہ عند اپنی ضد کا ازالہ جا ہمتی ہے، اور دو مری صورت اپنی ضد کا ازالہ جا ہمتی ہے، اور دو مری صورت اپنی شدی السلام شفقت و دو مری صورت اپنی خواب کو جربی کا اقدام نہیں کرنے گراس وقت جب و تھے ہیں کہ رحت کا انداز ہوتے ہیں کہ رحت کا موجب رحت کا موجب اس کے لیے فلاح کے دروازے بندیں اور انہیں لیتیں ہوجاتا ہے اکس کا زندہ رہنا مزید شقا وت کا موجب میکر فرد شدیدکا سبب ہوگاسی لیے ان کا ایسے ہرنجوں کو تو کی گوالی از دھت نہیں ہوتا ۔ ثمنوی شرفین میں ہے ا

نبست دندان ركفش اسادساد

تاکه باقی تن نگردد زار از و

گرچه بودان توشو بنزار ازو

تخرجیس : حب تمهارے وانتوں میں کیڑا پڑٹ نوتم اے وانت ترسمجو ملکہ اسے جلد اکھیڑو تاکہ دومرے اعضاً السسے ضرر نریائیں۔اگر مستی کروگے تو بھراس سے بنی بیزار ہوگے۔ ف : انسان العبون میں ہے کہ صفور علیہ السلام نے اپنے یا تھ مبارک سے سوائے ابی بن خلع کے اور کسی کرفیل منیں فرمایا، نراس سے پہلے اور نراکس کے لبعد۔

یقی کی بدید میں کے فاعل ہے مال ہے۔ کے کا کا فر نیا اے لوگر الکی تئی کا ش کر ہیں۔ اس معلوم ہُوا کہ منادی میزون ہے یا حوت ندا محض تبغیر کے لیے ہے جس میں خبری کسی تعیین کا قصد نہیں کیا یا انتی کُنٹ نے دنیا میں مئیں بنالینا مستح التی سٹو لی محضرت محمضطیٰ صلی الشطیہ وسلم کے سامھ سیبیٹ لگا ان تکلیفوں سے نجات بیا نے کا کوئی چارہ ۔ لینی میں نبی اکرم صلی الشطیہ وسلم کی اتباع کرتا اور آ بیا لائے ہوئے اس اسلام کو قبل کرتا ۔ فیو نیکٹی میرے اوپرافسوں ہے ۔ لفظ ویل ، ویسلہ بھنے ہلاکت ہے اور یا وہلت ہرا عرص کا کلہ ہے۔ وراصل یا ویسلتی مجسرا آٹا تھا کہ مرہ کو فتح سے اور یا دست ہم کی العن سے تبدیل کیا گیا ، اور اور کا اور اس کا مینی بھرا تا تھا کہ مرہ کو فتح سے اور یا دست تبدیل کیا گیا ، اور اور کا دیا وہ کا دیا وہ اور کا دیا وہ کیا گا دیا وہ کا دیا وہ کیا کا دیا وہ کیا ہیا کیا کا جا دیا وہ کا دیا وہ کا دیا وہ کا دیا وہ کا دیا وہ کیا کا دیا وہ کا دیا وہ کا دیا وہ کا دیا وہ کا کا دیا وہ کا دیا وہ کیا کا دیا وہ کا دیا وہ کیا کا دیا کہ کا دیا وہ کا دیا کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کا کیا کے دیا کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کا کا دیا کہ کا کیا کہ کا دیا کہ کیا کہ کیا کے دیا کہ کا دیا کہ کیا کہ کا دیا کیا کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کیا کہ کا دیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کا دیا کہ کا دیا کہ کیا کہ کا دیا کہ کیا کہ کا دیا کہ کیا کہ کیا کہ کا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کا کہ کیا کہ کا کہ کیا کہ کا کہ کیا ک

اس سلے کہ ہیں تیری عاضری کا وقت ہے۔

ف : اصل نداواس کے لیے بوتی سے مرکواپنی طون متوجر کرنا مطلوب ہواوروہ ذوی العقول ہوتے إي ليكن مهی ابل عرب مجازاً غیرودی العقول برنداد استعمال کرتے ہیں اس میں عرب محات کا اظها رمقصود مرتا ہے۔ لَيْتَيْنَ لَوْ ٱتَّخِذَ فَاكَ نَا خَيِلْيُلاً عليه عَلَى ورست - يه خلَّة مَصَفَّتْنَ بِ بَعِي مُودت ، اس لیے کہ وہ انسان کے نفس کے درمیان گئس جاتی ہے لیکن بیاں پر انسان کے وہ دوست مرا دہیں حہوں اسے گراہ کیا یعنی سنسیا طبین تن وانس ۔ اس معنے پرعقبہ کے لیے ابی بن خلف بھی انسس میں واخل ہے ۔ ون : فلان وفلان بول كران كاسمام اولي جات بين الفظ فلان سے مُركزوى العقول كاعلم اور فلانه سے مونث ذوی العقول کا علم مرا د ہوگا اور حب ان پر العث لام داخل ہوتو السس وقت غیر ذوی العقول مراد ہوں گے ۔ انسس میں اخلاف ہے کہ اس سے لام سے مقابلہ کا احت یا سے تبدیل ہوا ہے یا واؤسے۔ لَقَدُ أَضَلَيْ بَخَاجِهِ مُرْهِ كِيا يا بازركا عَنِ السَّنِ كُو قَانَ سے جو برم غوب ذكر كى يادوان كالله ادر ہر محلیف دسیان امر کی خردیا ہے بعث اِ ذُبِحاع بی اُنسبداس محکر وہ میرے یا ں آیا اور با وجو دیکر میں اسس بیمل کرنے کی قدرت بھی رکھا تھا اور اس سے احکامات سنا نے والے سے اس کی باتیں بھی منت رہا۔ و كان المنتنفيطي اورمشيطان ابليس نحالفين اسلام كے ساتھ تعان بورسنے اور رسول خداسے تعلق توڑنے اور قرآن محید کوچیوڑنے کے لیے لیلا نسکاٹ انسان کوحراس کامطبع ہے خود و کا رسواکرنے والا اور اسے ا بنی دو ستی میں بہت زیادہ ورغلانے والایمان کر کروہ اسے تباہی وبر با دی کے گڑھے میں وال کم خود بنجیے ہٹ جاتا ہے اور بجائے فالمرہ بہنجانے کے اسے نقصان میں ڈالتا ہے۔ یہی انس کا انجام ہونا ہے ہو ا ملیس کی کا رروا نی کونسی سمجتا ہے جے مدوار نسرن کی اُ مبددلا فی جائے۔ اس کی املاو سے پیکھے مبط جانے کو الخذلان كهاجاتا ب اور شبطان كواسن عفت مص موصوت كرفي مين اشاره ب كدشيطان انسب ن مخو طرح طرح کی تمنّا و ں میں معینسا کر مختلف وعدوں سے بہلا کرسا تھ چھوڑ جاتا ہے۔مثلاً اسے ونیا میں کہنا ہے کہ اُخرت میں میری طرف سے بہ ہوگا اور وہ ہو گا وغیرہ وغیرہ - بر جملہ معرضر ہے اپنے ما قبل کے مضمون کی "اسيدوتا كيدر تا إلى الشر تعالى كى طرف سے ہے يا ظالم كے قول كاتمر ہے -مستعلمہ ؛ یہ آیت عام ہے شیلھان کے علاوہ ان لوگوں کو بھی شامل ہے جوظلم وستم و دیگر مناصیٰ وجرائم میں ایک دوہرے سے عبت کرتے ہیں۔

مستنله بصَّيقي محبت به سب كرخس مين ندكوني طمع ولا ليج بهوامد نه خوف ادر خطره ومون دين كي محب لا أ

مقصود جو-

اسی بلے حدیث منٹر لھٹ میں ہے کہ صرف امٹر تعالیٰ کی رضاج ٹی سے لیے ایک و دسرے سے بھائی بھائی بن کرر ہو۔ تعنی طریق رحمٰن کی بنا پر دوستی ہوشیطان کے طریق سے نہ ہو۔

سرٹ شرافی میں ہے ا

ا نسان اپنے دوست کے دین پر ہو تا ہے اسس لیے دیکھ بیا کرے کم میں کس سے دوستی کر د ہا ہوں۔ حدیث کثر لھیٹ میں ہے :

مومن کے سواکسی وکو سرے کو ووسسن مت بنا قر-اور تمہا راطعام بمی حرف متنقی کھا ئے - لین گھرس کھانے کے لیے صرف متنقی کو بلاؤ۔

ف ؛ حضرت ما تك بن وبنار رحمد الله تعالى سف فرمايا:

منقیوں کی حیت میں رہواگرچہ الس میں پھر ہی ڈھونے پڑی ہمزے فاسقوں کی صحبت سنجا گرچہ السس میں حلوہ کھانے کو ملے -

ف و بعض بزرگوں نے فرما باکہ یہاں پرشیطان سے مراو بُرا سائقی ہے اور اسے شیطان اس لیے کہا ہے کہ وہ خودھی گراہ ہے اور دوسرے کومی گراہ کرنے والا ہے .

فائدہ حموقیاند : جشف الشرافعالیٰ کی طلب میں نہ ہدوہ سیطان ہے اور حیوانوں کی مانند ہے بلکدان سے معرف کر اور میں کرنے اور مشیطان تو دھی گراہ سے اور دوسروں کو مجی گراہ کرتا ہے۔ کرتا ہے۔ کرتا ہے۔

حفرت الوبر محمدين عبدالله الحامرى رحمد الله فرايا : سه اصلحب خياس الناس حين لقيتهم

خيرا لصحابه من يكون عفيم

والناس متل دراهم ميزتها

فوجدت فيهم فضة وزيوف

ترجمه : جب تم کسی سے ملوز مبترین لوگوں کوسائتی بناکر - اور بہترین سائتی وہ ہیں جو پاکدامن ہوں۔ اورلوگ دراہم و دنا نیر کی طرح ہیں ان ہیں لعب کھو نے ہوتے ہیں اور لعب کھرے ۔ حدیث سٹر لھنب میں ہے :

مثل الجليس الصالح مثل العطاران لم ينلك من عطر ولعبق بك من مريحه و

مثل المجلیس السوء مثل الکیران لم بحر قل بناس الا یعبق بلاس بعد و مثل المجلیس السوء مثل الکیران لم بحر قل بناس الا یعبق بلاس کوشبوست تو (نیک ساسی کی مثال عطار کی ہے کہ اگرچیتم ان سے عطر نہیرحاصل کرسکو کے اسس کی خوشبوست تو معطر ہوجا ؤگے۔ اور ٹرے ساتھی کی مثال بھبتی کی ہے کہ اگروہ جلائے گی نہیں تو اسس کا ڈھواں تو سنچے گا ہیں)

ربی ایل اسلام کم معظدے مدین طیبہ بینجے تو کہا ہم نے دودنوں میں تمہارے نیک اور برہجان لیے۔ اہل پیز نے پوچھا ، وہ کیسے ؟ اہل کم مہا ہرین نے کہا ، وہ اسس طرح کہ ہمارے نیک نیکوں کے ساتھی ہو سکنے اور بڑے بڑوں کے ۔ اس سے ثابت ہُوا کہ ہراکی اپنی فطرت کے مطابق کسی سے دوستی کرتا ہے ۔ ایک جگر چروں کو گرفتار کیا گیا تو ایک گریا بھی ان کے سابھ بڑوا گیا۔ اس نے کہا کرمیں چربنیں گریا ہُوں ۔ گوفت ر اصلی کہ کرنے والوں نے کہا ، مہیں گا کروکھا ہے ۔ پنانچ اس نے عدی کا پیشعر مربطا ، سے

فكاقون بالمقامان يقتدى

توجهد اكسى كركينية اليومة إديم الكراس كرسائقي كوديك السس ليدكم برخص ابن ووست كي افتراد

روس ۔ منقول ہے کو اس گویے سے کہائیا کہ تُونے ہے کہائین چکہ ٹو مجی ان کا سائنی ہے اس لیے بھے بھی قتل کیا جائے گا۔ خیائی ان کے ساتھ اسے بھی قبل کردیا گیا۔ ٹنوی تربیب میں ہے : سہ ا حق ذات باک۔ اللہ الصمد

كدبود باربدازيار بر

م مارید مانی شاندازسکیم یار بر آرد سوی ناز جمسیم ۳ از قرین بے قول دگفت د گھے او

نو برزود ول نهاں او تخداد ترجمه ، ۱ - حق ذات الله العمد ہے اس لئے کسائپ نرا بار برے سے بہتر ہے ۔ ۲ - برسائب تندرست ان ان کی جان ایتا ہے لیکن بُرا دوست جہنم کی طرف سے جاتا ہے ۔ س برسائٹی سے بیز بالاں اور گفتگو کے مرف محبت سے دل براس کی عادت کے افترات بیراتے ہیں ۔

الانفك أل مرده كزنو درمستد شد در و تور زندهٔ باول ته الث واسه آن ذنده کر با مرده نشست مرده گشت و زندگی از وے تجست يوں تو درفسران حق بگر سيخت با دوان انتمیساد اً و سنختے محنت فتسرآن ما لهاست انبسيا مابیان مجسد یاک کسب ریا در بخرانی و مر تستران پذیر انسبيا و اولي را ديده گر ورپنرائي يو بر خواني تصص مرغ جانت ننگ آید در تفص مرغ کو اندر قفص زندا نبست می نجوید رمستن از زندانیست روح یا ہے کر قفصہا رسستہ اند انبسياء ورسبب شائستداند از برول آواز شان آید ز دین که ده دمستن ترا این اسست این ما بدین رئستیم زین شنگین قفص جز کرای ره نیست جاره این قفص توجد : ا : وش تست وه مرده جودنيات غبات ياكي زنده كرد ورسه طالا . ٢- اس زنده يراونوس ب جوموه كسا تدبير كرمره بوا اواس س زندكى دوروكى - ٣. جنم قران من كى طرف متوجه موت تواواح انبيا وعليم السلام سعاس كالعلق تجراكي . 8 . قرآن پرملاس رول نسي كرت وانيا دوادايا دكولي سے دورمي ٢- قرأن انبياء عليهم التلام ك حالات بي وه ياك كرياك ورياك تحيلياك بي - اور الرقمان کے قصفے بڑھ کراس بڑل کرتے ہوتو تیری روح بیرے بنجے میں نگ آجائی۔

، د دوپرنده پنجرسای قیدی ب دواس قیدسے دیکا رانہیں جا ہی۔

٨ و وارواح جر بنيرون سے غات جا تي اين اضي انبيا، واوليا ، رسروا الي

٩- دينك دريع بابرسان كآواز العلى كاس قيد سي في كاك كار القب .

١٠ يم في النافيد سا إكافر عنوات بالسياس تيد سار كافرو كواه كاسوى كوفي جارو بي

ہم اللہ تعالیٰ سے خلاص اور اہل افتحاص سے التحاق اور مرزبان اور مرضا میں قرآن مجدر برعل کی توفین کا سوان کرتے ہیں۔

• و قال المستر ملک میں جارمح صفرت اللہ بھی کا فروں نے ایسے الیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیان سے مرکشی دیکھی توبار گاہ بتی میں عرض کی: یا دیت اسے میرے پروروگار ارات توفی بے تسک میری قوم ہریش التحذر واللہ المقدر التا تعدید اللہ علیہ وسلم سے دوگرد اللہ کی اللہ تعدید اللہ میں اللہ علیہ اللہ علیہ مندرے نہ موران کی جوڑ دیا اور اسس پر ایمان نہیں لاتے اور اس سے روگرد انی کی مستملہ واسس میں اشارہ سے کوئوئن پر لازم سے کرقران مجید سے زیاوہ کو لگائے اور ون رات اس کی تلاوت بیں مندرے نہ ہو۔

حدیث شرافیت یں ہے :

من تعلم القران وعلى مصحفالم يتعاهده و لرينظم نسه جاديوم القيامة متعلقابه يقول بارب العالمين عبد كهذا التحديق مهجورًا اقص بيني وبينه -

(جوقر آن مجید کویٹھ کر اسس کی تلاوت نرکرے اور اس میں غور ونگر نرکرے توقیا مت میں قرآن مجید اس کو کوئٹر کر بارگاہ میں لائے گا اور عرض کرے گا: تیرے اس بندے نے مجھے جھوڑ دیا تھا فلہذا اس کے اور میرے ورمیان فیصلہ فرما)

مستنلہ ؛ قرآن مجد کی کوئی اکیت بڑھ کرا سے تجلا دینا گناہ کبیر ہے۔ اور بھلا دینے کا یمعنیٰ ہے کم اسے قرآن مجیدے دیکھ کر بھی نرپڑھ سے ۔ کما فی القنیۃ ۔

مرسند شراف س ہے:

ال هذي القلوب لتصدر اء كما يصدر الحديد

(قلوب لوم كى طرح زنگ اكود برجات بين) عرض كى كى توجران قلوب كوجلا كيف نصيب بوگى ؟ اب نے فرما يا : تلادة القران د ذكرالله (للوت فرآن اور ذكر اللى س) 0-

دل پر درد را دوا قرآن

جان مجروح را شفا قرآن

ہرجہ جوئے زنص قرآن جو ہے ہرجہ جوئے زنص قرآن جو ہے

کربود گئے علمہا فرشہ آن بروجہ پر کافٹ تھی مرسب سے کر تاریٹ کرنا ہو

نوجمه : دل گردرد کی دوا قرآن مجید اور مجودح جان کی شفا قرآن مجید ہے ، جو کچھ تلامش کرنا ہو نص قرآن سے تلائش کرو کیو کھ علوم کا گنجینہ قرآن مجید ہے ،

> مُنوی *نٹرلیٹ میں ہے ،* سہ ا شاہنامہ پاکلیلہ ٹیشس تو

یا هیله بیس او بهخان باشد کردستد آن ازعنو

۲ فرق آنکه با شدازحق و مجاز کرد کمل عنایت حیثم باز

۳ ' ور نه لینک ومشک پیش آخشی سروه مکسانست چی نردمشی

بم خوکشین مشغول کردن از ملال

باشد شش قصب دکلام دوالجلال کاتش و سواکسس را وغفته را زان سخن بنشاند و سازد دوا

توجیمه : ۱- شامنامها کلید (قصه) تجیم کرشی کے لئے کسی طرح مفید ہیں جیسے قرآن ۲ . فرق ہر ہے کہ قرآن حق ہے اور وہ قصے مجازا کین میٹم کشائی کیلئے ہروونوں مرمہ ہیں ۔ م پر ورز حین کی اک نید مواسکے لئے مین کئی اور و تنک کے اس میں کواس میں میں مین تکھیم کی قریش

م ۔ ورز حبی کا ناک بدروا کے لئے مسینگنی اور متمال کیاں میں کمیوں کواس میں سونگھنے کی قوت نہیں۔ م

٥- وسواس اورعفد کی اگر اس ملائی سے بچھ کی مبلہ بھاریوں سے دوا وشفا کا کا کانے گی . وَكُنْ لِلْكَ جِیسے م سنے آپ کی قوم کے مجر مین جیسے ابوج بل وغیرہ کو آپ کا دشمن بنایا ہے ، ایسے ہی

جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِي مِهُ فَي مِنْ عليه السلام كم لي بنايا ہے عُدُ وَا وسمَن لفظ نبى جَع كا

معنی دیتا ہے بین المحدثور مین ان کی قرموں کے مجر میں جیسے غرود ابراہیم علیہ الستلام کے لیے اور فرعون موسی علیہ السلام کے لیے ۔ اس لیے آپ صبر کیئے جیسے انہوں نے صبر کیا ، آپ بھی فقیا ب ہوں گے جیسے وہ فتحیاب بڑے ۔

یں بہ اسس میں تضور نبی اکرم صلّی استرعلیہ وسلم کوتستی اور سالقد انبیا دعلیہ استلام کی افتداد کی ترغیب، کم جیسے اُنہوں نے صاحبِ شراعیت ہوکر دعوتِ الی الله بین تحلیقتی جیلیں اور کا میاب ہوئے۔ آپ بھی کا لیفٹ برداشت کریں اور فتحیاب ہوں گے۔

برواست وی اور عیاب ہوں ہے۔ ویکفی بریک اور اپ کو آپ کارب تعالیٰ کافی ہے۔ باء صلی زائدہ اور تاکید کے لیے ہے مکا دیا۔ یتمیز ہے دینی اللہ تعالیٰ کی بدایت کی وجرے کہ دہی آپ کو لینے مطالب میں کا میبابی کی رہبری فرہائے کا اور اسی سے ہی آپ کی شرکیعت کی ترویج ہوگی اور اسی سے ہی آپ کی شرکیعت پرعلی کرنے والوں کی کثرت ہوگی و تصید گرا اور اکس کی نفرت اور مدد ہے کہ آپ این عجملہ اعداء پرغلبہ بائیں گے فلمذا آپ اپنے وشمنوں کی پروا مت کیجے اور عنقریب زمین کے کونے کونے براپ کاعم نافذ ہوگا اور عالم دنیا کے چربج پر اسلام کا راج ہوگا۔ من باہت کی تقریح اور اکس کے اشارہ سے ناکہ ان کی شرافت اور برگزید گی کا اظہار ہو۔ اس سے اللہ تعالیٰ انہیں آزمائش میں ڈال ہے تاکہ ان کی شرافت اور برگزید گی کا اظہار ہو۔

ف : حضرت ابوبكر بن طا ہر دهمه الله نے فرا یا کہ انبیاء علیهم السلام اور اولیا و کرام سے درجات مخالفین کی غالفت اور شمنی سے بلند ہوتے ہیں۔

ازبراے عکمتی روح القدس ا زطشت در دسست مولی رالبسو سیطشت ازرمی برد

ترجعه ہے ، جکت کی بنا پر روح القدرکس نے سونے کے تقال سے موسی علیم السلام کا ہاتھ ہٹا کر انگاروں کے تھال کی طرف بینجایا -

بينياً ہے - انبيا، عليهم السلام واولياء كرام كى ترميت ميں الله تعالى كايمى طريقة ہے اور الله تعالىٰ كے طريقة بيل مركز

صدیث تشراهب مرکونی اللہ کا بندہ بھاڑی چوٹی پر اس لیے مینچیا ہے کہ کوئی منافی اس کے ساجھ دشمنی کرکے اے ایزا بینجائے تواللہ تعالی اے اجرو تراب سے نواز آ ہے .

ف ، وشمن اولیا مبی السرتعالیٰ کے عذاب سے نہیں رکے سکتے بلکہ ولایت کی شمنی سے انہیں خت سے خت عذاب میں مبتلاکیا جاتا ہے۔

من عادى لى وليا فقد بارزني بالحرب.

حدیث فدسی (جس نے میرے کسی مجوب کوانداُ دی اس نے میرے ساتھ اعلانِ جنگ کیا)

(الله تعالی فرمانا ہے ۱)

صريب فارسى واناانتقم لاوليا في كما ينتقم الليث الجويي لجووه -

(میں اپنے مجوبوں کے شمنوں پر لیا حملہ کر ہا ہوں جیسے شیرِ فرا پنے چھوٹے بیچے کو ایدا ویت والے پر ثمله کراست)

منقول بي كرابك وانشمند فن منطق مين كينا اور ديگر فنون رماضي و مندسر ومعقولات اليسب نظيرتما أين زما في كالتبح عالم ما ناجا آاتها السركانام تها مبرجال-قلندا نه طریق سے زندگی بسر کرمانخیا واسکٹ پہنتا تھا نما ذیحے قریب نہیں پھٹکتا تھا الیبی کوئی برا کی زختی حسب کا اس نے ارتکاب نرکیا ہو۔ پر سلے درجے کا بے غیرت تھا ۔مشایخ واولیا دکرام کا جانی دشمن تھا ہمیشران کی مذمت و غیبت میں لگا رہتاتھا اور اُن کی ہے ا دبی میں کسرنہیں حیو ڈتا مقاان کے حق میں ہر وقت گت اخا نہ باتیں کتا ر ہتا نخاایک و ن دوتین طا نب علمول کو اپنے سا تقریبے کر حفرت مولانا نا حرالدبن اتراری کی خدمت بیں حاضر ہوا اور السس كے طالب علم بھى اوليا دِكرام كى كُسّاخى اور با و بى ميں اس سے كچيكم نہ تھے يمير تجال مذكو خرص مولانا ناصرالدین کے باں بیٹھنے ہی اپنی واسکٹ سے بھنگ کی جنگی لی اورمنہ میں ڈالی اورجا با کراسے نگلے ۔ نسیسکن جونہی . ا سے تعلیے سکااس کے حلقہ میں سینس کئی میمان مک کہ سانس بھی بند ہوگئی ' قریب تھا کہ وم توڑ و سے مولاناا ترا پی نے اسس کی گذی بر ذور سے ممتل دسید کیا ، متا علتے ہی جنگ کی جنگی منہ سے باہر جایا یہ ی اس کی اس خواب حالت يرتمام حضار مجلس نيس فرسے اور وہ سخت مشرمسا د ہو كر مجلس سے بے آبر و بوكر كلاا وررسوا في سے علاقه جیور گیا - بھیرکسی نے اسے نہ دیکھا - نٹنوی مشرلیت میں ہے : سہ

يون فداخوا بدكه يرده كسس در د میکش اندر طعنّه پاکان پر و م نگدمی در پر جامه خان حیست مشد دریده آن اد ایشان درست آن دیان کژ کز و تسخیب بخراند مرمحسد دا وبالش كر مجالد مازاً مد کاے محسمہ عفو کن اے ترا الطات و علم من لدن من زا انسوس ميكردم زجل من يدم افتونس را خسوب المل ترجيب ، المستان الكسى كايرده جاك كرناي بتلب تواس كاميلان باك توكون (انبياد واوليار) بإفون و تتين كى طف كى ايدا - ١٠ جو مخارق كرور عاك كركم ان كرور قد درست بوجا كيد كي كي المكا إنا يوده چاک رسل ہے۔ سے اس نالائق کا منہ بگر کیا حفرت ومصطفیٰ سلی الد علیہ و نم نے اس میر مدوعا ک -م. حضور عليال الدعلية وم عن ما فرموكون كى كيام عفرت محد صطف الله عليه ولم محص معا والميني . سے کا بطف دکرم تولدنی (از لی ہے - ۵ - یں نے آئی جبالت سے ہے ادبی کی بی براہوں اور میر عبیے برو کی طون سو برقی وَقَالَ النَّذِيْنَ كَفَوْوُ الَوْكَ لَهُ نُرِّلَ عَلَيْسِ الْقُنْوُ انْ اورمشركين عرب عالمان کا کاروزت محمصطفی صلی الشعلیه وسلم برقرآن مجدکون نہیں نازل کیا گیا جھٹ کہ وَ إِحِلَ اللَّهِ فَيْ مُنْ كُتُ لِللَّهُ لِعِن قراة والجيل وزلور كي طرح الك في بأر - بدالقوان عصال عين س ليه كم ر محتمعًا محمني من ب-ف : معتم اورمبوت وگوں کا عتراض ہے الس کا کوئی فائدہ نہیں اس لیے کرمجزہ ہونے کی حیثیت سے اسکا كوتى فرق نهيب كدوه متفرق بوكراً زے يامجتي بوكر ما لانكدانهوں نے ایک سورة كامقا بار رناچا ہاتراس سے بھی عاجزاً كَفُ الرَّيِرِ انهُول نِي المسسمقابله مِن مرْنك كي با زي لكادي با لا خرقراً ن مجيد كي ايك سورة حبسي سورة زلاسك -ان کا اعتراص بیکار بایمعنی بھی ہے کہ قرآن مجید ہے متفرق طور پر آبار نے بین بیٹیار فوائد ہیں منجلہ ان کے ایک برے جو آن مجدیں بان زمایا کہ : کا لِكَ لِنْتُرِتْتَ بِمِ فَوْ ا كَلْكَ كا مَ عَلاً منصوب ہے اس ليے كم يمصدر كي صفت ب اوروه مصدر ما بعد كامتوكدومعلل ب اور ذالك كااشاره ان كم مفرم كلام كى طرف ج

دراصل عبارت يون بتي:

مشل ذلك التنزيل المفرق الذى فدحوا الخ

یعنی ہم نے اسی متفرق تنز ماکی اسی طرح نازل کیا حس پر انہیں اعتراض ہے بٹم انسس کے مخالف نہیں آنا دا' اور ہارا ایسے آنا رنااسی لیے ہے ناکدآپ کے ظب ِانورکو تعذیت حاصل ہو۔

(۲) معنی کاسمجنا۔

(م) اسكام كاضبط-

رہی اس برعل کرنا اُسان ہو۔ ورنہ توراہ جب کمیا رگی نازل مُرتی توبنی اسرائیل کے لیے علی کرنا وشوار ہوگیا۔

(٥) مجر نهي أب يروى حديدا زل موتى تواب كي قوت قلبي ادربعيرة بين اضافه موجاتا -

خلاصہ بیک قرآن مجد کامتفرق طور پرنز ول حضور نبی اکرم صلی الشعلیہ وسلم کے خصالفُن مبارکہ سے ہیں۔ دومرسے انبیا علیم السلام کو برمٹر دے نصیب نہ ہوا۔

نیز قر ان مجد کے متفرق طور پڑنا زل کرنے کا اصلی مقصد میں تھا کہ آپ کا قلبِ اوْ رخل قر اُن سے خلق اور کرز رانب کو تقدیت حاصل ہوادراک اس کے حقائق وعلوم سے استفادہ واستفاضہ فریائیں اور ان

ہ بی تو رانیت کو تقویت حاصل ہواہ را بیاس کے حقائق وعلم سے استفادہ واستفاضہ فرمائیں اور ان فوائدی کمیل مستدان مجید کے متفرق طور پرنازل کرنے سے ہوسکتی تحقی۔ مثلاً اسمان سے اگر بارش کیبارگی نازل ہو ترکھیترں کر بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ لیکن سب کومعلوم ہے کہ بارکش کا زول متفرق طور پر ہوتا ہے

توكيتيان مركسبز بوتى اوردنگ لاتى بان-

و یہ اکا کی سافس نہ ٹو نے۔ در اصل اے وا نتوں کے لیے استعالی کیا جاتا ہے بھے نوان اور تموڑ اساوقفہ کرے حرف کا

میں سافس نہ ٹو نے۔ در اصل اے وا نتوں کے لیے استعالی کیا جاتا ہے بھے وا نتوں کا کھو لنا۔ ایم معنیٰ

میں ہوا کہ ہم آپ بر قر اُن آبارااور حقوڑ انحوڑ اُکر کے اے پڑھاکر دچا نجہ قر اُن جید کے نزول کی مدت بیس یا سئیس

مال ہے۔ وَلا یَا آتُونَ مُلَ بِعِثْ لِی بِماں پر مشل سے سوال غبیب و عزیب کلام مراو ہے اسے باطل

امور کی مثال کے وقت بولا جاتا ہے لیمی کھا راہ ب پراور فر اُن مجید پر طون وشنیع کرتے ہیں ۔ اب معنیٰ ہر ہوا کہ

امور کی مثال کے وقت بولا جاتا ہے لیمی عرب ایپ کی نبوت اور ایپ کی کاب کے متعلق کوئی بری مثال منیں

ویت اِن کی جمعیٰ اللہ علیہ وسلم اِ مشرکین عرب ایپ کی نبوت اور ایپ کی کاب کے متعلق کوئی بری مثال منیں

ویت اِن کی جمعیٰ اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں حرف آپ کے لیے لاتے ہیں یا لہ حق حق جواب کو۔ لیمیٰ

ہم کان رکے باطل اقوال کے مقابلہ میں ایسا جواب لاتے ہیں جوان کے لیطلان کو جوڈ وں سے اکھاڑ بھینکا ہے

و آخست تَفْسِيرُ الله سكام يعطف م - تفسير فسر سے محت يوشيده امركو كولنا مطلب بہے کہم ایسا جواب لاتے میں جربیان کے لحاظ سے نہا بت احس اورح وصواب کی کم ل تفعیل کرنے والا اور حکمت کے تعاضے کے عین مطابق ہوتا ہے۔

یا درہے کہ قرآن محبد کا مرضمون فی حد ذاتہ نہایت سن وکمال برمنی ہوتا ہے۔ اس کا میمعنی مہیں اراله ويم كرمعا دائد كفًا ركيمطاعن بي صن بين تراك عبيد كم مضاين ان سي أحسن بين كيونكدان كاتر برسوال لطلان كامجوعر ہوتا ہے تو تحراسے كيے كهاجائے كروه حس م إن احس ان كے كما ن كى حيثيت عب كروه اينے برسوال كرحس مجھے تھے بايد كهاجات كر مارا جواب ان كے سوال سے احس ہے۔ ف : يداكستنا مفرغ ب ادر ملاً منصوب على الحالية ب- اب عبارت أول مولى :

كا يا تونك بشل في حال من الاحوال الاحال اليانا اياك الحن الذي لا محيد عنه-

یعنی وہ آپ کے لیے بُری مثال قائم کرتے ہیں توہم الس کے جواب میں ایسی تحقیقی باٹ کرتے ہیں جس سے ایمیس ا نكار كى كنالىشى بى نىنى دىتى -

ف ؛ اس سے صاف اور واضح طور پر فرما یا کہ کفا رومشر کمین سے جملہ سوالات مبنی بریا طل اور استر تعالیٰ کے مجلہ جوابات مبنی برحق وصدق میں اور اسس میں اشارہ ہے کہ ان کا سوال ہذا بھی باطل ہے اور ہما را جوا ب

مکتر : پیلے انب باعلیم السلام کے ہاں دستور رہا کہ ان پر کفار سوالات کرتے تو ان کا جواب وہ خود دینے اور برہا رہے نبی اکرم صلی الشعلیہ وسلم کا خاصہ ہے کہ آپ پر کفار کے ہرسوال کا جواب خود اسٹر تعسالیٰ

ریں ہے۔ اکٹرین یک شرون علی وجو ہوئے آلی جہتم آلی جہتم ہی دہ نوگ ہیں جو اٹھائے مائیں گے در انحالیکہ منہ کے بل گھیدٹ کرانہیں جہنم کی طرف کھینچ کرلے جا یاجائے گا۔ لینی زمین کی طرف منہ کے بل جہنم کی طرف

جائیں گے۔

یں ہے تیامت میں لوگ تین طرح پر عشور ہول کے: حربیث سرلف (۱) جا فروں کی طرح ،

(٧) قدمول برحل كر -

حضر رسرورِ عالم صلى الشرعليه وسلم مصور في كن كد منه ك بل كيسي عليس كر؟ آب من فر مايا : وه ذات جن في

قدموں پر سیلنے کی ترفیق مخبٹی ہے منہ کے بل جیلنے کی بھی قدرت وے سکتی ہے۔

اُولَیْک وہی گروہ ملکی میکا ما برتراز روئے مکان ہے اس لیے کد دنیا میں ان کے مکانات اہلِ مان کے مکانات سے برتر تھے ۔ دراصل یہ لوگ اہلِ ایمان پرطعن وشنیع کے طور کہا کرتے ،

اى الفنولقيان خبرمقاماو احس من يا-

﴿ دوگروہ وں میں سے کون ساگروہ مقام دمجنس کے لحاظ سے انس سہے) امنڈ تعالیٰ نے انہیں فرمایا :

قسيعلمون من هوشرمكانا ـ

(عنقریب جا ں لیں کے کہ کوں مگان کے لخاظ سے بڑا ہے)

بینی ان دونوں گروہوں میں کون ہے مکان کے لحاظ سے بدتر ، کیونکہ قیامت میں حب اینے انداز سے غلط یا میں کے تو کہ اٹھیں گئے ہم ہی مکا نات کے لحاظ سے بدتر میں۔

ر یا میں ہے؟ ان مار اور اور سے میں ہے زیادہ بھلکے ہوئے اور خطا کار، لعنی بہت زیادہ ٹرطے اور قر اصل سیبی لگا اور راہ سے سب سے زیادہ بھلکے ہوئے اور خطا کار، لعنی بہت زیادہ ٹرطے اور

ا زجت راه صواب اورج سے دور رکیز کدا نہیں دہی داست جہنم میں اے گا۔

ف : بيا فعل التفضيل طلق زيادتي كم ليے ہے ۔

ا معنی میر ہواکدوہی طریق مستقیم سے بہت زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں ان کے مکان کو شریز کہدکران کی بدترین شرارت کی طرف اشارد کیا گیا ہے۔ اس طرح سبیل کو اصل سے موصوف کرنا اساد مجازی ہے اور اس پر بھی مبالغہ

ف : چونکدوه ابل ایمان کوگرایی ک طرف خسوب کرتے اس لیے کتے :

وأنااواياكم لعلى هدى اوفى ضلال مبين -

(ہم یاتم مدایت میسی یا کھنی گمراہی میں)

حب اہلِ ایمان کوہشت کی طرف جاتا دیکھیں گے ادرا پنے آپ کوہنم کی طرف ' تو اس وقت ان کی انکھ کھلے گی۔ میں مند میں سال کا کے سات است انتہاں میں ایسان کے ایسان سے انتہاں کے ایسان کی انتہاں کی انتہاں کی انتہاں کے لی

بچرا بھیں معلوم جوگا کہ گمراہ کون اور مدایت یا فتہ کون اِ حضرت صائب نے فرمایا ؛ سے واقعت نمی شوند کہ گم کردہ انڈ . را ہ

تا ربروان برا بنائی می رسسند

توجمه : ایخیں واقنیت اس لیے نہیں کہ انہوں نے اپنا راستدگم کردیا تا کہ رمرو لوگ ربائی نریا سکیں۔

ف : قيامت ك دن ايمان وكفر مي الليا ذكر في والاحرف الله تعالى ب كما قال : واحتاز وااليوم ابها المدجوعون - ولمرا معليمه م بوجاء)

مكن ، منه كه بلجهم كى طون اس بليد في جانا برگاكدا نهوں في دنيا ميں الله تعالى كے سامنے كبركم اور ليف آپ كو بهت اونجا تصور كركے باركا و اللى ميں نر جيكے اسى بليد انہيں الله تعالىٰ في اسى طرح كى سزا ميں مبتلا فرما يا اور الل إيمان في يؤكم عجز ونياز سے سر جو كايا اسى ليد الله تعالىٰ في ان كه درجات بلند فرمائے۔

ف : جونجی نخالفت سے دوررہے اورموافقت میں سرٹھ کا دے نو وہ نجات پاجا تا ہے اورجواس کے برعکس کرتا ہے تباہ ومرباد ہوجانا ہے۔ اورعاصی الشر تعالیٰ سے بھاگ کر جائے گاکھاں! بالاً خراس نے الله تعالیٰ کی گرفت میں آنا ہے۔

حضرت احسمد بن ابی الجواری رحمدالله تعالیٰ نے فرابا کرایک دن میں اپنے بالا خانے یں جھیاتھا حکار بنٹ کراکے نبخی کی نے دروازہ کھٹکٹیا یا ، بیں نے دُجھا : ٹوکون ہے ؟ اس نے کہا میں ایک پھوٹی بچتی مُہوں اَپ سے دہری لینے اَٹی مُوں - میں نے کہا ، نجات کی بافرار کی ؟ اس نے کہا اسے بطال اِخاموش دہے ، کیا مجا گئے کا بھی کوئی داسند ہوتا ہے ، اور بندہ بھائے گا بھی توجائے گا کہاں اِکیؤ کمرجب وہ اپنے آتا کے قبضے میں ہے تو پھر بھاگ کرجائے گا کہاں!

مسبنی : دانا پرلازم ہے کر دنیا میں رہ کرکسی اچھے مکا ن کی طرف بھا گئے کی جدو ہمد کرے تاکراسے آخرت میں بُرے مکان سے نجات نصیب ہو۔

مستنگه ؛ دنیا مین بهترین مهانات مساجد بین اورعلوم دینیه کی مجالس بھی بهترین مجلسین بین اس بیند کرژبان فغات الهیدی خوشنبو کاتی ہے۔

حفرت عادف جامي قدرس تره في فرايا : ب

ما نداریم مشامی که توانیم مشنید ورز بر دم رسداز کمش وصلت نفیات

توجهه ، ہارے یاں وہ دیاغ کہاں کہ ہم نفا نئر حق سونگھ سکیں ورند گلش وصال تی کے نفات کی خرمشبو ہروقت نصیب ہوتی -

ہم اللہ تعالیٰ سے روضات توحب کی نفات اور حدائن التفرید کی نوسشبوؤں کا سوال کرتے ہیں۔ وَنَعَرُ انَيْنَا مُوسَى الْكُتْبَ وَجَعَلْنَا مَعَهَ آخَاهُ هُرُونَ وَرِيرًا مَ فَالْمَا الْهُ هَمَا إِلَى الْهُ وَالْمِينَ الْمُعَلَّمُ الْمُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْمُعَلِمُ الْمُعْمِلُونَ وَوَمَ لَوْجَ لَمَا الْمُعَلِمُ الْمُعْمِلَا الْمُعْمِلِمُ الْمُعْمِلِمُ الْمُعْمِلِمُ اللّهُ الللّهُ الللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللللّهُ اللّهُ الل

الم على و كَلَقَالُ النَّيْنَا مُوسَى الْكِتْبَ يرلامِ مبد ب ادتِم كا براب مود و يعي يرب المستمر ما لم الله على السام كو توراة عنا بن فوا أن لعيى فرعون اوراس كى قرم كونو توكرن ك

بعدم في مولى عليه التلام يرقوراة ما ذل فرا في -)

مكر الله على المراس كا فراس كا الزال كا ذكر فر ما يا حالانكم المس كا زول فرعون اوراس كى قوم كى تبابى اور بلاكت ك بعد موادد است اس تبابى دولاكت كونى واسط بني مين صيعه ووسر معزات كواس كان واسط نسيل سائده به كردس علياس المرا ابتدائى دورست بى عود چه و ترقى كى ممز كيس مط كرف كى سخة اور نها يت وريد كى كما لات كوبهت جلد بني كئے تھے مثلاً بنى امرائيل كونجات ولان اور النهيل قورات كے اسحام كے مطابق راوحق برك كا نا وغير -

س کو جگانی المکت بر فرف جعلناک منعلق ہے اُ خاکی بیجعلنا کامفعول اُول ہے ھلے وُون یہ اِ خاکا کا مفعول اُول ہے ھلے وُون یہ اِ خاکا ہے یہ اس ہے اس مبیا کلم عربی میں اِنعال نہیں ہوا وَرِیْلُ اُن یہ جعلنا کا مفعول اُن نے ہو ۔ نیٹی ہم نے یا دون علیہ السلام کوموئی علیہ السلام کا وزیر بنایا بایس عنی کہ دو موسی علیہ السلام کا موت بی اور اعلائے کلم میں یا تھ بٹائی سیم معین و مدد گار ہوکہ ان کا دعوت بی اور اعلائے کلم میں یا تھ بٹائی سیم

عل لغات ؛ موازدة بحف معاونت ہے۔ اتفاموس میں ہے: الوذر بالكسر بجنے على اور حالتى اور الكوزيد بحف اور حالتى اور الكوزيد بحف بادر شاہ كاور ساتھى جواس كے شاہى امورائى ئے اور السس كى دائے اور جلہ حال بى اعانت كرے الون اس اس بالكر، اورا سے مفتوع بھى پڑھا جاتا ہے ۔الوزير كى جمع وذرائ تى ہے۔ وف : الدحباء (محركة) بادشاه كام فين اور اس كا فاص اوى د بعض الم لغت كتے ہيں ،

دزیر و م ج جرمزی امور ہوا وراس کی دائے کو کوئی ٹھکوا نرسکے۔ الوذ د بالتحریک سے ہے۔ الوذ د وہ نے جم جرمزی امور ہوا وراس کی دائے کو کوئی ٹھکوا نرسکے ۔ الدوذ د بالتحریک سے ہے۔ الدوذ د کہا جاتا ہے ۔ بہاڑ کو بھی اس می بد الدوذ د کہا جاتا ہے ۔ اور قرآن مجید میں ہے : کلا کا و ذر بھنے الد خارد واقع ہوا ہے اور الدون مربالکسر بھٹے التقل۔ بہاڑ کے تقل سے مشا بہت کی وج سے اس معنیٰ میں استعال ہوا اور کبی و ذرسے گناہ بھی مراد ہوتا ہے ، اس لیے کہ گناہ ایک بوج ہے ۔ بیانی بر می من میں اس میں کو تقتل (بوج ہے ۔ بیانی بر می مراد ہوتا ہے ، اس لیے کہ گناہ ایک بوج ہے ۔ بیانی بر می می مراد ہوتا ہے ۔ کما قال :

لیحسلو اون ارهم - دَنکرلیت برجوانهای) اورفرایا:

لیحمل انقالهم و انقاگ مع انقالهم - رناک بنه بوجدا در درسرس که بوجد بی انهائیس.) اور الوزیر فارس پس مجعنے یا دورد د کا راور کارسا ز۔

ک سوال جمنزت بارون علیه السلام کو و زیر کس طرح کهاگیا حالا نکه وه ترتبی تھے اس معنے پروه موسی علیہ السلام کے نبوت شرکیے تنے اور شرکت فی النبوۃ وزارت سے منا فی ہے۔ فقلُنَا قرم فانسين السروت فرمايا المه همكاراتي الفقوم النف ين كل بُول باليتناتم دونون ان لوكون المراسي قرم قرم النفور من المرادين كل بين فرعون اوراس كوقرم قرم قبلي كه ان لوكون كي بين فرعون اوراس كوقرم قبلي كه بان اوراكي بالمراسي عليه السلام كه وه نوم عجز ان مرادين حرقراً ن مجيد بي مذكور بين اورموسي عليه السلام كان من المراكية بين مذكور بين اورموسي عليه السلام كان من المراكية بين مذكور بين اورموسي عليه السلام كان من المراكية بين من المراكية بين من المراكية بين المراكية المراكية بين المراكية بين

سوال : ارسال الى القرم كے جلے ميں قرم كوكلزيب كے ساتھ كيوں موصوت نہيں فرمايا اور اس جله مير اس صفت سے انھيں موصوت كرنے كاكيا فائدہ ؟

جواب بحرت موسی علیہ السلام کے ارسال کے وقت توان سے کذیب کا صدور نہیں ہوا بلکہ ان کی کذیب کا صدور ان میں میں اسلام کے دریعے بتایا گیا کہ وہ صدوران مجر اسلام کے دریعے بتایا گیا کہ وہ سکد میں میں اسلام کے دریعے بتایا گیا کہ وہ سکدیں کرنے والے تھے کی علت بنے گاہی بتایا گیا کہ ان کی تبا ہی و بر بادی کی عقت ان کی تکذیب کرنے والے تھے کہا کہ آیات سے بہاں برآیات بنے کو بنیہ مراو ہیں لینی وہ علایات جفیب کی عقت ان کی تکذیب تھی ۔ لبعض نے کہا کہ آیات سے بہاں برآیات سے رسل کرام علیم السلام اور اللہ تعلیم السلام کے تشریف لانے سے بہائی ان برئیں ۔ بنانچ نوح علیا اسلام کے واقع میں الموسل مے سابقہ رسل مراوی سے کہا قال :

وقوم نوح كذبوا الرسل - "تيد المرنوع كي أرم سي مرب كي -

ئے باء ہرلحاظ سے کی بوا کے متعلق ہے ا دھیوا کے متعلق بٹا ٹاغلا ہے اگر تیر ان کے ڈ ل نہی معج ! ت لے کر گئے پیچانچیمورۂ مشعراء میں ہے کہ :

فاذهب بأيتنا - ترج: توجاد عرب معزات كر-

یا در ہے کہ تکذیب کا تعلق کھی آیات ہے ہو۔ چیائچہ اعراف میں فرمایا : جو میں میں میں اسلامی اور سے میانی خلاس

فظلموا بها- ترج الوانون في ال كيما توظلم كيا -

اورسورة ظلم مين فرمايا:

ولقت اسينًا ه أيا شنا _ مرجم: يشكر بم في استاني أيات وكمائين -

یماں دونوں آیتوں میں ها کا مرجع آیات ہے اور کھی اس کا لعنتی موسلی ویا رون علیما انسلام سے ہوا۔ پنانچہ سورۂ موسنین میں ہے ؛ فکن بو هسما۔ آرانهوں نے ان دونوں کا تحذیب کی) فَكَ مِنْ وَنْهُ مُونَا لِللَّهِ مِنْ إِلَّا لَهُ تُومِ مِنْ اللَّهِ وَرِيا وَكُر وَاللَّهِ

سُوال : قصے کے ابتدائی اور بھرائ خری حصے کو بیان کرنے کا کیا معنے ؟ حداد : نصبی تروی مقدم محتول استان اور جروی معالم مناز کران ناون میں استان

جواب بنصی*عت وعبرت مقصود نقی اوران برالزام عجبت مطلوب تنما که انهوں نے بعثت رسل کی تکذیب کی ۔* مہم نے انہیں تباہ و بربا دکر ڈالا۔

ب سرف وتعقیبیہ ہے اس سے کذیب کا انجام بتا نامطلوب تھا سودہ ہوگیا لیمیٰ چونکہ ان کی نکذیب بیس استمرار تھا اسی لیے وہ تباہ و بربا د ہوئے اگر جن نکذیب و تباہی و بربا دی کے درمیان میں لمباعرصہ گزرا لیکن چزکہ دہ استمراری تھی اس لیے فا تعقیبیہ للنے ہیں کوئی توج نہیں۔

س و قوده مرفوج بغلم صفری دوب منصوب بادراسی می دون فعل پرون مونهم ولالت کرتا به اب اب معنی به مُواکع م فی م مُواکع م فی معلم السلام کوتباه و بربا دکیا گفتا کن بو اللم سک جبراً بهوں نے دسل کام بعنی نوح علیه السلام اوران سے بیلے مخوات جیے شیت وادرلی علیما السلام کی کذیب کی یا بہاں پر مون نوح علیه السلام مراد بین اس لیا کہ ایک نبی بی علیه السلام کی کذیب کویا جبلہ السلام مراد بین اس کے کدایک نبی علیه السلام کی گذیب کویا جبلہ السلام ابن الله می کذیب السلام ابن الله می کاریک نوح علیه السلام ابن اوراین سے بعد کو آن و و اسے انبیاد علیم السلام برایمان لانے کی دعوت و یتے تھے رہے وجب انہوں نے اوراین علیم السلام کی کذیب کی ۔

ہمارے آفاصلی السعلیہ وسلم کی شان روایات میں ہے کہ ہرنی علیہ انسلام اپنی اُمّست ۔ ۔ نبی اُخوالزمان میں استعلیہ وسلم کی شان لا نے کا معاہدہ لیتے نئے اگروہ ان کے زمانہ اُفدس میں تشریف لا بیں ۔ اُخو تُخْلِفُ ہم نے ان سب کو طوفان میں غرق کردیا کم الا غواق جمعے غرق کرنا ۔ اور الغوق جمعے پانی میں دُوبنا الرسوب بھنے السفول لینی نیچ کو ہونا لینی پانی کے نیچ ہونا 'جسے ہم وُرُو بے سے تعریحتے ہیں میں دُوبنا الرسوب بھنے السفول لینی نیچ کو ہونا لینی پانی کے نیچ ہونا 'جسے ہم وُرُو بے سے تعریحتے ہیں بی جملامت المراق اور الفول اور بی نیان کرنے کے لیے واقع ہوا ہے و بھی کھنے اور سنے والا اعزاق اور قبطے کو بنایا ہے للنا میں ایک ایک علی علامت جس سے مشامرہ کرنے اور سنے والا

عبرت حاصل كركم ايدة بمعة نشان دواستان باوربه جعلنا كامفول أفى بداورللناس اس كا نارف لغو ہے - وَا عُتَانُ مَا اورسم في مُرت مِن تياركيا ہے للظلمين ظالمين لعين عُرق بوق والوں كے ليے-یها ن میرکے بجائے اسم ظاہر کو لا نے کی وجریہ ہے کہ ان کے ظلم پر مہر شبت ہوا ورمعلوم برکہ وہ کفرو مکذیب میں صدیعے وزکر گئے۔ عَن ایااً کیسٹا و دروناک عذاب۔ یہ عذاب اس کے علاوہ ہوگا ہوا منیں ونیا میں نصيب ہوا۔ اور اليم بمنے وجيع ليني وروناك وعكادًا اس كاعطف توم نوح ير ہے ليني تم عا وكو موو علیدالسلام کی تخدیب کی دجرسے بلاک وتباہ کیا وَ تَمُود کُر اور ثمود کی قرم کوصالح علیہ السلام کی نگذیب سے و أصحب المرة سي الرس بعن كنوال - اور مروه كرها جويقرون اور يك اينسون سي تيارز كياليًا بو-چانچ كتا ف ين مكما ب الرس البيكو الفيوالمطوية اى المبنية التهى - اور قاموس بين صحاح كى طرح كروه كنوان جومنى وغيره باكرتيا ركباجائ لراور اصحاب الرس وه قوم ب جربت ريستى كرتى تقى - ان كے ہاں شعیب علیہ السلام کونبی بناکر ہمیجا گیا توا تھوں نے آپ کی گذیب کی ۔وہ ایک دن کموٹیں کے ار دگر دیلیجے تھے اوروگ کنواں صرف یا نی کا گڑھا تھااسی ہے وگو خودا در جا نوروں کو نہری کھود کریانی بلاتے تھے وہ سب اسسی میں وعنس کے اوران سے جا نوراورا سیاب می السس میں بربا و ہو گئے۔ اور قا موس میں سب الرس وہ كنوا س جوقوم ثمود کا بقایا ہے انھوں نے بھی ایٹ نبی علیہ السّلام کی نکذیب کی بھراسے بند کرکے بالسکل جھیا دیا _گھر چفعلِ بدا نہوں نے اپنے ٹبی علیہ السلام کے سانفد کیا اسی سے منسوب سُرے ، اس مصفیر من مصدر ہے اوراُن کے نبی علیہ السلام کا نام مامی حفرت حفظار بن صفوان تھا جوموسی علیہ السلام سے پہلے گزرے - اسی طرح ابن کثیرنے ذکر کیا ہے۔)

موی ہے کہ جُونی انہوں نے بیا اسلام کو گذری میں ڈالا

ان کے درخت خشک ہوگئ اور باغات کے بھائے مالانکہ اس سے قبل وہ بڑسے خشال کے سیر ہوکر

یانی بیتے ۔ اور ان کی تمام زمینوں اور باغات کے لیے تو یک کا بانی مکتفی تھا اس کے بعد وہ وحشی طبعیت ہوگئ مالانکہ اس سے قبل ہو کہ بان میں افر اق واختلاف بیدا ہوگیا حالانکہ اس سے حالانکہ اس سے قبل ہمت بڑ بھی انسان سمجھ جانے نے ان میں افر اق واختلاف بیدا ہوگیا حالانکہ اس سے قبل بہت بڑسیت مقد اگر چربت پرست مقد لیکن نبی علیہ السلام کی برکت سے بڑسے خوشی ل تھے جب نبی علیہ السلام کی گئا وی کو توان مصائب ومشکلات میں مبتائی ہوگئے۔)

ال یہ بیلے زمانے کو گوں کے لیے تھا اب ہزاروں کشاخیاں کی جا دہی ہیں لیکن کچر نہیں ہوتا۔ اس کی مزا ایک بھی ہے کہ دخا تمہ برباد ہوگا ور زمجے مرنے کے بعد خت عذاب۔ اولین غفر لائ

معتب فرق ہی ہمتہ لمبی ہی ایک جانور بہت طاقت درا درعظیم الجنہ پدا ہر گیا جبی کی گردن بھی ہمتہ لمبی ہی ۔
اختا کہ لے جاتا تھا اور بجانب غرب کہ بین نا معلوم جگر پر بھی جاتا ۔ اسس کی طویل گردن کی وجہ سے اسے عنقا و اختا کہ لئے جاتا تھا اور بح با بنا تھا اور بجانب غرب کہ میں نا معلوم جگر پر بھی جاتا ۔ اسس کی طویل گردن کی وجہ سے اسے عنقا و در مغرب کی طوف جانے سے عنقا و مغرب کہ ما جاتا ۔ اور اسے جھیا اور پر شبیدہ کرنے وا لاجا نور کہ اجائے ۔ ایک ون اس نے ایک قریب البلوغ لڑکی کو اٹھا یا اسس کی شکایت تھے ہا ور پر شبید السلام سے کہ گئی اور وعدہ کیا کہ اگر انھیں اسس موذی جانور کی شرارت سے بجات مل جائے تر ہم آب پر ایمان و لا تیس گے ۔ آب خواس کے بعد علی تو الد تو اللہ تو اللہ تو اللہ بھی اور کرکہ دن دکھیں اور وہا کہ اسے حیوا نات بخرت میں مثلاً ہا بھی اور کرکہ دن دکھیڈا اور دیگر جمان کو نی انسان مہیں بہتے سکتا اور وہاں ا بیسے جوانات بخرت میں مثلاً ہا بھی اور کرکہ دن دکھیڈا آپ اور دیگر در نہ سے اور موذی مرندے۔

وهی مرتبی کی ما تیر خفرت کاشفی نے کھا کہ میغیر نے دیما مانگی کہ یا اللہ ! اس مُرغ کو کیوٹے اور اس کی نسل کو گر وسے نبی کی ما تیر خفر کرئے۔ بینمیرعلیا سلام کی دُعا قبول بُرد ٹی کروہ پر ندہ گم ہوگیا اور اس کی نسل کرج کک ختم ہے تھی کداب اکس کا نشان بھی نہیں ملیا۔ ہاں بم حرف اس کے نام سے واقعت ہیں۔ اب ناباب اشیا کے بارے میں مثال دی جاتی ہے تو تو تھی ارکی کے بانچ کسی نے کہا : سے

نسوخ شدمروّت ومعدوم سند وفا وز بررونام ماند جو عنقام و کیمیا نزجمت ، مروّت مط گئی ادروفانا سپید ہوگئی ۔عنقام کیمیا کی طرح اب ان دونوں کا محصّ نام ہی باقی ہے ۔

ادرصاحب لمعات نے عشق کی بے نشانی بھی اسی سے ظاہر فروائی س عشق کہ در دو کون و مکانم بدید نیست عنقائے مخریم کہ نشانم بدید نیست توجملہ بمیرے عشق کی منزل دیکھنے کے قابل ہے لیکن میں تو عنقائے مغرب ہوں پیمر میرا مکان قابل دید کیسے ! عنقا مرکا نعا دوست مزملی مغرب کی اسے عنقائے مخرب دمغربہ کہا جاتا ہے۔ لینی عنقا ، کو × عنقا مرکا نعا دوست مزملی مغرب کی طرف مضاف کر کے ، وہ ایک عروف الاسم پرندہ ہے دیکن اس کا حیم کسی نے کہیں نہیں دیکھا ویسے نایا ب اشیا کے لیے اسے مثنا ل کے طور برلاب آست یا انس پر ندے کو فیلے بن جو بہت بڑا ہدا دراڑنے میں بہت جولا نیاں دکھائے ۔ کمانی القاموں

ان برنجتوں نے نبی علیم السلام کی شکر گزاری کے بجا ۔ اسین شہید السلام کی شکر گزاری کے بجا ۔ اسین شہید کرکے کویں میں پھینک دیا اور بحراس چھپادیا ، جیسا کداو پر گزرا۔ حضرت حنظ علیہ السلام کو برت متت کے بعد اسد کنویں میں دیکھا گیا کہ آپنے زندہ نبی علیہ السسلام اپنا کا تفرخ کے اوپر دکھا ہوا تھا۔ بُوننی لوگوں نے آپ سے جم المرکود کھا تو

آپ کا ہاتھ ذخم سے ہٹادیا - یا نخد کا ہٹانا ہی تھا کہ آپ کے زخم مبارک سے خون بیز الگا - بیمر ہا تو مبارک زخم کے اوپرد کھ دیا گیا توخون مجنے سے ڈک گیا ۔ لعہ: عال نکس کا اصل مالا ہو ہی تری کار دہ تاہے اسے علی مدکی شامت

بعض علی نے کہا کہ اصحاب الرسس سے علی بدی شامت المبسور توں کا گروہ تھا جوا پنے علی بدی شامت المبس فی معرف المبس سے عداب میں مبتلا ہوا۔ ان کا واقعہ یوں ہے کہ دلیات بنت المبس نے المبس سے دل میں وسوسڈوا لاکم اگر عورت عورت سے بذل کرے توخوب مزاآ تا ہے۔ بھرا نہیں سی کا طریقہ تبایا ، اکس سے اللہ تعالیٰ نے ان عور نوں کو گیوں عذاب میں مثل کیا کہ آقی ل شب کو ایک کو ک ان میں میں میں میں میں بھی باقی نر رہی تمام ان پر بڑی صبح کو زمین وحنس گئی، دو پہرون کو ایک سخت جیز آئی اس کے بعدان میں ایک بھی باقی نر رہی تمام کی تمام تہس مہس ہوگئیں۔

م حضور اكرم على الشعليه وسلم في فرايا: عديث مترفيت النام المن الشواط الساعة ان تستكفى الرجال بالرجال والنساء بالنساء و ذالك السحق-

(قیامت کی علامات میں سے ہے کہ مرد مردوں سے شہوت را ان کرکے اور عورتیں عور توں سے سُعی کے طرفیقہ سے گزارہ کریں گے۔ سُعی کے طرفیقہ سے گزارہ کریں گے۔ صدمیت مشرفعیث میں ہے ؛

ميحاق النساء من في بينهن -

(عورت عورت سے سی کرے تو ، ان کا یہ فعل زنا میں داخل ہے) بہ حدیث مرفوع ہے۔ به لله به منت تنی کا لا منتی اورات ایک تنگ کنوی می بند کرے اوپر ایسا بڑا بھر کھ دیا کہ جے کوئی بہلا بہت کی کا لا میسی اورات ایک تنگ کنوی میں بند کرے اوپر ایسا بڑا بھر کھ دیا کہ جے کوئی بھی نہ ہٹا سکے اگرچوں کرکئی آدمی بھی ہٹا ناچا ہیں۔ اس نبی علیہ السلام برحرف ایک عبتی کا لا ایمان لا یا جو وہی صوت اپنے نبی علیہ السلام کے کام آیا کہ دن کو بہاڑوں سے لکڑیاں جے کرکے بیٹیا اور اسی سے طعام لیجا کر سے کئویں کے سی سوراخ سے ڈات جے وہ نبی علیہ السلام تناول فوائے اورع صدیمی سال بی طریق کا دریا اس کے لید احد تعالی نے اس قوم کو تباہ در با دکرڈ الا پھرایک فرشتے نے وہ تیجر ہٹا یا اور وہی نبی علیہ السلام کنویں سے با مرتشرافیٹ لا ئے۔

من البض علا فراتے بین کدوہ پھر اس کا لے حبش نے سا با جھے اللہ تا لی نے اتنا بھا دی بھر المحانے کی وقت بختی ہے ۔ اسے انعام یہ طائم وقت بختی ۔ پھر سٹاکر اندررشی ڈالی جے بکر کروہ نبی علیہ السلام باہر تشرافیت لائے ۔ اسے انعام یہ طائم اللہ تعالیٰ نے اس نبی علیہ السلام کے بال وی جمیمی کدوہی کا لاحسبتی ہسشت بین آپ کا رفیق ہوگا۔

اس حدیث مشرافیت میں ہے :

ان اول النَّاس دخوكا البحثَّة لعبد اسود.

رسب سے پہلے بہشت میں واخل ہونے والا ایک کا لاحبشی ہوگا)

علی من بین بن علی ربین العابد بن صی المتدفعالی عنهم کی تفسیر کانمون عندا بین والدست روایت کرتے بین کرایک شخص از بنی تینی مخترت امیرالمونین سیدناعلی وضی الله عند کی خدمت بین عرض کی کدا ب فرطیت کواصحاب الرس کون لوگ تھے اور کس زماند اور کس ولا بیت میں اور ان کامسکن کہاں تھا اور کون سے با دشاہ کے ذمانہ میں سنتی بین کو گرامی میں اور ان کامسکن کہاں تھا اور کون سے با دشاہ کے نام فریش ہیں ان کا دکر تفضیل سے نہیں ملا ۔ سیدنا امیرالمی منین صورت علی وقیاہ ہوئے ۔ ہم قرآن میں ان کا اس تھی کا فریش ہیں ان کا دکر تفضیل سے نہیں ملا ۔ سیدنا امیرالمی منین صورت علی رضی الله عند نے فرما با : اسے تمین بین آور سے بین کی بین اور اس میں اور ایس میں اور سے بین کو سے سے سے بین کو بھیا تک تهمیں اور میر سے سواتم کمی اور سے بین کی بین اور ایس میں امرائیل سے مجمور اور سلیمان علیہ السلام سے بین گر دسے ہیں ۔ وہ صنو بر سے درخت کو یہ جسے اور سامی اور سامی نام وی سے بین اور ان کا بارہ تصوص رشم کی درسے پر یا فیٹ بن فوج علیم السلام نے بو یا تھا اس جشر سے با میرا کی نہر کے کہا دے ایک شہرتھا ۔ اس بنر کا نام دس تھا، جشر سے با میرا کی نام دس تھا،

له اس سيري الاحديثي مراد بين في البية شي عليه السلام كي غلامي كاحق اداكيا .

بلا دِمشرق میں انسس سے بڑی نہرکوئی نہیں بھی اور نہ ہی انس زما نہ میں اس سے بڑا کو ٹی اور شہر ہمقا ان کا دارالخلام شهراسفنداكیا ديس تحابادشاه نمرود بن كنعان كينسل سي نخااورده بمي اسي شهر عبي ربتا نفا اورصنوبر كا درخت جي ای شهریں نتا۔ بدلوگ اسی ورخت کا بیج لے کر اپنے شہر ہیں گئے تاکہ وہ درخت پیدا ہوا وروہ اس کی ریٹنش ا پینے شہرمیں ہی کریں اور وہ چیٹر جو المسس درخت کے نیجے تھا اس کا یا نی پینے کی کسی کو اجا زت رہمی اور زاس سے یا فی سے کر کسی اور فرورت سے لیے است استعال کرتے۔ بلکرسکتے ،

هى حياة الهشنا فلاينبغى لاحدان ينعصمن حياشها-

(برماین ہمارے معبودوں کی زندگی ہے اس لیے کسی کولائن نہیں کہ ان کی زندگی کو گھٹا تے) ہاں یانی کی اپنی طرور بات اسی نہر سے بُوری کرتے ان کا طریقہ تھا کہ ہم اہ اس درخت صنوبر کے ارد گرد جمع ہوتے اور اسے طرح سے زیودات اور پوشاک سے اواستہ و پراستہ کرتے اور جا نور ذیح کرتے اور بست بڑی آگ جلاک فراہوں كواسى ميں ڈوالتے تاكد كرواور وموال زيادہ سے زيادہ ہوجب وموئيں سے تاريكي جيا جاتی بيا ن تك كرا سان كے كذار جب بات تو تو مرابود برمان فادنها يت عرونياز مع والراسة المراكم ان يك كدورخت مع شيطان وازويا :

انى قدىرضيت عنكم فطيبوا نفسا وقوواعينا-

(میں تم سے داخی ہوں فلہذا خوسشیاں منا وُاور اُنگھیں مُنڈی کرو)

وه شيط اني ادار حب ان ك كان مير مبني سير مسالم اكرنوش موجات يهان كركراسي خوشي مي ايك سالم ون مرار نوش ك مفل جات اوركت كرم سے بهارامعبودراضى بوكرا- اسى طريقے سے زندگى بسركرت - يوں ان كے كفروشرك كابازار حرم ہو کیا اوروہ طغیان ومکرشی میں کیتا ہوگئے ۔الٹر تعالی نے بنی اسرائیل سے ان کے پاں ایک منبیر بھیجا۔ وہ بیغمیر بهو دبن لعقوب عليه السلام كي اولا و ست منط يح صرورا زيك النيس وعونت دين ويترسيدتيكن وه برغبت كفر و مرك مين قدم أك بي برهات رب بينم عليه السلام ف تنك أكرالله تعالى سالتاكى ، ياسب يام ب ان عبادك ابوا الا تكل بي والكفر بك لعبدون شجوة لاتضرولا تنفع فأرهم

قلى تك وسلطانك

ا الاالعالمين إترب بند المرئ كذيب كرد ب بين اورترب ساته كفر كرن مين كسر المحاتمين ركور سے فلہذا انحیں اپنی قدرت كاكر شمر دکھا۔

حب بني عليه السلام نے بددعا کی توان کے تمام درخت خشک ہو سکتے ۔اصحاب الرکس نے کہا پر ٹوسست اکسی مرد کی ہے ہو بینمبری اوٹوئی کرتا ہے اور ہما دسے معبودوں کی مذمن کرتا ہے -ان بریخبوں نے سفیر علیہ السلام کو يكو كرايك برات كنوي مي سينك ديا - لبصل ف كهاكم ف كالكريان سه كنوا ل اس طرح تياركيا كباكر ا ديرست ما في

کھینے تھے دئین وہ بھی خشک ہوگیا اسی نبی علیہ است ام کو پڑا کر اسی کنویں میں ڈال دیا اور اوپر ایک بہجاری بیقر رکھ دیا۔ پھوٹو کش بُوت کہ اب ہم سے ہما رہے معبود راضی ہول کے اس لیے کہ ہم نے ان کے دکمشمن کو کنویں میں بند کردیا ہے پینے جلیہ السلام نے اس دھشت کا ہ میں اللہ تھا لیا سے عرض کی ؛

سدى ومولائ قد ترى ضيق مكائى وشد كاكربى فاس حم ضعف مكنى وقسلة

حيلتى وعجل قبض مروى وكا توكخرو

دا سے میرسے آقا ومولا اِ تو میری تنسکی میان اور در دوکرب کی سخی کو دیکھ رہاہے - فلمذا میرسے مال پرریم فرمااور میرسے عال پرریم فرمااور میرسے قلت جیلے کو دیکھ اب میری گزارش ہے کہ مجھے کو نیا سے اٹھا گئے میری فرح قصل بر

اس کے بعد نبی علیہ السلام کا وصال ہوگیا۔ اس کے بعد اللہ تعالی نے جربل علیہ السلام سے فرفایا: میرے بندو نمیرے و میرے بندو نمیرے و میں اسی لیے میرے فیری پرستش کر رہے ہیں اور میرے نبی علیہ السلام کوشہید کر ڈالااور میں اپنے اس بندے سے بدلہ لیسا ہوں جرمیرامسٹ بلہ کر رہے ہیں اور میرے نبی علیہ السلام کوشہید کر ڈالااور میں اپنے اس بندے سے بدلہ لیسا ہوں جرمیرامسٹ بلہ کر تاہے اور میرے مذاب سے نہیں ڈرتا۔ میں فقسم کھائی ہے کہ ان کو آفے والی نسلوں کے لیے عبرت بناؤں اور انہیں شخص مذاب میں مبتلا کروں۔ یہ فرفایا اور شخت آئد ھی کو مکم دیا کہ انہیں تباہ و برباد کر دے ۔ جنائج آئد ھی جا اور اور سے سیاہ بادل الله اور شید وہ تباہ وہ برباد ہوکہ ذبین کے اندر ہی گھل کر فی الن روائسقر ہوگئے۔ (کذافی کشف الاسرا دلاحالم الربا بن الرشید

الیزدی) کسی تعدودی اور ہم نے بہت سے زمانہ کے لوگوں کو تباہ کیا۔ یہ قدن کی تبع ہے وہ قوم جوایک دومرسے سے ایک زمانہ کو مقرن ہو۔اور منجے کیہ ہے کہ ایک سوسال کا قرن ہونا ہے۔

ينائي جوندرسرورعا لمصلى الله عليه وسلم في ايك نومولود بي كى دُعايي فرمايا :

دوه سوسال زنده را - (كذافي القاموس)

نَکِیْنَ ذَالِكَ نَرُکورہ طالقُوں اور امتوں کے درمیان -بینی نوح وعاد کے درمیان اور اصحاب الرئس کے درمیان -

كُنْدُا بت عارة حني مرف الله تعالى ما شاب-

بْ بِي تَخِيرُ اللَّهُ تَعَالَىٰ كُفُولًا !

مرجمه: اسي الدلقال كي سواكو أي نسي جانبا -

لايعلمهم الاالله-

اسی کے مروی ہے کہ کن ب النسابون (نسب بیان کرنے والے) جُرُتْ بیں بعنی وہ نساب جوانساب بیانی میں صدق اور سی کے مرعی میں برقودنا کی صفت ہے اور اسس کا مطود ہونا مضر نہیں اس کے کماس میں جمع اور عدو یا یا جاتا ہے۔ چنانچہ و وسرے مقام برفرایا ،

وبث منهما مرجالا كثيرا-

ترمير : اوران سے بہت سے مرا وعورتيس ميليا شے -

لائن بنائے جائیں گے تو پیمراخیں ذھب و فصنّه که جائے گا۔

و کفت کی ا تو اور بخدا قراش ابنی تجارت گا ہوں سے علاقات میں آئے اور گزرے علی الْفَدْ یکتے

الّتِی اُمُطِورتُ مُطُور الْسَوْرِ اللّٰ اللّٰی تبی پر حس پر کری بارٹس اُ تری لین سدوم (بالدال المهمله) لبعن نے

بالذال المعجم مکھا۔ اور قوم لوط کے ان بانچوں شہروں میں سب ہے بڑا شہر میں تقا اور وہ سب بخراؤ سے

و لازال المعجم مکھا۔ اور قوم لوط کے ان بانچوں شہروں میں سب سے بڑا اشہر میں تقا اور وہ سب بخراؤ سے

نباہ وبربا و ہو ہے اور ان کیے اہل مہت برافعل تعنی لواط*ت کرتے نئے* ان پر جو پیچر بڑتا تھا وہ انساک سے برا بہرتا نخفا۔ ان میں سے ایک بھی نہ بچ سکا۔البنہ ان پانچ مشروں میں ایک مشہر کے نوگ بچ سکٹے کیونکہ وُہ کرفعل مد (یواطت) نہیں کرتے نئے ۔اورک دوم تو سارا ہی تباہ و ہر با دہرگیا تھا۔ اس کی تخصیص اس کیے

﴿ بِهِ فَعَلِ بِهِ (واطت) نهيں كرتے تھے۔ اور سدوم تو سازا ہى تباہ و ہر باد ہر كيا تھا۔ اس كى تخصيص اسلخب كروہى قرليش كے تا جروں كى گزرگاہ نخا اور وُہ جب وہاں سے گزرتے تواسے النّايرُّا ديكھتے فيكن عرب حاصل نهيں كرتے تظرر اور مطرى السّوء مصدر مؤكد ہے اور السس كے ذوا ٹدكو حذف كيا گيا ہے۔ در احسال

ا مطار المستوء تھا۔ اور الیسے زوائد کا حذف عرب میں عام ہے جیسے ؛ انبشہ الله نبا آباحسنا۔ مطر بالجبول تیر میں اور امطر، شرمی استعال ہونا ہے۔ لعض کے نزوبک ہر دونوں مشترک لغتیں ہیں۔ السؤ بفتح السبین وضمها ہروہ ہے جس۔ انسان بریشان ہواور غم یا افت میں مبتلا ہویا کسی اور اُزمائش اب معنی یہ ہوا کہ وہ لوگ اس سبتی سے گزرتے ہیں جن ریری بارمش لینی بیتھر رسائے گئے ؟

من حدیث معراج کا ایک جر رکھا دیکورجرائیل علیہ السلام سے پُوجھا۔ انہوں نے عض کی کریہ قوم لوط سے معراج کیا ایا در کھا دیکورجرائیل علیہ السلام سے پُوجھا۔ انہوں نے عرض کی کریہ قوم لوط سے ہم نے بچاکر رکھا ہے ۔ اور آپ کی ظالم امت کے لیے جہا رکھا ہے ۔ یعنی میں نے اسے جہا یا اور تیا دکر دکھا ہے ۔ اور آپ کی ظالم امت کے لیے جہا رکھا ہے ۔ فقیر (صاحب اور یہ تیاست کے علایات میں سے ۔ فقیر (صاحب اور یہ تیاست کے علایات میں ہے ۔ فقیر (صاحب رکھا اور آپ نے والے زمانے میں طالمین پر بہتر رکھا اور آپ نے والے زمانے میں طالمین پر بہتر رغیرہ برسیں گے ۔ (الموز ؛ تر تعالی)

ف : قیامت میں اُسطے کا منکرمرف کا فر بوسکتا ہے اُسے توسم رہی سے محسوس ہوناچا ہیے ، کیونکہ یہ بتا تا ہے کہ اُخ فنا ہے ۔

حدبث تغرلعت میں ہے : جب تم مرسم بہار کو دیکھو توقیا مت میں اُسٹے کی گھڑی کو یا د کر لیا کرو۔

ف ؛ اس بیے موسم رہیع یوم النشوی ما نند ہے ۔ کیونکہ رہیع بیج بونے کے ابتدا فی موسم کا نام ہے کہ پھواکس سے کھی است کی اُسٹر کی اندائی موسم کا نام ہے کہ پھواکس سے کھیٹی اُسگے نا اُسگے۔ پھواکس سے کھیٹی اُسگے نا اُسگے۔ اور دل اس طوت لاکا رہتا ہے کہ مذمعلوم کھیٹی اُسگے بیا نہ اُسگے۔ ایسے ہی اس موس کا حال ہے جرطاعت اللی میں جدوجہ کرتا ہے تو پھواس کا دل تیا مت کے خوت و رجا ،

میں معلّق رہتا ہے کم نجانے اسس کی نیکی قبول ہی ہوگ یا نہیں۔ بھر حب کھیتی واگٹی ہے اور کی جاتی ہے لیے كاك كرصاف صحد إكياجا بالم يميراك ميس كراما كونده كريكا ياجا باسك اورجوبني رول صح سالم يك كروسترفوا پر اُجاتی ب تب انسان خش ہوتا ہے کہ اس کی محنت کام آگئی۔ اگر روٹی تنور میں جل جائے تو عملین ہوتا ہے كرافسوس منت داميكا ركمي - ايليه اطاعت كزار انسان كاحال مدكم نماز، روزه ، زكوة ، ج اور ديكرنكام بالآ ا بے سان مک کد عک الموت أكراس كى جان بے ابتا ہے كويا اس كى رُوح كوموت كى دوا تى سے كات لیا جاتا ہے ادر پھراسے قریں دفن کیا جاتا ہے اور دہ قیامت کا انتظار کرتا ہے بھراسے قرسے الماکر

حساب کے میدان میں ہے جا یا جا تا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ یل حراط سے گزرے حب وہ بندہ یل حراط سے صحیح سکم كزركيا قروه لقائے عن كاستى بوما ہے ورنہ بلاك و تباہ بوكيا۔

سبت ؛ عافل پرلازم ہے کرورہ اپنے اعلنامے کو ہروقت سامنے رکھ کراپنے انجام کو اچیا بنا نے کی المراشش كرك - منوى الرافيت الي به د ي فضل مروان برزن اے حالی پرسٹ

> زان بود که مرد یا یان بین تر ست مرد کا ندر عاقبت بینی خمست

او نه ابل عاقبت از زن ممست ازجهان دو بانگ می گریر بفنسه تاکد این را تر بانشسی مستنی

. آن یکی بانگش نشور ا تقیب وین دگر بانگش فربیب اشقیا ان کے بانگ این کہ اینک حامزم إنك ويكر مبننكر اندر أخسرم

من شگوفہ خارم اے فخر کب ر لل بريزم من نمايم ست خ خار ما نگ اشگوفهاش کمراینک گل فروسش بانگ خارکش او که سوی ما کوکنشو لے خنک اُن کو ز اوّل اُن کشید کش عقول ومستمنع مروان کشینی

التي المال يرمت اين بركزيده وكان معالات بديكراس الدكر شي المال المالية الماكا وراي الماكا وراي الماكا والمسلام م . ويتحف افي الجابين مي مرورس وعائبت بايولاي عورت سعمي كم ورجب. جهان ونیایی دو مخالف وازی آرمی بی نامعلوم توس اداری مستعدے۔ ایک اواز برمزی وال کے ساتھ لے کے دوسری اواز بدیختوں کے مکرونریب کی ۔ ايك م والترفقة مورت بي بيكرده كهتي بيدين شرب سامن مودو سرى واز كات يداري خراري والمراحية خري والم ووسرى كېتى جدكي كانثون كانتكونه بول شكوفه كواز ديتاب كداسه كالكرك كرك مولب استال كر مع يعر تخدير عول مخيا ورون كا - عد سكون كى ميكا وزمونى بدكراً عا اور بعول عال كريد سكين كا ما ا وارد تياب کوا دھر آنے کی کوشش نرکر۔ ۸۔ خوش قعمت سے وہ جس نے مقل سے سلی اوار سنی اور موان حق کی اواز سے فتا " وَإِذْ إِرَا وَلْكَ اورا فِي مِرب محرصتى السعليدوم إلى كوقرايش كمرحب ويصفي إِنْ بَتَخَوِلُ وَنَكَ اِ ﴾ هُ زُوًا به ان نافیہ ہے لینی آپ کونہیں بنا نے گر شُمْنا مُول کی جگر۔ لین آپ سے استہزاء کے طور آپ كى تحقىروالانت كرتے ہوئے كتے ہيں أهلى الكَّينى بَعَثَ اللهُ مَن سُولاً ٥ كيا يہ وہى ہے جے اللہ تعالیٰ نے ہمارے یا ل رسول بنا کر بھی ہے تاکہ ہمارے اور حجت قایم کرے۔ لیتی ان برمخبوں نے زمرت ایمان کا نکارکبا بلکرشہات ظا ہر کئے ۔ حب آ ب کو دیکھتے تو آپ کے سائز استہزاء کرنے اور آپ کی تحقيروا بانت كرت - يه بات الوجل ف الوسفيان كوك كركبابنى عبدمنا ف كانبي (علبالسلام) يهى ب- ١ و من اویلات مجمد میں ہے کہ انسس میں اشارہ ہے کہ ظاہر بین لوگ تو نبوت کو صوف ظاہری معلوف الله حس سے دیکھتے میں مالانکہ اس نظریصیرہ سے دیکھا جاتا ہے وہ مجی نو رحی کی تا تمید و توفیق سے ، اوریہ بیارے نگاہِ بھیرت سے محودم اور فور اللی کی ایندوتو فیق سے بے ہرہ ہیں اسی لیے جو نئی نبی کرم صلى الله عليه وسلم كل باتين مُسنبن قو كلام نبوت ورسالت كي حقيقت كونه بالسيح عكمدان سے الله اسستهزا وكرتے الهذاا لذى بعث الله رسولا وهوليشرمثلنا محتاج الى الطعام والمشراب. (كاسى لشركو بارك إن الله تعالى في رسول بناكر معالى عند وه تو با رساحبساك دمى اور بشرے وہ کھانے یہنے کا عماج ہے گ

مننوی شراعیت میں سبے ؛ سه ' کا ر پاکاں را قیا*کس ا* زخود گ*گیر* گڑچہ ماند در شہشتن شہر *کٹ* جله عالم زین سبب گراه نشد کم کمی زابدال جی اگاه سند مسری با انب ار بر دانشتند اوليام را جمجو خود يندا نستن گفتدانك مالبشيرالشان بشر ما و الشان كبستهُ خوابم و خور این ندانسستند الشان از عی سست وسنرق ددمسيان برطتى بر دو کون زنبور خور دند از محسل لیک شدریشش وزان دیگر عسل بر دو کون آ ہو گیا خور دند و آب زیں بیخے سرنگیں شد و زاں مشک ناب برده نے خوردند از مک ایجور ایں یجے خالی وال یُر از مشکر ترجمه : ١ - باكولال كا قيال اليفاوير وكراكري لكصف من شيكيشر روب -٧ ۔ اکثر نوگ اِسی لے گراہ ہوئے ابدال کے سوابیت بہت اس اِن سے آگاہ ہوئے۔ ہے۔ دیموں (کا فروں) نے انبیا ، سے بلبری کا دم مجارا ورادلیا دکو لینے مبسیا سمجھا۔ س ، (اور) كما ده جى نشريى اورسم مى بشريى مى سب خواب اورخورك كى يا بنديى -لیکن اندھے مین سے پر نہ مجھاکدان کے اور ہمائے ورمیان بے انتہا وفرق ہے۔ ٧ - ود عوابی جایک بی جاک سے خواک کھلتے ہی لیکن ایک میں زمرے دوسے می شہد ٥ - ووبرن إن اي حبيا كما كا كال كال اورياني يتيم الكين الميس لنك ووسرت فيك عال بواء ٠٠ دوئے بين ايك بى بنركا يانى يق بين ايك فالى دومرات كرس برك

ف : الله تعالی انهیں مهلت دیبا ہے اسی لیے گراہی کار وکیت کو قیامت سے متعلق فرمایا - اور گراہی کی نسبت راستد کی طوب مجازی ہے کیونکہ گراہ قووہ ہوئے ہیں جو گراہی ہے واستر پر چلتے ہیں داور من اصل سبیلا جملہ استفہامیر ہے

بے یعلمون کے علق کیا گیا ہے اوروہ اس کے دومفول کے قائم مقام ہے۔ آ بڑے اُت کی تم نے نہیں ویکھا مین اللّی خوال کے هوالم و جس نے اپنی نواشا ت کومعرو بنالیاہے .

ا مرا یک ایام نے ہیں ویکا میں ایک اولیک کے اور بہاں تعب سے با ہاتھ آئے۔ اور بہاں تعب سے با ہاتھ آئے ان کیاس ا محقیق اس عجابت صفت سے موصوف ہونے سے جب سنیں کیا اللہ یمنول ثانی ہے اسے مفول اول سے مقدم کرناس کے مہتم بالشان الفقیح ہونے کی وجہ سے سے اس لیے امر تعب اس پر گھومتا ہے اور المہدی المقدم کا مصدر ہے۔ یہاس وقت ہولے ہیں جب کو ٹی کس سے مجبت اور اس کی تواسم شن نفسانی کر سے بھر جموب خواسم شن کردہ شنے پر استعمال ہوئے لگا وہ عجوب خواسم شن کردہ شنے محمود ہو یا خدموم بھر عزماً غیر محمود استعمال ہونے لگا وہ عجوب خواسم شن کردہ شنے محمود ہو یا خدموم بھر عزماً غیر محمود استعمال ہونے لگا۔ مشسلاً

کے کہاجاتا ہے: فلان اسع ہونہ۔ ترجہ: فلاں نے فواہش کی ابعداری کی۔

بہکسی کی نرمت کے وقت بولاجا تا ہے ۔خلاصدیہ کہ الصوی ہراس شنے پر استعال ہوتا ہے جس کی طرف طبیح کمیلان ہو اورمنس شہوت کی بنا پر لغیر سندمنقول و دلیل معتول کے جس کی نفس نواسٹس کرسے ۔ سسا ابمعنی یہ جواکہ اے دمجوب محمد (عربی صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آب نے است تعب بنیں کیا جس نے خواہش فضائی کو اپنے سیے معبو و بنایا ہیں طور کر السس کی اطاعت کی اور اپنے دینی امری اسی پر بنا رکھی کہ وہ حبت و بر ہان کو سنف سے دوگروا نی کرتا ہے گویا اللہ تعالی نے فرفایا کہ اس سے تعجب نہیں کرستے ہوجس نے اپنی خواسش فضائی کو معسبود کے دوگروا نی کرتا ہے گویا اللہ تعالی نے فرفایا کہ اس سے تعجب نہیں کرستے ہوجس نے اپنی خواسش فضائی کو معسبود سے تعلیم مقام بنا لیا کہ اس کی اطاعت پر التر امرانا اور اکس کی خالفت کو ترام مجتبا سے دیکھ کو تعجب کرو سیا استفہام تقریر و تعجیب کا ہے۔

۔ منقول ہے کہ عرب کی ایک قوم بچھوں کی پیشش کرتی تھی۔ جو بھی جسین بچھود ل کو اچھا لگا اسی کی عبا دست اعجوب گفالہ کرنے لگتا ہے کہ عرب کا اس قوم کا ایک فرد تھا ، اس کا ایک پچھوٹ اونٹ سے ایک فرد تھا ، اس کا ایک پچھوکا بہت اونٹ سے گرکز گم ہوگیا۔ اعلان ہوا کہ اس فافلے والو اس تھرو، بہت اونٹ سے گرکز گم ہوگیا۔ اعلان ہوا کہ اس فافلے والو اس تھرو، بہت اونٹ سے گرکز کمیں گم ہوگیا ہوت مرب بھر کا بہت نرطا، تو گرکز کمیں گم ہوگیا ہے جب بک مل نرجائے اس سے حسین تربیھر مل گیا ہے ، اسے چھوٹ ہے اب اسی کی بیٹش کرتے دہ بھر کے کہیں کہ وازدی ، گھرائے نہیں بھے اس سے حسین تربیھر مل گیا ہے ، اسے چھوٹ ہے اب اسی کی بیٹش کرتے دہ بھر

الله عدد الما بغض على الله من الهوى -

دمعبودان باطل ميسب معمنوص تواسش نفساني ب)

ب : جِنْفُس کی خواہش کے مطابق عبا دت کرتا ہے کہ ہ غیراللہ کا پرت ادہے ۔ اسی طرح جو شراعیت کے مطابق امور تو مرانی م دیتا ہے تکن اس میں خواہش نفسانی کو دخل دیتا ہے تودہ مجی حظوظِ نفسانی کو پیت ارہے اسے حقوق رہانیہ سے کوئی تعلق نہیں (کذا فی التا و بلات النجیہ)

ے۔ ف بوکل کاشفی نے کئی کرصاحب آنا ویلات نے فرمایا کہ جواللہ تعالیٰ کے سواکسی اور شنے سے جت کرنا ہے ' اسے چاہیے کہ وہ عبا دست کے چاہیے کہ وہ عبا دست کے خیراللہ کی کرمیشش میں شمار ہوگی اس سلیے کہ وہ عبا دست کے غیراللہ کی مجبت میں مبتلا ہوگا۔

سر میرسین رحمدالله نے فرایک حب آدم علیہ السلام کا نکاح بی بی حوّا علیما السلام سے ہوا توابلیس کا المجوم و نبا عقد دنیا سے کیاگی ، جیسے آدم علیہ السلام کی نسل سے انسان پیدا بھوئے شیطان سے بنر لیعہ دنیا ہوا و ہوسس اور رسوم وعادات مردودہ اور مذا ہب وادیان باطلہ ظاہر ہوئے سہ

غبادیچ حمیسنزد میان ره اوست چرگ*وم که هر نوسن*فه را چر اوست

(توجعه ، وه غبار که درمیان راه سے الحتی جے میں کیاع ص کروں کم ہر نوست (نیک نام) کے

أع بلات كالرفياب تهوت الف في كاعلب اوراسي مدرج حاصل كردنياس سي يالل فيركى كرست كرده لعيني معبود باطل خواہش فضا فی ہے۔اسی شان میں واردے اور قرآن مجداس کے تعلی زبانا ہے: رجہ: کیا اے دیکھا ہے جس نے خواس کی البعدری اءأيت من الحد الله هو الا خلاصہ بیر کنیراللہ کی پہشش کا اصل معبود باطل خوامش نفسانی ہے باتی جمامتعبود ان باطلہ اسی کی فرع بیں اسلے مشائع نے فرا یا کر جرمی خوامیش نفسانی سے بیج گیاا سے ایمان کی مقیقت نصیب جوگئی سے مرز بوی تافتن از سرورلست رُك برى وت بيفرلست (وطرب المالس) (توجهه اخواس لف في عدم مرور ناوين كي مراري ب اورخواس نفسا في كاترك مغرى قوت سهر) ف ؛ حضرت ابوسلیان رحمد الله نے قرا یا کرج اسیفانس کی خواکش کا آباع کرتا ہے وہ اسیفے آپ کو قبل کرتا ہے اس کیے كمرانسان كي حقيقي زندگي ذكريس اور السس كيموت ذكرسے فراموشي اورغفلت ہے جو وہ ففلت كر كے خوا ہشات سيكا ا تباع كرتاب، وبعي نوامشات كي اتباع كرما ب والل أموات مين اخل بوجاتات في مفنوى شركيف مين سه : ٥٠ ایں جہان شہوتے تنانه 'السب انبيا وكافران را لانز اليست ليک شوت سندهٔ يا کان بو د زر نسوزد زائكه نفت دكان بود كافرال قلب د و يا كان بمحو زر اندرین بوتر در نداین دو نفسه قلب یون آمد سیرمشد در زان ذر در گدستد زری او عبال حمد: ١- برجبان شهرت سے براور بخانب انباء عليم اتلا اور كافروں كيلي استان كاه س ٧ يكن نيك وك شنبوت سے يك بوتے بي سوزاندين عبناس لئ كواصلى كان سے سے -س. مع فركموش كى طرح بين اورنيك لوگ سونىك طرح اسى دوشانول مينين يردوكروه -م. مون كا كهول اسى دقت مسياه مؤلب توسو ناكهل كرصاف ظا مرسري الب

سیکا بیت کسی نے مرفد کے ایک شیخ کا بل سے سوال کیا کسی نے واب میں اللہ تعالیٰ کو مُردہ دیکھا ، اس کی تعبیر سیکا بیت کیا ہے ؟ اس شخص نے کسی معاملہ میں کو تا ہی کہ کہ اس شخص نے کسی معاملہ میں کو تا ہی کا را در مزادر اصل شریعت کا ہے جے اللہ تعالیٰ اور دسول اللہ صلی اللہ علیہ والم نے جاری فرنا یا : اس شخص کو حضوری وصول میں دکھا یا گیا : اس شخص کو حضوری وصول کی در کھا یا گیا ۔ اس کا میں دکھا یا گیا ۔ اس کو است مورت اللی و نہوی میں دکھا یا گیا ۔ اس کو است مورت اللی و نہوی میں دکھا یا گیا ۔ اس کو است مورت اللی و نہوی میں دکھا یا گیا ۔

سے حضرت عادف مولانا فورالدین جامی قدرس مرؤ نے فرمایا : اس کی تاویل آیت اوراً بیت من ایت خذا المهده هواه سے فلام سب و دورائی میں ایت من ایت اورخواسش نفسانی کی صورت میں فلام سے کو اسٹ کو معبود بنایا ہوا ہے اورخواسش نفسانی کی صورت مرد سے کی ہے مجیرا سے کسی کامل یا کسی عمل سے اس کے ول سے دورکیا گیا ، تو اس نوا مجسس کا جلامان اگریا اس کا مُرده موجانا ہے ۔ اس کی تعبیر کے بعد اسس کی سجائی کی علامت یہ ہے کر اسٹی خص کی حق کی حضوری میں اضافہ ہو۔ (کذا فی رشخات علی اصفی بن کی بین ان انکاشنی)

ر اَفَاكُنْتَ تَكُوكُ كُياتم ہو عَلَيْسِي اسْتَعْن پرجس نے وائبِ نفسانی کومبود بنایا و کینیلاً ہُ نگران ہے تم شرک ومعامی سے بچا وُ اوروہ اسی حال برقایم ہو۔ لینی آب اس کام کے لیے نہیں بھیجے گئے کم انہیں معاصی وشرک سے بچاتے دہیں بکداً پ کوٹو و ب بی دلانے کے لیے بیجا گیا ہے۔ یہ استغمام انکاری ہے اور اس میں اَ پ کو رو کا نہیں گیا کر اَپ انہیں دعوتِ اسلام بھی بیش درکریں۔ بلکراً پ کو بنایا گیا کہ ان کے متعلق قضا وقدر میں ایسا ہو چکا ہے دیکن اُپ انجیں پرستوری کا ڈرمنا تے دہیں۔

ف ؛ لبض في كماكريراً يت أية السيف سيمنوخ ب .

سس آمُ تَنْحُسَبُ عَمُاصل بات بہے کہ کیاتھیں گمان ہے کہ اَنَّ اَحْتُ ہُرُ هُمُّرُ لِیَسْمَعُوْنَ ان کے سامنے ج ایاتِ قرائی ٹیعی جاتی ہیں ان کے اکثر صح طور پر شنتے ہیں اَوْ لِعَقِدُ لُونَ * یا قرآن مجید کے اندر کی لِصالح ومواعظ اور وہ الور جوانہیں ان قبائے سے روکنے والے ہیں جو محاسن کے ابباب ہیں کوصیح طور شجھتے ہیں اسی لیے اَب ان کے متعسل آ اہمّام فواتے اور ان کے ایمان کے لیے طبعے رکھتے ہیں ۔

ف ؛ اکٹر کی قیدائی ہے کہ ان سے لیمن نے قرآن مجید کوشیج میٹے پر کسٹا اورشیج میٹے پر سمجھا، لیکن کبر آور ابغا وت کے طور روگردان کی یا انہیں خطرہ تح المرم نبی اکرم صلی اللہ علیہ و المہرک تم پرائیان لائے ترہم سے جاہ وحثم بچیں جائے گا۔

مر حدوث ان کی یا انہیں خطرہ تح اللہ نے فرایا کہ بر کمان مت کرد کرتم انھیں کسنارہ ہو ، ہاں تم انھیں سناوہ میں میں میں تک کی باتیں سناوہ اور موت تربی اور منہیں گئے ہیں۔ ورنہ جواز ل سے محروم ہے اسے کتن ہی تی کی باتیں سناوہ اور دعوت تربیل کی کتن ہی دی کرو وہ نہیں گئے۔ اور برجوائی کی دعوت تبول کررہ ہے ہیں اور دستہران کو اور دعوت تربیل کی دعوت تبول کررہ ہے ہیں اور دستہران کو

معیع معنے میں سفتے سمجھتے ہیں یہ وہ ہیں جفول نے از ل میں سنا اور مجا اور قبول کیا ۔جو رُوگردانی اور غفلت کر ماہے اس کے نصیب میں از ل سے محرومی تھی ۔

ان سے تفتع باتے میں اور زولائل ومعروات کامشا بدہ کرے ان سے کانوں میں گوئے رہی ہیں اور توجہ منہیں دیتے اور نہی ان سے تفتع باتے میں اور نہ دلائل ومعروات کامشا بدہ کرے ان میں تدبر کرتے میں الکا کا لاکھ تھے ام مگر مبانوروں ک طرح ہیں لینی جیسے جانور خفلت میں ہیں اور کچے نہیں مجتے۔ یہ بھی ایسے ہی ہیں۔

ف : تاويلات تجييس مي كريكان يين اور تطوظ نفسانير لورك كرف كم بين ، جيس ما نورول كوكاف بين

وغيره کے لغر کام ہے۔

سر بہل کے اس نے اور وہ کونے کر لے جانے والے) کے سامنے سر جیکا آا در اپنے عس کی تمیز رکھا ہے ادروہ صرف ان جیزوں کا مثلاثی ہو آ ہو اس نے اور وہ صرف ان جیزوں کا مثلاثی ہو آ ہو اس نے اور وہ صرف ان جیزوں کا مثلاثی ہو آ ہو اس نے اور اس نے اور ہو جیزیں اس نے تعمان دیں ان سے دور بھا گا ہے اور ہو اپنے رب تعالی کے افروان اور اس کے احسان فراموش بلکد اس کے وشمن شیطان کے زبر فرمان جلتے ہیں اور تواب بوان کے لیے بہت بڑ بے افعی سے دور اور عذاب و سر اجوان کے لیے بہت بڑ بے کے اکتب بکا چور میں اور جانوروں کو حق کے اعتماد اور خرو تر کو اس کے اکتب بہت ہو کے اکتب بہت ہو اور میں ہوتا اور سے اور ان کی جہالت سے اور ان کی جہالت ہزاروں فتنوں کے دروازے کھولتی ہے بیک اور وں کو بھی تی ہے دو کہتی ہے اور ان کی جہالت کے دروازے کی ان کی تقصیر جمی جاتی ہے اور ان کی خرمت کی جاتی ہے دروں میں حرف شہوت اور ان کی غرمت کی جاتی ہے اور ان بہت تعمان کی غرمت کی جاتی ہے میں خور میں خور میں خور ان کے سرت کے ایک کونے کی میں میں ہوتا اور ان کی خرمت کی جاتی ہے اور ان بین حدرت ماصل ہے کیکن کونے اور خوا فوروں میں حرف شہوت ، اور انسان میں عقل اور شہوت کی خواب سے اور وہ میں موت شہوت ، اور انسان میں عقل اور شہوت کی خون سے بدتر کھرا کی قال :

بلهم اضل سبيلا - تجر: بلحره راست سبت زياده ومنعك والي ال

اسی لیے اپنے دونوں قدموں لینی عقل مغلوب اور شہوت نا لب سے درکِ اسفل کی طرف منتقل کیا جاتا ہے اور وہ ایسے نیلے درک میں بہنچا ہے جہاں جانوروں کا بہنچا بہت کم ہے اس لیے کہ انسان دوقدموں (عقل مغلوب اور شہوت نا لب) سے چپ کرگیا کا درحرف شہوت سے چلے گا۔ فلمذا اسے اصل سبیلاسے تعیر کیا گیا ۔ لیمنی جب کی عقل شہوت پرغالب ہوئی وہ بمزلد ملائکہ ہوگیا ، اس لیے کہ جیسے وُم اللّٰہ کی نا فرمانی نہیں کرتے بریمی اللّٰہ تعالیٰ خوالیٰ کی نا فرمانی سے پاک ہوگیا ۔ ادرجِ شخص اپنے معاملات پر تا بُولیت ہے وہ طائکہ سے افضل ہوجاتا ہے۔ جانچ اللّٰہ تعالیٰ نے فوالیٰ ادلیٰ اولیٰ کے حس می عدو البوید۔ ترجم: وہی تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔

الم بنائچ منفوی شرایت میں ہے و ب ورحدميث أمدكم بزوان مجبيب نلق عالم دا مسيد مون آ فريد يمه گروه را جمله عقل و علم و جوو أن فرشة است او ندا ندخب ز سجو د نيست المدرعنفرنش حرص و جوا نورمطلق زنده اذعشق حمندا یک گروه دیگیر از دانش تهی مجر حیوان از علعت در فرمبی ۰۰ او نبیند جو کر اصطبل و اعلف از شقاوت غافلست واز مشرف ایں سوم سست آدی ڈا و ولسشر از فرسشترنمی و نیمی زخسته نيم نوخود مانل مسفلي بو د نيم ديگر مال عساري يوو آن دونسم آسوده از بنگ و نواب وین کبشر ما د و مخالف در عذا ب واي لبشرتم زامتمان قسمت شدند أدمى شكلند و سهامت مشد ند يك گروه مستغرق مطلق شدست بچوعیسی با طاک کمی مشد آست نقشأدم كيك معنى حبب رئيل رمستداز خثم وهوا و قال و قبل قسم ديگر باخسسران ملی مشدند نختم محض وشهوت مطلق مت دند وصعت جرملی در الیثال بود رفعت منگ بود آن خانه و آن وضعت دست " نام گالانعام بخرد کل قوم * را زا مكرنسيت كوبيقظ أوم ارا حساب منعكس وارثد أوم روح حوانی ندار وغبیر نوم ما نبریک نسمی دگر اندر جهب او نيم حيوان نيم حي بارست د روز وشب درجنگ واندرکمش مکش کرده حالمیشس اخرش با اولش الرجم: ١- حديث فتريف مي بالدن في في معنوق مين طرح كي بيدا دران -١٠ اي تووه بع جوسراياعقل علم سوع ذبيع - وه فرشت من جومعده كرف كسوا كينس وانت-ال ك عنفري حرص وبواس نيس نورطاق بي عشق فداس زنده يس. ٧ - ودسرائروه بعجودانسس بالكل فارع بي جيب حيوان كرده كار كاكروت يي. ۵- المفین اصطبل اور گفاک کے سواکسی شیئے سے فرض نہیں نرانھیں شرفادت کا علم فرنز افت کا ؟ و. تيما كروه أدم زادول كليد جو فرشتون كى طرح بمي ادركوهول كى طرح بهي ے۔ گدھے کاطرح سینل کی طرف قائل ہیں اور الائکری طوح غلوک طرف بھی اُئل ہوں۔

يهد ودگروه حنگ اور ديرفرا بول سے اسو ده بي اور بيانان دو نحالف وجره سے دوزن سي ہے-مع الشالكا استحال كيوم سيم مولى - وه آدى كى شكل ي كياسكن واصل في تعم ب-ا كى محرود مطلق مستغرق بے سيلى عليدانسلام كى طرح ورشتوں سے جالمے -بطا برادى بن دريقيقت وه فريستة ين وه منصرا درشهوت اوقيل وقال سف عيل كافر باليك ين-دورا كرده دهب وكدمون سے حالے بن ان بي عمد والمرت معروب -ا ن میں ملکی صفت توتھی لیکن اب ان پینے ملک گئی کھیں کہ انکا اندرونی حال شک تھا اِسی لیے وہ دوسف نکل گیا۔ الله تعالى ند السيد مركون كوجا نؤون حبسياكها ب إسى الله كريرنسبت بيلاى كانيذي زياده ب -۵۱۔ کیوں کوروج حوانی نیندی ہے الیے دیگ ہمیٹ جس الطی کھتے ہیں -ا، ایک ارده اور بع جرمین جهادی بع وه حوان سی باکن الدتمالی طرف سعده رمری سے مرتارہ -ا معدوشب جنگ اورکش کش میں بی ان کے ہندی حالات کواول سے مادیا گیاہے۔ سبتی عاقل پر لازم ہے کم افعال حیوانیہ سے احتراز کرے اس لیے کہ وہ عوری وُمعنوی جاہ وجلال کے زوال کا سبب برا مكرے پُرچيا گياكر تمهارى دولت كے زوال كاسبب كون ساعل سوا ؟ انهوں نے كها صبح كى نينداورشام كوخوروو نوكس كامصروفيت. ف ، وصاحب روح البيان ف فراياكر) صبح كى نمازك بعد مين سود إن تناكر في كما كياكون سيم وصبح كى نيند نهين هوا ال اس كامطلب يه نعاكة ومطلقاً راحت فل مرم كونهين جيوازا اورجوانون كي طرح أرام طلبي من وقت بسركرتا ب تو و وغفلت خلاص نہیں یا ئے گا۔ . نتیجه ایکلا کرخلاص کا دارو مارترک راحت اور مخالفت نفس وطبیت کی راه پر چلنے میں ہے ۔

اَكُوْتُوْالُهُ مَ يِّكَ كَيُفُ مِنَ الظِلَّ وَلُوْشَاءَ لَجَعَلُهُ سَاكِنًا ۚ فُوَّ بَعَلْنَ الشَّمْسَ عَلَيْرِ وَلِيُلَا ۚ فَا فَعَلَى الْمُعَلَى الْكَالِيَ اللَّهَا مَلَى الْكَالِيَ الْكَالِي الْكَالِيَ الْكَالِيَ الْكَالِي الْكَالِي الْكَالِي الْكَالِي الْكَالِي الْكَالِي الْكَالِي الْكَالِي الْكَالِي الْكَالَّ الْكَالَّةُ مَيْنَا وَلِيُوْمِ وَكُلُ الْكِيلِي يَدِي مَ حَمَيةً وَ اَ وَلَا مِن السَّمَاءَ مَا السَّمَاءَ اللَّهَ اللَّهُ اللَّيْ اللَّهُ اللَّيْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّيْ اللَّهُ الْعَلَى ا

توجمعا ،ا سے مجبوب رصلی اللہ علیہ واکہ وسلم) کیاتھ نے اپنے رب کو نہیں دیکھا کہ اس نے سایہ کو کیسے بھیلا یا ۔ اور اگر وہ مجاب اتو وہ اسے تھرا ہوا کر دیتا بھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنایا مچر ہم نے اسے کا ہمستہ استہ استہ اپنی طوف سمیٹ لیا اور وہ ہے جس نے رات کو تمہا رسے لیے ردہ اور نمین کو کا رام اور ون کو استہ کا وقت بنا یا اور وہ ہے جس نے رائوں رحمت کے اسے مٹر وہ سناتی ہوئی اور ہم نے اسمان سے یاک کرنے والا پانی نازل کیا تاکہ اکس کے ذریعے کی ویران شہر کو آبا دکریں اور اسے لینے پراکردہ ہمت سے جافور وں اور اور ومیوں کو بلائیں اور ہم نے اسے ان کے درمیان با نشہ دیا تا کہ وہ غور کریں تو ہمت سے جافور وں اور اور میوں کو بلائیں اور ہم ہا ہت تو ہمر لیتی میں ڈرسنا نے والا بھیج و سے سوکافروں بہت سے لوگوں نے نما ناگر نا سے ان کے ساتھ بہت برطا جہا دکرا ور دہی ہے جس نے دو دریا ہوں کو ملا یا ان کی بات نہ مان اور قرائ سے ان کے ساتھ بہت برطا جہا دکرا ور دہی ہے جس نے دو دریا ہوں کو ملا یا ان میں یہ بیٹ اور ہی ہے جس نے یا تی سے بشر بنا یا بھر اس کے رشتے اور سسمرال مقرد کر دی نے اور تھا را رسب میں اور جس نے یا تی سے بشر بنا یا بھر اس کے رشتے اور سسمرال مقرد کر دی نے اور تھا را رسب

قادرہ اور اللہ تعالیٰ کے سواا ہے بتوں کو پُوجتے ہیں جو ندائیں نفع دے سکیں اور ندفقعان بہنیا سکیں اور کافر
ا ہنے رب کے بالمقابل شیعطان کا اور اور ہم نے تمہیں شہیں بھیجا مگرخوشخبری اور ڈورسنا لے والا، فرطئے
میں اسس پرنم سے کوئی اُنجرت نہیں مانگنا مگرچوچاہے اپنے رب کی طرف راہ بنا لے اور توکل کرواکس زندہ پر
جو نہیں مرب گا ادر اس کی حمد کے ساتھ اس کی سبیح سے کھے اور وہی کافی ہے اپنے بندوں سے گنا ہوں پر خبر دار ،
حس نے اُسمان اور زمین جو کھی ان کے در سان ہے چھ و نوام بینائے بھر اپنی شان کے لائن عرکش پر استوافر طایا ،
و اُدر جان ہے اس کے متعلق کسی باخر سے پُوچھے ، اور حب انہیں کہا جائے کہ رحمٰن کو سجدہ کر و تو وہ کہتے ہیں دھن

ا گوز تر الی م تیک برطاب رسول الله صلی الله علیه وسلم کو ہے اور مخرو تقریر کا ہے۔ اور رو میت میں میں میں میں م معموم کی میں میں میں میں کا میں کا حقیق دیکھنا مراو ہے۔ اس لیے دیکھی ہوئی نے کے لیے عزودی ہے کہ تکو کا اس سے تعلق ہو۔ اب معنیٰ یہ ہُواکہ اس محبوب محرصطنی صلی اللہ علیہ وسلم اکیا آپ نے اپنے رب نعالی کی عجیب وعزیب مصنوعات کونہیں دیکھا کیکفت منصوب ہے اس کا ناصب مکت القِطل ہے۔

حل لغات ؛ المد بحض الحجز ، لين المدة به ب- لين وه تدن و متروقت كي بو اور ظل (ساير) براس دوشن جيز سه حاصل بونا ب جس كي دوسشني ذاتي بوجيه سورج يا عرضي جيد چاند-

خلاصہ یہ کہ پیٹے سورج سا یہ کو تقور الخور الکرکے زائل کرتا ہے ذوال کہ میں صورت دمہی ہے ذوال کے بعد سابہ سورج کی روشنی کو کا فنا سروع کر دیا ہے بھال کہ مرسورج کی روشنی ختم ہوجاتی ہے اور پسلسلہ سورج کے زوال سے میڑوع ہو کر عزوب کہ با من کر جا ہے بعنی وہ فلل جو سورج کی روشنی کا ناسخ ہوتا ہے اسے فی سے تعبیر کیا جاتا ہے اس لیے کہ الفنی مجمعے المدجوع اور اس لیے بھی کو مشرق سے مغرب کی طرف رجرع کرتا ہے بعنی زوال سے مؤوب کو بہنچا ہے اور الفلل کا تعلق عرف زوال کی رہتا ہے ۔ اب معنی یہ ہواکہ اللہ تعالی نے کیے سا یہ کو بیدا فسنہ والی بیاڑوں اور ورخوں سے جب سورج طلوع کر کے اسے کو بڑھتا ہے۔ اس سے اللہ تعالی نے اپنی کمال قدرت کی بیاڑوں اور ورخوں سے جب سورج طلوع کر کے اسے کو بڑھتا ہے۔ اس سے اللہ تعالی نے اپنی کمال قدرت کی بیان فرما یا ہے اور تبایا ہے کہ مجلم امور حادثہ بیں اس کی حکمت کو بالذات نسبت ہے اسے ورمیان ہی کمی سبب کی جی بنیں ہرشے میں بانذات و ہی خود مؤٹر ہے البتہ اسباب وعلل اس کی قدرت کی دلیلیں ہیں۔

وكؤسناك اورتيرارب تعالى اس يركوساك كراعياب لجعك ساكيت تراسي ساك باستاس يراسان شے انبینے طول وامتذا دمیں ٹابت اور تقیم ہو۔ ایسکن بلد کندایر اس وقت بوسلتے میں حب کوٹی کسی شہر میں سسکن اور مقیم ہر۔ وومعطوفوں کے درمیان پیملرمعترضہ ہے اور تنبیہ ہے کماللّٰہ تعالیٰ ہی اپنی مشتبت و حکمت سے اشیا ہیں تا شہر بيداكرًا باسباب عاديكو درميان بين دخل نبين فُحرَّ جَعَلْنَا الشَّهْسَ عَكَيْنِ وَلِيسُلاً كُاس كاعطف متَ يُرسب یعنی یمی اس کے عکم میں ہے اور دلیلا بجائے دالا اس لیے کماس سے ضوائمس مراد ہے ۔ اب معنیٰ یہ ہوا كرمم فسورة كواكي ايسى علامت بنايا ب جواكس كے تغير الوال سے سايركا بينا جلتا ہے اس بيركسى خارجى سبب کی بخی خرورت نئیں اور نہ بی کسی غیر کی تا نیر کی خرورت ہے جبیا کہ جملہ معرضہ سے معلوم ہوتا ہے۔ ف اصیعند غائب کے بعد صیغہ جم مسئلم لانے میں اشارہ سبے کرواقعی ان امور میں خارجی ناپیر کو کسی قسم کا تعلق نہیں اور بيه راتنا برط اكام إبك وات سے سرانجام مور باسب تربیر اس كاظیم قدرت كى دليل ب - اس معنے برطيع معظمت و حكمت برولات كرف كے ليے لاياكيا ہے اور يرى راز ب لفظ تحري لا نے كا ، ورزيمان تاخير زمانى تونميس بوسكى -ندر تیک درا کے اس کا عطف بھی مکت کرہے اور برمی اس کے حکم میں واخل ہے اور بد نظر کر ان تراخی کے لئے۔ محمد تعریب مین م ف است ذائل کیا بعدائس سے کرم نے است دراز کرمے بیداکیا میراست م فرایا بیمون ماری قدرت اور مشیت سے ہوا ہے جبکر سورج اپنی شعاعوں کومعمول کےمطابق تعبیل تا ہے۔ السس میں کسی خارجی تا تیر کو کو کی وخل نہیں ۔ یہاں پراسے قبص سے اشارہ ہے کر گویا وہ ایک بکھری بڑونی سے کی طرح ہے جے سمیٹ بیا گیا ایسے بی انسس کی پیدالیش کو احداث سے تعبیر فرمایا ہے رہی اس کے بھونے کی طرف اشارہ کرنامطلوب تھا ور نہ وونوں میں اصلی مقصد تخلیق ہے ۔ الکیانا الس میں تعری ہے کہ جمل امر کا مرجع ذات باری تعالیٰ ہے جیسے برسٹے کا حدوث اسی عِرْضًا جائے گا ساید گھٹنا جائے گا ، اس بے مرسورج سایہ کے گھٹنے اور بڑھنے کی دلبل ہے۔ لعنی سورج جب بند ہوگا تومغرب کی جانب سے سا برگھٹ جائے گا اور پر کمینیت کا مستد کا مستد ہوتی ہے۔ اور اگر کیبار کی سایہ کو سمیٹ لیا جاتا توسا پراوردھوپ سے ہومنا فع مطلوب میں وہ سب کے سب برکیار ہوجائے اسی لیے س یر کو بتر ریج سمیٹاگیا تاکدانسان ساید اوردهوب سے منافع عاصل کرسکے دکذا قال مولانا ابوالسعود فی تفسیرہ) اور دوسرے مفسلون نے فروایاکہ صدّ مجعن بسط ہے۔ اب معنی یہ مجواکہ الله تعالی نے طلوع فجو وطلوع شمس کے درمیان یہ کو لبيط فرايا -اس ليحكداس وقت دُعوب نهيس جوتي اور روشي تو ہوتي سيد كيكن سابرتم م رُوسے زيين پر محيلا ہوتا ہے سمٹنا اکس وقت نٹروع ہوتا ہے حبب سورج طلوع ہوتا ہے ۔اور نہی وقت نہا بیت خوٹ گوا رہوتا ہے اس بلیے كه اندهيراطبيت ميں گھرا مث يداكرنا ب اور آنكموں كوتھى كوئى شے اچى طرح نظر نہيں آتى ۔اسى طرح جب سُورت طلوع ہونا ہے توروشیٰ آسمانی خلا پر ماکل ہوجاتی ہے اورسورج کی تیزروشیٰ آکھوں کی بینیائی کے سلیے مُصرَّسۃ لیکن طلوع فجراؤ طلوعِ سُسُمس کے دیمیانی وقت ہیں ان دونوں ہیں کوئی منہیں ،اسی سلیے اللّٰہ تعالیٰ نے بہشت کوا لیے سایہ سے موصوف فرمایا کما قال ؛

ترجر: اورسایه دراز -

وظل ممدود ـ

اس ملے بعض بزرگوں نے اس وقت کوہشت کی گھڑ ہیں سے شبید ی ہے حرف فرق آننا ہے کہ بہشت کی سا عاست منور ترین ہوتی ہیں ۔

خلاصريك ظل صنوعا لص وظلمت خالصه كى درميا في شف كوكها جاما ب

ولوشاء لجعلد ساكمناً اكرائلة تعالى جابت تواسعة بشيدساكن بنامًا كواس يكسى عكرس وموب فريل في واسى كا نام ہے ساید کا استقرار۔ لینی سُورج اس پر دھوپ ڈال کر زائل ذکرتا ۔ مثلًا نہ سورج منقبض ہو یا پر منسبط با بی طور كردواكي عبريظم إرساء اس كوسكون لعي عدم الاستقرار كهاجاتاب - شم جعلنا الشمس عليه دييلا محريم ف سورج كوساير كى علامت بنايا اس يلي كر اكرسورج نه توتا توسايرسى نه بهونا اس يلي كديداً بيس ميں لازم و ملزوم بيس جيسے نو رنر مو تو ظلمت نهيں - ايسے ہي تمام اضدا و *کو سمجيئے ر*يم معنی لين تعميم انظل کامفهوم زيادہ موز و ل اسپ نيکن پير معنى حفرت مولانا ابوالسعودكوناكب ندمين، اس كيك كرجمعتى بم في بيان كيا ب وه الرحير ورحقيقت افق سرقي كا س بہ ہے ۔ نیکن وہ غیرمعہود ہے ۔ کیونکہ متعا رف میں ہے کہ سایر ایک فنصوص حالت کا نام ہے حب کا عوام مشا مرہ کرتے ہیں وہ ایک الیسی جگر بڑتا ہے جواس کے اورسورج کے در میان ایک جبم کتیف کا ہونا ضوری سے لیے عین المعانی میں مکھاہے کم مدالطل اسی زمانہ عین المعانی میں تھاہے تم مدا تھل اسی زیاد ہمارے نبی کریم صلی اللّم علیہ و لم کی نشانِ اقد مس فرت کی طرف اشارہ ہے جس زمانہ میں کرٹی نبی علیہ الت لام نہیں نھااس دُورمیں توگ سخت متحیر سختے کم اچا مجک مرو رِعالم نورمجبم صلی اللّٰہ علیہ وکستم عبلوہ گر ہوئے ا الروه ساید (الین دور فترت) وانمی رساتو ملوق ممینید اندهیرسد مین برای رستی ک محرز ورسيدحال باركشتى دمنمون ازشب تاریک غفلت کس نبرد ده بروں (توجمه : اگریجا لِمحبوب کاسودج طلوع مذہوتا تو اس شیب تادیک سے *کسی کوهبی دمبری نعیب* نبرتی)

له اسى دجرت بهارسد نبى اكرم صلى الله عليه والهوسلم كاسابر نهيس تفاكم أب كاجم اطركشف نهيس ، بلكر عليف ترين تعا- اولسي غفرارا صاحب کشف الاسرار نے کھا کہ یہ آبت ایک میجردہ ہے مسلط صلی الله علیہ وسلم کی برکت سے نلا ہر ہوا۔ بسید ابل فقی ترک میں قرب و کرا مت کی علامت ہے و مرد وعالم صلی الله علیہ وسلم کو برکت سے نلا ہر ہوا۔ کو بیان فی ک مہم قرب و کرا مت کی علامت ہے و مرد خضر صلی الله علیہ وسلم کو نصیب ہوئی ۔ معجزہ کا بیان فی ک ہے کہ مضور مرد و رعالم صلی الله علیہ وسلم اثنا نے سفر میں قبلولہ کے ادا دے سے ایک ورخت کے نیج ادام فوا ہوئے کی دخت کا میں میں اللہ علیہ وک ایک کی تعداد تھی۔ اللہ تعالی کے ترا میں اللہ علیہ وک ایک کی تعداد تھی۔ اللہ تعالی میں اللہ علیہ وک ایک کی قرابت وکرات کو کہ کو کھی نل ہر فرما دیا۔ کما تا ک

العرتوالي من يك كيف من الظل - ترج بهالي رك نس ديجاك كيا عاد رادكيا .

موسی علیرال الم نے حب عرض کی: اس فی ، تو انہیں جواب ملا: ان توانی - لیکن بیب ں مکت اور میرے بیٹے اور میرے دیکھتے دیکھتے دیکھتے اور میرے دیکھتے دیکھ

وقست میان کاکه یارکش در بر با کاکه دوتهشم انتظارکش بر در

(ترجمس : ان دونوں کے درمیان بڑا فرق ہے ایک کا مجوب لینل میں ہے اور دوسرا دروازے برمجوب کے انتظار میں ہے)

مٹنوی مراعیت میں ہے : سے

مرغ بربالا بران و سیاه اش می دود برخاک و پران درغ وکش ابلی صیت و آن سیایه شو د می دود حین د آنکمه بے مایر شو د

س بے خرکان عکس آن مرغ ہزا سست

بے ٹورکہ اصل آن سسایہ کجا ست

م تیراندازد بسوے سیبر او ترکشش خالی شود از حبت و جو

ترکش درکش تهی شد عسسه دفت از دویدن در شکار مسایر تفت ساير بزدان يوباشد دابر المشس واريا ندازخيال ومسايهامش ساية يزوان بود ببنده فدا مردهٔ این عالم و زنره حشدا دامن او گیرزو تر بے گان تا رہی در دامن استنسرزمان "كيعت من الظل" نعشّ أوليا سست کا و دلیل نور خور تشید خدا ست اندر ایں وادی مروسے این ولیل "لااحب الأفلين" كرين خليل رو ز نسیاه آفایه را باب H دامن تشرشس تررزي بتأسب (توجهه ؛ ١- يرنده اورارته المرائل الكاسايه زين يرك الرناب جيس مرخ اور إلاكه د ٧٠ بير وفد عده واس ساير كاشكارى سى يسرواس كے بيرو دورا اے -س- استخرنبي كرية توامل بواير السفواك يرند عاك سابر بع اس سع وه ب خرسه كاسكامل كها ، ہ۔ اس کے سابری واف تیر میں نکائے میتے سے اس کا کرٹش فال ہوجاتی ہے۔ ۵. اسکی عرف ترکش خالی ہوگئی اور عرضم ہوٹسکار کے سایہ کے بیچے دور نے ہیں -٧٠ الى سايرودل الراكل يروش كننه موجائ تدميروه خيال وسيس نجات يالي كا . ٤ بندة فلاسا يريزوان ب - يرجان مروم اوريده مرف الله تعالى ب -٨. اس كاداس جلدى كيشر يولقينا فوزندگى بيراسكے دامن ركبر فيات يا سيكا . و - كيف مرالفانفتش اوليا بي إسك كدوه فرمدا كي آفاب كي وال بي . ا۔ اس وادی میں رمبرے بغیر بناطیل علیات ام کی طرح کہد۔ اا بر سر بر كوهيدور الموسون كوتلات كرات مسمس ترميزي كادامن عال كر.

الله ولى الذي أمنو ايخوجهم من الظلَّت الى النور (الأية)

افتد مومنوں کا ولی ہے وہ انسین ظلمات سے ندر کی طرف تھا ت ہے۔

اور وه كابل ولى يصيح حفرة واحديد كاتحق نصيب سب اورسلطان عادل كوظل الله كهاجا تا سب بعنى حقيقت الهيرجام حكافل-انسان كابل جي سلطان اعظم كها جليخ اكارازي سب وبي الجامعية والاحاط كامظهرسب . ·

تعسیر عالمان و کھوالکن ی بحقل نگو الکیل لیاسا ادرالله تعالی و م ب سے تمارے یے ات تعمیری المان کو این اندمیری المان کو ایس کی طرح بنایا جید بالس انسان کوچیا بینا ہے اید ہی دات انسان کو اپنی اندمیری

بی این اندرجیالیتی ہے دات کی ارجری کر ابانس سےمٹا بہت مرف چیانے کی وجرے ہے۔

ص لغات ؛ الليس كيف سترالشَّئُ (كسى شے كوچيانا) اور اللياس اسٹے كا نام ہے جوانسان كے قيم حقے كوچيا كا اور عورت ومرد كوايك دومرے كاب س كما كيا - كما قال :

هن باس مكم وانم لباس لهن (وُه تمارا بالسريس اورتم ان كا)

وہ مجی اس لیے کہ ایک ووسرے کو بڑائی سے بچانے سے روکتے ہی اور تقری کو لباس کما گیا۔ کما قال ،

ولياس التقوى - ترجر: اورتقوى كالباس -

المس من جي تمثيل وتشبير ب

سوال، جبرات کوانسان کا اباس کهاگیا تر پیرات کونما زیر طفی میں مباکس کی خرورت نه ہو ، حالا که بر غلط ہے۔ جواب : نماز کے حتوق کی اوائیگی کے لیے ظلمۃ اللّیل کافی نہیں بکراس کے لیے علی و اباس خروری ہے اندھیرے میں نماز پڑھی جائے یا اُجالے میں -

وَالنَّوْمَ سُبَاتًا اور نيندكو آرام بنايا - النّوم چرف والے بخارك رطوبات سے دماغ كے اعصاب كا وصيلا بونا - السبت بحث قطع العسل - يوم سبتهم ليني يوم قطعهم للعسل - مِندَّك ون كوجي اس اليه اس نام سے موسوم كيا كياكم اسى ون ان كاكام منقطع بوجاتا ہے يا اس ليے كر مختر بحركے ايّام اسى پرختم بوسے - چانچدمروى سے كرامقرتماني ف أسانون اورزيينون كي خليق كا الفائر اتوارك ون شروع فرما كرجير دنون مين محل كرديا ، اورسفة كا دن خالى ره كيا د كذا في المفردات)

اب معنی یہ بُرواکر عوا رات کے وقت جونیند کی جاتی ہے اکس میں تمام کا روبار منقطع ہوجائے ہیں۔ یعنی وہ ہو کا روبار جو اکر عوائی ہے ایک قدم کی کا روبار جو حالت بیں دیا ہے ایک قدم کی موت ہے اس لیے اس سات سے میرکیا گیا ، سبات بھے منقطع ہونا ، اور موت بھی ہرقسم کے تعلقات منقطع کردیتی بھوٹ ہونا ، اور موت بھی ہرقسم کے تعلقات منقطع کردیتی بوت ہونا ، اور جونکہ انقطاع جویات میں ان دونوں کو آلیس میں مشاہدت ہے اس لیے اسے سباحت سے تعبر کیا گیا۔ اسی معنے پر اللہ تعالی نے فرمایا :

وهوا كنى يتوفاكم باليل- ترجم اوروه الشرج تمسين رات مين نوت كراسي -

اس سے ثابت جواکر نینداورموت ایک شئے ہے ، فرق صرف آنا ہے کہ موت میں روح کی روشی جبم کے ظاہر و باطن سے بالکی خارج باطن سے بالکی خارج باطن سے بالکی خارج بوجاتی ہے اور نوم (نبیند) میں انقطاع ناقص ہوتا ہے ۔ یعنی نبیند میں روح کی روسٹنی بظا ہر تو منتطع ہوجاتی ہوجاتی ہے اسی اعتبار سے میت کو مبوت کھا گیا کہ اس سے حیات کا انقطاع ہوجاتی ہوجاتی ہوجاتی ہوجاتی ہوجاتی ہوجاتی ہوجاتی ہوجاتی ہے ہوجاتی ہوجاتی ہوجاتی ہوجاتی ہوجاتی ہوجاتی ہوتا ہے ۔ وہ مرفض جب بربہیوش طاری ہواسے میں سے ب

مشل البطون والمفلوج والمسبوت ، رصِيم طون وسيل كبارى بين البراء رمنوج وي فالح كاحمد براورسبوت من بين الم مستعلم : اليه المراموات كوديرسه وفنايا جاسة يهان كركم ان يرايك ون اور ايك رات كزرجاسة "اكر ان كيموت كالقين برجاسة -

وَّجَعَلَ النَّفَاسَ نُشُوُّدًا ٥ اور بنا يادن كواليها وقت كر السومي روشني منتشر بهو-

مستعكمہ: النهاس تشرلعیت پاک میں ما بین طلوع الفجرانی غروب الشمس کو کہا جاتا ہے۔ عمد ماً اس کا اطسلاق طلوع الشمس الی غروب الشمس پر ہمرتا ہے۔

النشود يا الانتشادس ہے بھنے خونشود - لینی بنایا دن کوصاحب نشور با برمعنی کر ہوگ اس بیں منتشر ہوئے ہوں اس بیں منتشر ہوئے ہیں طلب ِ رزق ومعاش کے لیے ۔ کما قال :

کتسکنوا فیب و لتبعتغوا من فضل ۱ تا کرنم اس می سکون کرب کواور الله تعالیٰ کا فضل تلاش کرسکو۔ با نستور ، نشوالمبیت سے سے بیراس وقت بولتے ہیں حب مرکزہ زندہ ہوکر لوٹے اور نبھا دکواسی نیزرسے اینے کی جاگ مقروفرہا با در نبیند موٹی کے قیا مت میں اُسٹینے کی طرح سبے پہاں مناف محذوف ہے اورمضاف الدیجو مضاف سے قائم مقام کو الکیا گیا سبے ۔ اس میں مبالغ مقصود سبے ۔ خلاصریہ کہ نوم ویقفہ میں موت ونشور کی طرف اشارہ ہے۔ اسی کے حضرت لقان علیہ اسلام نے فرمایا "بٹیا ا جیسے نیند کے بعد جاگ اُسطے ہوا کیے مرد مے بحرقیا مت بد اُسطو کے "۔ شنوی سترنعیف میں ہے ، سے

ذم ما چوں مشداخ الموت لمے فلاں زیں برادر کال برادر را بدا ں زمرت کر ہر سموس مدر رہ نہ مہر سر

(ترجیس ؛ ہما ری نیندموٹ کی مہن سمجئے ، یہ دونوں اکیس میں مہی مجانی میں) مستملمہ ؛ ایت سے بقدرِ خرورت نیند کی اجازت دی گئی ہے۔ حزورت سے بدن کی مستی مراد ہے ، اور

مجا مارات سے بدن تھک جا یا ہے ، دراصل نیندسے ظاہری والسس بند ہوجائے ہیں اور قلب سے کو اکسس کھل جائے ہیں۔

ونیا کا مسافر اوروہ اسی جم کی اصلاح اور اس کے منافع کی تحصیل اور اسس کے نقصا نات کو وفع کرنے کے لیے
ونیا کی اسی خراسی میں مقید ہے جب کی افسان جا گا دہتا ہے وہ رُوح مقیدر سی ہے ۔ جب انسان نیند کرتا ہے
تدرُوح اپنے اصلی مکان اورمعدن واتی کی طوف جا کر ارواح ومونت معانی کو دیکو کر راحت یاتی ہے اورا ن غیوب کو
دکھتی ہے جوعالم مکوت میں معانی موجود ہیں وہ عالم شہادت میں صورِ مثالیہ میں دکھتی ہے ۔ تبییر رؤیا میں مجھی مہی
درکوج جب کوتی جا ہم مکوت میں معانی موجود ہیں وہ عالم شہادت میں صورِ مثالیہ مٹی ، ہوا ، کا در کی گھل جائے ہیں اس طرح
درکوت ہے جو مالم مکوت میں معانی موجود ہیں وہ عالم شہادت میں صورِ مثالیہ مٹی ، ہوا ، کا در کی فی سی سی میں میں اس طرح
درکوت ہے جب کوتی جا ہم میں جانی ہو جاتا ہے ۔ بھر جو نکد اکس وقت جابات ہے جاتے ہیں ، ہنا ہریں وہ اپنے
درک کا تکورے عالم ملکوت کا مشاہرہ کرتا ہے اسی لیے اسے رب نعالی کے دصال کا اشتیاتی ہیں۔ ابوجاتا ہے ۔
بھرخوش قسمی سے بار ہا خواب میں ویدار اللی سے مشرون ہوتا ہے ۔

ث ہ شجاع رجمہ اللہ تعالیٰ نے تعیں سال سلسل نیند نہ کی ایک دات ان کی اچا کک آ کھ دلگ گئی تواخوں حکا بیٹ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا اس کے بعد جہاں جیٹے ہوتے سوجا نے ۔ آپ سے وجہ پُڑ چی گئی تواکس کا جواب دیا : سے

سأيت سرورت لبى فى مث مى فاحببت التنعن والست اما

لى الزجمى : مجے خاب ميں مجوب كى زيارت بۇرتى اسى كيے نينداور اُونگھ مجھے كياند سے)

ك بمارس امام المعلم رضى الله عنه كومم سوبارخواب مين الله تعالى كى زيارت بهوتى - اوليس عفرار

سی ایل نهایت اولیائی اولیائی کاملین کا حال ہے کہ ان کھلی بھیرت ہوقت بیدا در ہتی ہے اسی لیے

مشو بمرگ زاماد ابل دل نومب د

مشو بمرگ زاماد ابل دل نومب د

کرخواب مردم آگاہ عین بیدارلیست

(ترجعب اولیا اللہ کے وصال (موت) سے ان کی اماد و سے (وال بیون) کی طرح نا ابید نر ہو

اس لیے کہ ان بزرگوں کی نیند بھی بیداری ہے (اسی طرح ان کی موت بھی جیات ہے)

اور ہم جیسوں کا حال یہ ہے و سه

مراک نگر بیالیں نهد ہوست مند

کرخوالی بھی نهد ہوست مند

ریز حیس ، جیس کوئی دانشمند مربر یا نے مربم رکھتا ہے نو قروغلس سے نیندا سے مقد کرلتہ ہے)

(توجهس : عب كوئى دانشمند سربان پر مرد كانت نو قهر وغلبرست ننيدا سے مقيد كرلتي ہے) هند : حضرت دوالنون مصري رحمه الله نے فرما باكه عبادت كى نين علامتيں ہيں : دا) دات كوسوجا ناكر سيدار بوكر طاعتِ اللي كجالائے كا -

(٢) صلوة كے ليے خلوة -

رم) ون سے کا ہت کرنا کر دیاء کا ث سُر ہے۔

یا درسے کر نمازے غفلت ادر اسس کے امور کی ادائیگی میں عجلت کرنا فتنہ کا خطرہ ہے۔

ف ؛ بعض بزرگوں نے فرمایا کر رات کی گھڑیا لعب لوگوں کے بلے سکون کا اور نعب لوگوں کے لیے بے قرار رہت کا موجب بنایا مثلاً الن غفلت رات کوسکون سے سوتے ہیں تواہل و ل بیداً در ہت ہیں۔ اگروہ روح وصال میں ہوتے ہیں توان پر نبینہ غلبہ منہیں کرتے ہوجہ ہوتے ہیں تو بھی ٹیند نہیں کرتے ہوجہ ہوتے ہیں تو بھی ٹیند نہیں کرتے ہوجہ بریث نی کے مطاحد یہ مواری کو تا کا خاصہ ہے یا ہوجہ کا ل مردر کے یا ہوجہ بجوم غرم کے ۔

ف ؛ بداری پراپنے باطن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سگا دے اور اپنے فکر کو امورِ اللّٰی میں معروف رکھے ورزاس پر ما مولی کے نکرات گھرلیں گے اس لیے لازم ہے زبان کو ذکرِ اللّٰی میں شفول رکھے۔ سیتے عاشق اللّٰی کی مثال الس نستے بیجے کی ہے جے کسی شے سے بیار ہوکہ وہ مبا گتے ہی اس کو یا دکرتا ہے۔ اس طرح برانسان کی کیفیت منے ک

له اسى ليه حفرت فوث الاعظم رصى الله عنه كانبندكرف سه وصوفهي لولنا تمالسى طرح لعبض ويمرعا رفين كم متعلق منتول سهد - اوليي غفر لله واليواقيت والجواهر)

بدأ عفى ك محرص في ساس ونياس باربركاس يرمن كربدا في كا

سسبتی: انسان پرلازم سے کر میداری کے بعد فروکر ہے کہ وہ کس فکر میں ہے تاکہ اسے مبرت حاصل ہو کہ مرنے سکے بعد قرسے أُسْطِية وتت و مي نصيب برگا جواس كاشغل د نبا ميں بوگا .

خلاصريبكه اس كاشغل ذات حق ب يا غيرالله ، اب خودسوج ك كركش غل سے مبت كرنا ب إ

" بب انسان نیند کرنا ہے تو تشیطان اس کے مرمین تین گرمیں ڈالیا ہے بھر اگر اٹھ کر شن مشرکفیٹ بری الریں میں ایر ال رتھیں جمرالہی کرتا ہے توانس کی ایک گرہ ٹوٹ جاتی ہے، حب وضوکر تا ہے 'نو دوسری حب نمازیر هنا سب تو تیسری گره بهی ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کے بعد نوسش وخرم اور ہشاش بشائس بوكروتت أزارتا بيا"

مدیث کے اعربیں ہے :

ُ اگروہ نیندمیں ایساغرق ہرماتا ہے کہ اس کی نما زہمی میلی حیاتی ہے توشیطان اس کے کان بیں بیشاب کردتا ہے "

الله تعالی نفس اور مشیطان کے شرسے بچا ئے ۔ (ا کین)

١١١٠ وهُو النَّذِي أوروه الله تعالى أسْسَلَ الرِّيعة جرب مراؤن كو كهول مشف الاسرار مرام مالم بین ہے کریماں پر اسال بھنے کونا ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے:

اسهات الطيروادسلت الكلب المعسلور

(میں نے برندہ اور شکاری کیا کھو ل دیا)

المغروات مي ب كركمي الاسال بحن التسخير آب - جني اسال الويح - اور الربيح مشهور ب اوروه متح ک ب اور رحمت کے وقت الموبیاح بولاجا تا ہے -لین جمع کے مینرے اس لیے کر وہ ہوا جنوب ، شال صبا کی جامع ہوتی ہے اور عذاب میں ساج استعال ہوتا ہے ، اس لیے کروہ صوف ایک ہے امیسنی الله بورليني عقيم، جكى تسمكا فائده نهير بينياتي -

حديث منزلفت من وارد ك،

اللهم اجعلهالناس ياحاوكا تجعلهاس يحا

(اے اللہ إ جارے ليے ہوا دیاج بنا دی فربنا)

لبنسر ا برالرياح سے مال ہے مفف كركے لفيمتين لبنود اور بشير كى جمع ہے جمعے مبشر ، اس كئے كر الیں ہوائیں بارنش کی خوشخری سُناتی ہیں ایکی ایک کی می حکیدہ اللہ است سیط اسے استعارة دعمت

کهاگیاہ وہ اس مینے پر کر پہلے ہوا جلی ہے مجر یا ول استے ہیں اس کے بعد با رمش ہوتی ہے۔ لین بارش سے پہلے عوا ہوا ہیں جا ور استے ہیں اس کے بعد با رمش ہوتی ہے۔ لین باس سے ہی پہلے عوا ہوا ہیں جو آ فر کُٹ اورم نے اپنی عظمت سے نازل کیا جسند نیب سے جمع مسلم کی طوف التعات کیا گیا ہے۔ از ال الرحمة کے مہم یا نشان ہونے کی وجرسے اور نز ول رحمت ارسال الریاح کا تیجہ ہے میں المستمار و اسمان مین اوپر کی جہت سے داس کی بار ہا تحقیق گزری ہے۔ مماع ملے ہو و آ بانی ہو خود بات ور مروں کو پاک کرنے والا بینی و م یا نی جن ور میں سے حدث و نباست دور کی جائے۔ افظ طعود جیسے صفت واقع ہو تا ہے۔ جیسے است مزا میں ہے۔ ایسے ہی اسم مجمی واقع ہوتا ہے۔ جیسے :

التواب طهورا لمؤمن - ا

(مٹی مومن کر پاک کرنے والی ہے) ادر کھی مجعفہ طہارت بھی آیا ہے ، جیسے ا

تطہوت طهود احسنا - (لینی میں سف ایچے طراق سے وضو کیا) اس سے سے حضور علید السلام کا ارشاد گرامی :

الصلُّورة الآبالطهور - (لين طهارت ك بغيرنما زمائز نهين)

ف : اصل نفظ طهود سه كرير بانى كى اصل خلقت براستها لى بوتا ہے - شلاً : ما : السطر، ما والبحر، ما والعيق، موادة، ما والعرب من طهوركا استعال بركا و مشلاً عن وبة ، ملوحة، حوادة، وبودة وغير - (فتح الرحن)

مستعلمہ: اگر بانی میں نفیر آجائے مثلاً ایک مرت کک کھڑا رہنا یا کسی الیبی پاک چزی اسٹی میں طاوط ہو کہ حس سے بخیانا ممکن ہو، جسیے مثنی، ، ورخت کے بیتے وغیرہ ۔ تو وہ بانی پاک رہے گا اور دوسروں کو بجی پاک کرسے گا - نینی اس سے دفیح اصداف اورا ذالا انجا کس جا گڑے ۔ (اس برتمام فقیاد کرام کا اتفاق ہے) مستعلمہ: اگر بانی اپنی خلقت بدل لے تب بھی پاک ہے ۔

مستلہ جب یا نی برغرف کا غلبہ ہوجائے توہ یانی پاک تو ہوگا کیکن دوسروں کو پاک نرکر سے گا۔ یہی تینوں المرکا ناسر درجہ و

مستملیہ ؛ امام ابوطنیغہ رحمہ اللہ سنے بہنے والی پاک اشباسے وضو کے سلیے جواز کا فتری دیا ہے۔ جیسے سرکہ اور کلا کِلا پانی اور ان کی طرح اور چیزیں۔ اس کے متعلق ائمہ ٹلا ثنہ اور محد بن کسن اور زفر نے خلاف کیا ہے۔ مستملہ ؛ امام اعظم رحمہ العدّ نے اکس بانی سے ازالہ نجاسات اور وضو وغیر کے جواز کا فتری دیا ہے جو پاکٹے سے متنی ہوجائے جینے زعفران وغیرہ بشرطیکہ پانی کی رقت (رتیق ہونا) باقی ہو۔ باقی تفعیل کتب فتر ہیں ہے۔

وت ب ماء کو طبعہ سر سے موصوت کرنے ہیں اشارہ سے کہ پان ایک عظیم نعت ہے اور یہ فعت احیاء وسقیٰ کا سمرہ ہے اور بانی السان کے لیے ضروری ہونے کے ساتھ ساتھ ایک وشکوار شے اور نافع ترین چیز ہے کر جب اس بہتی اسے فائدہ بہنیا تا ہے۔ اگر جہ پانی کی طہارت کے بیان کو میان بظام کردتی منا سبت نہیں۔

مکت اس میں انسان کو تبنیہ ہے کہ جینے ظام کو پاک کرنا خروری ہے ایسے ہی باطن کو پاک کرنا اور زیا وہ ضروری ہے اس لیے کو ملک کرنا مناز کا سر نہیں کو باطن کو ٹاک کرنا اور زیا دہ ضروری ہے اس لیے کہ باطن کو ٹاک مناز کا سر نہیں

مر باطن كر الرشات سے پاك ركمنا برنسبت فل مركے نهايت لازم اور مبت اس سے كرى قال كامفار فل سر نهيں بلكر باطن سے -

و معتب رزق كا اسان طرافير بن كرات ، جم كاياك ركمنا اورميشا وصور بناوسعت رزق كاسبيج و وسعت رزق كاسبيج و وسعت رزق كاسبيج وسعت رزق كاسبيج وسعت رزق كاسبيج وسعت رزق كاسبيج وسعت و مايا المعتب وسعت و مايا المعتب وسعت عليك الوئن ق ؟

(طهارت بر ما ومت كرو، رزق مي ومعت بوگى)

اوریان رزق فا بری کاسبب ہے اور فا برومطمرے۔

مست بتی : طالب سالک پرلازم ہے کہ وہ با وضور ولینی طہارت پر مداومت کرسے اس کیے کہ یہ رزق معنوی کے عصول کا سبب ہے۔ رزقِ معنوی سے میضِ اللی مرا و ہے جو رُوح کی غذاہے۔

رلنگئی سے بلم یہ پانی کے نازل کرنے کا تعلیل ہے بگل کا گینٹا تاکر ہم آباد کریں ایسے شہروں کو جہاں را شجار نزاتما را ور مزج الکا ہیں ہیں۔ احیاء سے کھیٹیاں اگا نام او ہے اور بلد ہ سے زمین کا ایک علاقہ مراد ہے آبا و ہو یاغیراً با در مطلب یک ہم بارٹس کے ذریعے ایسے علاقے آباد کرتے ہیں جو تحط سالی کی دج سے خشک ستھیا موسم سسوا کی وجرسے ویران اورغیراً باوچو چکے تھے۔

سوال : بلدة ك صفت مينة بونا عاسي يمان مذكر (مينا) كيون؟

جواب : بهاں بلدة سے بلد باموضع یا مکان مراد ہے۔علادہ ازبی میت کے نفط کی گردان نہیں ہوتی اسس کا حدید اسم فاعل یا اسم مفعول دغیر نہیں ہا آ اسے اسم جا مدے قائم مقام قراد دیا گیا ہے۔

و نشقید اور پانی پاک کے نالوں اور واویوں وغیرہ میں جاری ہونے یا حضوں اور شیرں اور کنور وں میں جمع سرتے

مے وقت بات ہیں۔

حل لغات ؛ اسقى اور سفى كالكبى معنى سب - مثلاً كهاجاماً سبت ؛ سقاة الغيد فواسقى يعنى لي الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله تعالى في الله ويناء تاكد في الله الله الله الله الله ويناء تاكد

وہ اسے بتے ۔ اور الاسقا و بھنے کسی کویانی دینا تا کر دُو اسے الے کرجہاں جاستمال کرے۔ الاسقاء ، السقی سے بلیغ ترہے کیونکر اکا سقاء کا مطلب ہیں ہے کہ دو مرے کو یانی کا کویا مالک بنا دیاجا تا ہے کروہ جیے جا ہے کرے یا کسی دو مرے کا میں دو مرے کا میں دی مرے کا میں دی کا ہے ۔ مثلاً :

اسقیت نره راً ۔ (یعنی میں نے نهرکا پانی ویا) جے وہ برصرت میں لاسکتا ہے، میں تنہیں کہ وہ صرت بے گا۔ اب معنیٰ یہ مُرداکہ بم نے انعبٰ بانی پر قدرت دے وی ناکہوہ اس سے اپنے کا روبا رحیاتی، اسی سے خود بنیں اور اپنے جانوروں کو یلائیں، وغیرہ -

مِمَّا خُکُفُنا اَ نُعَامًا وَ اَ مَاسِی كَیْنِی ا به نسقیه كم تعلق ب لینی مم بلات بین این لعض محلوق كو ، جو ، وه جا فر راور انسان بین انعاماً و (ناسی كامنصوب بوجانا جا روم و رك محل سے بدل كى وج سے بینی متنا خلفت ك متنا سے الانعام ، متنا سے داور ير انعام سے حال سے الانعام ، متنا سے داور ير انعام سے حال سے الانعام نعسم كى جمع ہے وہ مال جو چُر كر گرارہ كرے داس كا زيادہ ترا طلاق اونٹوں پر بونا ہے يہ المغرب بین ہے كم الانعام ان المح جردوں كان سے جن كاؤكر المحمول با رئے مي كردا سے مكافال :

من الابل الشُّنين و من البقواُ شُنِّين و من الضَّانُ الشِّين و من المعزَّا شُنِين _

ر اونث اورگا سے اور بمیٹر بھری کا جوٹا جوڑا)

من میں افران کو اور ہوتا ہے اس ان کا بھے ۔ اور فراد و مرد اور زجاج فواتے ہیں کہ برانسی کی جمیع کی افران کو اس کی جمیع کی جائے ہیں اور اور نجاج فواتے ہیں کہ برانسی کی جمیع کی اس برائے اض وارد ہوتا ہے اس لیے کہ فعالی اس میسنے کی جمیع ہوتی ہے جس میں وہ یا جسٹ دہ ہوجنسب برانس کی جمیع کی جمیع کو اس کی جمیع کو اس کی جمیع کو اس کی جمیع کو اس کی گرفت کو اس کی گرفت کو اس کی گرفت کو اس کی گرفت کو اس کی جمیع کا باجائے تو اس کا افراد ہمی معالی کی جمیع کو اس کی بازنس کی جمیع کو اس کے کو کہ اجاتا ہے جس میں کا جمیع کو اس میں کہ کو کہ اجاتا ہے دور اس کی جمیع اناسی کا تی ہے ۔ اور وسند ما با کہ کو میں کی جانب کہ کو کہ اور مرکزہ شوب ہے ۔ اور وسند ما با کہ کہ کو کہ میں کا وار مرکزہ شوب ہے ۔ اور وسند ما با کہ کہ کو کہ ایک کا خدوں کے کہا شدہ مجموعہ لین کی متلب کر گرت کو کو اسد کہا جاتا ہے ۔

کیٹی گی براناسی کی صفت ہے کو کہ یہاں پر اناسی بھے بشرے اوران سے وہ جنگل لوگ مراد ہیں جن کی سراوقات بارش پر ہے۔ اسی لیے اقعام و افاسی کو کھ لایا گیا ہے۔ یہ تنگیر افراد نوعی ہے اور ان گفسیماس لیے ہے کہ شہری اور دیماتی نوگ فہروں یا چنموں کے قریب رہتے ہیں اسی لیے انہیں بینے کی خروریات پورا کرنے کیا کہ مانی یا نی کی خروریات پورا کرنے کیا کہ مانی یا نی کی خرورت محسوس نہیں ہوتی ۔ اسی طرح حیوانات اور وحوکش وطبور کا بھی قرر نہیں کیا اس لیے مر

الخيريمي يان كاناكشش نهير بوتى -

ف ؛ اعودة المنتى اس وقت بولت بين جب كس كواس شفى عن جي برميكن ده اس كي مصرل يرقدرت زركتا بر - اور انعام كتخصيص اس يهر سي مرابي جانورون كوانسان اپن حزور إن يدراكر الدك يداكر اوقات ابني إس ركسام اوراس مے اکثر منافع اور انسس کی معیشت سے اکثر معاملات انہی سے تعدق ہیں اس لیے اناسی سے إنعام كا ذكر يہلے فرمایا، یرایے ہے جیسے ان سے ذکر زمین کی آبا دی کو پہلے بیان فرما یا کیونکہ زمین کی آبا دی جا فرروں اور انسا نوں کی زندگی اور وجہ معامش کا سبب ہے۔ قربان اس کی شان پر کہ پہلے انسان کا ذکر، پھر اس کے رزق کا ذکر فرمایا۔ مثلاً انعام كاذكريك سياس كي دووانسان كارزق بين بيرناتكا اوروه جا نورون كارزق بير، بيربارسش كالمروه نبات كا رزق ہے ۔اس بناً پر بارس کا ذرر پید کرے اس پر حیات الارض بالنبات کومرتب فرایا۔ اس پر انعام کے ذکر کو مرتب فرایا۔ وَكُفُّ مَن مَن أَن مُ بَدَامِم في است باربار ومرايا - يعنى انشاء السحاب وانزل المعطو النيس قرأن مجيده ويمركتب ساوير مي يار بار كراركيا ہے بنينه او كى ابن كين متعدين ومتاخرين ميں إيت كا كيووا الا يفسيت ماصل كرين ين تفکر کریں ادر کمال قدرت کومپچانمیں اور نعمت کا حق تحبیں اور بجراس کی اوائیگی کے بلیے تیار بٹوں ۔ یہ ور اصل بیتن کو وا تھا۔ اور تذكر وتفكر كالكممني بب فك بي ، الاباء بمن سخت الكاركونا و مثلاً كهاجاتا به و به حل ابي بمن سخت منكر و ليني وه مرائيف براست كرف سي بيخ والاب -اس معنى بريرننى كمعنى مي بداس يا اسكااستنا بالرام كويا اس كامعنى برب كر لَزُ يَفْعَلْ يا لَمْ يُرِد يا لَمْ يَرْض - أَكُنْوَ النَّاسِ بِهِ اور يَجِي ورُون مِن س اكثر راكاً گھوڈالڈ گرکفرانِ نعمت اوران کی شان میں مہمت تھوٹری پر^وا کرنے والے، در ندفعت کا حق بریخی کہ وہ اس میں تفکر کر ہااوراس سے ہی وج دصانے اور اسس کی قدرت واحسان پراسدلال کرنا۔ اور کفران یا کفرنعتہ یہ سے کوشکر کی ادائیگ نرکی جا سے اور سب سے بڑا کفران یا کفر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی علیہ السّلام کی نبوت وشراعیت کا انکارکیا جائے لفظ کفران اکثر نعمت کے انکار پراور تفط کنروین کے انظار پر استعال ہونا ہے . اور کنور و دنوں کے لیے برابر استعال ہوتا ہے۔ دكذاني المفردات) اكثر مفسري كاخيال بي كرصوف له كالممير ماك بانى كالون راجع ب جس سي اسان كاماني مراد لیا گیا ہے۔ اب معنیٰ یہ ہوا کہ ولا ت صرف کہ ہم نے بارش کے بیانی کوان کے تعبین شہروں اورم کانوں پر مخلق کرتے ا مّاراً ، لعبض اوقات میں ان پر بارکش نازل فرا کی ، لعنی انجیں نرتو تیز بارس برملا کرتنگیف وی جاتی سے نر بانکل مولی اِ رس سے اسب قطان ال میں مبتلا کیاجا تا ہے نہی سگاتا ربارش کر کے انمیں نباہ کیاجا تا سے لیکن ان کے اكثرابيك بين جومرت كفران نعمت أوركفروين كولسند كرت بين - مثلاً كية مين :

مطرنا بنوءكن ا -

ينى سم فلان سارے كے سقوط سے بارش دے كئے، جيسے ابل نجوم كتے ہيں- اس مقيدہ واب له وكوں كوكافركما كياہے

کہ اُتخوں نے الیصفت کو اللہ تعالیٰ کی طوف نسوب کرنے کے بجائے الیے عظیم فعت کو افلاک وکواکب کی طرف نسو کیا۔
مستنگیر ؛ حب کاعقیدہ برکہ بارش کا اُندل شار وں سے ہے قوہ کا فرہے ۔ با س اگر یعقیدہ برکہ ہرشے کا خالق اللّٰہ تعالیٰ ہے اور شارے اور شارے توجوف بارش کی علامت ہیں اخیس اللہ تعالیٰ نے بارکش کے لیے نشانیاں بنایا ہے کہ فلاں وقت طلوع فجر کے وقت جا نب مغرب سے سارا گرے گا اور اس کے مقابلے ہیں مشرق سے عین اس وقت سارہ طلوع برگا قربا رش ہوگی ۔ یہ عقیدہ صحیح ہے دہم المسنّت بحرہ تعالیٰ انجیاد واولیا کے مشمل اس طرح کا عقیدہ رکھے بین کرکام کرنا تواللہ کے مشمل اس طرح کا عقیدہ رکھے بین کرکام کرنا تواللہ ہے اور اس کی تغلیق سے الور سرانجام پانے بین لیکن یرصنات ای امور کے وسائل بین ۔ والتفیل رکھے بین کرکام کرنا تواللہ ہے اور اس کی تغلیق سے الور سرانجام پانے بین لیکن یرصنات ای امور کے وسائل بین ۔ والتفیل .

عقب و ؛ ابل وب (جاملیت کے لوگوں) کاعقیدہ نخاکہ بارشیں اور ہوائیں ' اور گرمی سردی انہی سازوں کے سقوط یا طلاع کی دھیسے ہوتی ہے ، اس لیے کرحس سارے کی تاثیر ہوتی ہے اسی دور میں اس کی شاہی ہوتی ہے ۔ حل طلاع کی دھیسے ، نوُنا، به الحمل کیمنے القالمہ سے ہے ۔ اور النودوہ سنارہ جوغروب کی طرف ماٹل کرسے ' اور جو خخص اپنی طلب میں کامیاب زیواس کے لیے کہا جاتا ہے ؛ اخطاع نوٹ ۔

مرت شرف بير ب: على المرالج الملية الطعن فى الانساب و النياحة و الانواء.

﴿ زَمَا زُرُ جَامِلِيتَ كَيْ مِن رَمِين مِن ا

ا:- انساب پرطعن وتشنیع ... حرم :

۲ - بين كرنا

٣- شارد ن كوايف اموريي موز سميماً -

صر سن منزلین ؛ حفرت زیر بن خالدالجنی رضی الله عند مردی ہے کہ دسولِ خلاصلی الله علیہ وسلم نے ایک دفید مین کی نماز وور کے سایہ میں نماز اور فرائی ۔ فراغت کے بعد آپ نے صحابر لام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم جا کہ تم مارے در الله و سول اعلم ۔ (الله تالے فرایا کہ تم جا کہ میں الله و سول اعلم ۔ (الله تالے اور اس کے دسول الله و سول اعلم ۔ (الله تالے اور اس کے دسول اور اس کی رحمت اور ایمان کبی لاتے ہیں اور میر سے ساتھ کفر بھی کرتے ہیں ان میں جو کہ سے ہیں الله نشانی کے فضل وکرم اور اس کی رحمت سے بارکٹ نصیب ہوئی ہے تو ایسا بندہ میر سے اوپر ایمان رکھتا ہے اور سانہ وں پر ایمان رکھتا ہے اور سائے کو کر ایمان رکھتا ہے کہ جبیں بارکش میں سے قرائی رکھتا ہے اور ایمان رکھتا ہے کہ جبی بارکشن میں ہے کہ جبی بارکشن میں سے قرائی اور ایمان رکھتا ہے کہ جبی بارکشن میں سے قرائی اور ایمان میں ہم کے کہ جبی بارکشن میں سے قرائی کو کرائی سے کہ بیارکشن میں سے تو تو ایسانتی میں میں سے ساتھ کو کرائی ہو کرائی سے اور ایمان کو کرائی کرائی سے اور ایمان کرائی کرائی کرائی کرائی سے کہ بیارکشن میں سے کہ بیارکشن میں سے کہ بیارکشن میں سے کہ بیارکشن میں سے کرائی ک

سببتی سائک پرلازم ہے کہ وہ برے اعتقاد سے بچے اور عقیدہ رکھے کہ مبرشے کا مرتر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے ، اسی کے حکم سے بارسش ناٹرل ہرتی ہے اور وہی اسے نبین شہروں میں نازل کرتا ہے اور نبعن سے بندر کھتا ہے ۔ لاجن اوقات بیں برساتا ہے اور لبعن اوفات روکتا ہے کہی زور سے برساتا ہے کہی اُسہت مراس ہیں اس کی ہزار صلحتیں اور ب شار شاکتیں ہرنی ہیں ۔

ف ؛ طائد کرام کوملوم برتا ہے کہ اس سال کتنے قطرے زمین پر برسائے جائیں گے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مقور کڑہ مقداد کو نہیں گھا تا - انہیں معلوم ہرتا ہے کہ کن کن شہروں میں بارسش ہوگ .

رات اوردن کا کوئی گھڑی الیبی منیں ہوتی جن بین اسمان سے بارٹس نر برسے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدیث مرفوع ہے .
مرمنی ہوتی ہے کہ وہ جہاں جا ہے بارش برسائے۔ یرحدیث مرفوع ہے .

برس لی کی بارش کی مقدار برا بر بردتی ہے فرق مرف اتنا ہے کوش علاقہ کے وگوں کے جرائم و مدین مشرکعیت معاص زیا وہ برتے میں اور اللہ تعالیٰ ای سے ناراض برتا ہے نوان کے علاقہ کی بارش دوسرے

علاقه ميں برسائي جاتي ہے يا بھر حبطلوں اور ور با وَں مِيں .

تمنزی شربعیت میں ہے ؛ سہ

تريزن يا ربنا كاب طهور

"نا شود این نار عالم جمله ندر

. اب دریا جد در فرمان تست

ام ب والتش المع خداوندان تست

اگر توخوای اکش آب نوکشس شود

در بخوابی ایب اکشس بم مثود

ای طلب از ما مم از ایجا دنست

دستن از بیلاد یارب یاد تست

ترجه ، یارسب باک بانی مار ماکراس عالمی نار نور موجائے۔

٢- درياكا يانى تيري فران مي ب الدوالوايد بانى اوراك تيريين-

١٠ الرجا بتي بوكراك ياني برجائ اورجا بتلب كرباني الل برجائ -

٧ . يىللىبىمى تىرى ايجادى بىدادىسى نبات تىرى ياد سے سلے گ -

و كور يشكناً الرمهم إبن كمتعثناً توميع وير - المفردات من ب كم البعث بمن في كوبرالكيخة اوركس في ورب

متوج کوا فی کیل قرنیة برگا قرن بی در اصل الفت به اس بگد کو کها جاتا ہے جهاں لگرجم جوت بین نیزی آن منذر لینی ڈرانے والا، برالانذ ادسے ہے بہتے الیں خبردینا جس میں خوف ہوا ورخبرد بینے والا بھی رسول ملیہ السلام ہو۔ لینی آپ کو کل کا آنا ت کا رسول بنا کرمیمیا گیا ہے۔ برعرف آپ کی عزیت افز ائی اور تمام رسل کرام علیم السلام پر آپ کو فرقبت بخشند سکے لیے ہے ورزم اگرچا ہے قوم رسی کا علیمہ علیمہ وسول بھیتے ، اس سے آپ سے نبوت ورسالت کے امور کا بوجہ ملکا ہو جاتا لیس می جو کو آپ خیم المرسلین ہیں اس سے آپ کو تا قیامت کیل کا ثمات سے ذرّ سے در ترسے کا رسول سب کر

مع و الدولات نجیمی سے کو اللہ تھا اللہ تعالی کا لا قدرت اوردسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزیت وعظت کا اللہ معنی معنی مندوں ہے اور خاص بندوں کو اپنے مجرب علیہ السلام کی شان و اقدس کے شعل تنہیہ ہے اس کی قدرت کا اظہار توبا میں معنی ہے کہ وہ واللہ تعالی کو لبعض امور کا قادر مندی اللہ اللہ کا اظہار توبا میں معنی ہے کہ وہ واللہ تعالی کو لبعض امور کا قادر منہیں انسال اللی مندی اس ماسل ہواللہ تعالی مندوں سے نبی جنسی اتصال اللی عاصل ہواللہ تقالی نے فرایا یہ ان کی غلط فہمی ہے اس لیے کہیں قادر مرشوں و بندوں سے نبی بنانے یہ ، اور اپنی مرضی سے کام کرنے یہ ۔

كون خطاب فرايا:

ولوشننا لذن هين بالذى اوحينا اليك . ترج: برم عابن واسي ياس ومسارى طرف وبى كى كئ -

توبيمر ما قيوں كى كيا نجا ل كردم ما دسكيں۔ اس ميں انخبي اشارہ ہے كہ وُہ اگريته گذا ہوں سے معصوم وممغوظ سى سكن انخيں اپنے اعمال پر نظر نہيں كرنى جاہيے اور نرسى ان سے عجب كرنا چا ہيے مكہ انخيس ہروقت فضلِ النى اور لطھتِ حق كو يتر نظر لا ' جى سے -

ف ؛ الله تعالی جا ہما ہے کراپنے مخصوص بند وں کومعصوم ومخفوظ دیکھ اس لیے انتہیں مشدید تا کیدفرا ٹی کہ وہ صرفت اسی کی طرف متوجر ہوں بہان کمک کر درمیان سے دُونی کو اٹھا دے۔

سوال ، تم نے یہاں پرجہادے دلائل و براہین قائم کرنا مرا دلیاہے حالانکہ جہادسے توعلی الاطلاق قبال بالسیف مراد ہوتا ہے۔

جواب : قبال بالسیف کے جہاد کا حکم ہجرت کے بعد مازل نہوا اور یہ سرہ کمیہ ہے اس لیے لاز ما وہ معنی کرنا پڑے گا جرم نے اُوپر بیان کیا ہے ۔

مستلم : الم راغب فرايك جاد جية لموارس برناب ايك بى إلى اور زبان سيمبى بوناب - و مرست مثر لعيث بين بين المام والم

جاهد وُ(الكفأربايديكم و السنتكم ـ

(كافرون سے مع كر اور زبان سے لاو).

اورمدیث کے اُخریں ہے !

جاهده واالمشركين باموالكم وانفسكم و السنتكم -(مشركين سه مال اورثقوس اور زبا نون سه اراو) ف ، زبان سے الرف کامعنی سے سے کران کی خوابیوں کو اسمنے بین و بغیرہ اوران کی بجو کرو اگروہ بجر سے بازا سے ہیں۔
ان کے ساتھ سخت کلای کرواگروہ سخت کلای سے بی باسنے بین و بغیرہ (کما فی مشارع الاشواق)

ف ، فیر (اسمعیل حتی رحماللہ) کہا ہے کہ لفظ مشر کین میں اہل ریاد او را بل بدعة (سینر) کی طرف بھی اشارہ برسکتا ہے اور جاھی و اکا خطاب اہل اضلاص اور المستنت کو ہے ۔ اب معنیٰ یہ مواکد اسے خلصو اور الم المسنت!
مرز ما نریس اہل بطلان کا مقابلہ کرو۔ اور یہ کم بالحصوص اکس وقت طروری برجاتا ہے حب اہل لطلان بے سفیہ کا خوف ہو کہ وہ تو کہ جم اپنے دور کے تمام موت ہو (مجدم تعاصل ہے کہ ہم اپنے دور کے تمام

برنا سبب سے کراجاتے ہیں اور کئی صلحت سے ہم بدند ہبوں کی تردیدسے نہیں ڈکتے ۔ فلکہ الحمد والمنت کی برند اسب سے کروٹی کے کو انصل جہا دکیا گیا ہے اور میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا

ارشاد گرامی ہے:

ا نصل الجسها دکلمہ عن ل عند سلطان جائو۔ نلالم بادشاہ کو کلری کہنا انصل جہا دہے۔ مگریٹر ، بادشاہ ظلم کو کلائر تی کہنے کو افصل جہا داس لیے کہا گیا ہے کہ عام وشمن کے مقابلر کے وقت انسان کو جہا م خلوب میسنے کا خوف بڑنا ہے وہاں پیغالب ہونے کی بھی امید ہرتی سیمائین ظالم کے سامنے تی کہنے کے وقت تباہی وہلاکت

كسوا اوركوئي حارة كارمنين برنااس بيه كه ظالم ابنے نعنس سرركا بنده موتاب، وه جُونني ابنے خلاب كوئى بات سنتا ب نزك في والے كوفوراً ابنے ظلم وقهركا فشاند بنا ديتا ب اسى بنا پر ظالم كوئى كيے والاجان بہتيلى بر ركھ كر

سنیا ہے توسکنے والے کو وردا ہے علم وقہر کا کشا تہ بہا دیباہے۔ اسی بہا پر طام کو می سے والا جاتا ہی بیر رکھ کہ حق بولے گا۔اس معنے پر ایسس کے مق بولنے کو افضل الجہاد کہا گیا اس لیے کوید اجل الخوف لینی بہت بڑسے خوف

کے مقابلے میں اجرعظیم ہوگا د کذافی ابکا رالافکارللسم فندی)

منوی شرافیت میں ہے ؛ سے

اے شہال کشتیم ما خصم بروں ماند خصبی زا ں بتر در اندروں

كثنت ايركارعفل وبوش نسيت شير باطن سخرة خرگوش نيست . ووزخست كفش دونرخ از دياست كوبريال نركرددكم وكاسست بنعت درما دا درس شامد بنوز کم بگرد د سوزش اً ن خان سوز قوت ازیتی خواہم و توفیق و لا نت تا لیوزن برکم ایں کوہ تا ثث مهل شيري والكرصفها لبشكند شبرانست كمدؤدوا مبثكند م بھی اے یارہ تو با بروالے وَثَمَن سے لؤیسے ہیں۔ بروو تَمَن تو ہما ہے اندر ہے۔ ٧ ـ اس كا مارنا عقل وہوش كاكام نہيں اندكا شرخ كاك في الح نہيں بوسكا . س نفس دونه ن سے اور دوزع می بڑا از دا کی طرح کردہ کی دریاؤں سے می کی نہیں ہو گئی۔ م . سات وريايي علئ ترمام فرفلق سوزسورسش كم مرموك . ٥ . حق تعالى سے توت ورفيق وامراد جا بتا ہوں تاكرسول سے كو و قاف كواكھ اور ، ہے۔ صفول کوتوڑنے والانتیرین اکسا نہے شیروہ ہے ج خودکو کشکست ہے۔

وهموالد في مرح المباحث مرج المباحث رئي ير موج الدابة عهد علاها وادسلها ترعى اس العمر على المن المعرفي المن مرج المرج ال

اب معنی میر مواکد اللہ تنا کی وہ ہے جس نے دو دریا ہوں کو اپنے جاری ہونے کی جگدایسے چھوڑ دیا جیسے گھوڑوں کوح الکاہ بیں چپوڑا جائے درانجالیکہ وہ آئیں بین ایسے مل کرچلنے دالے ہیں کدایک دوسرے سے نہیں مل سکتے اور نہ ہی ایک دوسرے ملتبس ہوتے ہیں باد جودیکہ آئیں میں ایک دوسرے کے باسکل قریب میں لیکن ان کا آئیں کا گجد بھی نلا ہر ہے۔ ان کے متقارب ہونے کے اشارہ پر حرف قرب محرص ہے۔ پنانچ اسے مقید برجمول کرنا بھی جائز سے ۔ جنانچ فرطیا:

مرج البحرين يلتقيان -

هذا عَنْ بِ مِعَالَ إِنَ مِهَالَ مَوْلًا مُذُوف إِنْ مِن ور انحاليكه كها جائے كاكم يوميشا بِ فَرَاتُ بِينِ لانوے نوٹ گوارے کراس کے بینے سے بیاس مجرجاتی ہے بوجاس کے میماہونے کے۔ یہ عذبی کی صفت ہے ادراس کی ناد اصلیہ ہے۔

ف إعلامطيي في وليكرياس نام ساس ليموسوم بواسي كرير بالسس مطامًا بي عيد الكسر اس معنے کے اعتبارے کرو، باکس کولب سے کاٹ دیتا ہے اس کاکسر سے شتی ہونے کے لیے کافی ہے۔ اشتقاد کمبر • يس واخل م بي جبن عن بس ، اشتقاق م اشتقاق كبيد نه . اس م وفدى نر فرات مشتق م یہ ایک بہت بڑی ہنرہے جب کامخرج ارمینیہ ہے اور انسس کا اصل مکموت ہے۔ وہ جابلقا کی ایک بستی ہے۔ یہی نسرویان پرایک بہت بڑی ہنرہے جب کامخرج ارمینیہ ہے اور انسس کا اصل مکموت ہے۔ وہ جابلقا کی ایک بستی ہے۔ یہی نسرویان

كُوفِينَ مَنْ عَنى ہے، اس كُا آخ كا أيك حصر وحله ميں ہے -

و هان امِلْح اور بردومرا در مائي سورے - انامراغب نے زبايك ملح ب و و يانى مراد ہے جس كے واكفة كالغيرم فروث بإورتجر بالركفت كتي مين مكئة ، يراس وقت بولة بين حب كسى في كا والقرمتغير برحا المرمنج رنر بوتو كما جائي عاء مله - المروب ماء ما لح بهت يحوز ااستمال كرت بين - أجاج على بهت زیاده کردا - برملح کاصفت ہے-

مروی ہے کہ اللہ تعالی نے پہلے اسی دریا کو نہا بین سخت کڑوا سپ دا فرمایا بھاں کے کرمینا تو در کن رشمنہ العجوم مين والنايم شكل تفالي عبرالله تعالى في أسمان عليما يان نازل فرما يا- يد منرون وريالون المنوول جنموں كا مشما با فى دى آسانى با نى ہے حب قيامت قريب ہوگى أوالقر تعالى ايك فرشنے كوتھال دے كر بيسيم كا اس منال كا همت الله تعالى بى حانيا ب وه فرسته تنام نازل كرده با في اسى تمال مين بين كرك به شت ين خالے كا۔ ف ؛ ادالبح كرف بن معلق اخلات بعليض في كه كرحب وه كافي در رصر ما تواسے سورج كي گرمي جلاتی ہے تودہ یا فی کر وا ہوجا تا ہے۔ اس کے لطیف اجز او کو ہواجذب کرلیتی ہے اس سے غلیظ اجز او باقی رہ جا ہیں رمین کی رطوبت اس کابیتیم میں - لعیف نے کہا کر دریا کے اندر چند حراس میں جد دریا کے باتی کو متغیر کر دیتی ہیں - اس معن يرده سخت كراوا بوما ہے۔

وَجَعَلَ بَلْنَهُمُ الدران وودريا ول كردميان من بنائى بوريطًا ابنى قدرت سايك أرا اور حاج جِكَ كُونُطُ سَيْنَ أَنَّ وَيَجِدُ المَّحْ جُورًا الحجر بِمِنْ المنع اور المحجود بمِنْ المسنوع ، اور ي الحدجد كصفت كاكبدى مع جيد ليل اليل مين البيل ليل ك اور يوم ايوم مين ايوم ، يوم كاصفت تأكيدى ب یراستعادہ کاکلہ ہے جیے اس سورت میں پہلے بیان برج کا ہے ۔ بہاں برٹ بیر کے طور پرواقع ہواہے ۔ بین اسمی تنافر بلینے ہے، گویا وہ ہرایک ایک دوسرے اس کلمے سے بناہ مانگنا ہے اور کہ اس تجر پرحوام سے کر تو بھی پر غلب

كريط اورميرى صفت وكيفيت كوز الل كرسطه

ف ؛ اکثر ابل تفاسیر فرمات بین که مبعدین سے بحرفار کس و بحروه مرادین اس کی که بیروونوں بحر محیط میں کتے ہیں۔ یہی ان دونوں کے طفے کی جگر ہے۔ سورہ کھٹ میں مجمع البحرین سے مہی جگر مرا دہے کیکن اس سے لازم ہے کہ ایک بیٹی ہو اور دُومراکڑو وا-حالا نکہ ظاہر ہے کہ السس میں بیٹے دریا کا یہاں وجود ہی نہیں۔ یاں بیکہا جا سکتا ہے کہ یو ونوں دیائے محیط کی دو جبلیں میں وہ یہاں کڑوا ہے اگر جواس کا اصل میٹھا ہے۔ دکا اقال فی فتح القریب عند قول تعالیٰ:

وكان عوشه على المعادر

یهاں پر السماء سے طیفا دریا حرادلیا ہے۔ لینی عب اللہ تعالیٰ نے زمین کو سلافر مایا تو دریائے محیط کو زمین سے علاہ کر کیا اور وہ عملہ زمین کو ایسے علاہ کر کہ کا کہ میں سسیاہ سطے کو سفیہ تصریحیط ہے۔ نیتیجہ یہ نکلا کہ تما م نہروں کو ایک عیفیا دریا کہا جا سے اس لیے کہ ہر پڑی نہر کہ جا ساتھا ہے دریا کہا جا سے اس لیے کہ ہر پڑی نہر کہ جا ساتھا ہے دریا ہے اور اس کا والعہ بھی متنیز نہیں ہوتا ہے دریا ہے اور اس کا والعہ بھی متنیز نہیں ہوتا ہے دریا ہے اس کا ایک حقہ دومرے میں لی جا سے آئیت اسی طرح نہر طبر بر کہ اس کا ایک حقہ کھنڈ اسے اور دومرا گرم - نمائی عجال ہے اس کا ایک حقہ دومرے میں لی جا نے آئیت میں بہتر ہے کہ اسے دریائے نیل اور بجا نحر کر گول کیا جا ہے۔ بر کا نصرے دریائے فارس مراد ہے ، اور یہ بجر ہند کا ایک شعبہ سے اور بھی دریائے فارس مراد ہے ، اور یہ بجر ہند کا ایک شعبہ سے اور بھی دریائے اس کا بات کے انفر میں داخل ہوتا ہے ۔ المدر ہم کا اور موتی نوز بی کہ کہ اور دریائے ذائی کے ملے سے بیلے دریائے انفر میں داخل ہوتا ہے ۔ المدر ہم کا اور موتی نوز بی اس میں مذکل آ واسے کو اُن بھی نہ پی کہ کہ دریا ہے انفر میں داخل ہوتا ہے ۔ المدر ہم کا انسان العبون)

ف ع بعن علی نے فرایکر دریائے سیون وجون ونیل و فرات جل عالی سے زبر عد خفر اسے کا کر کرمنظم پر جیلی ہے اور وہ شہدسے میٹیا اور مشک سے زیادہ نو مشبود ارہے میکن اس کے جاری ہونے کی جگہیں متغیر ہوجاتی ہیں اکس پر بحری ہے ہوئے ہیں کہ اس کی آواز ہولئاک سہالا اس سے بڑا کہ بل کے سور کی موجوں اُسٹی ہیں جر بڑی موجیں اُسٹی ہیں جر بڑی موجیں اُسٹی ہیں جر بڑی ہوت ہوت ہوت ہوت ہوت اللہ ہوتا ہے اس کے الگے کا درے کے بعد کیا ہے بعض نے کہا کہ عیشا اور کڑوا یا فی دریا میں جو برق موت ہوت ہوت کے میٹھا یا فی اور ہوتا ہے اور کڑوا نیچے ۔ سیکن یہ دوسے پر غلبہ منہ ہیں جا بھی جو د اکا مصاب یہ قول اس کے خالف سے جر بعض نے کہا ہم نہر کا ابتدا کی کنا رہ بہا ڈوں سے نشروع ہوتا ہے اور چروہ می جو کر دریا وں میں بنجی ہیں ان کی گزرگا موں میں بتجروں کے کا بتدا کی کنا رہ بہا ڈوں سے نشروع ہوتا ہے اور چروہ می جو کر دریا وں میں بنجی ہیں ان کی گزرگا موں میں بتجروں کے کا میٹ اور اس کے خالف کے یا فی میں اصاف نہ کا کہ اور اس کے خالوں کے یا فی میں اصاف نہ منا میں بخار اعتما ہے ، بجر با ول بن جاتا ہے ۔ بہی وجہ ہے کہ نہوں کے گرفے سے دریاؤں کے یا فی میں اصاف نہ منا میں بخار اعتما ہے ، بجر با ول بن جاتا ہے ۔ بہی وجہ ہے کہ نہوں کے گرفے سے دریاؤں کے یا فی میں اصاف نہ منا میں بخار اعتما ہے ، بجر با ول بن جاتا ہے ۔ بہی وجہ ہے کہ نہوں کے گرفے سے دریاؤں کے یا فی میں اصاف نہ منا میں بخار اعتما ہے ، بجر با ول بن جاتا ہے ۔ بہی وجہ ہے کہ نہوں کے گرفے سے دریاؤں کے یا فی میں اصاف نہ

نہیں ہوتا۔ اس تقریب ثابت ہوتا ہے کر میٹا یا بی دریا کے اور کر سے تقدیمی اور کر وانچلے حضہ میں ہوتا ہے اس سے کر میٹا یا فی تضیف اور کر والقبل اور بڑھیل ہوتا ہے ، اور ضیف کا میلان اوپر کو ہوتا ہے۔

ف : وہب نے کہاہے کو کھیل اور نبل دربا کے اس یا ٹی کوئی جائے ہیں جوز مین کے پانیوں سے زاید ماتی دریا میں ۔ پڑتا ہے ۔ ہی دجرہے کرقیامت کک دریاؤں میں یا نی اپنی مقلار سے نہیں بڑھنا ۔ اور قدرتِ تی کی کو اُن انتہا نہیں ۔

کو و کو کی ہے دہ خوت درجا دمرا دہے جو مون کے ایک کی مقتقی صونیہ نے فرمایا کر کجرین سے دہ خوت درجا دمرا دہے جو مون کے کی میں میں ہوتا۔ اگرخوت درجا دکو تولا سائے کو دونوں کو دیک دونوں کو دیک کو دونوں کا دونوں کو دونوں کو

ف وکشف الاسرار میں مکھا ہے کہ مجو طوح عدوبہ نہیں اور نہ ہی ہلے میں طوحت ہے اصلی جو ہر رہ میں دونوں برابر ہیں اسکو اللہ تنائی نے ان میں اسکو اللہ ان کی ان میں لبعن اللہ تنائی نے ان کی ان میں لبعن اللہ تنائی معدن میں اور ان کے لبعض شکوک وکفران کا مرکز -

ف ؛ نبعن بزرگوں نے فرمایا کر دریا فرف و و بین ا

۱- برالمعرفة ۲- بحالنكره

پیلے کو کچ الصفات کی جاتا ہے اس سے ارواح وقلوب وعقول پرلطا تھٹ کا فیضان ہوتا ہے اور یہ عارفین کا حصر ہے۔
دوسرا کچ الدزات ہے یہ کوڑوا ہا یں معنی ہے کر اسس کوقلوب وارواح وعقول حاصل نہیں کرسکتے ، اور نرہی اسس ہیں
کسی نے قدم رکھا ہے ۔ اس معنے پر یہ کچر النکل ہے ۔ ان سے درمیان شیبت اللی کی آڈ ہے کہ وہ کچر صفات کو کچر ذات
سے طنے نہیں دیتی اور نری کچرا لذات والے کچر صفات والوں کی طرف ما سکتے بیس نیز پر بھی ہے کہ اہلِ معرفت قلوب الوار موافقات سے منور میں اور کچرا ہل بھو کے قلوب علی الخصیب
موافقات سے منور میں اور کچرا ہل بھو کے قلوب علی ہر نوراب ۔ منوی شراعیت بیس ہے ، سے
خرورود کی شیرانہ وصول کا بیا ، ندائمنیں خطاب نہ جواب ۔ منوی شراعیت بیس ہے ، سے

ا مامیان دا مج مگزارد برون

خاكيا زا بحسسر تكزادد درول

اصل ما بى زائب وحيوان از گلست

حيله وتدبير اين جا باطلست

س قنل زفتت وکٹ یندہ خدا

وست درسلیم زن اندر رضا

وست درسلیم زن اندر رضا

ترجہہ : المجیلیوں کو دریا با ہرنہیں جانے دیتا ، خاکیوں کو دہ اپنے اندرنہیں رہنے دیتا ۔

۲ - لیبلی کا اصل پانی اور دوسرے میٹس چیان کا اصل بگل ہے ۔ حلیہ و تدبیر کسس عبد بافل ہے ۔

س - تالہ بند ہے اسے خلاکھو لے ۔ رضا دوسلیم کوئج تھیں ہے ۔

قطرہ با قلزم چیر اسستیزہ کھند

البست اورٹی خود بر سے کھند

البست اورٹی خود بر سے کھند

والے کے ساتھ دلائی کرکے اپنی دارجی نوچیا ہے ۔

والے کے ساتھ دلائی کرکے اپنی دارجی نوچیا ہے ۔

ہم الله تعالیٰ فیاض و باب سے سوال کرتے ہیں کدوہ مہیں اپنے بحرفیض کثیرا درعطا سے وفیریس د اخل فرما سے ۔ اوروہ اکسی پر "قا در بھی ہے ۔

(۱) دونسب لینی وُه زیرزر مشتر ، حس کی طرف باقی سب منسوب ہوں - مثلاً کها جاست فلان بن فلان اور فلانہ بنت فلان سے

مستودعات وللأباء ابئ

فانها امهات الناس اوعيسته

ترجعی ؛ لوگوں کی مائیں برتن اور امانت کی جگہ میں اور ابناً ا آباد کی طرف منسوب ہوستے ہیں۔ (۲) زنانہ رسٹتہ مکم جن سے مردوں کے اخلاط سے نسل میں اضافہ ہو۔ کما قال تعالیٰ ؛

فجعل منسر الزوجين الذكر والانتياء ترجر: توباياس عرجرًا تراوره وه -

ف ؛ امام راغب ف زمای کنسب مان باپ کاشتراک سے ہوتا ہے یا دوقم ہے ،

1) نسب بالطول معيداً بأوابناً كورميان اشتراك-

(۲) نسب بالعرض جيب اثوة و منى العم كے ابين نسبت كو كها جاتا ہے - نسيب فلان بجنے فلال اس كا قريبى رئستدوارہ - الصهر بنت الرجل ك شوم لينى واما دكوكها جاتا ہے ، اسى طرح مبن كا شوم (بمنوٹى) بجى الصهد ميں شامل ہے (كذا في القاموس) اس كے علاوہ اورجى اقوال بيں -

ف : تاج المصاوريس بكر العصاهرة معن كسي ك ساتور شتد قائم كرنا-

وکان مَ بُنْكَ فَلِيمًا ٥ اورترارب بهت قدرت والاسبے كم اس فے مون ايك ماده سے ان گنت انسان پدا فراث مي بُنْكَ فَلِيمًا اور طبائع بي مختلف بين اور ان كى دومتعا بل اقسام بناتين كبى ايك بى ماده سے جوڑا (فر ؛ ماده) بدا فراتا ہے ۔ (فر ؛ ماده) بدا فراتا ہے ۔

ف ، کشف الا سرار میں مرقوم ہے کریر آیت حضور علیہ السلام اور حضرت علی و حضرت فاطمہ رضی اللّہ عنها کے حق میں نازل مہوئی جب حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللّه عنه عنہ اللّه عنہ اللّه عنہ اللّه عنہ حضور مرور عالم صلی اللّه علیہ وسلم عنہ حضور مرور عالم صلی اللّه علیہ وسلم عنہ حضور مرور عالم صلی اللّه علیہ وسلم کے نسب اللّه علیہ وسلم کے نہ میں میں کئی اللّه علیہ وسلم کے نسب اللّه و ن

حغرت على رمنى الله عندنے مير جياكہ فاطمہ (رمنى الله عنها) كا عقد كمس سے سائتہ ہوا ؟ اب نے فرما يا ؟ آپ سے سائتہ لے على! (رضی اللّٰرعنه) اس كَنفسل يه به كرين مسجد مين معطيا تفاكداكيت فرمت ته حاضر ثهوا جسے ميں سف يبيل كمبى مهيں ويكماتما میں نے السس كا نام يُوجيا تواس نے اپنا نام مجود کی بتایا۔اس نے عرض كي ميں تميرے أسمان كے فلال مقام بررہنا ہوں شب كا باتى تها أى حقد رسِّها نفاكر مجع أسان محطبقات ساكي، وارْسنانى دى حس بين تمام طبقات ك طائكر مقربين ر دمانین و کروبین کوچوتے اسمان کے ایک خاص مقام رجمع بھے کا حکم ہوا، وہ حسب الحکم جمع ہوگئے ۔اسی طرح مقعیصدق ادرتما م بهشت اورجنة الفردوسس وغیره کے ملائکہ اورجنة عدن وغیرہ کے اعلی درجات کے فرشتے جمع موست احكم بواكدا ، مقربان بارگاه إاورا ب خاصان باديث وحقيقي إسورهٔ حل اتى على الانسان ميم صورسب مل كرنها يت نومش الى في سے مُركورہ سورت راعى - كيرشج طوبي كوحكم بُواكدوہ اپنے اوربهشت كے نوشبودا ريجول رسانے " كاكر فاطمه وعلى رضى اللَّه عنها كا نكاح برِّجا ما ستّ - چنانچر مبشت كے تمام درخوں ادرطو في نے بيچول برسا كے - بيكے بنایا گیا سے کو طوبی ورخت کا بیتر بیشت کے تمام مکانات کے جیتر بیتر سے تعلق رکھنا ہے۔ چانچہ طوالی ورخت نے حرکت کی تو ہسشت کے مروا رید اور موتی اور مہترین زیرات جوارات سے اس کے بعد عکم ہوا کہ ایک منبرلا سے جرکہ طوبی کے درخت کے ایک زمزجد کے موتی کا دا مذبھا ؛ اسے واں مجھایا گیا اورساتریں طبقہ کا ایک حیل می فرنسشتہ بلایا گیا جرتمام طاکرے فصیح ترین اور قاور الکلام فرمشتہ ہے وہ اسی مبر پرتشریف لایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و تشابیان کی اور سغيران عظام بروره وتعيما - بجرالله تعالى نف جرائيل وميكائيل عليها السلام كوبلا واسطه بلاكر گواه بنايا ادر فرماياكم میں نے فاطمة الزبرااورعلی رضی اللهٔ عنها کا عقد نکاح کیا اور میں ہی ان دونوں کا متولی بُرں - بھراللہ تعالیے نے جَنّات عدن کے نینے سے ایک بہترین اور روش ترین باول کوفرایا کہ وہ موتیوں کی بارش برسائے - اس سے لعب حمله رضوان و دلدان وحورانِ بهشت نے مونی نجیا در کیے ۔ بعدا زاں اللّٰہ تعالیٰ نے بھی توشخبری ایپے مجوب میل اللّ عليه وسلم كومعجوا تى اور فرط باكر ميں سنے فاطمہ وعلى رضى اللّم عنها كاعقد اّسان بركرد با اَبِ ان كاعقد زئين ير كيخ حضور سرورعا كم صلى الله عليه وسلم نے فرشتے كا بيان من كرتمام مها جرين وا نصار كو كل يا اور مفرت على رسى الله عنه كارت منركرك فرمايا: اعلى (رضى الله عنه) إلى حكم مجه أسمان سے سبنجا ہے، ميں ف فاطمه كانكاح تم سے وال ہے جار درہم عمراد اکیئے ۔حضرت علی رضی اللّہ عنہ نے عرصٰ کیا ہیں نے قبول کیا حضورصلی اللّہ علیہ وا کہ وسلم نے فرمایا ، بارك الله في كما (الله تعالى آب دونون كوبركت وسك ف : انسان العبون میں کھا ہے کویہ نکاح ہجرت سے دوسرے سال موا اور ما ہِ رمضان میں یہ رسم اوا کی گئی۔

اکسس وقت بی بی فاطمہ رضی اللّه عنها کی عمر مبارک پندرہ سال اور حضرت علی رضی اللّه عنه کی عمر مبارک اکمیس برکسی اور پانچے اچھی۔ ولیمہ میں ایک بحرا ذبح کیا گیا ہو حضرت معد رضی اللّه عنہ کے پاکسس نضا ۔ چندسپیر پوارکی روشیاں پکا ٹی گئیں۔ اکسس وقت الصارکی ایک مهت بڑی جاعت موجود بھی۔

صحار کرام کے تعلقات کا تمونہ سے بی بی فاطر ض اللہ عنه کا دست ما نگا تو حضور اکرم صل اللہ علیہ وظم نے محفرت بی بی فاطمہ رضی اللّزعنها سے پُوچیا نو بی بی صاحبہ خام رمٹس ہوگئیں ۔ ایک دوایت میں ہے کم محفور نے فرمایا کم بیٹی ! حفرت علی دخی اللّٰہ عزنے آپ کے سانھ عقد نکاح کی درٹواست کی ہے آپ کی کیا مرضی ہے ۔ یہمُن کر بی لیصاحبررو بڑیں اور عرض کی : ابا جان ایمب مجے قرایش کے غریب ترین انسان سے نکاح کے لیے فراتے بیل کے حضور سرورِ عالم صلى الله عليه وسلم سنه قر ما ياكر بيشي إبين ك خود شين فرما يا مجھے تو است الله تعالى كا حكم مجواسب-لى في صاحبه في عرض كيا ، تو تعريب و ليب بي راضي بون جيسے الله اور اسك رسول صلى الله عليه وسلم راضي بين -اس سيقبل الوكروعمروض الله عنها في بي ما حبرم عقد ك ليع عن كانتها تو حفود مرورِ عالم على الله عليه ومسلم سف فرما یا جیسے عمر رہا نی ہوگا بس مجی انتظار کرتا ہوں تم بھی انتظار کرو۔ اس کے بعد صفرت علی کو حضرت ابو بمروعر رضی اللہ ف منوره دیا کدام به مجی صفورعلید السلام سے بل بی فاطمہ سے نکاح کی درخواست کیجے ۔حضرت علی رصی الله ف مشکریر اداكرت بوكت وونون حفرات سن فرايك أب حزات ف مجه إياء امركامشوره دياجس كالمجي خيال مك منهايس کے فوراً بعد حفرت علی رضی اللّہ عنہ جفور ملی اللّہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی جھرت فاطمہ رضی اللّہ جن ا كا مقد نكاح ميرك سائق كرديج - حضور مرورعالم صلى الله عليه والم في أي الب كاب ما لكناب عرض کی : ایک گھوڑا اور ایک زِرِه - حضورعلیہ السلام نے فر مایا : گھوڑے کی تو آپ کو ہما و کے لیے ضرورت ریاسے گ المبترا بني زِرِه بيح والله وحزت على دخي الله عند في ابني زره جارسو أنتي درسم ميں نيج والى اور وہ دراسم حضور اكرم صل التعليدوسلم كي خدمت مي سل كرحاح روست - أب سف ده درام سل كر حفرت بلال رصى الله عنه سد فر ما ياسم إزار سے خور شبو وغيره خريد لائيے - مجر تعنور عليم انسلام نے نكان كا خطبه رابطا جس كے الفاظ مبارك يرسقے: الحمد لله المحمود بنعمته المعبود بوحد ته الذي خلق الخلق بقدماته وميزهم بحكمته تَم أَنَا اللهُ تَعَالَىٰ مِعِلَ المِصاهِمَ أَسْبا وصهرا وكان مربك قديرًا ثم ان الله امرني ان انه وج فاطمة من على على اس بعمائة مثقال فضة أمرضيت يا على ـ

کے آپ جران نہوں کر بی بی صاحب نے بیکیا کہ دیا ، جو کہا میے کہا ، سشید کی روایات دیکھیے جن میں انہوں نے کمال کردیا ۔ بویکھنے جلاد آلعیون - اولیسی عفرائ ۔ تغییل کے لیے دیکھنے فقیر کی کتاب آئیدش سے منا ادھیتر نورافزا ۔ انہیں

(جمیع می مراللہ محرد کے لیے اس کی نعمت سے ساتھ جودہ وہ انست میں واحد معبود ہے اور اکس فے مخلوق کو
ابنی قدرت سے پرافرہ یا اور انھیں اپنی حکمت سے تجدا کیا بھرا اللہ تعالیٰ نے مصابرہ کونسب وصہر کا سبسب
بنایا اور تیارب قادر ہے۔ اس کے لبد مجے حکم دیا کرمیں فاطمہ کا نکاح علی (رمنی اللہ عنها) سے کردوں اور اس سے
پارسوم شقال جاندی مہر کے وض کوں دیمر کے سنے فرمایا) اے علی! نم اس سے راضی ہو)

اس کے لید مفرت علی سنے خلبہ کڑھا:

الحمد الله شكوا لا نعمه و اباديه واشها أن لا الله الآ الله و حدة لا شربك لسه المحاسة من الله و عدة لا شربك لسه من المحمد من المرابع و المحمد من المحمد من المحمد المرابع و المحمد المرابع و المحمد المرابع و المحمد المحمد

لائحدث شيئاحتى تلعانى -

(مرسد عم کے بغرکس سے بات ذکرنا)

اس کے بعد بی بی اُم ایمن رضی اللّه عنها مخرت فاطر رضی اللّه عنها کو لاّتیں اور بی بی صاحبہ کو گھر کے ایک کو نے بیں بٹھا دیا اور حفرت علی رضی اللّه عند گھر کے دوسرے کو نے میں بیٹے سفے حتی کہ مفود سرو دِعالم صلی اللّه عبد وسلم تشر لعیت لا سے ، اور بی بی فاطر رضی اللّه عنها کوفر ایا :

ائلنی بما - (یانی لائے)

بى بى سرم وصاست كيرون مين هي يحيي اكب باك من بى ال لا تين - رسول الله صلى الله عليه وسلم ف وه بالدسك كراس مين كل كى اور بى بى صاحب كوفرما يا :

يعجُ اس يا ني سے اپني جھا تيوں اور سر رچيني الله سيے۔

اورفرطاء

اللهم انى اعين هابك و دريتها من الشيطن الرجيم-

راے اللہ ! میں اسے اور انسس کی اولا دکو تیری پناہ میں ویٹا ہوں اور ان کے لیے شیطا ن رجیم

ہے پناہ جا ہنا ہوں)

لبده مجرفرايا:

ائتُونى بسماءُ (مَا إِنَّ لايِّے)

حضرت على رضى الله عنسف فر ما يا كم مين سمجر كيا كم يم بإنى ميرس سليم بوگا - اس سليم مين المثا اور بإنى كابيال بهلايا آپ سف اسے سے كوكل كركے بعا سلي ميں ڈال دى اور ميرس سليے وہى حكم فرما يا جر فاطمہ (رمنى الله عنها) كوفرها يا تھا -پچر ميرسے سليے وہى وُعاما نكى جو فاطمہ (رصنى الله عنها) كے سليے مانكى تقى - اس كے ليد ہما رسے ليے مشترك عامائكى، اللهم باداك فيهما و باس ك عليهما و بادك لهما فى شعلهما -

(اے اللہ اللہ ان دونوں میں اور ان دونوں کے لیے اور ان دونوں کے جماع میں برکت عطا فرما)

محرسورة اخلاص اورمعوز تنين رثيبين اورمجيح فرمايا ،

ادخل باهلك باسعرالله والبركة - لين اين الميكوالله ك نام اوراكس ك برك سعا ما م

ان دو فرن مخرات کالبتر مبارک برسے چرک اللہ عنها کالبستر مبارک کا تھا ، ایک مبل تھا جے سری طون کرتے تو اون کی جائے ہے۔ ایک مبارک برسے چرک کی طاحت کا ایک مبارک کی طاحت کرتے تو یا فون کی جانب خالی۔ ایک روز بی بی فاطمہ رض الد عنها نے سرکا ردسانت کا بسمل اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کم جارامحن برسے سے چرطے کا ایک بستر ہے جے ہم رات کو کا رام کرنے کے لیے بچھاتے ہیں اسی میں وون کو اونٹ کے لیے گھاس لاتے ہیں۔ کا پ نے فرایا ،

یا بنیتة اصب بری فان مولی بن عبران علیب السلام اقام صع ا مرأ ته عشوسنین له ما فواش الاعبادة قطوا نینة .

د بیٹی ! صبرکیج مفرت مولی بن عران علیہ اکتہام کا کبستروس سال کے حرف ایک قطوانیہ کی عباً تھی اورکبس)

ف ، قطوانير كوفركي تطوان كى طوف غسوبسب -

ولا دست و وصال فاطمر الربرا رضى الله عنها بطن اطهر سے یا نج سال بید بی بی فدیجہ رضی الله عنها کے حضوراکرم صلی الله علیہ وسلم کے دصال کے چھاہ بعد حضوراکرم صلی الله علیہ وسلم کے دصال کے چھاہ بعد حضوراکرم صلی الله علیہ وسلم کے دصال کے چھاہ بعد حضوراکرم صلی الله عنها کا دصال مجوار آپ کی کل عرب رک الحما میں سال تھی۔ آپ کے بیات دمنا قب ہیں۔

حفرت علی رضی اللّم عنه کی شها وت عفرت علی رضی اللّه عنه کی شها دن کُو فرمین نهو تی اور آپ کی محضرت عنی رضی اللّه عنه کی شها وت عفر مبادک ترکید شوسال تقی - آپ کی نما زِجنا زه حفرت حن رضی اللّه عنه نے بڑھا تی اور آپ کو رات کے وقت اندھیرے میں دفن کرکے بنوامیر کے دور میں آپ کی قبر اور کو پرتشیدہ دیا ۔ بھر حضرت جعفر صادی رضی المترعنہ پرتشیدہ دیا ۔ بھر حضرت جعفر صادی رضی المترعنہ

نے بنایا کر حفرت علی رسی اللّٰہ عنہ کا مزار اور فلاں جگہ ہے۔

و عضرت على رمنى الله عنه كى نماز بنبازه حضرت حسن رصى الله عنداف ان كحسب وصتيت برها في تحى -

حضر عليه السلام في حضرت على رضى الله عندس فرايا: عدم شنر لعث يبلك فيك مرجلان محب مطروكذاب مفتر-

(دوگروه أب ك وجب تباه وبرباد مول ك،

ا- مدے زائد مجت کرنے والے ۔

۲- آب پر جوٹ با ندھنے والے (مفری) [لینی مشیعہ اورخارجی وغیرے] کذا فی انسان العیون -
و تا ویل تِ مجید میں ہے کہ آبیت میں اشارہ ہے کہ انسان دو مختلف مبنسوں سے مرکب ہے ،

العسب حموف من سر اس کی ظاہری صورت عالم خلن سے اور اکسس کی روح عالم امرسے ہے ان کے در میان ن

نسب وصرکا درختہ قائم کیا گیا اس کی نسبت دُوج کی طرف ہے اور دوح اللّہ تعالی اور دسول اکرم صلی اللّہ علیہ وسلم سے

منسوب ہے - اللّٰہ تعالی کی طرف خسوب ہوئے کی ولیل آبیت و نفخت فید من دوجی ہے اور دسول اکرم صلی اللّہ علیہ وسلم علیہ وسلم کی طرف بنسوب ہوئے کی دلیل آبیت و نفخت فید من دوجی ہے اور دسول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی طرف بنسوب ہوئے کی دلیل بیر حدیث ہے :

انا من الله والبؤمنون منى .

(بي اللهس بنون اورمومن محمدس بين)

ائل الله اسى فاص نسب كى طرف منسوب بين اور ان كى صهرى دائت دوارى ان كى بشرت سے جے يا فى سے بيداكيا كيا۔ كما قال :

انى خالق بشرا من طبن فاذاسوّيته ونفخت فيه من روى ـ

(ب ترك مين في بشركوگارے سے بناكوا سے برابركيا بميزلس ميں اپني روح بيونكى)

ائس میں اللہ تعالی نے دوام جمع فرمائے عوام انسانوں کو اسی صبری رئے تدواری سے بنایا۔ اسی وجہ سے ان پر خواص انسانوں کو اسی صبری رئے تدواری سے بنایا۔ اسی وجہ سے عوام در کات سفلیہ کی طرف خواص انسانی وجہ سے عالب ہے۔ مثلاً سوق ، محبت (عشق)، طلب، دعکیے جائے ہیں اور الجل نسب پر دوحا نبیت کے خواص عالب ہوتے ہیں۔ مثلاً شوق ، محبت (عشق)، طلب، صلح مرام ۔ انسی اسباب سے بحضرات ورجات علیا پر فائر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالی قادر سے کروہ ان دو گروہوں کو دو منے مرابع سے منائے۔ حضرت جامی قدس سرہ نے فرمایا ، سه

قرب تو با اسباب و علل نتوان یا نت بر س بقرٔ فضل از ل نتران با فت ترجیم : تیراقرب اسباب وعلل سے نصیب نہیں ہونا ۔ سابقہ از ل کے بغیر اس کا منا مال ہے۔ ہر مقدود کا سوال اور اکس کی اُمبر اللّٰہ تعالیٰ سے ہی سے ۔

علله وَيُعَبُّلُونَ ادرمشرك عبادت كرتي در انحاليكه مِنْ دُونِ اللَّهِ اللهِ تعالىٰ كاعبادت العم تجاوز كرنے والے بين مّا لا بَنْفَعَهُ حُر اليي تيزوں كاعبا دت كرنے بيں جو اتحبين كسي قسم كا نفع نہیں دہتیں۔ النفع میسے البی سے کرحس سے بھلائی تک بہنچہ میں مدد ما صل کی جائے اوراسی کے وربعہ خریک ينيا ما سك - يمان يرخ مرا دب- اس كفيض فرو الله الله على كالفر ملك أورد بي الفين وه طررسنا تعليا لینی اگر ان کی عباوت نرکی مبائے تواضین ان سے سی قسم کا نقصان نہیں بہنچیا۔ اس سے امسنا م مرادیں ۔ اسی طرح مخلوق میں دیگروهٔ چیزی جران کے حکم میں ہیں اس لیے علوق میں کو ٹی سنے مستقل بالذات ترکسی کو نفع دیتی ہے نہ نعتمان کیے اور ظاہر ہے كر چۇسىنىقىل بالذات كىي كونىغ ونىقىدان زىپىغائے تواس كى عبادت سے كونى فائدە نهيى -اس رىسى معاملە كا اعتماد شهونا چاہے اور نہ ہی اس کی اتباع کر نی جاہے و گان الکافو اور کا فر کفرا ور حق سے عداوت کی و جبسے ہے عکلی س بندوں کی تربیت فرانا کے ساتھ ، لین وُہ کریم و نعمتوں سے اپنے بندوں کی تربیت فرانا ہے برطھی اُو ا متعلق ہے، تشیطان کا مدد گار - یہاں پر ظهیر مجعنے حظاهر بعنی معین و مدد گار ہے اور کافر سے جنس کافریا ا برجبل مراد ہے اس لیے کم اس نے رحمان تعالیٰ کی نا فرانی اور رسولِ خدا صلی اللّٰرعلیہ وسلم کی عداوت میں ا صرار پرشیطان . کی اعانت کی اور او گون کونبی علیه الت اوم کے سائف جنگ ارٹے پرا بھار نا وغیرہ بھی شیطا ن کی اعانت میں شامل ہے ري كنوشخرى سناف وأسلاء التبشير سے مادب اليي خرسنانا جي سي مردر وفرصت بو و كن نور اور كافرون كونار وغضب اللى سے ورانے والے - الاندار اليي خرسنانا حسين وراور خوف برق ل اسعبوب صلى اللَّه عليه وسلم! أب النبي فرات إمَّا أَسْتَمُ لُكُكُوْ عَلَيْ لِي مَن تم سے تبليغ رسالت بر كوپر نهيں ما بُكّا۔

ل بي قاعده بي حب سه ديوبندى، نجدى، مودو دى وغيرهم عمداً جثم بيتى كرت بي يا واقتى جهالت ك شكاريس ورز هم المبنت كمى نبي ولى كومستقل بالذات نفع ونقصان كا ما ك نهيس بنا تے بلكمستقل بالذات مانے والے كوهم بهى مشرك اور به دين كتے بيں - بجده تعالى هم المبسقت ميں كوئى ايك فر دمجى ايسا نهيں - يه ان لوگوں كا بهارسے اوپر بهتان و افر أسب كربر يلوى انبيا دعليهم السلام اور اوليا وكوستقل بالذات نفع ونقصان كا ماك مائة بين - بال بم بفضله تعالى اسخيں الله تعالى كم مجوب بندسے مان كر اسخيس الله تعالى ك افن وعطا سے نفع ونقصان كاسبب اور وسسيلم مائة بين اور بهى اسلام كافيا بطرب، ولكن الوبا بيتر قوم لا لعيقلون - اوليي غفرله تبلیغ رسالت کااضاف مم ف سالقہ جملہ و ما ارسلناك الن كا وجہ سے كہا ہے مين أجر اجراور مرودى جو تمعارى طرف سے على السلام يونكة تبليغ اسكام رجم سے مال طلب كرستے بين اس ليے ہمان کی اتباع مہیں کرتے۔

ف : بروه فائده جوانسان كومل كرف يرماصل بواسے اجركة بين وه ونيوى بويا أخروى-

إِلَّا مَنْ شَا وَ مُروه جواراه و مرك أَنْ يَتَكُونَ إِلَىٰ مَ بِيِّهِ سَرِينَالًا ٥ إِنْ رب تعالى كى طرف راہ بنا تے ، لینی اسس کا مقرب ہو یا اس کے نقرب کا مثلاثی ہواس پر ایمان لاکر یا اس کی اطاعت کرے ، جیسا کر میں تہیں اس کی دعوت دیتا ہُوں، لینی میں تم سے صرف یہی چا ہتا ہُوں کہ تم ایمان قبول کر وا در اللہ تعالیٰ کی الحاعت رئے رہے۔ کرو اگرتم میں سے مجھے کو اُن اس کی مز دوری دینا چا ہٹا ہے تو میری مزدور کی میں ہے کہ میری دعوت قبول کرلے اور ش مجھے تمہا رے اجرو مال کی عزورت نہیں اس لیے کہ مرے رب تعالی نے جکھے مجھے عطا فرمایا ہے وہ بہت ہے اور میرا اجرو تواب ان کے إل مقررہے كيونكه قيامت ميں جهاں وہ اپنے نيك بندوں كواجرو ٹواب عطا فرمائے گا۔ پنجيبروں كوهبي ا جرو ٹواب عطافرہا ئے گا۔

ف : يهان استننا منقطع ب-ابعن ير بُواكمي تم س اين يهال كاسوال منين كرتا ، يان تم س كوئي

محض رضائے الی کی طلب رِجبنا جا ہے وے تریس اس سے منع نہیں کرتا۔

تاولات خمید می ہے الامن شاء ان متحل نا برد الله تعالی وین ك فرت محموف الله الله الله الله وین ك فرت محموف الله اوراكس برخرچ كرك يا س كيفليم كرك إلى من يته اپنے بروروگار ك تُرب ومنزلت ماصل رنا جا ہا ہے۔ اس لیے مشایخ کرام نے فرایا کہ سالک کوا فاعت سے جنت اور بزرگوں کی تعظیم و تکریم سے قرب اللي نعيب برتا ہے -

مستسلم ؛ فترحاتِ مكيّم مِن فرماياكه واعظ كو وعظ وتقريب أحرت لينا بها رے نزديك جا نز ہے اور حلال روزی کے طالب کویر اجر صلال ہے اگر میداس کا ترک انصل ہے۔

مر مد توضیح وعظوتقرر برا جروقیت لینے کی حکت برے کر دورت الی الحق امارہ کی مقتصی ہے ، اسی لیے مرنى عليمالسلام في دعوت ن كونت باربا فرما يا ،

ان اجرى الله على الله -

(میرااجرو ٹواب اللہ کے یا ں ہے) اس سے معلوم ہواکہ ہرنی علیہ السلام نے دوت کواج ومزدوری ظاہر فرمایا ، اگر چے مخلوق سے نہیں بلکہ خالق مستنلمہ ؛ اس سے ثابت ہُواکہ ا زان واقامت ، تعلیم و تدریس ، فقرو قرآن اور اس کے پڑھنے اور جج اور بنگ اوروعظو تقریر پر اُمجرت ، تنوّاہ ، نذرانہ وغیرہ لینا جائز ہے کیونکہ آج کے زمانہ میں دبنی امور میں رغبت گھٹ گئی ہے اگر امجرومز دوری تنوّاہ کومنع کیا جائے تو دین و اسلام کاکام رک جائے گا۔

مستنگیر : اگر پیرشرعی امورکو ظا سرکرنا وا مب ہے لیکن وہ اجر و تنخواہ اور نذرائے کے بغیر نر بتائے تر بھی جائز ہے۔ مثلاً مفتی ، معلم (مدرسس) ، امام (بیش امام) وغیر بم کواپنی ڈیو لئ کی اوائیگی وا جب سے لیکن اگر وہ اپنی ڈیو ٹی بر تنخواہ وغیرہ لیس نو بھی کو لئ حرج نہیں۔ کما فی الکرا نی وغیرہ (رمٹر رم بخاری) وغیرہ ۔

مستعلمہ ؛ فُسّال ﴿ متیت کو منلانے والا ﴾ اگر کمسی بین سوائے اس کے اور کوئی نہ ہو تو وہی خسل ﴿ میت) کے لیے متعین ہوجانا جا جنا ہے تو اسے اجروم (ووری نہیں لینی چاہیے۔

المعرال المعرال المحتمل المحتمل المحتمل المحتمل الكون كالم بين الداس دات برتوكل كيم وبهين داره سه المعراك المحتمل الم

مستعلم و مذكوره بالاعقيده فرض ب اوربرايمان كى مرالطب ب- الله تعالى ف فرايا،

وعلى الله فتوتحلوا انكنتم مؤمنين ـ

(اورالله تعالى پر توكل كرو اگرتم مومن بو)

مستعلم اس کے علاوہ جرقلب کوسکرن اور اضطراب و پریشا نے سے دوری حاصل موتی ہے وہ تو کل کے کمالاً سے سے دو کرکے کمالاً

مستمله ، داسطی نے فرایا جوغراللہ کی وجرسے اللہ تعالیٰ پر ترکل کر تاہے تر اکس کا توکل خدا پر نہیں بلک ویراللہ

ر رصب یہ ہم مرف تو کل پر عمل کرنے سے سنت کے عامل ہو سکتے ہیں یا کسب معالی سے ؟ پر سوال حفرت ابن سالم رحمہ اللّ سے ہُوا ، کب نے جوا با فربا با کر حقیقی تو کل تو مرف رسول اللّه صلّی اللّه علیہ و اللّه وسلّم کو حاصل بُوا اس مرتبہ کو حاصل کر نا معولی بات زیمتی اگر حضور علیہ السسّلام کی طرح ہر کو ئی ما مور ہوتا تو کو ٹی بھی بُورانہ اُڑ تاکیونکہ صفحت با ال سے ان کے حقیقی تو کل کی تا ب متی جب وہ تو کل کے مرتبہ سے کر سکتے تو بھیرا اُنہیں کسب معالی سے کا حکم بھی ہوا تاکہ رسالت بنا ہی رصل الله عليه وسلم) كى دوسرى سفت سے محروم زره جائيں - اگريد دُوسراحكم نه ہوتا توسب كسب مكم اللي كى افرما نى ك محرشع ميں مجرجات -

ف عوام كا وكل يرج كرجب كجر مط توستكركري اورجب رفي قرمبركري واور فواص كا وكل يرب كرجب كم مل قراليس اورجب و المراس والمركزين و

اولیائے کرام کے لیے اللہ تعالیٰ الیے اسب آسان فرما ہے جہاں ان کا وہم و مگان مجی منیں ہوتا ، اگر ج تطبیعت معنی او تات ان کے اسباب تیا رکزہ ہرنے ہیں کے ان ان کرمی اللہ تعالیٰ اَسان فرما تاہے -

بن اوی حال میں اصفیاء کا تو کل میر ہے کہ پہلے وہ اپنی اُر زو ٹمین تم کرتے ہیں ، اس کے بعد وہ اس کی طلب کرتے ہیں اطبیعث در طرح ہے تاب کا تو کل میر ہے کہ پہلے وہ اپنی اُر زو ٹمین تم کرتے ہیں اس کے بعد وہ اس کی طلب کرتے ہیں اطبیعث در طرح ہے تو سنیس اور تا)

. و سن کامل تو کل کام ہے کو صبحان اللہ ورزان کے فلب پرنسی تسم کا بوجھ نہیں ہوتا) مگست کامل تو کل کی علامت اس شیر خوار بچے کی ہے کہ اسے اپنی ماں کے سواکو ٹی جائے پناہ نظر نہیں اُتی ۔ ایسے ہی سائک کا کام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سواکس کو ملجا و ما ڈی نہیں تجتا۔ نتنوی متربین میں ہے : سے ا نمیست کیے از توکل خوب ٹز

میست ازتسلیم تود نمیوب تر

۲ طعست ل تاکیرا و تاپردیا نبود مرکبش حب نرکر دن با با نبود س پورفضول گشت و دست دپا نمود در عنا افت د و در کور و کبود

م معال تعزیم و مشیر خواه گفت" المخلق عیال للاکه " گفت" المخلق عیال للاکه " هم انگراه اذ اسمان با رائ و بدم قراند کو زرهت نان د بد

توجه : ١- وكل سربركوكى مل بنيل اليم ورضاسيه في خوب تركونى كام نهيس -٧- يهي كوكيا بيواه كي بورنبواس كي سوائه باب كر كردن ك اوركون سوارى نهيس -١٠- حب برا بوا وديا تقد باؤس بالئة توتكليف بين طِرا اوربريت ينول بين مبتلا بوا -

۷۷ میم حفرت کے عیال اور شیرط ہنے والے فرمایا ۔ رسول الله صلی الله علیہ کو ہے فرمایکے طاق اللہ تعالیٰ کا میں ہے ۱۸ میں خاصری داری فضال سرخمسان سے کہ شریختی ہے وہی اپنی جسی سری والم فرر کی کی مالی و سیسین می می اس کا در اس کی حدکتے ہؤئے اس کے ہرفقعا اواد ہروم و گان سے تنزیر بیان کیج اس کی میں اس کا نعمتوں کی شکدگزاری کیجے۔

عدیث شرافیت میں ہے:

من قال كل يوم سبحان الله وبحمدة ما ئة مرة غفرت ذنويه و لو كانت

حثلن بدالبحور

نی علیہ السلام نے فرمایا کہ چٹی دن میں نٹر باد حمد وتسبیح کا در دکر تا ہے اس کے جبلے گن ہ معاف ہوجاتے ہیں اگر چر دہ ممندر کی جبائک سے رابر ہوں۔ (کذا فی نتج الرحمٰن) معرف ا

ا كاستواء بمن استقرار وتساوى اوربالذات شے كامعتدل ہومًا يحب يدلفظ على معتمدى ہو حل لغات تراستبلاً وغلبہ مے منى ميں استعال ہومًا ہے - دكذا فى المفردات)

یمان مین معنی مراوی ملک وسلطان سے کنایہ ہے تعنی وہی عرکش اور اس کے ماسوا کا مالک ہے عرش کی تحقیقی اس لیے کہ وہ تما ما اس کے کہ وہ تا اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے اس لیے کہ وہ تما ما اس اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے اجرام عوب وسفلیراور اسمان و زمین سے درمیان ہرشے کو بیدا فرایا - یر اسنے والے مضمون کی تمبید ہے۔ واذا قبل لھم اسجد واللز حسن (اورجب انھیں کہا جاتا ہے کہ رجمان کو میجہ ہرو) میں اشارہ ہے کہ استو او فرکور میں مرتبہ رجمانیہ کی تعیین ہے ہے کہ رجمان کو میں اشارہ ہے کہ استو او فرکور میں مرتبہ رجمانیہ کی تعیین ہے۔ فسنسمکن ہم بعد کی بعد کے متعلق ہے لوئی مرتبہ میں بعد ، وقوت مرحبہ میں بعد کی متعلق ہے۔ اس کے علا وہ اور بھی بہت می مثالیں ہیں لینی خلق واستر اُسے معانی خبیر سے کہ چھے کیونکہ وصفات مرحبہ بانیا ہے۔ کما قال ،

و لا ينبعثك عثَّل خبير (جَيرِجبياتمين كونْ جَرِهُ وسدسكا)

اور فرمایا :

وما يعمله تاويله الأالله.

(اس کا اویل مرف الله بی جاتا ہے)

ت ؛ لبعض نے اس کا مطعت والرا سخون بنا ہا ہے۔ اب منی یہ ہر گا کدوہ منی راسخین ہی جا نے ہیں۔ فلہ ڈا ان سے سوال کیچیئے۔ استواد علی العربیثی کی تعیق مہلے سور و اعواف ، پونس ، لطما میں تفصیل سے تعلی ہے۔

مو من فرات کو اسلطان کا کوئی سکان سے کو جب ستم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سلطان اعظم ہے اور سلطان کا کوئی سکان کے می سکا کوئی سکا کا کوئی سکا کا کوئی سکا کا کہ سکت میں ہوری نہیں جہاں جا کر رعایا ابنی خودریات وجا جات بیش کرسکے ، وہ مسکان سے مزہ ہے اس کے ایک ایسا مرتبہ بتایا جے عرکس سے تعبیر کیا جا تاہے اس کے فرایا استوی علی العن ش قاکہ بندے اس کی طرف ابنی خروریات لے جائیں۔ اس میں بندوں پر رحمت کا انہا رہے نزید بندوں کے عقول کے مطابق ہی ہے ور ندوہ ہمیت ہوان و ششدر رہتے۔ اور بھر بندوں میں قلب کو ذوجہۃ بیدا فرایا کہ وہ ہر اس نے کوقبول کرتے ہے جو جہت والی ہو ، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے جہتیں بیان فرائی میں مجمی قوقیت لئے میں احاط کما قال ،

ترجر: جال مزعيروم الأسب-

أينما تولوا فثم وجها لله-

ادرفرمايا:

ترجه: الله تعالى آسان دنيا كى طرف بارارب جي-

ينزل مبناالى سماء الدنيا-

اور حفر رعليه السلام في فرايا:

ترجر: بي تكب الدُّرتا لي تمارك قبلرس مع-

الالله في قبلة احدكم

(بے شک اللہ تعالی تمارے قبلہ کی جانب میں ہوتا ہے)

خلاصه يكما لله تعالى في جداموركوا عيان ك ليه نهي مبكر مراتب ك ليه بدا فرايا-

وا ذا قین کی کھی ہے۔ ابل شرک کو کہاجاتا ہے است جون و انداز سے مازکو سورہ اللہ شرک کو کہاجاتا ہے است جون و انداز سے مازکو سورہ کی است کے لیے است کے است کے لیے است کے لیے است کے لیے است کے لیے دہ ذات جس نے ابنی دعمت سے موجودات تو پدا فوایا تھا گؤا مشرکین نے کہا قد کما السر تحمل و مان کیا ست ہے یا دہ کون ہے اکمون کو العقول دونوں کے لیے است معال ہوتا ہے ۔ یہاں پرام سمی سے سوال ہے جواس نام سے موسوم ہے اور سوال اس لیے کیا کہ دہ مشرکین اللہ تعالے کا بینام مندی مبال ہوتا کا اللہ تعالے کا بینام مندی مبال مباسنے تھے اگر چرکت ہے۔ اب بعد میں موجود تھا کہ رحمٰی مجی اللہ تعالیٰ کا نام ہے یا وہ اس نام کو مباسنے ترتھے کیکن بینام مندی مباسنے تھے اگر چرکت ہے۔ یہاں کا مام کو مباسنے ترتھے کیکن مباسنے تھے اگر چرکت ہے۔ یہاں مباسنے تو تھے کیکن کے است میں موجود تھا کہ رحمٰی مبال تعالیٰ کا نام ہے یا وہ اس نام کو مباسنے تھے اگر چرکت ہے۔ یہاں مباسل کے است تو تو تھے کیکن کے دور است کا مباسنے تھے اگر چرکت ہے۔ یہاں مباسل کے کو است کی کو کون کے دور است کی کے دور کی کون کیا کہ کو کون کے دور کی کے دور کون کون کے دور کی کون کے دور کون کے دور کی کون کے دور کی کیا کہ کون کی کون کون کے دور کون کی کون کون کے دور کون کی کون کیا کہ کون کی کون کے دور کی کون کے دور کون کی کون کے دور کون کی کون کے دور کون کی کون کی کون کے دور کون کی کون کے دور کون کی کون کے دور کون کی کون کون کی کون کے دور کی کون کے دور کون کی کون کے دور کی کی کون کے دور کی کون کی کون کے دور کون کی کون کی کون کی کون کے دور کون کی کون کے دور کی کون کی کون کے دور کی کون کون کی کون کی کون کے دور کون کی کون کی کون کی کون کون کی کون کون کی کون کی کون کون کے دور کون کی کون کے دور کی کون کے دور کون کی

ان کاخیال نفاکرانس کا اطلان غیرالله بریمی بوتا ہے جیسے سیلمۃ الکذاب کو" رحان الیا مر" کتے ہیں اور شرکین اس ک می کذیب کرتے تھے اسی لیے غلطی کھا گئے ہیں اور مرغیراللہ لعنی" رحان الیا مر" کی عبادت کا بھی۔ اور یہ اسستہزا ڈکتے تھے ، جیسے منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استہزاء کرتے تھے۔ کما قال تعالیٰ:

ولئن سألتهم ليقولن انعاكت نخوض ونلعب -

منافقین نے سوال کے جواب میں دوغلطباں کمائیں اور دعوٰی کیا کم وہ اپنے قرل میں سیم بیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی یجذیب فرائی - کما قال تعالیٰ ا

إلى الله واياته كنتم تستهزوون -

﴿ فرما سَيْ كَانِمُ اللهُ أور السَّ كَايَات كِيمَا مَقَدَاسَتِمْ أَوْ وَكُنْتَ مِو)

منا لطر کا مرتجب منظم کے کلام سے معلوم ہواکبونکہ ہرکلام کی مثل اور نفتین تھی ہوتی ہے ، اور یہا ن فقیص موجود ہے کہ اسے منا بقر اِ آئے اللہ کا منابقر اِ آئے اللہ کا منابقر اِ آئے اللہ کا منابقر اللہ کا منابقر اللہ کا منابقہ اللہ کا منابقہ کی جائے تکذیب ٹیکتی ہے (کذافی العقد الفرید للعلام ابن طلحہ)

اَ لَسَاجُ لَي لِمُا تَا أَمُونَا كِيامِ مِه مُرِي اس كے ليے ص كاتو ميں كم فرمانا ہے وہ تواسے جانے ہى نہيں۔ عاذا استنهام أسكارى ہے۔

خلاصی یکهم رحمان کوسیده برگز نمین کریں گے و زّاد همرُ نفور آ اور جان کے سجدے کا عکم بڑھا تا ہاں کے ایمان کی نفرت سے ۔ نفود بھنے انزعاج عن الشی و التباعد لینی ایک شے کا ووسری شے سے وُور جزناً ۔ اکس کی نفیر آیر خلو مزد هم دعائی الآفوادا ہے۔

مستملم ؛ جوسرے سے رہن سے ناواقت ہے یا اسے جانتا ہے ایکن اس سے ایسا قرل و نعل صاور ہوتا ہے ج

کا فرد ں کے افعال واقرال کے مشاہر ہے ، تووہ جمی بالا تفاق کا فرہے - دکذا فی فتح الرحمٰن)

همت المراد اس كامثال صنم (بُت) كوسجده كرنايا قرأن مجير كوگندگي مين دالنا يا كفرير كلمات بُكنا مير يجي با لاتفاق كفرى -ميونكه ريمي كلذيب كى علامت ہے -

ف ؛ حفرت منیان توری رحمالله حب مین اکیت برشعة سفة تو اسمان کی طرف سرا تھا کرم من کرستے ، اللهی نم ادنی خضو عا ما نما اد اعداك نفودا -

(یا اللی ا میرے ختوع و خضوع میں آنا اضافہ کر عتبنا رشمنوں کو دین سے نفرت ہے)

ا عنى بكثرة السبجود -

﴿ كُورْتِ مِج دے ميري معا دنت كينے ﴾

مستعلم ، فع الرحن مي ب كرمجدات الاوت مين ايب مجده اس أيت برسب -

ف : جناب كاشنى رحم الله ف فرايا ، سجات الدوت قرآن كابيسا توان سجده جديده الم اعظم دحمدالله كالمهب ب الكين الم مثن فعي رحمدالله كانزديك يرا مشوال سجده ج-

ت ، فوحات میں اسس سجدہ کا نام مجدہ نغور وانکارہاس کیے تلادتِ قرآن مجید کے بعد سجدہ کرنے سے مومن کا فروں سے متاز ہوجاتا ہے اس لیے اسے سجدہ امتیاز مجبی کہاجا سکتا ہے۔

اس میں دوری بار الله اکبوله کارن ہے (ادائی الزائری) یکی یہ البیل سے ایس مار دول برق بال الکی اس کی مست کھی ، اگرتلاوت کے وقت سجدہ زکمیا جائے تو یہ قضا ہوگا جیسا کہ قاضی البریسعت رحمداللہ نے فرما یا لیکن اس کی قضاد فی الفروخ ردی ہے اور اسے قضائجی نہیں سمجھا جائے گا، اس کی تاخیر مکروہ نہیں ۔ (کذافی کتب الاصول الفرق ع) امام ملیا وی رحمہ اللہ نے واللہ عن تاخیر مکروہ ہے وہی صحیح ترہے (کذافی التجنیس) امام قبست ان رحمہ اللہ نے امام میں واللہ حل سے مرد لالت کرما ہے کہ سجدہ مون رحمان کے لیے ہے اگر غیر اللہ کے لیے سجدہ اپنی شرح میں ذکر کیا اسجی واللہ حلن بر حکم ولالت کرما ہے کہ سجدہ مون رحمان کے لیے ہے اگر غیر اللہ کے لیے سجدہ

روا ہوتا زعورت کو حکم ہوتا کہ وہ اپنے شوہر کو سحدہ کرسے۔

مستعلم ؛ شمس الاترسرشي رحمد الله في الما : تعليم كورغير الله كرسيده (عبادت) تعرسه -

متلہ ، يرجو موا علا كر أ كُ مُك كر زمين كو جُواجانا ہے حوام ہے [أن كے يا تقباؤں كُومنا جائز ہے] حضرت صدرالشہدرجم اللہ نے فرائی :

سیدہ تعظیمی حرام نہیں (مروہ ہے) کیزکداسے سجدہ تحیۃ سے تعبیر کیا جا اسے اور تحیۃ کے طور سجدہ بمنز لہ سیام کے ہوتا ہے۔ لکین اکس سے لازم نہیں کداسے لروہ علی میں لایا جا ہے کیز کد سجدہ تحیۃ اسے اور اسلام کے ہوتا ہے۔ لیکن اکس سے لازم نہیں کداسے لروہ تحیۃ نیا اسلام علیک کے قائم مقام تھا جسے تعظیاً کھڑا ہو المحقۃ بیسے معلیہ اسلام علیک کے قائم مقام تھا جسے تعظیاً کھڑا ہو اور مصافحہ اور جا تھ جب منا وفیرہ لوگوں کی عادات میں شامل ہے اور وہ انہیں تعظیم و تحریم کے طور کیا جاتا ہے۔ جب اسلام کے جائیوں کا واقعہ ولالت کرتا ہے۔ کما قال تعالی : و خروا لدہ سج تیں ا۔

مسكلر؛ بادشاہ وغیر كے ليے سرعبكا ناكروہ بي كيونكراس طرح بهودسے مشابهت ہوتى ہے جيسے طاقات كے معافی كے بعد لينے ہائتہ بيئو مناكروہ بي كيونكر بولس كے سائق مشابهت ہے۔ مست ملیم : تجدد نعم مین حصولِ فعت کے دقت مشکر کے سیدہ بیں اٹمہ کا اخلات ہے ۔ تعرت امام اعظم ابر حذیدہ اور امام مالک رجم کا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : سیدہ مشکر کروہ ہے ۔ زبان کے ساتھ حدوسٹکر کمنا کافی ہے لیکن ا ما م ائر پوسٹ و محدر جمااللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ میں امام اعظم رحمہ اللہ سے اخلاف کرتے ہوئے فرما یا ہے کر رہے ہوئے تکر قربت اللہ کا مرحب ہوتا ہے ۔ ادرامام شن فی واحدر جمااللہ کے فرمایا اللہ کے نام مسئلہ میں امام اعظم دحمہ اللہ سے اس کا دبی طریقہ ہے ہوئے قلوث کا ہے دیکن اسے نما زبیں مہیں کیا جاتا ۔ (کذا فی فتح الرحمٰن)

مستلیم والم زاہری فرش قدوری میں ذکر فرمایا ہے ، سجدے یا نی بیں :

ا- سجدة صلاتيه ، يرفض ب-

۲ - سجدة سبو اور

٣ - سجدهٔ تلادت ، ير دونوں واحب بين -

م - سجدة نذر ، يرممى واسبب عداس كاطرفير يرب كرك :

لله علی سجیلة تلادة (الله مع ليه مجريسيدة تلادت ب ماكرات تلادت معيد نبير كيامات كاتوسيده

واحب نہیں ہوگا۔ امام ابرهنیفر اور امام ابر برسف رجمااللہ تعالیٰ کا اس میں احقاف ہے۔

۵-سجدهٔ مشکر ، امام طحاوی فرائے بین کرام الرحنیفدر تراللہ سے منقول ہے کہ میرے (او حنیفن کے نزدیک سیحدہ کی نزدیک سیحدہ کی نہ منسب ہے دریک ہے تزدیک سیحدہ کی نہیں۔ سیحدہ کی نہیں محد میں بیان مباح ہے تیکن بدعت نہیں۔ امام محد دمم اللہ نے فرمایا کہ رسجدہ کروہ ہے تیکن حصولِ نمت کے وقت اور تکالیف کے دفع ہو جانے کے بعد سجدہ میں متب

ا مام شافعی دحمہ اللّٰہ نے فرمایا کریجہ ہو سنگر کا طریقہ پر ہے کہ قبلہ اُن جو کرسجہ ایز ہوجا ئے اور سنگر کرتے ہوئے تسبیع پرشیصے اس سے بعد الله اکدر کتے ہوئے سراٹھائے ۔ میکن ابنے سبب ایساسید ہ شکہ قربت اللی کا موجب سنیں۔ تاہم مکروہ بھی نہیں۔ یا ں نماز کی فراغت رسیدہ کرنا مگروہ ہے کیونکہ تبال اسے سنّت یا وا جب بھیں گے ، اور ہروہ مباح جس سے سنّت یا وجوب کا احتمال سیسلہ ہم جائے وہ فعل کروہ قرار دیا جا تا ہے۔

خلاصہ ید کر مجدة مشکر عباتر ملکومستب ، واحب بحی نہیں اور مکروہ بھی نہیں۔ دکما فی شرح المنیت) ت بشکر عشق بنہ جہد وائما بر خاکس

جنگر حتن بنه جبهر دانما بر نفاکب که نعمتست نخور د ست ساکن افلاکب

توجمه اعشق کی نعمت رشکارز کے طور پر پہشے مٹی پر ماتھا ڈگر می کھونکہ یہ کو فعمت ہے جو ابلِ افلاک کو نصیب نہیں ۔ اے اللّمرا بمیں اندھیرے اور دوشنی میں اپنے در بار کا متوا ضع بنا - (آمین) بَبُرُكَ الَّذِي يَجْعَلَ فِي السَّمَاءَ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيهَا سِرَجَّا وَّقَمَرًا مُّنِينُرًا ٥ وَهُوَا لَّذِي جَعَلَ لَيُلَوَ النَّهَا مَ خِلْفَكُمَّ لِمِنُ أَرَادَ أَنُ يَلَّكُرَّ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ٥ وَعِيادُ الرَّحْلِ الَّذِينَ شُونَ عَلَى ٱلْأَكْمُ ضِ هُونَا وَإِذَ إِخَاطَبُهُ مُوالْجِهِ لُؤُن قَالُوُ اسْلَمًا ٥ وَالَّذِينَ يَبِينُونَ لِرَيِّهِ سُجَّنَّ اوَّقِيَامًا ٥ وَاتَّذِينَ يَقُوُلُونَ لَيَهَا لَهُ عَنَا عَذَابَ جَهَلَمْ فَرَانًا عَذَابِهَا كَانَ غَرَّامًا قُطِّ إِنَّهَا سَآءَتُ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ٥ وَالَّذِيْنَ إِذَّا ٱ نَفَقُوا كُوْ لِيُسْرِفُوا وَكُوْ لَيَفْتُرُو وَكَانَ بَيْنَ وَلِكَ فَوَامًا ٥ وَالنَّذِينَ لَا يَنْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا أَخَرُ وَلَا يَقْتُلُؤَنَ النَّفْسَ الْمَرَى حَرَّمُ اللَّهُ إِلَّا الْحَقِّ وَلَا يَزُنُونُ مَنْ أَوْمَنُ يَقَعْلُ ذَٰ لِكَ يَكُنَّ ٱثَا مَّالٌ يَضَعَفُ لَهُ الْعُكَا الْ 'الْفِيْكَةِ أَوْيَخُلُلُ فِيهُ مُهَانًا ٥ إِلَّا مَنْ تَابَ وَأَمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَتِكَ يُبَرِدَ لُ للْهُ سِيّاً يَهِمُ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللّهُ عَفُورٌ ارَّجِهُ ٥ وَمَنْ مَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يُتُوبُ راكي اللهِ مَتَابًا ٥ وَالَّذِينَ كَا بَتُهُ كُونَ الزُّورُ كُو إِذَا مَرُّو إِبِاللَّغَوْ مَرُّوا حِكَامًا ٥ وَالَّذِينَ إِذَا ذُحِيرُ وُ إِبِالْيَتِ مَ بِيْهِمُ لَوُ يَرِخِرُ وُ اعْلَيْهَا صُمًّا وَّعُنْيَانًا ٥ وَالْكِذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَاهُم كَنَا مِنْ أَنْ وَالْجِنَا وَذُيَّ يَٰتَلِنَا قُرَّتُهَ اعْيُنِ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ٥ أُولَلِكَ يُجُزُونَ الْعُرُفَةَ بِمَاصَبُرُوا وَيُكَتَوَنَّ فِيهَا تَحِيَّةٌ وَسَلَما ٥ خَلِرِينَ فِيهَا مَحَسُنَتُ مُسْتَقَرَّ اوَّ مُقَالً قُلْ مَا يَعْبُوُ أَبِكُوْ مَ إِنَّ لَوْ لَا دُعَا وُكُونُ فَقَنْ كَنَّا بُثُمُ فَتُونَ بَكُونَ لِسزَاهًا ٥

توجہہ ، وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے آسمان میں بُری بنا ئے اور اکسس میں جراغ اور نورائی چاند
رکھا اور وہی ہے جس نے دات اور دن کو ایک دوسرے کے آگے یہ بھے آنے والا بنایا اس کے لیے تصیعت
حاصل کرنے کا ارادہ کرنے یا شکر کرنا چاہے اور دہمٰن کے وہ بندے جزمین پر آسمہۃ چلتے ہیں اور حب جابل
ان سے گفت گو کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں سلام ہے تم سے ، اور وہ جردات گزارتے ہیں اپنے رب کے
سجدے اور قیام کرتے ہوئے ، اور وہ بارگا ہی میں عرض کرتے ہیں اے رب ہما رسے جہنم کا
عذاب چھر دے مث ک اس کا عذاب گلے کا ہا رہ بے شک وہ بہت ہی بری طہر نے کی جگرا ور بری
قیام گاہ ہے اور وہ تو بی مقدر ان کا غری ان
وونوں کے درمیان میں اعتدال برہے اور وہ جو اللّه تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت بہیں کرتے
اور جس کی اللّه تعالیٰ نے حرمت فرمائی اسے ناحی قبل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور وہ جو یکام کرتا ہے
اور جس کی اللّه تعالیٰ نے حرمت فرمائی اسے ناحی قبل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور وہ جو یکام کرتا ہے
اور جس کی اللّه تعالیٰ نے حرمت فرمائی اسے ناحی قبل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور وہ جو یکام کرتا ہے
اور جس کی اللّه تعالیٰ نے حرمت فرمائی اسے ناحی قبل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور وہ جو یکام کرتا ہے
تو مرزایا ہے تکا قیامت کے دن اس پرعذاب بڑھایا جائے گا اور وہ ہمیت ہاس میں ذلیل وخوار ہو کر

کو علی اور تنگری بخرت خرد برکت والا ہے ، فیاض ہے ،اس لفظ کی تحقیق ہم نے سورہ کے بشروع میں کھودی کے مسلود کا ذکر ہے مسلود کی مسلود کا دکر ہے مشکل بروج وسین اور مسلود کا دکر ہے مشکل بروج وسین اور مشکل بروج وسینا دائے کے مسلود کا دکر ہے مشکل بروج وسینا دائے کی خیران ہوئے اور خیران ہوئے کا اور میں اور میں اور میں کو اور میں اور میں کو اور میں کو ایک میں اور میں کو اکب سبعہ (ساست سادوں) کی منزلیں ہیں اور سورج کے تعمیں ورجے ۔

الم و ج کے اسمار ا - حمل ہے۔ وُ اللہ و ج زا ہے۔ مرطان ۱۵ - اللہ ہے - منبلہ ۱۵ - میزان ۱ - منزب ۱۵ - قراس ا - جدی ۱۱ - دلو ا - حوت

حل وعقرب مریخ کے اور اور میزان رہو کے اور جزا وسنبلہ عطار دے اور مرطان قرکے اور اسدسوں ہے اور میں ہرائیے اور قرت مشتری کے اور میں ان میں ہرائیے اور قرت مشتری کے اور میں ان میں ہرائیے تین تین شادے ہیں :

(۱) حمل ۲۰ (۲) اسد کوس کاربر ؟

(۱) گور ۱ (۲) مستبلهٔ (۳) جدی ارضیه ؟

(۱) جرزا ا (۱) میزان (۱) ولو برانید ؟

(۱) مرطان (۲) عقرب، (۳) حوت مائيه .

ف ؛ ہرمزل کو بُرج سے اس بلیے تعبیر کیا گیا ہے کہ بروج بہنے قصور (مملات) - پیؤنکر جارت ارگان کے سلیے ہرایک کی منازل اونچی اونچی ہیں جیسے مکیں مقیم میں اوراس کا استعماق تبرج سے ہے بہنے ظہور ا

ف ؛ حضرت حن ومجا مدوقیادہ وقمهم الله نفالی نے فرمایا کم بروج بڑے ستار کان کو کہا جاتا ہے۔ جیسے ذہرہ ، سمیل ، مشری ، سماک ، عیوق وغیرہ ۔ ان کی لوانیت اور حشن اور دوشنی کی وجہسے انفیں مذکورہ نا موں سے بیکا را جاتا ہے ۔ الابرج مجھے دوا برؤوں کے درمیان کی وسعت ۔ ہم نے بروج اور ان کے اسما سورہ یونس کے اوائل میں بیان کے ہیں ۔ .

قَرَجَعَلَ فِيهِا اورم نے بنائے بروج میں ذکر اسمان میں ، کیونکہ بروج قربب تریں ۔ فالمذاضمیرانس کی طرف نوٹا از اوہ موزوں ہے اگر چا انسساء کی طرف ہوتا ایجا سے ۔ بیسر آبھا جراغ لین سورج ۔

ان مراغب رحمہ اللہ سنے فرایا کہ السواج وراصلی وہ بصے فتیلہ کے ذریا ہے روشن کیا جائے ۔ بھر حل لغات برروشی والی شے کو سواج سے تعبر کیا جائے دگا۔ یہاں پرسورج مراو ہے ۔ جنائی دوسرے تعالی برفوایا :

وجعل الشمس سراجا. (اوربايا سورج كوسراج)

اورسورج اوربرسد سارون كوسوج و مصابيح كشبيردى جاتى ب كماقال تعالى:

ولقد ش يتنا السماء الدنيا بمصابيح.

(اورم ف اسمان كومصابيح سے مزين فرايا)

و جرتشبیرانارة واشراق ہے۔ قَ قَعَدًا اورچاند جے فارسی میں اہ کهاجاتا ہے اور تین را توں سے جاند کو الہلال اوراس سے بعد سے چاند کو قر کهاجاتا ہے بوجراس کی سبیدی سے (کذا فی المخآر) یا اس لیے کمر اس سے زمین سفید لظرا تی ہے اور الاحت دیکھنے الابیض (سفید میں) کذا فی کشف الاسرار۔ تھینیٹوگا 0 دات کو روشن کرنے والا۔

و معنی الم معنی الم ول نے فرایا کہ اس سے اُسمان قران مراد ہے کیز کم حملہ الله ایمان اس کے بیان کے صوفیا معنی زیرِ سے بین اوراس کی ہرسُورۃ بمنز لذہرے کے سے جیسے سات اُسما فوں میں برُج کی کیفیت ہے ایسے ہی سورۃ فاتح ممنز لہ برج کے ہی جوکو ٹی رات کے وقت ستارہ کو دیکھ کر زمین کی راہ سط کرتا ہے

تواسے کسی سم کی منیں اسے گا ایسے ہی جوفتے کے شب شک وسشبہ کے فوٹ سے ولی عیم قرآن پاک کی کسی ایت سے سے سا دستار می اس کے دین کا منزل میں جب کی نہیں انٹے گا۔

ف انفائس المالس میں ہے کہ یہ کمال قدرت المی کی دلیل ہے کہ اس قدر دوش شارے انسان کی خدمت پر سکا دے

(لیکن افسوس کرانسان ایک جیمرٹی سی مخلوق مرنے کے باوجود اللّٰہ کی اطاعت سے دور ہے)

موں و میں جان لوکر اللہ تعالیٰ نے انسان کے نفوس میں واکس کے بروج بناسے اور ان میں رُوج کا معن موج کا معنورہے، اس کیے انسان پرلازم کروہ و ہو دکومنور بنائے اور قلب کوظلمات نعنیا نیرسے خاتص فلص بنائے تاکہ انوازِ تجلیات کی استعدا واور اریکی

اورظان سے چیش رانعیب ہر ۔ اس کے بعدی کمیں مز ایم تصور اور اصلی مطلوب ماصل ہوسکتا ہے ۔ یعنی فن بعد البقاً کا مقام اورفقر کے بعد کمال غنا بعنی مثا ہؤہ تام نعیب ہرگا۔ بھر قادر ما مک کی قدرت کا مارمعلوم ہرگ ۔

فَا يَرُهُ صُوفِيا نَهُ قَلْبَ كَ بِورِجَ يَهِ بِينَ ، فَا يَرُهُ صُوفِيا نَهُ (١) بِرَجَ الايمان (٢) بِرَجَ المُعَلَّ (٣) بِرِجَ اليمان (٦) بِرِجَ الاحسان (٦) بِرَجَ الاحسان

(٤) برج التوكل (٨) برج الخوف (٩) برج الرجاء

(٠١) برج الشوق (١١) برج المجبة (١٢) برج الولم

ان بارہ بردج سے فلٹ کی دائمی اصلاح یونمی ہوتی ہے جیسے بارہ برجوں عمل دخیرہ سے دار فانی اور اس سے مکینوں کی - اُسمان میں سراج الشمس و نورالقمر جیں توفلب میں سراج الایمان والا قرار اور قم المعرفۃ بیں کہ ان سے ایمان ومعرفۃ کا نور چک اٹھتا ہے ذبان سے ذکر کے ساتھ اور اُنکھوں بیں عبرت کے ساتھ اور دیگر اعضاً بیں طاقت و خدمت

• • • • • • • • • • • ولات نجيدي سے مرائس ميں سا، القلوب و بروچ المنازل والقابات كى طرفت المسير صوف المنازل والقابات كى طرفت المسير صوف المنازل والقابات كى طرفت المسير صوف المنازل والمقابات كى طرفت المسير صوف المنازل والمقابات كى طرفت المسير صوف المنازل والمقابات كى طرفت المنازل والمنازل والمنازل

(۱) قرب (۲) زېر (۳) خومت (۲) رجاد (۵) قرکل (۲) صر (۷) مشکر (۸) ليتس

ره) وکل (۲) صبر (۵) مشکر (۸) یقیی (۹) اخلاص (۱۰) تسلیم (۱۱) تغولین (۱۲) رضا

ستيارگانِ احوال كى ئىيى منزلىي مېي ان مىي كشىمس تىجتى و قرمِشا دو د رېرۇ شوق دمشترى محبّة وعطار د كشوف مريخ فنا

و زملِ بقالم بن سه بركه نوامد بكان كسير بروع کاسماں دا کند ہے عیسی عروج کسمان دا طهسران معاجست وكرمبراج نفك محتاجست چەلى گەزىمىكنەزىرچە خا يا بر افر نجليات این تستی زسمت فرسنی س اس تجلی خالق الاراج بسراجش الديده حيثم مسداج بورون كى روحانى سرحابتلب كروه علياى عليه السلام كى طرح السمان ميغرون كرك -ترجمه: ا اسان قرموان کا داستہ دل مواج فلک کی مما جے۔ جب بنده برن ِ فناسے گزرگرا ہے بالکٹو مہتبلیا ت بقاعاص کر ایتا ہے ۔ اس تجلى كومرش كى طرف إيجاليكن السعة فرش سية ستى دى . يە خال بروچ كى تىلىپ اس كىياغ سے جاغ كى انھى بىس دىكى جاكى ـ وَهُوا لَيْنَ يُجَعَلُ وَمِي وَهُ جِحِس نِهِ النَّهَارَ خِلْفَكَة رات اورون كواكب دوس كي عيرة آن والا -خِلفة مصدر نوع سبع اسمعنى يرير جعل كم مفعولٌ " في كى صلاحيت منيس دكمنا اود من بى اس كا على لغات سال بن سكت ہے۔ لازماً يهان يرمضاف ذومقدر كرنا بوكا اور مصف خليفه بحرك تعلى الله المد بروہ چکسی کے بعدائے ، کے معنی میں میں آتا ہے۔ پہلے کہ اعتبارے معنی جو کا کم اللہ تعالیٰ نے اتھیں خلیفہ بنایا ج كم براك افي دومرك كالليفه وجانشين بنا ب كراك كاعمل الرده كما قواس دومرس مين اداكيا جاسكات اس میں بندوں کے لیے توسیع ہے مروه عبا وات وطاعات اسانی سے ادا کرسکیں - اس کی تا سر ویل کا صدافت الی مسے جوتی ہے - حضرت مررضی الله عنرسے ایک دفعہ رات کے وقت الله دتِ قرآن کا وطیفرره کیا تو حضور سرورعالم مِولِاللَّهُ عليه وسلم مع عرض كيا ، آب في الفرايا :

"اسدابن الخطاب! لله نما في في اسسوال كاجواب اس أيت دهوالذى جعل المسيل و النهار الزيس نازل: ياس حقم سع اكر دات كونوا فل قضا بول قوالهيس دن بيس ا داكرو، اور اگردن كوكوئي وظيفره مبائر تواسع رات بيس اداكر لياكرو؟

د ومرسد معنی پرفر تربر کو ب ہوگا کر دات اور دن کو ایک دومرس سے بعد کو آسفے والا بنا یا ہے دات جائے تو دن اُسے ، ایسے دن جائے تو دات آسے ۔ ایسے مجمی نہ ہوگا کہ دن ہوتو دات نہ ہوا ور دات ہوتو بھر دن نہ ہو - یہ اس تفہم آنا کہ لوگ سنین اور دیگر صاب و کتا ب معلوم کر سکیں اور معاش کے لیے وقت معلوم میں اُ جاسکیں اور انھیں معلوم ہو کہ اکس وقت اُرام وسکون کرنا ہے اور اکس وقت کارو بارکرنا ہے ۔

ف ، أية بي أبك اورنعت كي تذكير اوراس كي قدرت كا المواور محمت ما مربينبير مجي -

ی اور مین ایک اور مین کی بریر سے اور اس کے بیے جو اللہ تعالیٰ کی نعتوں کی تذکیراور اس کی صنعت میں تفکر
کرنا چا ہتا ہے تاکہ اسے بقین ہوکہ صافع کی اور واجب بالذات اور دیم بالعباد فرات کا ہونا فروری اور لازم ہے۔
یہ تنبیہ دراصل کافر کے بیا ہے۔ اب موکن کے لیے فرایا: اگو گا کہ متنگو گوگا ن بشم الشین شکر کا مصدر ہے
یہ تنبیہ دراصل کافر کے بیا ہے۔ اب موکن کے لیے فرایا: اگوگا کہ متنگو گوگا ن بشم الشین شکر کا مصدر ہے
دینی اکس کی دی ہوئی نعموں پراطاعت کر کے اس کا مشکر کرنے کا ادادہ رکھتا ہے کا اس نقریر پر لفظ اور ا بینے حقیق معنی پر ہوگا۔ اور اگر بمبنی واق ہو نوم معنی ہوگا کہ (امنین ہم ایک دو سرے کا جائے شین بنا میں گئے تاکم دہ دو نوں شاکرین فرون ہوجائیں تو وہ اسے بور اکر کیں کہ بھر کی استعمال خور پر مطلوب ہیں۔ اگر واؤ کے ساتھ عطعت کے مستقل طور پر مطلوب ہیں۔ اگر واؤ کے ساتھ عطعت کے مستقل طور پر مطلوب ہیں۔ اگر واؤ کے ساتھ عطعت کے میا تا قدم عنی یہ ہونا کہ دونوں مل کر جعل کے مطلوب ہیں۔

حلِ لغات : الم داغب نے فرما با کرٹ کر بھنے نعمت کا تصور وا فلما ر ۔ تعین نے کہا کہ یکشر کا مقلوب ہے بھنے اکشف ۔ اس کی تقبیعن کفر ہے بھنے نعمت کا سترونسیان ۔ تعین سنے کہا بیعین کشری (بھنے بھر لور یعنی وہ چشر ہو) سے ماخو ذہبے ۔ اورٹ کر کھی اسی لیے شکر کہا جا تا ہے کہ وہ منع علیہ کے ذکر سے معللہ سے اورٹ کر کھی اسی سے است کہ دہ منع علیہ کے ذکر سے

منکری شب طکرتین قدم ہے: منگری شب (۱) زبان سے این نمت پرکسی کی ثنا کرنا ۔

(۷) قلب سے ،لین نعت کا دل مرتصور اور اعتراف ہو۔

۳) جملها عضاً سے ، وہ پر کہ بقدر انستعقاق نعمت کا بدلدا ما رہا۔

-

علائیت ہر ہوئے از و بر تنم چگونہ ہر ہوئے کشکرے کنم

(توجیعه ؛ میرا بربال انس کی عظاہے نو پھر میں اس کی برنعت کا شکر کس طرح اوا کرسکتا ہوں) اس سے ان کا وجوب ثابت نہیں جوزنا۔

اوراد ووفالف دغیر فی کمدا ومت وارد کی مدا ومت کا موجب ہے ادروار دکی مدا ومت کا موجب ہے ادروار دکی مدا و صحوفیا نر سے مسلسل بنرد بعد بالکی وغیرہ ملتا رہے۔ اگر درمیان میں کئی دوزیر سلسلمنعظع ہوجا ئے تو وہ دریا کہی سمندر کے نہیں مہنے سے گا۔

حفرت ما نب نے فرمایا ، سه

از زاهران نشک دس کی طمع ملار سیبل ضعیت دا مل دریا نمی شود

(توجهه : زا مران خشک سے دسال کی طمع مت دکھواس بیے کہ دھیمی با دکمش کھی دریا تک نہیں پنچا سکتی)

سسو ۔ (وہ ہیں لاگ اوراد ادلیاً ووٹا گفت مشائع کے می لفت میں کھتے ہیں کریہ صاحبان لیف شاغل و مل بین مشاغل و مل بہول کا رو کی کئی سے پابندی کیوں کرتے کراتے ہیں۔ اکس کا جواب صاحب رون البہیا ن نے کھاکہ)

اسی کے سامکین صوفیر کرام اوراد وظا نفت

میں شب ور وزمنه کی رہتے ہیں اور انہیں
اپنے کے لازم بنا رکھے بیں اگر کوئی ورورات

کورہ جاتا ہے تو بھر ون کو پورا کرتے ہیں
اگر دن کارہ جائے قورات کو مکل کرتے ہیں
اگر دن کارہ جائے قورات کو مکل کرتے ہیں
اسی الس کا بدل سمجھے ہیں - ان کا خیال ہے
کر کہی ہا را سلوک کا را سیتہ ہے تو بھر لے

ولذا اكب العبّاد والسلاك على الاوساد في الليل والنها روجعلوها على انفسهم بمنزلة الواجبات ولذ الوفات عنهم وسرد الليل قضوة في النهاس ولوفات عنهم وسرد الليل تضوة النهاس قضوه في الليل يعنى النوا بب له مماكان مثلاً له حتى

کیوں ترک کیا جائے جو اللہ تعالیٰ کا دا مستد
جانا ہے تو دہ اسے کھی نہیں چوڑنا اور
د نہی الس سے یکھے ہٹنا ہے اگر کوئی ہٹ
جانا ہے تو دارین کے عذاب ہیں ایسا بہلا
ہو جانا ہے کہ کسی کو اس جیسا عذاب نہ لیے
اسے ساکک اینے مبح وشام کے اوراد کو
لازم کی کی کریم کی اسلان کا طریقہ ہے جن پر
الس لیے کہ یہ ان غافلین کا طریقہ ہے جن پر
شیطان کا نہ لیا ہے۔

لا ينقطعوا دون السبيل فين عسرت المطريق الى الله لا يرجع السب المورجع عن ب في الدارين لسم يعذب به احدا من العالسمين فعليك بالورد صباحًا و مسارً فانك من ديدن السلف الصالحين و ايّالك و الفعلة عشر فانها من دأب من بال على اذ ند الشيطان من الفاسقين -

(ج ٢ ص ٢٣٩)

سشخ البر برصی الله عند فروت میں کد براہم ساید ایک فرجوان سین دجیل ، جوصائم الد ہرادر حکا بیت قائم الد ہرادر حکا بیت قائم الد برا میں اللہ عند فروت میں کہ براہم ساید ایک دات کی این و طینے تصا کر بیٹھا ، خواب میں دیکھا کہ میری عبادت گاہ کی دیوار میں شکی سے اس سے کئی حسین وجیل لاکیاں تکل بیں ان بی سے ایک الیسی نہا میت قبیح صورت می بی نے کہی الین فین شکل نہیں دیکھی ۔ میرسے پو جھنے پرسب نے کہا کہ ہم تیری ان داتوں کی عبادتیں بین حہیں تو ہرات اداکر ما تھا اوریہ قبیح سشکل والی نیری ان غفلت کا نتیج سبے جو تو ایک دات ہو گیا تھا۔ اگر تو اسی دات کو مرحا تا نو بہی قبیح شکل والی نیری اسی قبیح شکل والی نے مندرج و یل اشعاد ریا ہے ۔

استُل لمولاك وأرددني الى حالى

فانت تبحتى من بين اشكالي

لا ترقدن الليالي ما حيت فان

نست البيالى فهن الدهوامشالى

(توجیده ، اچنے ماکک سے سوال کیجے اور مجھے اچنے حال پر لوٹا یئے کیوکر تو نے ہی مجھے اپنی ہجو لیوں میں برشکل بنایا ہے ۔ مبت کک تو کُرندہ ہے نبندند کر اس سے کر اگر تو کر اتوں کو سے نے گا تو تیری تمام زندگی میں تیراحال الیسے ہی ہوگا) حمین دجیل لونڈیوں میں سے ایک نے جواہا گھا : سه

نحن الليالى اللواتى كنت تسهرها

تشلوا القران بترجيع ودنات

نحن اللسان اللواق كن تخطبنا

جرت الظلام بانات ون فراست

(توجعه ، ہم ہیں وہ راتیں حبیب تو زندہ رکھتا تھا ، نہایت اچھ لبحوں سے قرآن کی تلاوت کر ٹاتھا ہم ہیں وہ حسین راتیں جو تو ہم سے مخاطب ہوتا تھا آہ وزاریوں سے آدھی رات کے دقت، اکسس پر وہ نوجوان چیخ کرگرااوروہیں ڈھیر ہوگیا ۔ (ذکرہ الاہ م الیا فعی فی ریاض الریاحین)

الملیس کی کها فی اسس کی اینی ثبانی دافی رخوت کی علیه السلام نے المیس کو دکیما که اس کاجم چوط بھیلے السلام نے المیس کی کها فی اسس کی اینی ثبانی دخیروں سے بکڑا ہوا ہے ۔ یکی علیه السلام نے بُوجها : بیرکیا؟
السس نے عرض کی : بروہ شہوات ہیں جن کے در بلیے میں اولادِ آدم سے غلطیاں کرا تا ہُوں - آپ نے فرطیا : بکھ میں میرے بیے بھی یا نہیں اولادِ آدم سے غلطیاں کرا تا ہُوں - آپ نے فرطیا : بکو تما ز میرے بیار انہیں ۔ آپ نے فرطیا : بکو تما ز اسس نے کہا : نہیں - آپ نے فرطیا : بکذا آئندہ میں بیسے بھرکر کھانا نہیں کھاؤں گا ۔ المیس نے کہا : بکذا آئیدہ میں بھی اپنارا زکسی کو نہیں بناؤں گا۔ (کذا نے میں بیسیٹ بھرکر کھانا نہیں کھاؤں گا ۔ المیس نے کہا : بکذا آئیدہ میں بھی اپنارا زکسی کو نہیں بناؤں گا۔ (کذا نے تا کو المربیان)

ایک عابد مرد با تضااه رکه دیانها که شجه دنیا اورانس مین خطایا و ذنوب بر کوئی افسونس بنین - با ن حکابیت مجهد افسان دانون کا سیمیت مین مین سویا دیا اور ای دنون کا جن کامین روزه نذر کوسیا اوراس

گرای کا جزمیں نے غفلت سے گرار دی سہ

ا ا کر پنجاه رفت و در خواب

عرای بیج دور دریا بے

ا خواب فرنسين با ما د رحميل

باز دارد باوه را ز سبل

ر نوجه النالی است وه که نیری عرکے کپائس سال خواب عفلت میں گزر کئے شاید ان بانچ و نور کو یالے توان میں کیے بندگ کرسے -

(۲) اس نے سامان بھی درست نہیں کیا لمیٹی سے سندگویے کی دات میں سپیرل چلنے والے کو داستہ

بلخے سے روک دیتی ہے۔)

ف ، علاد مغسرین فرماتے میں کہ اللہ تعالی نے فلک کو بیدا فرما کر اس میں دوطرے کے دُور بنائے ، دار اندھیری داشت کہ ایک میں رمین کالی سیا و نظر کرتی ہے ۔

(٧) روشن دن كريس سے زين كا فورك طرح سبيد عسوس موتى ہے -

اس میں اشارہ کیا کہ لے دن کی روشنی میں ووکت کما کرا کرام سے ذندگی بسرکرسنے والو! تیا ررجو المبی رات کی تاریخ اس کے بینچے کرمی ہے۔ اور لے رات کی تاریخ میں ایر یا ل دگر نے والو! غم ند کھا و المجی دن کی روشنی اس کے بینچے کا میں ہے۔ اور لے رات کی تاریخ میں ایر یال دگر نے والو! غم ند کھا و المجی دن کی روشنی اس کے بعد آ نے والی سے سے

ا کے دل صبور بائش و مخور غم کم عاقبت ایس شام صبح گردد و ایس شب سحسد شود (ترجید ، اسد دل اصبر کیج اورمت گجرائیج اس بی کرانجام بکاراسی صبح ک شام ہوگی ادرائس شب کی سح لاز آ ہوگی)

الله تعالیٰ سے سوال ہے کروہ سب ساراور برشہود میں مطالعہ جال کے واصلین کا مشاہرہ نصیب فرما ئے اور دائی ظلمت الوجود اور فیعن الجود کی محرومی سے پناہ ما نگتے ہیں - دہی رحیم اور و دود سہے۔

وای مصار و روادرین برون مرون سے بندے ہیں موہوں کا ورنسطان اور فعن اور خواہشات کے بندے کونکہ اگرچہ و کوئی ایجا دکتے اللہ اللہ کے بندے کیونکہ اگرچہ و کا کا دکے لحاظ سے اس کے بندے ہیں۔ سیسوم و اللہ تعالیٰ کی طرف مضاف ہو کر مثر افت اور بزرگ کے سنی نہیں ہیں کیز کہ وہ اوصاف رحمت اللی بزرگ کے سنی نہیں ہیں کیز کہ وہ اوصاف رحمت اللی کے اثارے ہیں اور وہ مقبول بندے کے اثارے ہیں اور وہ مقبول بندے بادر مبتدا ہے اور السس کی خرال نی کے مشقل ہونا عکی اللہ تیں جو چھتے ہیں۔ المعشی بھے ایک ملی سے دوسرے ممان کی طرف الیے ادادہ سے متعقل ہونا عکی اللہ میں جو جھتے ہیں۔ المعشی بھے ایک ملی سے دوسرے ممان کی طرف الیے ادادہ سے متعقل ہونا عکی اللہ میں جو بیا جو کر نہایت طانیت کی میں دیوں کے میں ہوئی کی مائل کے دوسرے ممان کی طرف الیے ادادہ و بیک ون اور ججر وقار ہوتے ہیں۔)

ف ، هون بعض سکیند و دقار ب (کذافی القاموس) هون انسان کوه کیفیت کر است کمی دجر ب طبع پر بوجه محسوس نر برد (کذافی المفردات) ، هیت بعض لیت کیجی ان دونوں کو مفت بھی پڑھاجانا ہے.

المجینی وہ انسان جو پرکون اور زم اور طاقم اور دقیق القلب ہو۔ لینی وہ لوگ مرلیا فاست زم اور پرکون رہتے ہیں اور نوی نواز میں نواجی نہا بیت مسکین صورت اور متواضع اور متنکسر ہوکر۔ ان سے تکبر اور فیز و ریا وکا در اور بر بری نشان نہیں ہوتا کی وکا ایمنی علیت می وجیب ذات تر نظر اور کبریائی وجلال کا مشا برہ ہوتو اس سے مرائی نشان نہیں رکھتے ایس لیے کہ ان کی ارواح کو خشوع اور ان کے نفونس و ایدان کو نصوع نصیب سرائی ایک سکت نہیں رکھتے ایس لیے کہ ان کی ارواح کو خشوع اور ان کے نفونس و ایدان کو نصوع نصیب

المومن هينون لينون كالجمل الانف ان قيد انقاد وان انيخ م على صخوة استناخ ـ سس (مومن نهایت زم اور دقین بین جیسے اونٹ کی ناک میں کیل ہوکہ اسے کم اگر با ندھ لیا جائے تو مس جمائے اور اگر سطایا مائے تو بلیڈ جائے) ر. حلِ لغات : صماح مين سب : انف البعيد لعين سوئى كي يجون سے اونث كى ناك كو تكليف موئى -ا نف بروزن كدت _ المومن كالجمل ان قيس انقاد وان استنيخ على صخرة استشاخ ـ (مومن اونٹ کی طرح ہے اگرا سے بکڑا کر لے جایاجائے تو رتسلیم خم کرے اگرا سے بیتھر پر بھایاجائے توانس رسفی جائے) دواس لیے کداگریداس سے اسے تکلیف ہوتی ہے لیکن فرما نرواری میں کی نہیں کرتا عور قیب لصیغ مجمول از قاد والعود السوق ك نقيض ب فرق مون يرب كرقود أ كريل كراب يتي سك ياجانا ب اور سوق الس كوا كركمة ييج س إن كاجانا سهد انفياد بعظ كلينيا اور كردن فهادن بيع فرال بردارى كرنا - اللغت كت بي : انخت الجمل فاستناخ (میں نے اونٹ کو بٹھا یا تووہ مبیھ کیا) مفرت كشيخ سعدى دهرا الله في فرما يا : سه فردتن يود بهركشعند كزس نهدشاخ فرمبوه سربر زمین يوكسيل إندرا مدمهول ونهيب فنا د از بلندی لبلردر نستیب ي شبنم بيفياً ومسكين و خرو

بمهر أسانش لعيوق برد

س قرجمله ۱۱۱ قراض وانا کولی ند ب وه شائ سرزین پر رکمتی ہے جمیووں سے پُر ہوتی ہے ۔

(۲) جب بیاب زوروں پر ہوتا ہے قوظات (بارش) سرکے بل زین پر گرتے ہیں ۔

(۲) جب بیاب زوروں پر ہوتا ہے قوظات (بارش) سرکے بل زین پر گرتے ہیں ۔

و یا فراخی اطبع ہو گرتی ہے اس لیے سورج کے اسمان کی بندیوں کہ بہ پاتا ہے ۔

و یا فراخی اطبع ہو کا فہ جمعہ کوئی اورجب انھیں جا بل خطاب کرتے ہیں ۔

حلی لغات ، الجسل علم سے خالی ہونا اور کسی سے کو واقع کے خلاف اعتماد رکھنا اورکسی کام کو اسم کی اصلی صورت کے خلاف کرنا ۔ احتماد ورکھنا ورکسی کام کو اسم کی اصلی صورت کے خلاف کرنا ۔ احتماد ورکسی ہویا فاسداس) کے برعکس کانام جہالت ہے بیسے ٹما زکو عدراً ترک کرنا ، یہ اعتماد فال سد کی دلیل ہے اسمی سے ،

اسم کی اصلی صورت کے خلاف کرنا ۔ احتماد فوج با دلکہ اس اکون میں المجھلین ۔

اشتخان الحدد فرا عال اعوذ با دلکہ اس اکون میں المجھلین ۔

در یہ ویوں نے کہا کیا آپ ہمارے سائھ ذاق کر رہے ہیں ۔ مرسی علیم السلام نے فرمایا ہیں اللہ ا

کی بناہ میا بٹنا ہوں کہ میں ہوجاؤں ما ہوں سے

سیماں پر نداق مضما مخول کوجیل سے تعبیر کیا گیا ہے ﴿ اب معنیٰ یہ جُوا کرحب اللہ تعالیٰ کے بندوں سے جہال المشافہ تعبیح بات کرتے بین نزیکا کُوْ اسکلا میان اللہ والے انہیں سلامتی کا جواب ویتے ہیں۔ لینی انہیں کہتے بین کرہم تمہارے لیے سلامتی کے طالب بین کی سسلامی فعل محذوف کی وجر سے منصوب ہے لر کذافی المفروات) سے لینی کہتے میں کہ خدا کرے ہم تمہارے مشرسے محفوظ رہیں اور تم ہما رسے مشرسے کو کذافی احیاء العلوم)

ف بلیصن کے زدیک سلاماً فعل محذوف کا مصدر ہے اور نسلم کے قائم مقام ہے ۔اب معنی یوں ہوگا (کر ہم تم سے سلامتی جا ہتے ہیں بعنی تمہیں جا ہل کنے سے کما رہ کش ہیں کہ المعجا ہلاتہ بمبی کسی کے سائقہ سفاہت کرنا بعنی ہم تمہار ہے کسی معاملہ میں خلط ملط نہیں کرتے ۔اس سے وہ جبل مراو ہے جوانہوں نے اللہ والوں کو کہا ، س کیونکہ پرخفت کی علامت ہے لیسی خیرور شریس م تم ایک دو مرس سے دور بیں فرتم ہیں ہارے ساتھ کوئی تعاق ہے ۔ فرجمیں تمارے ساتھ د

ف ؛ اکثر مفسرین کے نزویک سسلام سے اکس کا مووف معنی مراد نہیں بلکر برصفت ہے اسکا مصدر محذوق بج وراصل عبارت یوں ہے ، فالوا قو کا سلاما ۔ لینی وہ الیسی بات کتے ہیں جس سے وہ ان کے ایڈاد واٹم سے سالم ہوتے ہیں -

س فلاصديكر الله والعسفها وجلاك دريدنيس بوت اور نهى ان سيكوئى بات كرت بين اور نه فلات مرت بين اور نه المرت بين -

حفرت محتق رومی قدرس سرة في فرمايا ١ سه

أحراكوست زداتي ونسالوسس بگومستم دو صدحیدان و مبرو وكرازنخثم ومشنامي دميندت دعا كن غركش ل وغنال ومير*و* س توجمه :(١) الرقي كسي كرتو مكارا ورجا بؤك ب توم كروكة ي تواس كي كن بره كرول -الرتيكوني غفة سه كالي يقوتُو كسة وكسش ولي سه دُما في اوربنستا براهلاها . محفرت سيخ سعدى قدس رؤ في فرايا: سه یجے برلطی در لغل داشت مست بشب در سر يارساني شكست يوروز أمدأن نيك مرد سليم برسنگ د ل بر د یک مشت که دواشید معذور بودی و مست ترادما بربط ومسيه شكست مرا برشدان زخم وربفا ست بيم رًا برنوار من الأنسيم ا زان دوستان حدا بر نسب ند كراذ خلق لبسيار برخ خورند توجمه : ١- ايك أدى سانت بغل مي دباكر مست ربتا شا مايداتك نيك ادى كرمر اركراس الدويا-١. دن وه نيك ادى استنگدل كيلنے مينر شكے تحف كے طور مرسے كيا -٧- اوركها كرتو كذات شب معذورومست تفايترى مزكى كوفئ اورمارس م یہ مراسرتوا جا ہوگی اور درویمی خم ہے لین بیری سرتی سوتی پیوں کے درست نہوگی (لنہ دسیسے لیے لے) ٥. الله بنكان فلاسبع العلاي مردوفلي فلاس مبت زبارة كليفين الماتيين - الط : بمال سے اللہ والوں كے حال كے بيان كے بعدان كا وه حال بيان كيا كيا سے كروه دوسروت كيسے ميش كيسي -مستلم : اکثر کے نزدیک یہ ایت علم مے کمونکہ بیو قوف کی کو دی بات سنا مندوب سے ادر جابل کی جابان بات سے چشم بیشی اوب ومروت ورشراعبت کے لحاظ سے امرستحسن سے اور میں عربت بچا نے کا بہترین

طریقة اوریر بهنرگاری عے لیے: یا دو موافق ب-

میں ہے کرحب اللہ تعالیٰ قیامت میں مخلوق کو جمے کرے گا قر منا دی ندا دے گا کم محد من مشرکعت ابن نے ان تعالیٰ قیامت میں مخلوق کو جمے کرے گا تو میان سے پوچیس معد من مشرک ہوں گے ان سے پوچیس جائے گا تمیں کون سی نفشیلت حاصل ہوئی ؛ وہ جواب دیں گے کر حب ہم پرظلم ہوتا قر ہم صبر کرتے اور جب ہما دے ساتھ کوئی بُرائی کرتا قر ہم خبش دینے ،اور حب ہما دے ساتھ کوئی بُرائی کرتا قر ہم حوصل کرتے ۔
اس برا نہیں کہا جا نے گا مبشت میں جلے جا وُ اس لیے کرعمل والوں کا نیمی بستر عمل ہے۔

یں ہے کہ حضور مرور عالم صلی الدّعلیہ وسلم نے فر مایا بھیں نے ابنی است کے جذا ہے صلی بیدا ہونے والے بین میں ان سے صحبت کرتا ہوں اور وہ مجھ میں جوابھی پیدا نہیں ہوئے عنقریب پیدا ہونے والے بین میں ان سے محبت کرتا ہوں اور وہ مجھ سے مجبت کرتے ہیں ۔ آپس میں ایک و دسرے سے خبر خواہی کریں گے اور راو خدا میں مال سا دیں گے اور لوگوں میں فرد اللّٰی کے ساتھ وقار و آرام سے مجلیں گے اور خون خدا سے بجر لور ہوں گے۔ وہ لوگوں کو تکلیف نہیں دیں گے اور اللّٰی کے ساتھ وقار و آرام سے مجلی گے اور خون پر م کریں گے ۔ وار اللّٰے ان کے قلوب مطلق ہوں گے اور اللّٰی مساجد آبا و ہوں گی اور وہ جو فرل پر رحم کریں سے اور اور کی عزت کریں گے اور اور میں شامل ہوں گے ان کا دولت مند فقیر سکیوں کی بیا دیرسی کرے گا۔ اور وہ ایک دولرے کے خازے میں شامل ہوں گے ہے۔

الس كيداك في ايت وعباد الرحل الذين يعشون الزيرهي-

لطالعت بسی مشائخ نے فوایا کہ عباد المرحمٰن کی عبادت ان کا زیور ہے اور فقر ان کی کرا مت ، اور الطالعت طاعت اللی ان کی لذّت ، اور اللّٰہ تعالیٰ کی طرف ان کی حاجت اور ان کا تعوٰی ان کا زار راہ ہوگا اور ہائیت ان کی سواری ہوگا اور ان کی گفت گو قر ان ہرگا اور ذکر ان کی زینت ہوگا اور قامت ان کا مال ہوگا اور ان کا کسی عبادت ہوگا اور میشن ہوگا اور دن ان کا عبول کا ورفور وفکر کر کے دات گزارتے ہیں۔ اور حیات ان کا مرحلہ اور موت ان کی منزل اور قر ان کا قلعہ ہے اور فردو دوس ان کا مسکن ہے اور ان کی آرزو زیارت اللی اور قر ان کا قلعہ ہے اور فردوس ان کا مسکن ہے اور ان کی آرزو زیارت اللی ہوگا۔

ا الله تعالیٰ کے بندے مختف اسماء رکھتے ہیں ، معمیب الکسم (۱) عبدالرزاق (۲) عبدالریا ب وغیرہ بیکن حرف نام سے الله تعالیٰ کی عبو دبیت حاصل منیں جب مک کد السس میں اسم کی تجلیات کی جلک نہ ہور کیونکہ بیر قاعدہ سے کرعب داللہ وہ سے حبن میں الله تعالیٰ این جمیع تجلیات صفاتیه سے تبلی ہو۔ اور حقیقة عبدالله مهی ہوتا ہے اور انسس سے برط هركر اور کوئی مرتبیر منہب اور نہ ہی اس سے اعلیٰ شان والا کوئی اور بندہ ہوسکتا ہے ۔ بربوکمہ ایسے خوش قسمت انسا ن کواسمِ عظم نصیب ہونا ہے ۔ اور وہ جمع صفات البہر سے موصوف ہونا ہے ۔ اسی لیے یراسم مرف ہما رے نبی ماک صلی الله علیہ وسلم ك سامقاص ب (كيونكراب الله تعالى كى جلرصفات سيموصوف بين -رولكن الويا بيرقوم لالعقلون) اسی تعریربرالله نعالی نے اپنے عبوب صلی الله علیہ وسلم کے لیے فرمایا ہے ا

وانه لما قام عب الله يل عولا - اورب شك حب الله تعالى كابنده كفر أبوكر ا سے بھارہ ہے (عبا دن کرتا ہے)

اس معتى يرعبدالله كا نام حضر رعليه السلام كے ليے حقيقة "اورائب كے "ما بعداروں (اقطاب، انواث وغيرى) ك يد عبارًا وكور كري كري كا تباع عصفات البير سي كي نصيب مواتب وه ني عليه السلام كى اتباع كطفيل ملاس) وہ ہواسم ریمن کامظر ہو۔اسی معنی پر وہ جل عالمین کے لیے رحمت ہوتا ہے۔کسی بھی عالم كاكونى ايك فردى اس كى رحمت سيخارج نهيل بونا بعي على كالليت استعداد ہوتی ہے اتنی ہی اسے رحمت نصیب ہوتی ہے۔

وہ جو اسم رحم کا مظہر ہو۔ بررحمت خاصہ ہے۔ یہ اسے نصیب ہونا ہے جومتی صالح المحمم الوادر من برالله تعالى راحني بواوراس مين غيرت بوكداس سے انتقام لے جواللہ الله کا منضوب ہے۔

وہ ہے جسے اللہ تما کی و کسیع رزق عطا فرو سے اور وہ رزق کو اپنے بجا کے خلق خدا پر عبدالرزاق مرن كرے۔

دُه ہے جس پر اللہ تعالیٰ اسم جو د کے سائف جلوہ فرمائے جُرستی کو اس کے استحقاق پر عب الوهاب بلاعوض اوربنيركسي طمع ولالي اوراميدك الله تعالى ك وئ بوت عطا كرب اورا ما دِ اللي سے ابلِ عنا يت كى دوكر سے - ١ اسے الله إنهمسب كوان حفرات سے بنا جواسا ئے حسنى كى تحقیق ر کھنے والے میں کویکہ وہی مطلب اعلیٰ اور مقصد اسیٰ ہے۔

وَالْكَذِينَ يُبِينُونَ اس كاعطف موصوك اول يرب. يبيتونة ، ظلال كي نقيض بي مجين دات گزادنا ، نبند ہو یا نہ ہو۔ اہل عرب کھتے ہیں :

بات فلان قلقها -

(فلاں نے اضواب میں شب گزاری)

سر (اب است كامنى يه او كاكرعبا وركن وه وك بي جوات كزادت ين لركت هو اين رب (يرور د كار) مے لیے ، انہیں اپنے نفس کے حظ کا کوئی خیال نہیں کا اور یہ اپنے ما بعد سے متعلق ہے اور تعقیم تخصیص کے لیے ہے ہونکہ فاصلیمطلوب ہے اس لیے جارمجرورکومقدم کیا گیا ہے سیجی کا ساجد کی جمع ہے لین (درانخاليكرؤه لوگ ا پنچرول بِرُرُ رسجده كرتے بين وَقِي المَّا به قايم كى مع جيد نائم نسام كى جمع ب يامصدرب اورجم كصيف ك قائم مقام واقعب اليني در انحاليكروه اب قدمول به كوليك ہوتے ہیں اور تعدیم سجودعلی القبام فواصل کی رہایت سے ہے تاکیفین ہوکہ نماز میں قبام سجدہ سے پہلے ہوتا؟ مان كمسوده كالميك كالعاصل يفعاكسوه مرعل سع يط مو

ا قرب ما یکون العب من مربه و هوساجه - فی مشرفین را ده قریب مونا سه >

اور کفارسورہ سے زمرف کر اتے عکر الس سے بحر کرتے ہیں بہاں تک کد کا فروں کے لبحق بیرو قونوں سے مشناكيا وه كف مع كم مم ومرون كوس اور بنس كرت.

ا ي معنى يه بُواكدوه البين پرورد كاركوسجده كرسته اورقائم بي. ليني وه سا ري دات يا رات كا اكثر حصد زنده ر کھتے ہیں بہانچراللہ تعالیٰ متفین کے متعلق فرما تا ہے:

كانوا قليلا من الليل ما يهجعون -

ر (وہ دات کے تقوارے حصے میں سوئے ہیں) مکند : عبادت کے لیے دات کی صیص اس لیے ہے کہ دات کوعبادت کرنافض سکے لیے سخت کام اور دیا سے بيد تربي - ادران كالسماطركابيان بعجابي يردردكاركسا تدكرت بيركد دن كوان كالياكام س ہوتا ہے اور اِ ت کوکیا۔

ف ، بہت سے بزرگوں کی سوانح میں ہم نے بڑھا ہے کہ وہ دات کوعشا کے وضو سے صبح کی نماز بڑھا کرتے جيية حفرت سعيد بن المسينب وفضيل بن عياص ، الوسليمان دارا في ، حبيب عجى الارمانك بن دينار أور دالبم عدويد وغيرتم رضى الله عنهم - غوث اغلم والام اعظم و ديكران بيسي محبوبا ب فدا رحمهم الله)

ا ولات تجمید میں ہے وہ اپنے رب کے لیے مجدہ کرتے ہوئے دات گزار تے ہیں تر العسید صدولات گزار تے ہیں تر مرسوف مع صبح ہوتے ہی اپنے رب کو پالیتے ہیں گویا اتفیں دات سے سجدوں کا نتیجہ صبح کو

مل جاتا ہے۔

میں ہے : حدیث مشرافی میں کے توصیلاته باللیال حسن وجدہ بالنہار ۔ (جورات کو سجد سے بکڑٹ کرتا ہے دن کواس کا چردِ فردا نی ہوتا ہے) لینی اللہ تعالیٰ کے نزدیک انس کی عزمت وعظت بڑھ جاتی ہے اسٹیا کے ظاہر ہیں بہتر شے سجدہ ہے اور باطن انسان کا اسی سے مزتن ہوتا ہے۔

بی بی تعظیمیت سیری لینی محدن سیری کی بهن مردات بندره پارسد فرافل میں کھڑسے ہو کر مستحک میں سی کھر سے ہو کر مستحک میں سیری تحبیب دیا گئے مجب دیا گئے مجب دیا گئے ہوئی جب دیا گئے ہوئی دیا ہوئی دیا ہوئی اللہ اور بر بی بھر ایک این سیرین دمنی اللہ عنہ کو اگر فراک مجبید میں التباس پڑجا تا تو فرائے دوران میں بالی میں ہی گئے کہ کہ لو تو فرائے کر تا تعظیم سے جا کر مشنو وہ اسے کیسے پڑھتی ہیں اور وہ فرائے کرتی تھیں اسے فرجوانی میں بایا ہے۔

کیونکہ میں نے سب کھ جوانی میں بایا ہے۔

س جی بی بی را بعدر منی الله عنها سا دی را ت عبا دت میں گذارتی تفیس حب سے قربیب ہوتی تو تھوڑی حکا بیت دیر سوست کا اور کتنی دیر سوست کا کرمچر اُسطے گا نہیں۔ تیری نیر سند کا وقت کا دیا ہے تو ایسا سوت کا کرمچر اُسطے گا نہیں۔

یں ہے : حدیث ترلیت قم من اللیل ولوق درحلب شاۃ ۔ درآت کوعادت کے لیے اٹھواگریم کری دوہنے کی دیر)

س ب بجربر جرست اور خفلت یا است معولی عل سجه کریاکسی اور نیال سے دھوکا کھا کر رات کو عبارت کے لئے منسکے لئے منسکے لئے منسبی اُٹھیا وہ اپنی محروی کا ماتم کرے کیونکداس نے اپنا بہت بڑا نقصان کیا ہے۔

م وف : بوخف امور دنیا کے مشاغل ، دیگر کا روبار کے اہمام ، اعضاء کی تفکان ، لبیار خوری ، دریک باتوں میں اتوں می ات کے میں دات کو عبادت کے لیے باتوں میں ملکے دیا ہے اس وات کو عبادت کے لیے میں تاریخ کا اس مبیا اور کون محروم ہوگا۔

الله عن ؛ السيمنجانب الله توفيقُ ويا مواسمجوع اپنے وقت كوغنيت جانيًا ہے اور اپني بيماري اور السس كا علاج جانياً ہے اور لينے اوقات كوضائح نہيں كريا ۔

اسس ال : فقير اس الله تعالى فعل خرى قرت بخف ، كهما اله عليه وسلم الله عليه وسلم عن الكري كم السس معديث منر لفي كا جراب كما وبالم الله عليه وسلم في فرايا ، من يو تفض عشا ، كي نما وبالمحاسبة

له صاحب دوع البيان قدمس مرة ١١ -

پڑھنا ہے گریامه ساری رات جاگنار ہا اورج قبع کی نما ذجا عتب کے ساتھ اوا کرتا ہے گریا وہ سس ری دات عباوت میں رہائے اس حدیث سرّلین سے ثابت ہوتا ہے کہ دونما زوں کو با جا عت اوا کرنے برساری رات کی مشقت سے بھی بڑے گیا اور تواب بھی ساری رات کا پاگیا۔

سه جواب ، صریت مشرنین مین نماز باجاعت ادا کرنے کی ترغیب اور پیردات کدا دام کرنے کی رخصت اور تا تیر نیت کا بیان ہے ۔ مثلاً بوشخص دات کوعشا ، کی نماز پڑھ کرسوتا ہے اور ول میں نیت رکھتا ہے کہ صح کی نماز باجاعت اوا کرے گا قودہ اگر چر لبتر بیسور یا ہے لیکن اللہ بنما لی کے زدیک گویا وہ سجد میں نماز کا انتظار کر دیا ہے ۔

اس سے ثنا بت ہوا کرمبت سی نیک نیتیں نیک عل کرنے سے اعلیٰ مرتبر دکھتی ہیں اگر چر نیت مع عمل انصل ہے اور رخصت سے موجیت کو فرقیت ماصل ہے۔

ف ، حضرت عبدالله انسهل تستری رحمه اللهٔ فرماتے ہیں کرسنن مؤکدہ فرائفن کی اور نوافل سنن کی اور مستجات نوافل کی تکمیل کے لیسے ہوتے ہیں اور تزک دنیا مجم ستجات میں سے ایک ہے ۔

مستمله ، فقهاً كا اخلاف ب كريانمازين فيام طويل افضل سبة ياكثر نت سجود وركوع ورور التاب فقر) مين مكها ب كه ،

طول القيام أولى من كثرت السجود.

دكرت سجود سے طویل قیام افضل ہے) مسر حضور علیہ السلام نے فرایا : حدیث مشرف افضل العسلوات طول القنوت -

(نمازوں میں وہ نماز افضل ہے حب میں قیام طویل ہو)

المقنوت بحض القيام باس بيكر قرأت مي طول قيام مي قرائت كى كرت بدتى با دركوع ومودى المقنوت محف القيام بالم المرك ومودى المرائت من المرائت من المرائت من المرائت من المرائت المرك المرائت المرك المرائت المرك المرائت المرائب المرك المركز المركز

معزت عبدالله بن عرصی الله عنها نے کسی کونما زمیں طویل قیام کرتے دیکو کر فرما یا کہ اگر میں اسے حکا بیٹ جا نتا ہونا تو اسے کہنا کہ دکوع و سجو دکی کھڑت کیجئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و کسلم سے بیٹ کے سنا ، فرمایا کہ ہندہ حیب نما زمیں کھڑا ہوتا ہے تو گناہ اس کے سراور کا ندھوں پر دکھے جاتے ہیں۔ جب وہ دکوع و سجو دکرتا ہے تو وہ تمام گناہ اس سے گرجاتے ہیں۔

حفرت معدان بن طلحه فرمات بب كرمين حفرت توبان غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم كوطلا اور عرض ك كم مجه ايساعل تبا ئيع س س بهشت كا داخلد نصيب بو - فرمايا كر مين في دسولا صلى الله عليه وسلم سے اس كے متعلق عرض كيا بنما تو اب نے فرمايا ، عليك بكتمة السجود لله فانك لاتسجد لله سعبدة الاس فعك الله بها درجة وخطعنك بها خطبــُنـــة ـ دكرت يوديدالتزام كين الس ليكرتيرك ايك سجدك سه نزاايك مرتبه البندمة ما ب اورائك كناه معاف بوتا ہے) مسلم : برنیک کامیں اچی نیت اور فلوس کا بل فروری ہے۔ مشائخ بمرشب دعا خوانده اند سحرگرمصسلی برافشانده آند کے کوہتا بد ز محراب روسے بكفرنش كوابى وبمند ابل كوس توهم بشت برقب لا در نماز مرکث ورخدا نبیت رفسے نیاز س (توجیه : ١) مشایخ تمام رات دعا میمشغول ره کرمبی کو مصلته وغیره لیبیت بلیت بین انکر ربا د کا مشائیہ نہ ہو۔ (۷) وہ تخص جو محراب بعنی عبا دت اللّٰی کا الكاركر مّا ہے الس كے كفر كى اس كے ممسائے گوا ہى (٣) نیری میمید مجی نماز کے وقت قبلہ کی طرف ہے الکر تیری نیت نیاز در کا و خدا و ندی کی نہیں تو۔ بمسب كوالله تعالى اپن طرف متوجر برنے كى توفيق مختة . وَ الرَّذِينَ يَقُولُونَ أورهُ وكرم ابني نمازوں كے بعد باعام اوقات ميں كيت بين سَ بَنَا اصْدِونْ عَنَا الم بِمارك بروردُكار إ بيروس بين عندًا ب حَمَدُ عَمَرُ مَ عَذَابِ سے إلعال إلى الله على الدين الله على الله على الله عن ورو كهنيان إلى التَّ عَنَ ابْكُمَا كَانَ عَرًا مُنَا فَ عِيهِ السركا عذاب كل كاطوق لين والمي شراور بلاكت لاز مي يعنى

كافرول كوم عذاب ينيع كالسس سے ان كوفراغت رسلے گا-

حلَ لغا من ؛ راغب رحمدالله معزدات مي لكفته بين كه غدام ، مغرمًا بالنساء سے بين وُه شخص

جور رون کا فریفیۃ ہے ان کے بیکھے قرضا رکی طرح دکا رہنا ہے۔ العدیم وہ شخص حب پر قرص ہو۔ وف وصف است محدین کعب رحمہ اللہ نے فرا باکر اللہ تعالیٰ نے کفار سے اپنی نعمتوں کا ٹمن مانگا وہ نداد اکر سکے

توالضين الله تعالى فيعزق كرديا-

ان کے بڑے کرداری بری جزاکا ذکر تھا اب ان کے بڑے کھکا نا اور بری اُ دام گاہ ہے۔ پہلے

ان کے بڑے کرداری بری جزاکا ذکر تھا اب ان کے بڑے کھکا نے کا بیان ہے بریکام کا تمہ ہے اوب

ساء ت کی خر تران کے اسم کی طوف راجع ہے دنہی کسی دو سرے معین اسم کی طرف ۔ بلکہ بر ایک مبهم

فیر ہے جن کی تفییر الس کے ما لبعد کی تمییز کرتی ہے۔ یعنی حست قبر او مقاحا ، اس یلے کر افعال ذم کے

فاعل کے لیے طروری ہوتا ہے کہ موف باللام ہزنا ہے یا مضافت برمعوف باللام سیا مضم فریز بگر اُمنعوا ہوتا ہے ۔ اب معنی بر جو لاکھ برا ہے وہ مقام ہوان کے تفہر سنے اور دہنے کی جگر ہے لین جہتم ۔ آیت بیل

اشارہ ہے کہ یولگ غلق کے سابقہ نوٹش غلقی سے بیش اسے بیل اور جی تعالی کی عباوت میں کی مشفول رہتے ہیں اور اس بیلی مشفول رہتے ہیں ۔

لیکن با وجود ایں بمراللہ تعالی کے باب زاری و انکساری کرتے ہوئے وزرتے دہتے ہیں اور آرو دو کرتے ہیں ۔

اور سوال ودئا کے وقت اپنے آپ کو بہت بڑا مجم ما اور گذاکا رسم بھتے ہیں اور امکانی صورت سے کہ وشاں رہتے ہیں ۔

اور سوال ودئا کے وقت اپنے آپ کو بہت بڑا مجم اور گذاکا رسم بھتے ہیں اور امکانی صورت سے کہ وشاں رہتے ہیں۔

تذلی ہے ارکاہ حق میں عرض کرتے ہیں جیسا کہ کہا گیا ہے ہے۔

وما مرمت الدخول عليه حتى

حللت محلة العسب الذلسيل

سے د تو جملہ : میں نے الس کے باں حاضری کی کوسٹس نہیں کی - با ن حب مجھی گیا ہوں تو عبد ذہیل کی طرح حاضر جوا ہوں)

ف ؛ الس كى وجروبى بيئ كه النول نے اپنے اعمال كاكوئى اعتبار نہيں كيا اور نہ ہى اپنے احوال پر عجروسا كيا ہے - اللہ تعالى نے ان كاهالى بيان فرمايا ہے :

والن ين يؤنون ما أتوا وتلوبهم وجلة-

سن (ادروہ لوگ بن کو ہم نے مال و دولت دی ہے وہ راوحی میں بخرچ کرتے ہیں قران کے دل خوب خواسے دار ہے ہیں)

مفرت سفین سعدی قدس سره ف فرمایا ، سه

طريقت بميست كايل تعشين بموكار بودند وتقصميسر بين

(ترجبه ؛ طرنقیت یهی ہے کہ اہلِ طرنقیت وہ ایس ہونیکی بھی کرتے میں لیکن بھر بھی اپنی کو تا ہی کا

اعرّ افت کرتے ہیں)

أورفرا<u>يا</u> :سه

بنده بمان بركه زتقصير غركيش

عذر بدرگاه خداست آور د ورنه ممسترا دار خدا وندلینشن

کس نتواند کہ بچاسے کا ورو

سے (نفر جمله : وہی بنده بهتر بے جواپنی کوتا ہیوں کا عدر اللہ تعالیٰ کی بارگاه میں لائے۔ ورند اس كے خدا وند برن كى منتيت سے كوئى بھى اس كاستكر منبير بجا لاسكتا >

﴾ مستعلمر: انس بندهٔ خدا كوعبوديت سے ذره برا بريمي حفته نصيب نہيں جوعبا دت كرنا ہے تو ديا ،كى ،

اورزبانی جمع خرج کے سوا اور کچواس کے پانس ہے نہیں۔

س وف ؛ نهر جوری دهم الله نے فرما الس بندے کے متعلق عبت حق کی علامت سمجو جواین مرعبادت میں كرتابى اوراخلاص مي كمي تصوّر كرك اورغيال ركھ كمين في مجي الله تعالى كويا دكيا بي تنيي اورصداقت سے مجے حصر نصیب منیں ہوا اور مجا بدہ میں کو تا ہی ہی کو تا ہی دکھتا ہُوں اور فقر کی میں نے کچھ رعایت نہیں کی غرضیکہ وہ اپنے احوال اللہ تعالیٰ کے إن غرب نديده سمجنا ہے اور سروقت اللہ تعالیٰ کے فقر اور محتاجی کے اظہار میں برهنا رسا ہے اورسسرال اللہ میں بڑھتے بڑھتے فنا مےمقام کو مہنے جانا سے یہاں کک کدا للہ تعالیٰ مے ماسوا تمام کو فانی دیکھنا ہے۔

ا بیت سے نابت ہوا کرمطلقاً وعا مانگنا ہر وقت جائز ہے بالخصوص نما زوں کے بعد ، کیونکر وُعا انگنا عبادت کا مغز ہے اور نما زی کوچا ہیے کہ نماز کے بعد دیا حزور مانگے خواہ وہ اکیلا ہو یا جاعت کے سائتہ۔ امام ہویا مقتدی۔

وعاك الفاظ اللهم صلّ على دسيدنا) محمد وعلى أل دسيدنا) محمد وعلى الم اللهم الى الممالة المجنّة وما قرب اليها من قول وعل واعوذبك

من النادو ما قرب اليها من قول وعمل اللهم استرعوب اتى و أمن روعاتى واقل عثراتى اللهم انى اسكك ايسانا لا يرتد و نعيما لا ينفد وقرة عين الابد ومرافقة نبيك مجمد اللهم البس وجوهنا منك الحياء واملاد قلوبنا بك فرحا واسكن فى تفوسنا عظمتك و ذلل جراب حنا لحد متك واجعلك احب اليسنا متما سواك اللهم افعل بنا ما انت اهله ولا تفعل بنا ما نحن اهله اللهم افضى لى ولوالى وارحمهما كمما بهبانى صغيرا واففى لاعمامنا وعماتنا واخوالنا و خالاتنا و ان واجنا و ذرياتنا و لجبيع المؤمنين والعسلمات الاخياء منهم والا موات يا اجم والمؤمنات والمسلمات الاخياء منهم والا موات يا اجم الواحمين و با خيوالغافي ين -

(توجمه ١١ - الله إا يخصب على الأعليه وأله وسلم ير رحمت ميج راسه الله إبس تجد سے جنت کا اور اکس قول وعل کا سوال کرا ام کون جوجنت کے فریب کرفسے اور بناہ مانگیا ہوں دوزخ سے اوراس قول وعمل سے جو دوزخ کے قریب کرفے اے اللہ إ ميرے عيوب ٹو*ھا* نپ دےاورگ*ھبرا ہ*ٹوں سے مجھے محفوظ فرما اور میری لغز مشیں معاف فرما اے اللہ إیں تجو سے ایمان کا سوال کرنا ہوں کہ وہ رد نہ ہو اور نعمیں کہ ختم نہ ہوں اور اسکوں کی دائی مفنزك اورتيري يارسيني عفرت محمصطفاصل الله عليه وسفم ك جنت كى رفاقت الكنابر اسے اللہ! اپنی طرف سے ہما رسے جہروں برجیا دکا بالس بیٹ اورہما رسے داوں کوائی طرف مصنوشی سے بھردے اور ہمارے نفونس کواپنی عظمت کی تسکین بخش اور اپنی فرمت کے کیے ہما رے نفونس کواپنا فرما نبر دار بنا دے اور ما سواا پنے 💎 تو اپنی وات ہمیں زیادہ عبوب بنا دے اے اللہ ابارے ساتھ دہی کرحس کا تولائق ہے مذکر حس طرح ہم لیا قت رکھتے ہیں اے اللّٰہ اِ مجھے عَبْش دے اور میرسے والدین کو بھی اور ان دونوں پر رحم فرط صحب طرح امنوں نے ہما ری ترمبت فرماتی جبکہ میں چیوٹمائندا اور ہما رہے جاؤں کو کخش اور بها ری پیومیسوں کواور بها ری خالاؤں کو اور بها ری عور توں کو اور بها ری اولا و کواور تمام مرد و زن ابل ایمان وابل اسلام کونخش دے ان میں جو زندہ ہیں یا مرکئے ہیں ، است تمام رقم كرف والول سے زيادہ زم أورتمام بخشف والول سے اعلیٰ ؟ ف إن ك علاوه اور دُعا يَيْن عوارف المعارف مِن قوت القلوب للامام المكى من بين وغيره -

وَالَّيْنَ أَنَّ إِذَا ٱلنَّفْقَدُ الدروه لوك فبنول فرح يا-حلِ لغات ، نفق الشي براس وقت برلية بيرجب في جل جائ اورخم بوجائ بيع م وريع -الم مثلاً كت بين :

نفق المبيح نفاقاء

ياموت سي ميسي انفقت إلى ابة نفوقا -

يا فنا سے، جیسے ؛ نفقت اکس اہم والفقتھا۔

كَوْلِيْسُوفُو الدرمد عني برع ليف اسان وكرم ك مدس متجاوز مني بركت وكو كف تووا اورتنگی منیں کی لعنی بخیل کی طرح ما ل کو تھیا کر رکھ منیس دیا۔

حل لغات ، قير ، اقبار ، تعتبر بهن وه تنگى جامران كفيض ها ورامران بمن حسري كرنے كى حدسے بڑھوجا نا ۔

و كان اور سانفاق وه صرير الفقو اولالت رئاس بكن ذا يلك تنكى اورالفاق مذكور ك ورمیان - یمکان کی جرسے . قو ا مثا) یه دوسری جرسے - یا پر خرسے اور بین والك ظوف لغو ہے كان كى يەلىس مذىب پرسى جوكان كوظوت كاعامل مانتا جى (داب معنى يە بۇداكدخرچ كروبوتنگ اوراسران ك درمیان سیلینی دونوں طرفوں کو مترنظر دکھ کرخرچ کیا جائے ان میں کسی کوبلا وجرتر بیجے نہ دی جائے یہ ایسے ہے جیسے وا ترہ کا مرکز ہوتا ہے کہ وہ اپنی برطرف کوبارر کھنا ہے۔ قوام اور سدواء ایک ووسرے کی نظیر ہیں یونکد

اور نركرا ينے إلى تفاكو كرون سے بندها بُوا اور نربی اسے بُورا کھول نے سوتر ببية عليه كاطامت كيا بُواا در

حسرت نور ده ۔

ان کی دونوں طرفیں برا برہوتی ہیں اس میلے سدوا اسے موسوم ہے ۔ یہ آسیت: ولا تجعل يداك مغلولة الى عنقك ويه تبسطها كل البسط فتقعد ملؤما محسوس ا۔

ی نظیرہے سہ

وسط دا کن برگز از کعت را كرخيرالامور سنت اوس طها

و توجهد ، درمیانی رفنار کویا تفسی نرجائے سے اس لیے کدورمیانے امور بہتر ہیں -)

انفاق كي ميس انفاق دوقسم الماق كي انفاق كي ميس الماق كي ميس الماق كي الماق كي الماق الماق الماق الماق الماق الم

محود ده سے جس کا مزئکب عدالت (برابری) کو تقرنظر دکھے۔ لینی سرع کے احکام کے مطابق خرج کرے میں سرخ وضیہ اوراپنے عیال پرنوپ کرنا۔ اسی لیے عفرت حسن رحمہ اللہ نے فرطیا: انسان جو کچہ لینے عیال پرخوچ کرتا ہے السس میں ندا سراف کرتا ہے نہ فساد نہ تنگی، قودہ راہِ خدا میں لٹانے کے معنی میں ہے۔ اور وہ حسن میں ہے۔ اور وہ حسن پرج کرنا شریعیت نے بتا یا ہے۔ اور وہ حسن پرج کرنا شریعیت نے بتا یا ہے۔ اور وہ حسن پرج کھود ہے جو انسان کی مردت پر دال ہو لیتی وہ طرح جے شرع نے مندہ ب قراد دیا ہے۔ ایمی خلق خدات مرقت کرکے ان کوشکر یہ کامونے دینا۔ اور نعمت کے مالک بینی اللہ تعالیٰ سے اعرو قواب حاصل کرنا۔

ا نفاق مزموم مجى دوقسم ہے ا

(۱) ا فراط لعِنْ تبذيروا سراب بعني فضول خرجي .

(٧) امساك والتعصيرايين تنكى سے خرچ كرنا -

ان میں کیفیت وکیت کی رعایت طروری ہے۔ تبذیر کمیفیت کے لحاظ ہے گوں ہے کہ اپنے حال سے بڑھ کر کوئی شے خرچ کرے ۔ اور کیفیت کے لحاظ ہے گوں ہے کہ اسے غیر محل میں خرچ کیا جائے۔ اس میں کمیت کے لحاظ سے کمیت کا اعتبار زباوہ ہے بہت سے تعور (اخرچ کرنے والے مسرف اور خالم ومفسد کہلاتے ہیں جیسے خاج وہ عورت کو کچھ دبنا اگرچ محمول سہی یا شراب خرید نا اگرچہ تھوڑی سی فیمت میں ۔ اس مرا روں روپ خرچ کردینا یہ ان کہ کہ گھر کا گھر داو خدا میں خرچ کر دینا اسراف میں داخل نہیں بلکہ وہ میاند دوی ہے اور ان کا خرچ کردینا یہ ان کہ کہ گھر کا گھر داو خدا میں خرچ کر دینا اسراف میں داخل نہیں بلکہ وہ میاند دوی ہے اور ان کا خرچ کردینا میان شرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سانصف لاکرد کھ دبا حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرطیا :

ما ذا ابقيت الاهلاك ياايا بكر

(اے ابو کر اتم نے اپنے بچوں کے لیے کیا چوڑا)

وص کی :

ا لله وس سوله . بعنی الله اوراس سے رسول دصلی الله علیه دسلم کوهپور گرایا مهوں) (پہسے اطسنت کا مذہب ، جو مروفنت عقیدت سے کھا کرتے ہیں کہ سمیں اللہ ورسول دعل حل الد و صلی الله علیه دسلم) ہی کا فی ہیں اور اسی سے حاضرونا ظر کے مسلم کی ہی دمیل ملتی ہے) ۔

کسی وان سے پوچھا گیا کہ وہ کو ن ساقبیل ہے جس کا خرچ اسمرا ف سمجھا جائے اور جس کا کثیر حتی .

مطب عصب فرمایا جو باطل میں خرچ ہو اگرچہ کتنا ہی تضور اسمروف ہے اور را وحت ہیں جتنا کثیر ہو تو وہ اسراف نہیں بلکری ہی جن ہے ۔
تو وہ اسراف نہیں بلکری ہی جن ہے ۔

اورتقتیرانههٔ کمیت برہے کہ آپی وسعت حال سے با وجو د بست کم خرچ کرے اور کیفیت برہے کہ خرچ محرنے کی جگر برخرچ نرکرے اورجہاں خرچ نہیں کرنا و ہاں خرچ کرئے۔

ف بیم کور سے ذائد ہے اسی سے وہ سے سیان پؤکر عندالشرع خودت سے ذائد ہے اسی سے وہ تبذیر ہیں وہ سے سیاوت تبذیر ہیں اگری اور سے سیاوت تبذیر ہیں اگری اور سے سیاوت فی نفسہ مرحال ہیں اجھی شے اور بخل بڑا ہے اس سے کو ففول خوچ سے سیاوت اور جو مکر نا اُ سان ہے لیکن بخل سے نی بنا اسلام ہے ۔ اور یہ بھی ہے کہ ففول خوچ انسان کسی دقت نفع دہنا ہے اگر چرفی نفسہ لیکن بخل سے نفع و سے گاتو وہ فدموم محسمود ہوجا کے گا۔ کنوس نرا پنے آپ کو فائدہ دننا ہے تبذیر مذموم ہے لیکن کی سے سیام اس اسے کا مرف کو فائدہ دننا ہے شد دو مروں کو ففول خرچ در صنیقت من وجہ قیمے ترین ہے اکس لیے کہ اسراف میں حق کو ضائع کرنا ہے اور اس اس سے کہ اسراف میں حق کو ضائع کرنا ہے اور اس اسے کہ اس اس سے کہ اس سے کہ اس سے کہ اس اس سے کہ اس کہ اس سے کہ اس سے کہ اس سے کہ اس کی دور جہ س می دور جہ س میں دور جہ س می دور جہ س م

۱ - ما ل کالینا غیر محل میں ہے۔ ۲ - مال کو خرج کرنا بھی ۔

را فعنبلت صحاب کا بیان حبیب رحمدالله فی مایا که الس بین صحابر کرام رضی الله عنهم کی فضیلت مایا که فضیلت معنی بین و نیاداری کی حیثیت سے نہیں تنا اور نہی ان کالباس سنگار کے لیے نفا - بلکر الس قدر کھاتے بینے کہ بھوک بیالس دفع ہوجائے اور عبادت میں مدد دے۔اور

ك اضا فرازا دىسى غفرله

ا در پہننے الس قدد کرمس سے ستر دیتی ہوسکے ادر گرمی وسردی سے بجاجا سکے۔ ليس لا بن آدم حتى فيما سوى هذه الخصال بيت يكن و شوب يوادى عوس ته وجرف الخبزو المهاد (ابن اوم كاحق ذبل كامور مي حوث اتناب كم كلوبنائ توسر حيبا ف كالي الي المراس مين توستر وصانعینے کے لیے ، روٹی کے کراے جینے کے لیے ، یانی بینے اور نهانے وحو نے کے لیے) X ف ؛ جرف بمن روئی کے کراے ۔ جرفة بالکسری جمع ہے۔ مستمله ؛ حضرت عمرصی الله عنه نے فرمایا کہ برہی فصول خرجی ہے کہ نفس کسی جیز کی خوا میش کرسے توفوراً است فريد دست دى جائے۔ اكرجه بالشعر مرادت خورى ر دوران نبی نامراوی بری در لغ أدمى زادة ير محل مم باشدجوانهام بل مم اصل ر د نوجمس : اگر تیرامقصدص کانا بینا ہے او سے دندگ میں نامرادی حاصل ہوگ۔ السس آ دمی زا دسے شہوت پیست یرا فسوس سے جوجا نوروں سے بھی گیا گزدا سے > مفرت مافظ قدس سرهٔ نے فرمایا ، سه . خاب وغورت ز مرتمبئه خالیش دُود کرو ا نکد رسی مخرنش کر بے خواب و خور شو سے (نُرْحِمله: اینے سے خواب وخوراک ڈودکریے ۔ خو دی کو انس وقت یائے گاہیب تو فواب وخوراک کودورکر شے گا) ا سرات مرت ول مي نهيں بلكه مروه ا مراسرات ميں داخل سے جے غيرمحل ميں ركھاجا ئے۔ چنانچه فرمایا :

اشنكرلت تون الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم مسرفون - (بشك تم مردو سع برصف والى قوم)

ا در فرعون كومبى مسروف فرايا - كما فال ١ انه كان عاليا من المسوخين -

(بے شک وہ متکر صدسے بڑھنے والوں میں سے تھا)

اس بیے کہ غیر متکبر سے تکبر اسراف مذہوم ہے اور متکبر کومیانہ ددی اچی ہے۔ اسی طرح باتی امور کا قیاس کیجیے۔

• • • • • • آیت میں اشارہ ہے کہ وہ خرچ کرنے والے اہل اللہ ہیں جو اپنے وجود کو اللہ کی ذات و

العسب مرکوف ایسے صفات میں خرچ کرنے ہیں اور وہ عبا ہوہ وریا ضت میں مدسے نہیں بڑھتے کوہ اپنے آپ

کو باسکل تباہ و ہر با وکر دیں۔ چانچہ خود فرطیا :

ولا تلقوا بايديكم ألى التهلكة.

(اوراینے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو)

س کوکو کیفت فروا اور نئی نهیں کرنے لینی وجود کے خرج کرنے میں خوا ہشات وشہوات کے ترک کرسفین نفس سے جماد نہ کریں جیسیا کہ اللہ تعالے نے داؤد علیہ السلام کو دی تھیمی :

انذرقومك من اكل الشهوات فان الطُّلوب الْمتعلقة بالشهوات محجوبة

عنی ۔

(اپنی قوم کوشهوافی استیا کے کھانے سے ڈرائید اس لیکوه قلوب بوشهوات سے متعلق ہیں وہ مجدسے مجرب ہیں)

ر بر کر کے افسا دا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت کرنا ۔ (۱) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت کرنا ۔ (۷) گنا ہ کر نے میں کسی دوسرے کا حکم ماننا۔

(۳) غیر اللہ کے لیے کوئی نیک عل کرنا۔ پہلی قسم کفر اور دوسری دونوں مصیبت ہیں۔

نفع ونقصان کا عرض کیاجا نا ہے جبسیا کہ آئے کے والی عبارت تبائی ہے گاورنہ ہی ا پینے اعمال میں دیا، و . سمعرکو وخل دیتے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرامطلوب تلائش کرنے اورنہ السس کے سواکسی دوسرے کو مجرب سمجھتے ہیں بلکرمرف اسی کومیا سنے اوراسی سے مجت کرتے ہیں ۔

جناب صائب في وايا : ت

غرجی را می دبی ره در حدیم دل حمیدا میکشی رصنی سمستی خط باطل حمیدا

﴿ وَحِيد ١ اللَّهُ تَعَالَىٰ سِي مَاسُوا كُوحِيم ول مِن كيون عِبْدُ وِيَّنَا بِعَدَاوْضِغْرُ مُسْتَى بِير باطل كَالكيكون

ہوا ہو اگا مان حق گری سے لین حبر کا قتل کرنا شرعاً مباح ہے۔ اب معنیٰ یہ ہُو اکرنفش کوکسی ابک سبت سے ' قبل نہیں کرتے سوائے الس می سے سبب کے جو اس کی حرمت وعصمت کو زائل کرنے والا ہے۔ جیسے کسی کو قبل کردیا تواس کے قصاص میں قبل کرنا یا شادی شدہ ہوکر ڈنا کرے قوا سے سنگساد کر کے مار و بنا ، یا مرتد ہوجا

یا زمین برفتند وفسا دبر پاکرے توان تمام صورتوں میں تمثل کرنا تی ہے وکلا یکڑنوک اور نہی ڈنا کرتے ہیں۔ بر زنا کی تعرفین : مقدمتر عی کے بغیر کسی عورت سے وطی کرنے کو شرعاً زنا کہا جاتا ہے۔ ربط ؛ خواص عباد کے اصول کا عات تواضع و مقابلہ القبیع بالجیل واحیا داللیل والدعا والانفاق العدل کے بعدامہا ن المعاص عبادة الغیروفئل النفس المحرمہ والزناكا ذكر فروایا ۔ بدان کے كمال كا افہار ہے كيؤكم النسانكا كما ل السن میں ہے كہاں وہ فضائل سے آرا سندہ ہو وہاں د ذائل ہے بھی پاک وصاحت ہو۔ نیزاس میں اشارہ ہے كہ اجركا مل و تواب كمل اسى صورت میں نصیب ہوگا حب انسان ان ووٹوں كاجائ ہو۔ اوراشارہ ہے اشارہ ہے كہ اجركا مل و تواب كمل اسى صورت میں نصیب ہوگا حب انسان ان ووٹوں كاجائ ہو۔ اوراشارہ ہے اسلام كا فروں کے علامات میں سے جب گویا یوں كہا گیا ہے كہ اللہ تعالی كے نبک بندے وہی ہیں جو ان كہائے كہا ہوں مرکم مركم وہائے ہوں ہوں کے علامات میں سے جب گویا وہ اللہ تعالی كی عبادت میں ہی وہی شركب كرتے بیں اور نفونس محرمہ کے مرکب نہیں ہونے جن کے عامل كفا د جب كہ اللہ تعالی كی عبادت میں ہی وہی شركب كرتے ہیں اور نفونس محرمہ کے متل كرنے والے ہم میں ہیں خباران کے ذندہ ودگور كرنا ہی ہے۔ اور زنا کے خوگر بھی میں جب میا سے مباح شبھتے ہیں ۔

عفرت عبدالله بن مسعود رضی الله عند فرط تے بین که بین نے دسول الله صلی الله علیه مسعود رضی الله علیه علیه وسیم مسعوض کی کرسب سے بڑے (کمیرو) گفاہ کون سے بین ؟ آپ صلی الله بلیر وسلم نے فرط یا :

ان تجعل لله ندا وهو خلقك.

ر الله تعالیٰ کے ساتھ مٹریک عظمراما کیو نکہ وہ سب کاخابق ہے) میں نے بھرعرض کیا ، آپ نے فرایا ،

ان تقتل ولدك مخافد ال يطعم معك -

س (بچوں کو الس ادادہ برقتل کرا بنا (زندہ درگور کردین) کہ ہر بڑھے ہوں سکے قوان کی معامش کا کیا بنے گا)

س (جیسے آج کل برتھ کنٹر ول کی وہائیسی ہے۔ ایسے نوگوں کا قوم مجی انہی نوگوں جیسا ہے۔ یہ بھی سمجتے ہیں اولا د زیادہ ہوگی توان کی معالمش کا کیا بنے گا) لئے سمجتے ہیں اولا د زیادہ ہوگی توان کی معالمش کا کیا بنے گا) لئے سمجھتے ہیں اولا د زیادہ ہو کونسا بڑاگنا ہ ہے ؟) فرما با :

ان تزنی بحلیلة جادك داین مسایری عورت سے زناكرنا) قوم کو میں اور است نجیبہ میں ہے ولا یڈنون وہ لوگ برٹر ہی دنیا میں شہوات نغسا نیہ جو انیر کو اللہ میں میں ان کا تصرف اللہ کے ملے اللہ کے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہے بخلاف عوام کے کہ وہ اسس میں بیجا تصرف کرتے ہیں ۔

مَنَ بَيْفَعُلُ ذَلِكَ اوروه ان ذكره امورين سيكس امركار تكاب كرتاب الله المورين سيكس امركار تكاب كرتاب الله المسترع المان بين الله المان بين الله المان بين الله المان المركام المركا

طے گی اور وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔

حل لغا مت : اثام نكال و بال ك وزن اورمعنی ميں ہے (يين ا بينے گنا ہوں كى سزا يائے كا - إلى وب
 كتے ييں : اشم (بالكسو) المرجبل و اشعه لين الس فے كناه كيا قواس كى سزا يائى . تا موس ميں ہے :
 اثام جنم كى ايك وادى كانام ہے بروزن سحاب - اورعقوبت كے معنى ميں جى اتاہے ۔

مريث مرفي الني والاثام باران يسيل فيهما صديد اهل الناور

دغی اور اٹام وو نوں گُنریں بیں جن میں اہلِ ناری پیپ جمع ہوتی ہے) دپناہ بخدا) سلس یکھنے گئے المُعکنَ ابُ کِوُمُ الْمِقِیسُمَدِّ اس کے لیے قیامت میں عذا ب وگنا کیاجا سے گا۔

حل لغات : المضاعفة بمن زياده / نا ادرايك سه دو / نا ين و كنا كرنا يميها كد امام دا غب رحمد الله في وكنا كرنا يميها كد امام دا غب رحمد الله في وضعفته في في ايك كرسا تقاس مبيها دومرا طانا - كما جاتا به به الشخ وضعفته وضاعفته د مين في اس كرسا تقاس مبيها دومرا يا اس سه زايد كوطايا) يرجله دين اثا ما سه بدل من ايم من ايم

اس لیے کوونوں کامعنی ایک ہے۔ ۔۔۔ ان مطلبہ یہ ٹیوا کہ ان کا عذار

س ابمطلب برئمواكدان كاعذاب بروقت بڑھتا رہے گا وہ اس كيے كدوہ جى زندگى مجر كفر كے بورگذا ہوں پر گذاہ كرتے بچلے جاتے تھے۔

و يخلُلُ في مها نگاه اوروه الس عذاب من بهيشدر به گا در انحاليكه وه العسير عالمانه ويلار به گاراس كاراس كارا

... **ت ؛** مُهان بمنے دُمیل وخوار اور حقیرو سبکار و بے اعتبار۔

ابن کثیر و تفض نے فیصی پڑھا ہے بیانی جی کی کسرہ کے استباع کے ساتھ آسے بحالت کر فاعدہ محوید وصل یا سے بڑھنا تاکر تنبیہ ہوکہ ایسے عذاب کے اسباب سے وُور بھا گنا اور بجیا فروری اور لازی ہے۔

اِلْكُمْ مَنْ تَمَابَ مُروه جوشرك وقل وزناسے توبرك و \من اور اللہ تعالىٰ كى وصوانيت كاتسان كل كرے و عيم كائے مال حكا اور ايمان كائميل كے ليے نيك على كرے ۔

سوال: عدل موصوف کے اضافہ کی کیا طودت بھی جبکہ صالحہ کا لفظ بھی اسمانی نیک علی پر دلالت کرتا ہے۔ جواب: علی کو مہتم بالشان فل ہر کرنے کے لیے اس سے المسنت کے مذہب کی تا ئید ہوتی ہے کہ عمل ایمان کے مغابر ہے اور استثناء میں مستقل ہے لیکن ہے ہی ستنیٰ یعنی توب وایمان کی حبنس سے (کم اکر وہ نہ جو تو ایمان و توبہ میں ضل واقع نہ ہوگا) کیونکہ اسس وقت بتانا یہ ہے کہ امور مذکورہ بالاکا مرکمی عذاب میں مبتل ہوگا گریہ کہ تو ہرکے۔ ایت میں واضح کونا ہے کہ استثنائے بعد میں تین امور مطلوب میں:

ا-ایمان ۲- توبه سم عمل

الس ميں عذاب كے تعرض دعدم تعرض كوكو ألى تعلق مهيں -

۔ فَا وَلِيْكَ بِس وہ لوگ جوا يمان و توبر وعمل صالح سے موصوف بن يُبَيِّن لُ الله مستبيّا تھے۔ قد تواللہ تعالی ان کے ليے سیائت (برائيوں) کو تبديل فرائے گا بعنی و مرائياں جوالس فے دنيا بس کس تو اللہ تعالی ان کو بدل دے گا حسنت نيٹ نيکيوں سے قيامت ميں بايں طور کداس کى ہر بُرا ئى کے عوض نسب کی و عطافوات گا اور ہر مرز ا کے بدلے جوا بخشے گا ۔

حل لغامت: امام راغب مرحم نے فرایا کہ تبدیل بھنے ایک شے کے بدلے دوسری شے رکھنا۔ اور کیل کا عوض سے اعم ہے۔ عوض بیسبے کہ ایک دو دوسرا لورنیکن تب بیل میں برنہیں بلکر اس میں تغییر ہوتی ہے دور دوسرا عوض میں دویا نہ دو۔

ستینالو در در منی الله عند سے مروی ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ والم اوسل نے فرما یا کہ قیات کھیم کا کرم میں کسی ایک بندے کو لایا جائے گا بچر حکم ہوگا کہ اسے اس کے صغیرہ گناہ کہ نیش کرو جب وہ اینے صغا تربیز نکاہ ڈالے گا توا قرار کرے گا کہ یہ واقعی میری ہی غلطیاں ہیں نیکن ول ہی ول میں خوفر وہ ہوگا کہ اسے کرنا معلوم میرے کبا تر (بڑے گنا ہوں) کا کیا جنے گا۔ اکس وقت الله تھالی طال کم کو فرماتے گا کم اسے میرانی کے بدے ہیں نیکی دو بچھروہ شخص کے گا کہ میرے تواور بھی بڑے بڑے گاہ متصابی اب وہ مجھے نظر میر برائی کے بدے ہیں نیکی دو بچھروہ شخص کے گا کہ میرے تواور بھی بڑے بڑے بڑے گناہ منظے نیکن اب وہ مجھے نظر

منیں ارہے (اس وص پر کہ اسے برائیوں کے بدلے نیکیاں مل دہی ہیں) مصورعلیدالسلام اس کاس کاروائی۔ سے ایسے ہمسیں گے کہ آپ کی واڑھ مبارک کھل جائیں گی۔ اس کے بعد دسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیہ فا و البِّك یب دل الله (الآیہ) پڑھی۔ (آپ نے گوبا اپنے ارشا وگرامی کی تا ٹید ہیں قرآن مجید سے دبیل بیان فراقی)

ا فوال مشایخ فی تعبیرانی اللایہ بیرانی اللایہ بیرانی اللایہ بیرانی تاویل یہ ہے کہ بُرائی تو تو ہے سے مطاجاتی ہے۔ ٹیجر ہر اُرائی پر جاتی ہے۔ ٹیجر ہر اُرائی پر تو یہ بیرائی بن جاتی ہے۔ ٹیجر ہر اُرائی پر تو یہ بیکا بن جاتی ہے۔ سیر بُرائی پر تو یہ بیکا بن جاتی ہے۔

(٣) حفرت الشيخ صدرالدين قنرى قدس مرؤ اپني ادلعين (مهل مديث) بين فرمات بين كه طاعات سب كرس حفرت الشيخ صدرالدين قنرى قدس مرؤ اپني ادليكي مشاديتي بين - جيدامي آبيت بين سب - اور حضر عليه السلام في فرايا ا

اتبعالحسنة تمحها

(برا کی کے بعد نیکی کیجے)

تا که وہی نیکیاں برائیوں کوخم کر ڈالیر کھی تبدیل کی جاتی ہیں۔ اسی کی طرف الامن تاب و ا من النمیں شارہ ، یہ می مذکور تفقیقی عفوا در تبدیل مقام مغفرت میں ہے۔ میری مذکور تقریر کو غورسسے پڑھو سکے تو تمہیں عفو و مغفرت کا فرق معلوم ہوجا ستے گا۔

ممکتر اکسی کا مل کوکسی نے کہ کم کر کیا ہے کل مشنول ہے۔ انہوں نے فرایا بلکہ میر اکل اسی پر فدا ہے بخدامی ایک ایک ہی ذرّہ فرمین پر ڈالاجا سے تو اس سے گا ہوں کا بخدامی ایک ایک ہی ذرّہ فرمین پر ڈالاجا سے تو اس سے گا ہوں کا

ما نبرخانص حسنات كے سونے سے تبديل ہوجائے كا جبياكه الله تعالى في ابيے اكسيرا عظم وا وں كى طرب خردى سے فا وللك ببدل الله سيّاً نقم حسنات يعن توبروغيره سينات كوحسنات سے ايسے تبديل كرويتى ہے جيد اكسيرنا نب كوسونا بناتى ہے .

علی دلیل فقر د صاحب روح البیان رحمر الله ایک را نقلاب الاعیان اوران کا ایک دوررے کی علی دلیل شکل وصورت اختیاد کرنا اہل الله کے زدیک محال نہیں کیا عالم صناعی میں نم نے نہیں دیکھا کم است سی چیزی اپنے ما دہ اصلیہ سے اپنے غیر میں ملول کرجاتی ہیں حب ایک مزاج علول کرتا ہے اور ما وہ صورت ہیں واخل ہونا ہے قوصورت ہیں لا نبر میں صلاحیت ہوتی ہے کہ اس سے فلسفی انسان پیدا ہو۔ صورت ہیں واخل ہونا کہ ذمین باتی بن جاتی ہے اور باتی مراز تا ہے اور ہوا ہا گی بن جاتی ہے۔ اس مجلد کی نے فرا باکہ زمین باتی بن جاتی ہے اور باتی مراز تا ہے اور ہوا ہا گی بن جاتی ہے۔ ایسے ہی ادبو عن صورت ہیں برعکس دین آگ ہوا بن جاتی ہے اور ہوا باتی اور ہوا باتی اور ہوا باتی اور ہوا تا ہے ۔ ایسے ہی ادبو عن صورت برائی میں طوبیت کے لحاظ سے دو علیمدہ مزاج دیکتے ہیں ان ہیں ایک دوسر سے میں طوب کی اور ہوتی کے لحاظ سے دو علیمدہ مزاج دیکتے ہیں ان ہیں بعض فاعلہ بعض منفعلہ اصول کر جاتے ہیں با وجود یکہ وہ کا کیس میں طبیعت کے لحاظ سے دو علیمدہ مزاج دیکتے ہیں ان ہیں بعض فاعلہ بعض منفعلہ اصول کر ایک وہ کا دیکتے ہیں ان ہیں بعض فاعلہ بعض منفعلہ اصول کر باتی قاعدہ مشہور سے کم ایک مزاج دو مرسے میں صول کر تا ہے ۔

ومت از مس وجود چه مردان ره لبشوی تاکیمیا سے عشق سبب بی زر شوی

﴿ تُوجِهِ ، تَم مردانِ راهِ مِدى كَى طرح مان سے بوجا و كردب عشق كے كيميا سے كجم الله كا

ن توزر ہوجاؤگے)

و المعالم الله علی الله عنور الله تعالی غنور ہے اسی لیے وہ برائیوں کونیکیوں سے اسی بیا وہ برائیوں کونیکیوں سے معامل معالم تبدیل فرنا ہے ترجی کا مربان ہے اسی بیلے وونیکیوں پر اجر و تواب بخشاہے و مین تاکب اوروہ نائب ہونا ہے لین تمام گنا ہوں کے ترک کرنے پر مطلقاً رجوع کرلینا ہے اوران کے ارتکا برنا وم ہونا ہے و عید کی صالح کا اورئیک عمل کرنا ہے لینی اپنی گز مشتہ کوتا ہی کا تدارک کرتا ہے یا گنا ہوں سے میک کرطا عات میں واضل ہوتا ہے فیا ت کے لیس بے شک وہ جو عمل کئے یکو بیٹ والی الله و مرف کے بعد ان اممال کے سائھ لؤٹے گا اللہ تعالی واف ۔

مس ؛ امام راغب في الكرافظ الى بي اتباره بكرالله تعالى كاط منظور جا السبد

ا مَتَابًا 0 عظیم الشان رجوع اور پندیده الله کے بان کم وہ عذاب النی کومٹائے گا اوراج و ثواب کو حاصسل کرے گا ک کرے گا کاس سے داضح ہوگیا کہ اس عبارت میں شرط وجز أبیں اتی و لا زم نہیں آیا السس لیے کہ جزاد بیں ایک زائد معنی ہے اس لیے کہ توبر لینی شرط بیں ہے رجوع عن المعاصی فقط اور جزائیں ہے الیسا رجوع الی اللہ جواسے لیسندیدہ ہے۔

ع ف : الم راغب نے فرمایا کہ متابًا جمع المقبة المامة لین ترک القبیع و تری الجبیل (براپیوں کو مسل طور رچو الم ا

ف ، الس می تفسیع کے بعد تعمیم ہے الس لیے کہ آست اولیٰ میں تو برکا تعلق حرف رٹرک و قبل و زیا سے تھا اور الس آیت میں مطلقاً جمیع معاصی سے ہے۔

> شربعیت میں نوبرمیار امور کے اجماع کا نام ہے: اور کاسٹ عمامی دارگناہ کو قبی سمچر کرچیوٹرنا۔

(۲) سالقركوتا بى اورزيادتى ير ندامت ـ

وس) وو باره السي غلطي كارتكاب كوترك ريخية ارا ده كرليها -رم) سالبقہ خامیوں مےعوض نیکوں کا تدارک ۔ حب رجا رشر الطيائي جائي تو توبدكا مل مجي جائے گ سخرت مولاناجامی قدسس سرؤ نے فرمایا : سے با خلق لاف نوبه و دل بر گنه مصر کس ہے تی برد کہ بیس گونہ گرسم ﴿ مُوجِهِ عِلْوِنْ كِيساعَدْ وْنُوبِكا وعِنْي ليكن كُمَّا بِول يربدك مِرا مرادي - يحركون سبع جو مجیدالس کے با وجود گراہ تصور نزکرے گا) ١١ عضرت ابن عطا في فراياكر قوم بجعف مر مذموم عادت سے باز أجانا اور نيك عاوت ك ا قوال مشامخ عادت بناينا، ليكن بينواص كا تورب. سرا (۷) بعض مشایخ نے فرمایا کہ توبریہ ہے کہ ماسوی اللّٰہ کی مرشے سے توبرکرے دیکن یہ اخص الخواص کی توبہے۔ بى : ساكى برلازم كرود بروقت توبد واستعفادكو إينات اس كي كرير كما بول كاصابى ب-(اللهٰ تعالیٰ فرما تا ہے)

انبن المذنبين أحب الى من نرجل المسبحين.

د گنه کارکی مغموم اّواز مجھے زیادہ مجوب ہے تسبیح رابطنے والوں کی سر ملی اَ واز سے) ف ؛ مزجل بمعين سبح راسطة وقت كا أوازر

انتباه ؛ گذه بار بارگرنا مترک وکغ اورغیرطتِ اسلامیری طرف کھینج کرلے جاتا ہے۔

حفرت ابواسعان رهم الله تعالى ف فرما ياكسي ف ايك تخفى كود بجما كرم وقت اسيف يمرس كا أدها الصَبِيُها ئ ركمًا تفاء ميں نے سبب اُرکھا تو كهاكه ميں قر كھودكركفن حِرُّا نے كا عا دى مجرم تھا ايك ون ایک بی بی کی قبر کھودی اور کفن کو کیرا تو اکس بی بی نے میرے منے برطانچہ ما را جس کا نعش تا حال میرے میرے یرموجود ہے۔ میں نے امام اوزاعی رضی اللہ عنہ کے بال نہی واقعہ نکھا توا نہوں نے فرمایا انسس سے سوال تیجے کراس نے مردوں کوکس حال میں یا یا۔ دریا فت کرنے پراکس نے بتایا کر اکثر کے پھرے قرول میں تجلہ سے پھرسے ہوئے تھے۔ ا کا م اوزاعی رضی اللہ عنہ کو والبس مکھا نوا نہوں نے فرمایا کہ یہ دوگ وہی ہوںگے جن کی موت غیر طمة اسلامبریروا قع بوئی (العیاد بالله) کیونکه وه لوگ گماه کا بار بارا رس برت رست نو يهرخا ترخطره مين بردكيا.

فی عده و ما موربر کے ترک کی بنسبت منبی عند لعنی حب فعل کے مذکر ہے کا حکم ہو ، اس سے ارتکاب میں زیادہ گما ہے اسی کے مشیطان البنس مردو دیروار متنوی مشرلعیت می سے اس توبر را از جانب مغرب دری باز بایشد تا قیامت بر دری تا زمغرب برزندمر آخآب مازباشدآن درازوي رومناب بشت جنت دا زرمت بشت و محة دنوباست ذا مشت البس آلىمېكربازياشدكەفىنىدا ز واں درتوبرنیا شد جز کم باز بین عنیت ار در ما زست نرو د رخت آنجاکش بکوری حسو د سسا ﴿ تَوْجِهِهِ : ١٥ ؛ توبه كا دروازه از بانب مغرب بند ہے ۔ وہ قرب قیا مت كك كھلار ہے كا س ، ١٠ حب سورج مغرب سيطلوع موكا - يحروه دروازه بندموجات كا - الس كا انكارزكرا -رس بهشت کے آ مودر واز سے رحمت کے آ مودروا ذوں کے مطابق بی اسی لیے بر تو بر کا دروازہ امہی آتھوں سے سے۔ ۔ رہی وہ آ مٹوں در دارے حب تک کھنے میں بریمی کھلا ہے حب وہ بند ہوں گے تو پھریہ کیسے کھلارہ سکتا ہے۔ ٥١) اب يه در وازه كُفلا ہے اسے غنيت سمجو - ويل پر سامان با ندھ كر جا مبيّے تأكمہ تيرے وشمنوں کے دل حلیں) م الله تعالى سے خالص نوب كا سوال كرتے ي اور اكس ك أثار رحمت سے فين اور نعمت و فرح مانكے بير. د أمين ثم أمين) وَاللَّيْنِينَ كَا يَسَنُّهُ كُونَ الزُّورَ اوروهُ جِرْجُونُ لُوابِي منين ويته حل لغات ؛ الشَّهادة مشاهره وعيان ب ،كس شَّه كل سيِّح خردينا (اسى سه حاخرونا ظر كامسُلاتًا.

كياجا تا بيجكيز كدشا مدوشهبداسي سيمشتق بين الذود مجعة الكذب، اصل ميركسي سنة كوا بيسه د كاري <u>له ا ضا فرا زا دلسي عفزله</u>

اللبركرناكر كوبا وه حق سے ، كوكما جاتا ہے -

امام دا غب نے فرما یا کہ الازور بھے ما ٹل الذور لین سینے کوٹیڑھا کرنے والا۔ اور س ور کو جبوٹ ہے اس کے تعلقہ ال اِس کیے تعبیر کما جاتا ہے کہ وہ سچاتی کی جانب سے مٹا ہوا ہے۔

العام الحال الخاص مفاحث كوحذف كرك مفاحث اليه السك قام متام كيا كيا سهادة الزود تها بافافة

سر، اب منى يربُراكه وم لوگ جُوثى كوابى قاتم نهيں كرنے يعنى جُرَىٰ گوا بى نبيں دينے -

مستملیر ؛ امام ابرسنبیفه رضی اللّه عنه نے فرما با کم جھوٹے گواہ کی منزایہ ہے کہ اسے اپنی برا دری میں کھڑا کر سے کہا جائے کہ پر جھوٹا گواہ ہے۔

سے ائم ثلاثہ رہم اللہ نے فرما باکرا سے مزاد سے کو براوری میں کھڑا کر کے کہا جا تے اس نے جھجوٹی گواہی دی ہے۔ امام ما مک رحمراللہ نے فرما باکرانس کی جامع مساجدا ور بازا دوں اور مجبوں میں تشہیر کی جائے کہ یہ جوٹا - گواہ ہے۔

ر الم م احدر حمد الله في في ايك است ان مقامات بريم إياجات اور اعلان كياجات كراس كوسم في جبولما كوام من حجولما كوام من حجولما

سر محزت عمرصی اللّه عنه نے فرمایا اسے چالیس کوڑے مارے جائیں اور انس کا منر کا لاکر کے با زاروں میں بھرایا جائے۔ دکذا فی کشف الاسرادی

ف ؛ حفرت ابن عطا رجم الله نے فرایا کہ اس سے وہ گواہی مراد ہے جومشا ہرہ قلب کے افر صرف ان دبان

مكن ب كم يريشهد ون از شهود بر بميخ مفول (مم ابل السنت و الم عن مفول (مم ابل السنت و الم عن مؤرد لا كل من موت المجاعت شاهد و سهيد كا ماده شهود سے بيتے بين بحث ما عزد دلائل بهاري كنب ت كين الخواطر المروف به ولول كا بين " مين ديكھ في اور المس معنى پر المزود كا منصوب بونا مفول به بون كى وج سے اصل ميں نما ، لايشهد ون معجالس المزوز (وه وگ جو في مجاس يا معافر نبين بون مضاف كو مذف كر مضاف البركوالس كة ولئم مقام كيا گيا ہے -

کے روح البیان ج ۲ ص 9 ۲۲ کے اضا فراز اولیی غفرلۂ ا بمعنیٰ یہ ہواکہ وہ لوگ مجالس کذب و محافلِ فحش میں سٹر کیے نہیں ہوتے۔ باطل محافل میں صوت سٹر کیے۔ ہونا اس میں شامل ہوئے کے مترادٹ ہے کہونکہ ترکت السوفعل سے رضا کی نشانی ہے جیسے کونی شرا بوں کے ساتھ بلا نسرورت شبیطے تو وہ تھی گماہ میں ان کے ساتھ مشر پیسمجھا جائے گا۔)

ملامیہ فرقہ (اولیا اللہ کے ایک گروہ کا نام ہے) وہ ایسے صرات ہیں جونیک کو چیا ہے ا ورما في كوظام كرتے بين و مستنتى بين اس كے كدان كا ول عرف الله تعالىٰ كے كا تحد الح رہا ہے اسی لیے وہ بازاروں کا چرکھی سکاتے میں عوام میں گھل مل کر دہتے ہیں ملکر لعبض شرور کی مجالسس میں ہی شرکی ہوجاتے ہیں کیونکدوہ ہرقصا وقدر کامشاہرہ کرتے رہتے ہیں اسی بیے وہ عوام کے ساتف حرف ظا برأ شركى موافعت كرقي بين ورنه حقيقي اوليا دا لمرحمان وي مين

مصنورا كرم صلى الله عليدوسسلم في فرما يا و

مريث تفرافي اوليائ تحت قبائ لا يعرفهم سوائ-

(میرے اولیا ، میری قباً میں جھئے رہتے ہیں انہیں میرے سوا اور کوٹی نہیں بہچانیا) حفرت ما فظ قد سرة في فرمايا ، سه

مكن بنا مرمسياسي بلامت من مست كرا ككت كرتقدر ربركش ج أوست

كا ﴿ نُوجِومِ : مست كُونًا مُؤْسِيا بي سے طلامت أذكراس ليے كدوواس سے باخر ہے كم السس كى تعدير كالكها بهواكيا بيه)

حضرت فجندی دهم الله نے فرطیا : سن

برخیز کمال از مر نامولس کر دندا ں كردندا قامنت بسركوست الامست

(نوجیه : اے کما ل از مرنا موس دندان اکھ جاءاس لیے کہ امنوں نے ملامت ک گل میں اقامت رکھی ہوئی ہے)

ف ؛ تبعن علا في والا كم الزود سے اعيا و المشركين واليهود والنصاري تعني مشركين اور بهو و و نصاري كي عیدیں مراد میں تعنی ان کی کھیل کو د کے مقام ۔ (کذا فی تفسیران کا شفی)

فوحات کے ترجم میں ہے مرالیا نہ ہو کہ اہل ذمہ (مشرکین) مثرک کا فرمیب دیں کراللہ تھا 🗡 فنوحات مكيب كيزديك تيري بلاكت وتبابى اسى مين بو عفرت سين البرقدس سرة في فرما ياكه اس كا ہم نے دشت میں مشا برہ کراکوسلان اپنے بی کو نصاری کے گرجے میں لے جاکرمعود یہ تمے پانی سے تبرک لینے الدان کو ال ک ان کے گرج ل سے نزرد کے حس کا نتیج خواب نکلا۔ ایسا کا م کفر کے قریب ہے ۔ اسے عین کفر کھا جا سے قربی ہے اسے کوئی مسلان لیسند نہیں کرتا۔

مستخلہ ؛ قاضی خان میں ہے کہ اگر کوئی شخص نیروز (نساری کی عید میں) میں کوئی شے خریدے اور سو آئے اکس ون کے وہ شے کہیں سے بنبی خرید آنا اور اکس کی تعظیم قرکریم کے طور حزید آنا ہے ۔ یہ ایسے ہے جنبے کفار اس کی تعظیم وکریم کرتے ہیں ۔ تو ایسا کرنا کفر ہے ۔ مگراسی نیروز میں اگر کھانے پینے اور تعیش کے لیے پہر خرید تا ہے تو کفر نہیں ۔

وت : نروز سے نصاری کا نیروز مرا دہے اس سے عجم کا نیروز مرا د نہیں، حبیبا کہ قاضیخا ن کے کلام سے معلوم ہونا ہے ۔

مستملير وعبلس زُور مين امو ولعب اور كذب اور نوحه اورغنا واخل مين -

ف ، محد بن المنكدر رقد الله صروى ہے كرقيامت بين الله تعالى فوائے گاكر وُه لوگ كمان بين جرائين كانوں كو كو الب كانوں كو لموادر مزامير شيطان سے بياتے تھے، المفين مشك كے باغات بين الد جاقو - بھر طائكہ كو حكم آو گا كرمير سے بندوں كوميرى تجيدو ثنا وتجيد سناؤ اور انہيں خردوكه انہيں آج نذكو أن غم ہے نہ خوف - دكندا في كشف الاسرار)

مست ملیہ ؛ روز ہے کی سنتوں میں ہے ایک یہ ہے کہ روزہ میں کذب وغیبت اور فضول کلامی ، گالی گوچ' جنلخ ری ، مزاح ، بے جا مدح اور غلط شعر گوٹی سے زبان کو روکا جائے۔

ف ؛ غائے غناء باطل مراد ہے اور وہ یہ ہے کہ البیا غناج سٹیطان کی مراد دمقصد کو قلب میں حرکت پیدا کر دے بعنی شہوت اور نحلوق کی عبت کا سبب بنے ۔ یاں وہ غنا جو شوق الی اللّٰہ کا متحرک ہو تو وہ غنائے تے ۔ (کذا فی الاحیاء)

مستنکه: الحان کے ساخفر آن کی تلادت میں انقلان ہے۔ امام ما مک رحمہ اللہ تعالیٰ اور حمہوراسے کروہ سمجھے ہیں اس بیلے کہ قرآئی حقوق کے لحاظ سے خشوع نہیں ہوسکتا اور نہی قرآئی مفہوم تحجیمی آتا ہے اس بیلے کہ اس بیلے کہ قرآئی حقوق کے لحاظ سے خشوع نہیں ہوسکت خوان کو کھڑا کیا جائے اس بیلے کہ اس بیلے کہ خش خوان خوان خوان کو کھڑا کیا جائے اس بیلے کہ خش خوان خشوع اور تدبر و تفکر سے بازر کھتا ہے۔ اور حضرت امام ابوحنیف درخی اللہ عنہ اور اس اللہ کی اللہ کا ایک جا عت اس مباح تمجنی ہے کہونکہ الس کے متعلق احاد دبیں اور اس طرح رقت اور خشیت اللی بیا مبرتی ہے۔ دک اللہ فتے القریب)

اسس مستملہ ؛ اصولِ حدیث میں ہے کہ محدث جب اطاویث کا درکس مٹر وطا کرے آولازم ہے کہ دو اسس منسلہ ؛ اصولِ حدیث میں ہے کہ محدث جب اطاوی کی خوکش الحان ہو۔
مستملہ ، خوکش الحانی سے پر طیف میں یہ خووری ہے کہ حدقراً ت سے بڑھ نہ جائے اور نہ کم ہو ۔ یعنی خوکش الحانی کے اور نہ کم ہو ۔ یعنی خوکش الحانی کے اصول کی اوائیگی میں قراً ن مجد کے کلمات میں کسی حرف کی کمی و بیشی نہ ہوا سس لیے کر ایسا کرنا جوام ہے ۔ (کرزا فی ابہا رالافکار)
مستملہ عضرت کینے سعدی فدس سرہ نے فرط یا ؛ سھ براز رو سے زیباست او از خوکش براز رو سے زیباست او از خوکش کر ایس میں جہ سے ایمی آواز بہتر ہے اکس لیے کہ میر لذت نفس ہے اور وہ روح

(توجمه احين چرك سے الحي أواز بهتر ب الس ليے كديد لذت نفس ب اوروه روح كى غذا)

ف وحفرت مهل قدس مرة في فرمايا ، الذور سے عاص الم

ا فاعده شرعید : برؤ مجلس میں انسان کے دین کا نقصان اور فسا و ہو وہ مجلس زُور میں واضا ہے۔

و افرا میرو آ باللغنو اور جب اتفا قید طور کہیں کی دا ستہ سے گزرتے ہیں باللغو ایسی باتوں سے بونا پیندیدہ بو۔

باتوں سے بولغو ہیں اور اکسی بیکا رکر انہیں چوڑ نالا زمی ہو ۔ یعنی لغو سے مرادو وہ شے ہے جونا پیندیدہ بو۔

و : فتح الرحمٰن میں مکھا ہے کہ اکس میں کل معاصی مراو ہیں اور ہرو وہ قول وفعل جونظوں سے گرا ہوا ہے۔

ادرانا مراغب قدرس مرہ نے فرنا یا : لغر سے وہ کلام مراو ہے حس کا کوئی اعتبار نہ ہوا ور ذوق اسے دوی اور رانا مراغب قدر کی ماکن کے بیکار آواز کو کہا جاتا ہے۔

ادراکا راوز فکری طور بالکل غیر معتبر ہو دراصل چڑ فوں اور دوسرے پرندوں کی بیکار آواز کو کہا جاتا ہے۔

ادراکا رادر فکری طور بالکل غیر معتبر ہو دراصل چڑ فوں اور دوسرے پرندوں کی بیکار آواز کو کہا جاتا ہے۔

مرکز ایسے آ

حلِ لغات ؛ كرام ، كريم كرجم ب- ابلِ عرب كمة بين ؛

تكوم فلان عمّا يشينه - يراكس وقت برلة بين حب انسان اليسي كلام سے احراز كرب

جوائس کی خفت و حقارت کا موجب ہو۔ امام دافعب نے فرمایا: لفظ کسرم جب اللہ تعالیٰ کی صفت واقع ہو

اللہ توراد ہوگا اس کی صفت احسان وا فعام جوائس کی طرف سے اس کی خلوق کو فصیب ہوتا ہے۔ اگرانسان کی صفت ہوتو اس سے صادر ہوئے ہیں اور ایسے صفت ہوتو اس سے صادر ہوئے ہیں اور ایسے ہی ہرائک کو کریم نہیں کہا جائے گا حب کہ کسی سے اطلاق وافعال کا صدور نہ ہو (اب محنی یہ ہمرا کہ وہ بند کا ن خدا برائیوں سے اجتناب کرنے اور ایسے افعال سے کنارہ کش ہوتے ہیں جوان کی حقاریت و بندگان خدا برائیوں سے اجتناب کرنے اور ایسے افعال سے کنارہ کش ہوتے ہیں جوان کی حقاریت و بندگان خدا سے میں بیا جن سے طبع محمد اس کی بیا جن سے طبع کھرا ہو محمد سے کو کردانی اور ایسے افعال سے بی بیا جن سے طبع کھرا ہو محمد سے کردانی اور ایسے افعال سے بی بیا جن سے طبع کھرا ہو محمد سے کردانی اور ایسے افعال سے بی بیا جن سے طبع کھرا ہو محمد سے کردانی اور ایسے افعال سے بی بیا جن سے کھرا ہو محمد سے کردانے کی میں کردے ہوئی کے کہرا ہو میں کردے ہے۔

وث : كشف الاسراريس ب كداكس كامعنى يهب كروه لوگ جب نكاح وغيره اور فروج وغيره كا ذكر كرتيب وتفريح كربجائ اشاره وكمايدس بات كرت بين -الس معنى پريهان كوم بيخ كما به وتعريض ب جيس : كانا يا كلان الطعام -

اس سے بول وہراز کما برہے ۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے جماع کے لیے فشیان ، نکاح ، مِسر ، اتیان ، افضاد، اس سے بول وہراز کما بہر مناربت و مقاربة کے الفاظ سے کما یہ فرطیا ہے۔ بینانچہ و و استیں طاحظ ہوں۔ فرطیا ، ولا تقدیدو هن ۔

اورفرايا ، لم يطمتهن _

اورعربیت میں مرباب وسعت رکھا ہے۔

ف ؛ الم عزالى قدس مرؤ نے فرما با كرفت كى صدوحقيقت يہ ہے كرمس لفظ كوزبان برلانا قبيح سمجها حاتا ہو جي ؛ الم عزالى قدس مرؤ نے اللہ تعالى كے بندے ان الفاظ كو رُبان پر لائے

سے احرّاذکرتے ہیں ان کے بجائے یہ الفاظ لاتے ہیں جان سے کنا یہ ہجوں اور رمز آ ان پر دلالت
کر نے ہوں جیسے ابھی گزراکہ جاع کی بجائے ایے الفاظ لاتے ہیں جان سے کنا یہ ہجوں اور رمز آ ان پر دلالت
کر نے ہوں جیسے ابھی گزراکہ جاع کی بجائے مس یا دخول یا صحبت اور پیشا ب کی بجائے نے فضائے عاجت
بولاجائے ایسے ہی یُوں نہیں کہا جاتا کہ تیری جورو نے کہا ، بلکہ کتے ہیں گھر سے یہ بات ہجوئی یا پر وہ والی
نے کہا یا بجوں کی ماں نے کہا وغیرہ وغیرہ - الیسے ہی دیگر وہ امراض جن کا ذکر اچھا نہ ہو مثلاً برص ، قرع اور
بواسیر - ایسے ہی وہ بہاریا ں جوانسان کولاحق ہوں لیکن ان کے صریح الفاظ منگ و عار ہوں تو ا یسے
بواسیر - ایسے ہی وہ بہاریا ں جوانسان کولاحق ہوں لیکن ان کے صریح الفاظ منگ و عار ہوں تو ا یسے
اوہ امور جن کا جھپا نا طروری ہے اور بیان کرنے سے شرم وحیا آئے، تریب نہ کان غدا ان کو بیان نہیں کرتے
کیزنکہ یہ فحق ہے اور فاحمش کو تیا مت بیں محقے کی شکل میں اٹھا یا جائے گا۔)

مشیخ سعدی قدس سرہ نے فرمایا کہ مجھے ایک ذخم ہو گیا جو کمڑے کے اندوتھا۔ دو ذانہ حکا بیمٹ سعدی محمد سے شیخ صاحب فرمانے کہ زخم کا کیا حال ہے ؟ لیکن میمجی نہ پُر چھتے کہ زخم ہے۔
کہاں! اس سے بیس مجھا کر آپ اس کے ذکر سے احتراز فرما دہے ہیں کیؤنکہ ایسے اعضاء کا ذکراچھا نہیں۔
اسی لیے بزدگوں نے فرمایا کہ جس سخن سیکسی کو رنج مینچے اس کا بیان کرنا اچھا نہیں سے۔
"ما نیک ندانی کو سخن عین صوالبست

باید کم بگفتن دیمن از بم بکشاتی گر داست سخن گوتی و در بیند بمانی

الرُسجا كلام كنے سے قيد ميں جا نا پڑے تواس سے دى جُبُوٹ بہتر ہے جس سے تجھے قيد سے جيشكا دانصيب ہو)

اس سے مراویہ ہے کہ اظافی ہر کھا اٹھیا نا پڑے سے کہ ہوا فاسے ہتر ہے اگر چواس سے قائل کو کمیں متمرح بہت فیکو کہ ایک نا پڑے سے اپنی نجات اور نہیں بلکہ دوسرے کو نجات دلانا مراو ہے اور ایسا فقنہ دُور کرانا جس میں عام لوگ مبتلا ہوں ایسے ہی "دروغ مصلحت آمیز براز راسنی فقنہ انگیز "سے بھی ہم او ہے ۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دست برعا ہیں کہ وہ ہیں صادقین فلصین بلکہ صدیقین فلسین سے بنائے بروز قیا مت کرماء ، علماء ، علماء ، علماء ، ادباً سے اللہ اے وہی اقوال جسنہ وافعال مستحسنہ کی تو فیق مجنے والا ہے۔

وَالْكَذِينَ إِذَا ذُكِ وَا وروه ولك فِلْ فِسِين كِيهِ بِالْيِلْةِ مَ بِيْهِمُ اللهِ آيات عَلَيْهِمُ اللهِ آيات كاست مِن بِلْمِهُمُ اللهِ آيات عَلَيْهُمَا نين الرّبة - اللهُ اللهُ

المحل لغات ، خو بعن سقط سعوطا يسمع منه خوير ايسا برى فرح الراس خرير ايسا برى فرح الراس خرير ايسا برى فرح الراس خرير الاساء

اف ، خدید پانی اور بروا اوران اشیاد کی اواز کو کها جاتا ہے جواویر سے نیجے کو گریں۔ صُسماً اصدم کی جمع ہے وہ شخص حبس کی سمع کی حسم مفعود ہوا یسے ہی اس سے اس شخص کی تشبیہ دی جاتی ہے جوحت کی طرف متوجہ نہ ہواور نرہی اسے تبول کرے۔

و على كا من اعلى كام الله والتحص من كالصارب كاحس مفقود مو- اب معنى يه مواكد

بندگان خدا و میں جرآیات پرایسے حال ہی نہیں عظر نے کروہ کو نگے اور الدیمے ہوں بکر وہ توان پر کروید، و جاتے ہی ورانحا ایک دد کان سکا کر سنے اور نگاہ تیزے ویکھتے ہیں اور محل طور پران سے بہرہ یاب ہو تے ہیں۔

سل ؛ جناب کاشفی مرحم نے فرناً با کدؤہ سنتے ہیں تر با ہوش ہوکرا در دیکھتے ہیں نز جلوات دلبر کے عبادوں سے۔ خلاصہ بیکہ وُہ آیا ت اللی سے غفلت نہیں کرتے۔

کمکٹم : ان کے سفنے کواس طرح تعبیر کرنا گفارومنا فعین پر تعربین ہے کہ وہ لوگ کو یا گو نگے وا ند سے میں کم ان
آیا ت کو سفنے اور و یکھنے کے بعد کورے رہ سکئے۔ اس معنی پران سے گؤنگے اور اند سے کی نفی مرا د ہے ند کر خرو د کی۔

سن والنَّذِينَ يَفْوُلُونَ مَ بَتَنَا هَبُ لَنَا اوروه لوگ بو كے بین اے بهارے بروردگار إسمین عطافوا۔
حل لغات : هب وهب يهبُ كا امرے وهبّا وهبة اس كا مصدر آتا ہے كسى كواپن شے كا بلاوض
ما كك كروبنا - اللّه تعالى كو واهب و وها ب اسى ليے كماجا تا ہے كہ وہ ہراكي كواس كے استحاق پر عطا
ذما تا ہے -

مِنْ أَنْ وَاجِعْنَا بِمَارِي ورتون مِن سے -

حلِ لغامت : ان واج ، سن وج کی جمع ہے ہروہ جودوسرے کو مغترن ہوائس کا ماثل ہو یا نقیف ۔ زمج و ندوج و ندوج و ندوج و ندوج کی میں دوج کی میں دوج کی المفردات ،

و دُرِّتُ بِنَا اور بَهارى ادلاد بن سے

حل لغات: ذریّات ذریّة کی جمع ہے ور اصل چوٹی اولاد کو کہاجا تا ہے پھرعوت بیں بڑی اولاد بیں بڑی اولاد بیں کے الذریة کے میں استعال ہونے لگا ۔قاموس بیں ہے: ذرا الشی بھے کوٹو (اسے زیادہ کیا) اسی سے ہے الذریة درائی مثلثہ) جن وانس کی انس کو کہاجا تا ہے۔ (مثلثہ) جن وانس کی انس کو کہاجا تا ہے۔

جيه الله تعالى في وعده قرابا: ب العقنابهم ذرياتهم -(اورمم ان کے ساتھ ملادیں گے ان کی اولاد) اس معفر بهاں قرود (ا تکھوں کی معندک) سے ان کا فضائل دینیہ سے مزین ہونا مراد ہے مال وجاه وجال وغيره سيسس مركبيب ؛ فنوة إعين كامنصوب بوناه أب كي مفعولية كي وتبرت ب. ف ؛ قدة ياتو قواد سے بينے قلب كواليے امركاحاصل بونا جن و و فوكش بوكراس كے ویکھنے سے آنکھ دوسری طرف نرا کھے گی اور نرہی اس سے اونچی نے ہوئی جو انس طرف اوپر کو اسلے۔ با القير (بالضم) سے سے محصے المود (مُشارُك) يونكر على كرى سے كلاعت موس كرنے موسے مُشارُك الاس كرتے ہيں ۔ اس معنى يرقرة العين سے مراد فرح وسرور ہے۔ دمع العين عن السرور بارد وعن الحيزن حار-اعجوم (مردروفرے کے اسوٹھنڈے اور کزن وطال کے اسوگرم سو تے جا مرکیب ؛ مین ابتدائیر ہے اب معنیٰ پر ہُواکہ ہماری انگھیں ان کی جت نے ہوں کہ وہ فاعت وعباد ت كريں كے اور نيكيوں كے خوكر ہوں كے توان سے ہما رى الم تكھيں تھنڈى ہوں "، يا سن بيانير ہے الس وقت وہ جلہ حالیہ ہے گویا کہا گیا کہ اے برقر دگا رِعالم اِنها ری آئکھوں کو تھنڈک علی فردواس کے بعد اسس کی تفسير مي كها كياكه من ان وا جنا و دس ياتنا (بهارى ازواج و اولادكو به رئ تكفون كي طفيرك بنافيه. س أيت منك إسدا (مين في تحبر سي شير د كليا) لعنى تُولِعِينه شيرے كى شاعرنے خوب فرايا ؛ سە نعم الاله على العباد كشيرة واجلهن نعباب تر الاولاد (توجید : ولیے توبندوں براللہ تھا لی کی متول کا کوئی شما رنہیں ایک سب سے بڑی نمت اولاد کا نیک ہونا ہے) سینے سعدی قدس سرہ نے فرمایا ، سے زن خوب فرمان مريا رم محند مرد درولش را بادشا

پومستود باشد خوب دُفتے

بدبدار وسے درمشت اسوے

الوّجمع ، عورت حین فرا نروار نیک ہوتو وہ مرد درولیش کو بادشاہ بنا دے گی ۔ عورت اگر بردہ وارحین ہوتوالس کے دیکھنے سے مرد دنیا میں ہی بہشت میں ہے> قَا اَجْعَلْنَا لِلْمُتَوَّقِیْنَ إِصَا هُنَا ۞ اور بہی متقیوں کا امام بنا دے ۔

> حلی لغات : الامام ممروه حبس کے قول وفعل کی اقتداء کی جلتے وہ انسان ہویا کتاب یا کوئی اور سف ، وہ تن پر ہویا کتاب یا کوئی اور سف ، وہ تن پر ہویا بطلان پر- دکذافی المفردات ،

کے مشیوں بیں امام کا وی تصورہ جو المستت کے نزدیک نبی کا ہے بلکراس سے بھی بڑھ کر۔ جدیا کہ فیقراولیں فغرلہ نے اپنی کتاب " کو تینہ مذہب مشیعہ " بین تفصیل سے کھا ہے یہاں بقدرِ مزودت کھا جاتا ہے۔ جس امام کا تصور مشیعہ نے اسے المستن غلط اور بے بنیاد سمجھتے ہیں کیو کہ حس امام کا تصور مشیعہ نے کا میں گوٹ میں میں کہ برکہ حس امام کا تعدید میں ہے۔ اس کا ثبوت سے بی فروں تر ہے تو الس کا تقدس بھی اتنا ہی لازی کا من گوٹ عقیدہ سے ور نہ حب اس عقیدہ کا مرتبہ عقیدہ نبوت سے بھی فروں تر ہے تو الس کا تقدس بھی اتنا ہی لازی کا علیہ مرزا قاویا نی کے بھر حس طرح نبوت کی صفت کا اطلاق بھی سوائے امام معموم کے بھر حس طرح امامت کی صفت کا اطلاق بھی سوائے امام معموم کے اس کا طلاق برنیک نمازی پر ہے اور اس تر آئم الکفریں کی دوسر سے برحرام ہوگا۔ حالا نکہ اس بنا میں امام کا اطلاق برنیک نمازی پر ہے اور اس تر آئم الکفریں کا عقیدہ ۔

عقبدة متبعه

شیعہ کہتے ہیں کومشلہ امامت اصول دین میں ہے اورانس مسلمہ کی ایجادیہ ان کو اس قدر نا زہے کہ اگر ان کو اما میر کہا جائے نو بہت خوکش ہوتے ہیں ۔

رششى عقيده

اطسنت کتے میں کرمشیعوں کا مفروض مشلہ المامت وین اللی ک سخت ترین بناوت ہے کیرنکراس کا درائی میں اور اس کا درائی

(بقیرحا سشید مینفیر ۱۳۸) کوئی شوت نهیں - ما ن من دلائل سے یہ لوگ الممت کاعقیدہ ٹابت کرتے ہیں دہ ہے خلافت ۔اورخلافت ہا رے ٹردیک سی ہے لیکن اکس کے وہ شرائط نہیں جو شیعوں نے گھڑے ہیں کیؤنکہ شیعہ کی بیان کردہ نشرائط کاکوئی دجو دنہیں -

منشدا كط

مشیعہ کتے ہیں کہ درسول کے دنیا سے بطے جانے کے بعد اگر انہی کا مشل کوئی معصوم دُنیا میں موجود نہ ہواور دسول اللہ صلی اللہ علیہ دسلم کی طرح اس کی اطاعت لوگوں پر فرض نہ ہو۔ تو لوگوں کو ہدایت کس سے حاصل ہوگ۔

غیر معصوم کی اتباع میں سوا گرا ہی کے اور کیا حاصل ہوسکتا ہے ۔ کیونکہ غیر معصوم مفرض اطاعت و نیا میں موجود ہے ممکن ہے۔ لہذا فروری ہُوا کہ رسول کے بعد ہرزمانے میں قیا مت کا ایک معصوم مفرض اطاعت و نیا میں موجود ہے۔

کاکر سعاوت مندلوگ اکس سے دبن حاصل کریں اور خدا کی حجت بندوں پر قائم رہے ۔ اسی معصوم مفرض اطاعت کی جہت بندوں پر قائم رہے ۔ اسی معصوم مفرض اطاعت کی جہرصفت میں رسول کا مثل اور ما نندہے امام کتے ہیں۔ اسی کو خورصفت میں رسول کا مثل اور ما نندہے امام کتے ہیں۔ اسی کو خورصفت میں درول کا مثل اور ما نندہے امام کیے ہیں۔ اسی کا خورست کی امام مقر رہو چکے ہیں اور بارصوبی امام پر دنیا کا خاتمہ ہے۔

املسنت كاموقف

المبنت کا عقیدہ ہے کدرسول الله صلی الله علیہ واکہ وستم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ہوایت خلق اللم اور جذی سے تشریف لے جانے کے بعد ہوایت خلق اللہ اور جذی مرجود رہیں گی قرآن اور سنت یہ وہ تقلین ہیں جن کے اتباع کا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم حکم دے گئے اور فرما گئے کدان کا اتباع کرنے سے میں ہرگز گرا ہی ندا آپ کے بعد ندکسی میں ہرگز گرا ہی ندا آپ کے بعد ندکسی کو میں ہرگز گرا ہی ندا آپ کے بعد ندکسی کو میں مفرض الطاعة ما ننے کی طرورت اور ندکسی غیر معصوم کے اتباع کی حاجب ۔

قبام خلافت اور مشتى شرائط

ہاں بدخود ہے کہ اس صفرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعدایک البیش عفی کی خرورت ہے ہوشا یا نہ اقتدار کے ساتھ استحد میں اللہ علیہ وسلم کا ناتب بن کر دہن کے ان مہات کو انجام دیتار ہے ۔ (باتی الکلے صفحہ یہ)

(بقيدها سشير منبي 189) جن كى انجام دى بغير شا بإنه اقتدار كے نہيں ہوسكتى . گراس خص مے معصوم ہونے كى كوئى حزورت نہيں كبونكد رسول كى طرح دين كا ما خذ نهيں . قرآن وسنت كى بيروى جن طرح اور مسلما نوں پر فرض ہے با كىل اسى طرح اس شخص بريھى - دين ميں فدہ برا برتغير و تبدّل كرنے كااس شخص كو اختيا رہنيں - ندحوام كو صلال كرسكتا، مزحلال كو سوام - الس شخص كى اطاعت بھى عرف انہيں بانوں ميں حزورى ہے جرقرآن وسنت سے خلاف شرجوں - جسياكہ أبيت اولى الامر بيں السس كوصاف ارشا و فرايا ہے ۔ اس شخص كو خليفہ يا امام كھتے ہيں -

سُنّى وسشيعه كى اختلا فى نوعيت

خلیغہ یا امام کا انتی ہے بھی اُمت کے ذمہ ہے بالحل اسی طرح جیسے امام نماز کا تقریمقی توں کے ذمتہ ہے۔ اگراُ من کسی نا لائق شخص کوخلافت کے لیے فتی ہ کرسے گی توگندگا رہوگی حس طرح مقتدی کسی الائق شخص کوامام بٹالینے سے گندگار ہوتے ہیں -

مسوال: قرآن وسنّت ہوایت کے لیے کافی نہیں ہیں اس لیے کہ بہت لوگ الیسے ہوں گے جوقر آن وسنّت کے مطالب معلوم کرنے کے لیے کسی بیان کرنے والے کے فتاج ہوں گے اور وہ فیرمعصوم ہوگا قدلا محالہ ان کو فیرمعصوم کی اتباع کر فی بیائے کے اور وہ فیرمعصوم کے اتباع میں ہوتی ہیں۔ بھوا ب : اسس چیز کو اگر غیرمعصوم کا اتباع قرار دیا جائے تواس سے کسی حال ہیں مفر نہیں ہوسکنا ۔ معصوم کی موجودگی ہیں بھی یہ کام کرنا پڑنا ہے کیونکہ معصوم کسی ایک مقام میں ہوں گے۔ اس مقام کے بھی سب لوگ ہر برات میں موصوم کی طوف رجوع نہیں کرسکتے ۔ اور دو مرے مقامات کے لوگوں کا تو ذکری کیا لامحالہ ان کوکسی غیرمعصوم سے معصوم کی طوف رجوع نہیں کرسکتے ۔ اور دو مرے مقامات کے لوگوں کا تو ذکری کیا لامحالہ ان کوکسی غیرمعصوم سے معصوم کے ایکام معلوم کرنا پڑی گئے ، خواہ وہ معصوم کا نا تب ہی کیوں نہ ہو۔ سیندنا علی رضی اللہ عنہ کو خلا فست مجی حاصل ہوئی بھر بھی وہ کوئی الیسا انتظام نہ کرسکے کہ ہر مما ملہ میں لوگ ان سے جالیت حاصل کرتے ملکہ خاص کو فد ہیں اُن کی طرف سے ایک غیرمعصوم کا خوصوم اور مقدمات کے فیصلے کرتا تھا۔

مشيعه ندمهب بي اختلافات ائمه

مشیعہ نے ایک عذر کیا تھا کہ نبی علبہ السلام کے بعد غیر معصوم اوگوں کا اختلات ہو گا ہم کتے ہیں کر انگر کی موجودگ میں تبی اصحاب ائمر میں ہاہم دینی مسأمل میں اختلاف ہوتا تھا اور وہ اختلاف نز اع کی (باقی ص ۱۷۱ پر) X

ف : الارشا دمیں ہے کد گویا یہ دعام ایک سے فرداً فرداً علیمدہ علیمدہ صا در سوتی ہے اوران کا مراکب دعا

(بقیر ما شیرصغی ۱۹۰۰) الس مدیک بہنچا تھا کر ہا ہم ترک کلام وسلام کی نوبٹ کہ جاتی تھی اورکسی طرح اس کاتصفیہ مر ہوتا تھا بحق کر محمدین شیعہ کتے ہیں کرا صحاب اتمہ پر واجب نہ تھا کہ ایم سے تھین ماصل کریں ۔ ایم کی موجودگی ہی میں غیرمعصوم کا اتباع برا برجاری تھا اوراب نوکسی شیعہ کو کچر کہنے کی گنجائش ہی نہیں کمونکہ قدرت نے الس طرح ان کے خانہ سازمسئلہ امامت کوخاک میں طایا ہے۔

شیعت کے دُوسو ہے مفروض کا جواب ، شیعہ کتے ہیں کہ ہر ذمانے میں ایک معصوم کا موجود ہونا حروری ہے تاکہ لوگ الس سے وابت عاصل کریں۔ مگر جنا بے سن عسکری کے بعد جن کی وفات ۲۹۰ حرمیں ہوئی آج تک کہ گیارہ سوپنیٹالیس اُوپر کئ سائے گوئی امام معصوم نہیں ہے اور شیعہ بھی غیر معصوبین ہی کا اتباع کر ہے ہیں اور دوایات ہی پران کا بھی عمل ہے اب کوئی پُرچھے کوغیر معصوم کا اتباع کر کے تم گراہ ہوئے یا نہیں۔ اور جب روایات ہی پرعمل کرنا عظہرا تورسول اللہ علیہ وسلم کی دوایات نے کی قصور کیا ہے کہ ان کوچھور کر

سنبعه کی بڑ

مشیعہ کتے ہیں کہ امام معصوم موجو د تو ہیں مگر وہ نظروں سے پوشیدہ ایک غارکے اندر تشرلعیت فرما ہیں ان کو کوئی دیکھ نہیں سکتا اور نراز اُن سے ہالیت حاصل کرسکتا ہے .

ہم المسنت کتے ہیں کرجب ایفیں کوئی دیکو بھی نہیں سکنا اوران سے ہدایت بھی حاصل نہیں کرسکتا۔ تو پھر
ان کا وجود عدم کے برابر ہے ۔ اور پھرا کر ابسا موجود ہونا کا فی ہے تو ہمارے نبی کر بم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی قرانور
میں زیرہ موجود ہیں اورائیسی زندگی کے سامخد کر اس عالم کی کروڈوں زندگیاں اس پر قربان ہیں لینی حقیقی حیات
کے سامخد زندہ ہیں جس میں شیعہ کر بھی اختلاف نہیں اگر بالواسطہ احمام کا اجراد شرعاً جائز ہے تو بھر اس کے
مطور علیہ الصلوہ ذیا وہ حقدار ہیں کیونکر آب ہی اینے اسحام کے
اصول ہے کہ نبی علیہ السلام ذیا وہ حقدار ہیں کیونکر آب ہی اینے اسحام کے لیے امام مہدی کوئلا میں کرستے بھریں بکر
اصول ہے کہ نبی علیہ السلام کا در چھوڈ کر مرمن غا وغیر معروف مقام کے لیے امام مہدی کوئلا میں کرستے بھریں بکر
شیعہ مذہب ہیں ان کے وجود کا اقراد ہے باتی فرتے ان کی موجود گ کے فائل ہی نہیں ۔

ہا نیانِ ندسب مشیعہ کامقصو داصلی دینِ اسلام کونزاب کرنا تھا اوروہ انسسی لیے اصل حقیقت مسلانوں کے بہانس میں آگراپنی کا رروانیاں کر رہے تھے۔ (ہاتی ا تھے صفی پر)

كوقت وضركن سه واجعلى المتقين اماما (اسالله المحمتقيول كاامام بنا)

(بقیرهاسٹیصفی اسما) لیڈاا ہنوں نے ایک طون قرق آن کوفوت کہنا سروع کاڑیا ، دو ہزار سے زیادہ روایش قرآن کوفوت کران میں ہرفسم کی تحلیت کی تعلیم کا مرب اور میں اور دو ایش اور میں اور می میں اور ایک کی کر دسول خدا سی اللہ علیہ وسلم کے اخد بارہ شخص آب کے مثل معصوم اور مفرض الطاعة تجویز کیے اور ان کے اختیارات یہ بان کیے کہ:

فهم يحلون ما يشاءون ويحرّمون ما يشاءون (اصول كا في ص ٢٤٠)

لینی یہ امّر حس چیز کوچا ہیں علال کر دیں اور حس جیز کو جا ہیں حرام کر دیں تا کہ مسلما نوں کو دسولِ حسندا صلی اللّه علیہ وسلم سے استعنا ہرجائے ۔

یروہ ہائیں ہیں کہ بانیان مذہب شیعہ کے اصلی مقصود کو عالم آشکار اکر رہی ہیں۔ فضب فدا کا کہ تو یہ جا کہ ہم خیر معصوم کے اتباع سے بچنے کے لیے دواز دہ اما موں کو مانتے ہیں اور رسولِ خدا صلی الله عبیہ وسلم کی صریبیں چونکہ غیر معصومین سے منعول ہیں اس لیے نہیں لیت اور پھر غیر معصومین کا اتباع بھی کیا جا ہے اور غیر معصومین کی تا کہ دنی روایات میں کی جا ئیں مگر رسول کی تہیں بلکہ ائمہ کی ۔

فقرك بيان كرده باتون بيغور فرائيس - اب دلائل برهي :

. ربر فران اورامامت

قرآن مجیدکو مشروع سے اخیر کمک کوئی بیٹھے تو اس کو سکیکٹ وں آپیس اس صفون کی ملیں گی کم رسول کی اطاعت نجات کے لیے کا فی ہے اور رسول ہی کے مبعوث ہونے سے خدا کی جوت قابم ہوتی ہے ۔ خدا کی طرف سے رسول ہی کی اطاعت مخلون پر فرض کی گئی ہے ۔ قرآن مجید میں سوائے رسول کے اور کسی کی اطاعت کو خدا نے اپنی اطاعت نہیں فرمایا ۔ نمونہ کے طور پر چیندا میں صاحر ہیں باقی آیا ت مجرعی طور پر فقیر کی کتا ہے۔ مراج قالدلائل میں آبیں ۔

X

مكتر: اس طرت سے جملہ لانالینی صیفہ شکلم لاكر اس سے فرداً فرداً مرادلیا جانا ایجاز كے الدر رہے۔ جیبے

X.

بنیرهانشیده ۱۸۲۳) (۲) قل اطبعواالله والوسول فان تولو ا فان الله لا بحب الكافرين ـ

(٣) من يطع الله وسوله يدخله جنت تجبرى من تحتها الانهرخالسين فيها و ذالك الفوز العظيم -

رم) وما ارسلنا مرسول إلا ليطاع يا دُن (لله - رياره ۵)

(٥) من يطبع الوسؤل فعتن، اطاع الله - (إرده)

(۲) سرسلامبشرین و منهم بن لشلا يكون للشاس غلى الله حجة بعس السسل- دايده ب

رى واطيعواالله واطيعواالرسول و احل روا .. (پارد۱۱)

(٨) يامعشرالجن والانسلمريانكر س سل مذكم يقصّون عليكم اسياتي و بينذرونكم لقناء يومكم هُلُا إ- ربايِس

(9) يابني ادم إمت يا تيكررسل منكر يقصوك علسيكر أيات نبن اتقى و

فرما نینے اطاعت کر واللہ اوراس کے رسول ک بعراگرمند مهرس يروگ توالله شيرلسيند كرما. كافرون كو-

جشخص اطاعت كرب، الله كي اوراس كي دول کی توداخل کرے گا اللہ باغوں میں جن کے نے نہریں ہتی ہیں ہیشہ رہیں گے ان میں

اور پررفری کامیابی ہے۔ بورسول مم نے بھیجا وہ اسی لیے کر اکسس کی

الماعت كى حائد كرحكم سے -

جس نے رسول کی اطاعت کا گفتی اس نے الله كي الماعت كي -

رسول نوشخبری مشانے وللے اور ڈرلنے والے "ما كەندرىپ كوتى حجت بوگۇن كى اللىرىمەرسول کے تھیجنے کے لعد -

ا ما عت كروالله كي اور الماعت كرورسول كي

نافرما في سيے بحتے رہو۔ اے گروہ جن وانس اکیا نہیں گئے تما ہے یاس رسول تم میں سے کہ بیان کرتے میرے احکام اور ڈرائے تم کو انسن و ن کے ملنے

ا بنی ادم الميس ملح تهاد سے ياس سول ہوتمہی میں سے ہوں گے بیان کریں گے تم سے میرے احلام بھر مؤلوگ برمبزگاری

(یا تی ص ۱۳۲ پر)

کریں گے اور اچھے کا م کریں گے ان پرنہ کچھ

ا ہے ایمان والو إا طاعت کر واللہ کی اوراس

کے رسول کی تحقیق تمها رسے کیے رسول للہ

جوا طاعت *کرے گا*اللہ کی اوراس کے رمول

ک او بحد ی ده طری کا میابی کومنیج گیا.

اورکسیں گے ان سے دا روغہ ہنم کے کہ کیا

مہیں آئے تھے تمہارے پاکس رسول

جوحكم دين تم كورمول انسن پرتل كرو اور

جومنع كريساس سے بازر ہو-

خوف ہوگانہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔

کی ذات میں ایھی بیروی ہے۔

تم این سے ۔

د لِقِيرِ *ما مشيد ص* ۱۱ م

اصلح فلاخوف عليهم ولإهم يحزنون - د بارد م

(-1) يا ايها السذين أ منوا اطيعو الله و م سول لقن كان لكم في رسول الله اسوة حسنة - ١ إره ١١)

(۱۱) و من بطبع الله ورسول ه فقت د فازفوزاً عظيما - زنيره ۲۲)

(۱۲) وقال لهم خمزنتها الم يا ستكر س سل منکو - دیارد ۱۲۰

رور) مااتاكم الرسول فخدود

وما نهاكرعن فانتهوا- رايرُس

قا عده کلیه

قراً ن مجید میں ہرعگہ رسول ہی کی اطاعت کا حکم ہے انہی کی اوامرنوا ہی کو واحب الاتباع قرار دیا گیاہے ا ننی کی اطا عت پر فوزِعظیم اورجنت کا وعدہ ہے۔ قبرسے نے کر حنز اک اننی کی اطاعت کا سوال ہوگا۔ ا نهی کی اطاعت لبیبنہ خدا کی اطاعت قرار دی گئی ہے۔

مسلِّهُ إما مت كي مَا رِيخي حيثيت

سٹیعد ندسب کے عقابد ومسائل کوغورسے دیکھا جائے تو ۸ و فیصد ایجا وہندہ ٹا ہت ہوں گے۔ چانچہ فقیر نے '' ''کلینۂ مشیعہ مذہب'' میں ان کے ہرعقیدہ وسسئلہ پرواضح ثبوت تکھے میں ۔سو برعقیدہ مماث مجی اننی ایجا دات سے ہے جات کے فقیراولیسی غفرلد نے کتب بر شیعہ کے مطالعہ سے (باقی ص ۱۷۵ بر)

میں ہمارے رسول علیہ السلام کوحکم بھرا تر گویا جمع سے فرد واحد مراد ہے (نہ کہ جمع سبس طرح مرز انیوں نے سمجھا ہے) ۔

> سوال ، امام كو دامدكيوں لايا گيا بقاعدة نحو الشهدة ہونا چا ہيے۔ جواب : اسى مذكورہ بالامقصد كے پيش نظر۔

(بقیره استیم صفحه ۱۲ منیم نکالا ہے کہ اما مت کاعقیدہ سٹیعوں نے تبسری صدی ہجری میں ایجا دکیا ہے اس کے اخفا میں انہوں نے اور زیادہ کوسٹسٹ کی اور اس بارے میں تقید سے کام لینے رہے ۔ اس کی ایک ویل یہ ہے کہ کشتی اسلام کا اطلاق کرتے تھے اور ان کو اس کے ساتھ وہ مرسے بزدگوں کی طرح لفظ امام سے یا دکرتے تھے ان کو اس کا خیال بھی نہ ہُوا کہ ان بزدگوں کے نام کے ساتھ امام اور علیہ السلام کے الفاظ استعال کرنے سے شیعوں کا باطل عقیدة امامت المسنت میں حکم ساسلام کے اساتھ میں حکم ساسلام کے الفاظ استعال کرنے سے شیعوں کا باطل عقیدة امامت المسنت میں حکم ساسل کے گا۔ مشیعہ کے اسلام کے الفاظ استعال کرنے سے شیعوں کا باطل عقیدة امامت المسنت میں حکم ساسل کے گا۔ مشیعہ کے اسلام نے المسنت سے اپنے دین کو چہاتے تھے اور نا واقعت سنتیوں میں تدریکا اپنے عقاید و اعمال کے مطاب کے تھے۔

سىوال: اسلاف صالحين رحم اللهِ تعالىٰ كے بعد عبى يرائستهال يا يا جاتا ہے۔

سوال ١١سم موصول كوبارباركيون لاياجاريا بها ؟--

جو آب : تا که معلوم بهو که برموصول کے بعد کا معنمون تقل طور پرعلیدہ علیدہ مہتم بابشان ہے اوروہ الیے اوصاف جلید بین کران کے لیے موصوت کا ذکر بار بار ہوا ور معلوم ہو کہ ہر ابک صفت کسی دوسری صفت کا اتنہ یا طفیل نہیں اور وا وُس ون عاطفہ بھی اسی لیے بار بار ہے کہ بروصت اپنی دوسری صفت کے مغایر ہے ۔ یہ اختلاف عنوانی بمزلد اختلاف ناتی کے ہے۔

قال دوگرمنسری کی ایک جاعت نے کہا ہے کہ اس آیت سے حکومت فی مطلبی واجب ہے ۔ حکومت جاہ طلبی واجب ہے ٹابت ہُوا کہ طلب ریاست دبنی نعنی دینی حکومت ادر جاہ ومرتبت کی طلب دا جب ہے۔

ف ، ریاست و حکومت اورجاه و مرتبت کی طلب سے مراواسلامی ریاست و مکومت اور جاه و مرتبت کی طلب سے ذکر دنیوی -

معزت عُروہ رضی اللّٰرعنہ ہمیشہ دعا مانگتے تھے کر ّا سے اللّٰہ إن درگوں سے بنا چی سے علم کر علم کا میں مستجاب فرما گی۔ کہ علم کا میں اشاعت ہمت زیاوہ ہو '' اللّٰہ تعالیٰ نے ان کی دُعامستجاب فرما گی۔

ونیوی حکومت طلبی کی تحقیق بی ناط سے کسی قسم کی سرکاری طازمت قبول نرکی جائے نہ قضا ' نرافسری طلبی کی تحقیق بی ناظ سے کسی قسم کی سرکاری طازمت قبول نرکی جائے نہ قضا ' نرافسری نہ فتوٹی نہ دیگر ونیوی عہدے ۔ ولی طور پر انہیں اپنے لیے زہر قاتل تجناچا ہیے ۔ ایسے عہدوں پر رضامندی کی بجائے نفرت کا انہا درکو چا ہیے ۔ یا ن اگر کوئی جرواکراہ اور سخت وعیدوں لعنی و حکیوں میں ہم جا سے تو انگ بات ہے ۔ یکونکر عب ہمارے اسلاف رحم م اللہ تعالی نے اسے دل سے قبول نہیں کیا تو ہم کون میں تب ول کرنے والے یک

بُرِ منیفه تفنا ککر د و بمرد تر بمیری اگر قصنب کمنی

ا فیرادلین بیشه اس دعا کونمازی مانوره دعا مے بعد پڑھا کرتا ہے تھے امید ہے کم فیرکی اولاد تا نیامت دین اسلام کی خاوم ، نبی آخرالزمان صلی الله علیہ وسلم کی غلام اور آپ سے صحابر کرام و المبسیت عظام اوراولی است علی والم سنت کی نیازمندرہے گی ۔

کے تجدہ تعالیٰ فقراولیں اس کھاتے کا ایک فرد ہے خدا کرسے میری اولا دا درمیرے احباب ومتعلقین کوئی حکومت اور مرکا ری تعلق سے سے ناطت فصیب ہو۔ آئین اولیں غفرلئر ﴿ تُرْسِيمِهِ ، امام الرحنيف رضى الله عند في تفنا قبول منظم أنى اوراسى بيس فوت بنوست تُرْسِي وَمِن مُرْسِيعُ و مرسه كا اگر تصار تبول زكر سه كا)

سوال ، مفرت شیخ ابر مدین قدس مرؤ نے زمایا ،

آخوما يخرج من مءوس الصب يقين حب الجاء.

یمال میخرج سے بیظہو مرا دہہے۔معنی یہ ہے کرمدیق وہ سےجس کا انہائی مرتبر یہ ہے کرا میں سے جاہ و مرتب^{ت ہے}۔ کرممیت کا افہار پر کا۔

جواب ، حب صدیقین اسم با طن کی کمیل کر لیتے ہیں تو پھرخواہش کرتے ہیں کہ وہ اسم ظاہر کے مرتبہ کو بھی اللہ ہرکیں تاکہ تمام اسماء اللید کے کمالات سے کل طور پر انہیں حصد نصیب ہو۔ اس طرح سے ابنا ، الدسنی دونیا واروں کی طرح و نیا وی مراتب بر فاٹر نہونا علی اور نیا واروں کی طرح و نیا وی مراتب بر فاٹر نہونا علی ہے ہے جسے بیں بلکہ وہ دنیا کے انتظامات میں وٹیل بنتاجا ہتے ہیں جس طرح بھی ان سے بن رانا کا ہے۔

ہار ہے شیخ احبل و ماحب رقع البیان کے پرومرت دقدس سرہ کا کارنامہ کا بارے ہے اجل و ا پینے بعن مکاشفات میں دہم کھا کہ وُہ عنظریب با وشاہ بنا دیئے جا میں گے تھوڑا عرصرگز را کر باغیونے قسطنطینہ پرقیمند کرکے با دشاہ کو، اس کے ارکان وواکٹ اور قریبی رکشتہ واروں کو تید کر دیا۔ بھریہ فتر ہمارے کمشیخ قدس مرهٔ کی حسنِ تدبیر سے فرو ہواا در باد برشہ اور جملہ اہلِ اسلام کونجات ملی اور باغیوں کی بنیا د حزاسے کٹ گئی۔ اس طرح سے ہمارے سینے کو اسم طا سرتی بھیل کا موقع میسرایا ۔اس کی نفصیل ہماری کیا ب" تمام الفیص " میں ا كشف الاسراديس مع كمحضرت جابر بن عبدالله ا استف الاسرادين به محموت جابر بن عبدالله التعني المرامين المرادين المرامين المرامي على المرتعنيٰ رضى الله عنه كي خدمت مين حا عزتما كمرا بكستمخص حا مز بواا درع صٰ كى : اسب الميرالمؤمنين! يهر آسيت كهان اوركس كي من ما زل بو في عباد المرحلي السي كون وك مراوي ، حضرت على رضى الله عنه ميري طرف متوج بوسے اور فرمایا : اسے جابر إتم يس معلوم سے يدوك كون بيں اور بداكيت كما ن أترى ؛ ميں في عرض کی ؛ یا حضرت ! یه ایت مرینه طیب میں اُ تری مالب نے فرمایا ؛ نہیں یہ اُ بیت محد شریف میں اُ تری اور الى نى يەشون على الاس ص ھونا سے مفرت ابرىكرابن ابى قى فەرخى اندعنە مراد بىر كىزىكە كىپ كوسى مليم قركيش كهاجا ما تحا-

حضرت علی رضی الله عند نے تقریر کرتے ہوئے فرما یا کہ حب اللہ تعالمے نے اللہ تعالمے نے مسید فی الکہ تعالم اللہ عند کو اسلام کی دولت سے فواز اتو میں نے انہیں مسرع مسید فی اللہ عند کو اسلام کی دولت سے فواز اتو میں نے انہیں ایک دن دیکھاکر وہ سجد سوام میں بہوش پڑے ہیں اس کی وجریہ فہرنی کہ اٹھیں بنی محز، وم و بنوا میر کے کفار نے ز د و کو ب کیا تھا ۔ میں انہیں ان کے گھر لے گیا ۔ حب ہوش میں اُئے تووالدہ (جوان کے سر یا نے بیٹی تھی ؟ سے پُر چھنے لگے کہ امّاں! میرے محد رصلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہیں اوران کا کیا عال ہے۔ ان مح الدابوقاند نے فرایا ، بٹیا إِنَّه بار بار محد اصلى الله عليه وسلم ، ك بارے يى كيول بوجتا جي جكمة تم اللي كى وجر سے ذخم خورده ہو۔ اورتم ان کوایسے ول دے چکے ہوکہ اب اپنی پروا بہ نہیں، ہروقت انہی کا خیال رکھتے ہوجالا نکرتمہاری اس روش سے ہارے ساتھ بنی مخ وم بائیکا ش کر گئے ہیں اور کہ گئے ہیں کریرا ہے باب دا دا کے دین میں حب یک والیس ندا مے گا ہمارا تم سے با شیکا ط بن رہے گا ۔اب بھی اگرتم ہمارے دین میں لوٹ آؤ نو ہم ان کسے تمعادا بدلر ہے سکتے ہیں ابیا بدلہ کہ تم انس سے خوش ہوجا وَ کے حفرت ابو بکر دخی اللّٰہ عنہ بہت بڑے حلیم اور مُرد با رینے اور شواضع مجی ، سراتھا کہ دعا کی:

"ا الله إ بنوم وم كوبايت سينواز، وم بيخربي ، الله مجهي ت سيرور كرباطل كى طرف

اسی لیے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کی تعربیف فرمائی ہے اور انہیں حلیم کی صفت سے زاز اسے۔ انہی کے حق میں اللّٰہ تعالیٰ

الذبن يمشون على الإس ضهونا و اذا خاطبهم الحاهلون قالواسلاما. (وه لوگ جو زمین پیمنکسر ومتواضع هو کر جیلته میں اور حب این سے جُمّا ل غلط با توں سے می طب بوتے بیں تروه ان کو دعائیں ویتے ہیں -)

ا ـ عابر إ والذين يبيتون لوتبهم سَحَبّ ل أ و حفرت سالم رضى الله عنه كى فضيلت قیاماً (اوروہ لوگ جورات اپنے رب کے یا ل مجودو قیام میں گزار نے ہیں) حفرت سالم بوحفرت ابوخد یغہ رضی اللہ عنها کے غلام میں ' کے حق میں ہے کہ وہ ہمیشہ رات کوعبادت کرتے اور تہجد پڑھتے گزار نے تھے۔

اسه جابر! والذين يقولون س بنا اصرف عث للمفرت ابوذررمني اللهعند كي فضبلت عذاب جهنم (اوروه لوگ جو کتے ہیں کر اے ہمانے پروردگار! ہم سے ہتم کا عذاب بھیرو ہے) یہ آیت حفرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے تی بیں ہے کہ آپ ہمشہ

حزن وغم میں گزارتے اور دوزخ کے عذاب سے ڈرتے بہتے تھے یہاں کر کرانہیں دسول اللہ صلی اللہ علیہ وکم نے فرایا ، استا بودر ایر جربل میں اور مجھے اللہ تعالیٰ سے خروسے دہدے ہیں کمر اللہ تعالیٰ نے تہیں ووزخ کے عذاب سے بیٹاہ وسے دی ہے۔

والذين افدا كفقواً وكوكيشو فوالخ داوروه محضرت الجوائلة الفقوا وكوكيشو فوالخ داوروه محضرت الوعبيد وضى الله عنه كي قضبلت وكرجوالله تعالى كداه مين خرج كرف اور مدست فين برطيق) يدا يت مضرت الومبيد و كرح مين مي به كدانهون في الإمان المست سا على البيض ليا الدون المواد المين في المرائد المواد المين المركبين فرايا جواكور فدكود مجوا .

والمذين كا يدعون مع الله المنها أخو (اوروه نوك مع الله المنها أخو (اوروه نوك مع الله المنها أخو (اوروه نوك مع م حضرت على رضى الله عنه كى فضيلت جوالله تعالى كه سائفكسى دومرسك كا عبادت نهيس كرتها مي يراستي نركى اورز بى زناكيا اور نر تمجى مي سبت كراك شيرستى نركى اورز بى زناكيا اور نر تمجى

تقلِ ناحق كاار كاب فرايا -

م خط ب بن نفیل نے ایک زرہ بیج ڈالی ، پھر سعیدرضی اللہ عند کی فضیلت پشیاتی ہوئی خط ب نے حضرت سعیدرضی اللہ عند کی فضیلت پشیاتی ہوئی خط ب نے حضرت سعیدرضی اللہ عند کومشورہ دیا کہ تم یہ دعولی کروکہ برزرہ میرے دا داکی سب خطاب کواسے بیخ کاحق نہ تھا فلہذا جمھے دالیس دی جائے ۔ اگرتم البیا کروگے ترین تہیں مقول رشوت دُوں گا۔ آپ نے فرطیا : مجھے تیری رشوت کی کو تی عزدرت بنیں اور نہ ہی مجھے جو سُل بولنا آنا ہے ۔ اللہ نعالیٰ نے ان سے داخی ہوکر اسس آیت میں ان کی تولیث کی : والمذین لا لیشھی ون المن ور ۔

والذين اذا ذكروا الخ يس مخرت سعيد حلى معبد بن الى وفاص رضى الله عنه كي فضيلت رضى الله عنه كانسان عنه (كد

والذين يقولون م بناهب ان الخ حضرت عربن الخطاب صى الله عنه كى فضيلت من مرت عربن الله عنه كى فضيلت كا بيان ب (كيونكر آب اسي آيت كي مصداق تق)

ر پہل ؛ مذکورہ بالاادصافِ مبارکہ بیان کرنے کے بعداب ان کی جزاء کا ذکر فرمایا۔ اُوللٹے لگے یہی وُہ لوگ میں جو انجی آسمے صفات کے موصوف بیان ہُوئے ۔ اپنے ان صفات موصوف ہونے کی وجرسے بربندا ہے اور الس کی خبر بُہ جُزُدُن الْغُدُرُف تَ ہے لیمیٰ جزا وقے جائیں گے بالاخا بول سے وجزاء بھٹے غذا و د کفایة ہے لیمیٰ عمل کے مقابلہ کی کفایۃ کرنے والی شے۔ اگر خیر ہے توجزا د بھی جن وجزا بھی بڑی۔

حلِّ لغامت ؛ الغرُف بمن شَعْ سُنَّ كُوا مُعَانا اوركس شف سي كِيلينا - كهاجا ما ب ،

و عُوف السماء والمسموق - (ميس في بي في اورشوربدايا)

اورمنا زل عالیہ سے ایک بلندمنزل بھی مرا د ہوتی ہے (یہاں بھی مرا د ہے) بعنی وہ جنت کے ملندو بالا منازل میں سے جزا دیئے جائیں گے۔ یہ اسم جنس ہے اکس سے جمع مراد ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر فرمایا : وہم فی الغوفات آ منون ۔

(وہی لوگ بالاخا نوں میں امن وجین کے ساتھ ہوں گے)

سے قب ؛ فصول عبدالولاب میں ہے کروہ چار کونوں والے مملّات ہوں گے جو ذر وکسیم اور لؤلو و مرجان ہے ۔ تیا رکیے گئے ہیں ۔

س بھاھت کو ڈا لببٹ ابس کے کہ انہوں نے مبرکیا کے مسا معددیہ ہے اور صبو کوکسی عل سے متعلق نہیں فرما یا بلکم طلق رکھا گیا تا کہ صبوطیہ احبر امر رہے برکیا گیا) کوشا مل ہو۔ اب معنی یہ ہوا ہوجہ ان کے صبر کرنے کے طاعات کی تکالیف اور ترکیشہوات کی پریشا نیوں کے اور عبا ہوات کے ہر داشت کے منجلہ ان کے روزہ بھی ہے۔

معنود مرودِعالم صلى الله عليه وسلم نے فرايا : فعنيلت روزه الصوم نصف الصبر والصب دنصف الا يعان -

(رور ہ نصعت صبر ہے اور صبر نصعت ایمان ہے)

له حبيها كه بها رسداما م اعظم رضى الله عنها ايك واقد صريك بهايك دفعه امام ابوصيفه رحمه الله كو باسل بك شخص آيا اور لوجيف لكا في كيا آب كه والدكا انتقال بوج كا به عن أب في فوايا " بال " اس في يحر لوجيا، آب كو والده ذفه بين با أب في فرايا " بال " وه كف لكا " مين في سنا ها آپ كه والده برئي حسيم وجميا بين في من ان سعن كا ح كرف آيا بهول آب مير ساخوان كا نكاح كوي " آب في فرايا " وه عاقل و بالغ بين امن ان سعن كا ح كرف آيا بهول آب مير ساخوان كا نكاح كوي " آب في في المناق و بالغ بين امني نكاح كا اختياد به مين جر منين كرك البتران سع لوجي سكنا بكول " آب في جيف جا د ب تقي آنفا ق آب في خيم مرف اس كي جان و المناق الم

مدیث شردمین کے حکم پر دوزہ ایمان کا ایک چوتھا تی ہے کیونکدیں وشمی خدا کے لیے تہرہے اس لیے کہ شہوات شیطان کا دسیلہ ہیں اور شہوات کو خور دونوکش سے تقویت ملی ؟ اسی سلیے حضود مرودعا لم صلی الله علیہ دسلم نے فرمایا : ان الشيطان ليجرى من ابن أدم مجرى الدم فعنيقوا مجاديه بالجوع -(مشیطان ابن اوم میں خُون کی طرح جلنا مجر تا ہے اس سے دا سنے جوک سے روکو) جوع باشد فذاے ابل صفا عنت وابتلا نے اہل ہوا جوع تنوبر خائد ول نست اکل تعمر خانهُ رکل تست خاند دل گذائشتی ہے نور خازر کل چیر میکنی معمور (نوجعه ۱۱۰ مجوک صُوفيه کوام کی غذا ہے تیکن شہوت پرستوں کو عنت اور دُکھ محسومس ہوتی ہے۔ (٢) موكوك ول كو نوران ساتى ب كها نامنى كالكريين عهم كالعمير ب-(س دل کی روستنی کوچیوا کرمٹی کے گھر (جم) کوکیول آبا دُکر دیا ہے) إن في البحنة لغرفا مهنية في الهوا كاعلاقة من فوقها ولا عماد لها من تحتها لا يأتيها اهلها الاشبه الطير لاينا لها الا اهل البلاء-(بهشت میں ایسے بالا خانے بھی بیں جو ہوا پر تیا دیمے گئے ہیں انہیں نر اور سے کوئی تعلق ہے ا در مذان کے نیچے کوئی مستون ہے اس میں آنے والے پر ندوں کی طرح کہی جائیں مگے لیسے کن ا بل شهوت کوان میں واخلہ نہ ملے گا۔ ملکہ یہ ڈکھ ور د والوں کونصیب ہوں گے) و م اولئك يجزون الغرفة يه وه لاك بين جن كو مالك قا وركم بال (جوتيا مكَّاه مقام عدریس ہے) کھرایا ہا نے گا بعاصبروا بسبب ان عصررنے کو) ا بتدا ہے سلوک میں بوجرا دائیگی ا وا مر و ترک نواہی کے اوروسطانی د در میں اخلاق ذمیمہ کو اخلاق حمیدہ سے اتبديل كرف مين اورانها مين وجود انسائى كو وجرور الى مين فناكرف مين - (كذا فى الما ويلات النجيد) صبريمة ترك شكولى ازالم البلوى لفيرالله لا الى الله.

ف ، بعض اکابر نے فرمایا ، سالک کے آداب میں سے ایک پر ہے کہ دکھ در دکا شکوہ اللہ تعالیٰ کی طرف اسی طرح نے جائے بھی ایوب علیہ السالام نے عرض کی بھی تاکہ ا دب اللی بھی نصیب ہوا ور اٹلما رعجز بھی، مذیر کہ جہراللی کا مقابلہ کرنے لگ جائے۔ جیسے جابل صُوفی کرتے ہیں پھر مدعی بنتے ہیں کہ ہم ہی اہل سبیم و تفولین ہیں۔ یوگ وہ دوجہالتوں کوجی کرتے ہیں ۔

مور علی المرابی المور المرابی بالاخانوں میں طبتے ہیں ملائکہ کی طرف سے نکھیا کے المور کے المحسیر کا کہ کی طرف سے نکھیا اور انہی بالاخانوں میں طبتے ہیں مور کی کہ بیش کی جائے ۔ یردوسر مفعول کی طرح بواسطہ با و بلاواسطہ متعدی ہوتا ہے۔ جیسے : لقیته کذا و بکذا ۔ یہ اس وقت بیلتے ہیں حب کوئی کسی کو ایس کے جا کہ طبح در کما فی المفردات)

سب اب معنی یہ ہواکہ طائکہ کرام ان کا تحیۃ سے استقبال کرتے ہیں و سکلماً اورسلام سے ۔ لینی طائکہ کرام ان کے پاکست کی اور ان کی درا ذی عمر کی دعا ہی کر انسلام علیکم کہتے ہیں اور ان کی درا ذی عمر اور کہتے ہیں کر خدا کرے کم مربلاً و آفت سے محفوظ دہواکس الے تحیۃ وسلام میں درا ذی عمر اورسلامتی از آئی فاست کی دعا ہوتی ہے۔

حلِ لغات ، المفردات ميں ہے كرائتيرير ہے كركس كوكر جائے ، جبّا لك الله (الله تجة اور زنده ركھ) ير اصل ميں اخار ب الله ومائك من ميں مجازة دانشائى مستعل ہے جسے كها جاتا ہے ،

حیی فلان فلانا تحیقة - (فلان نے فلان کے لیے درازی عرکی دعاکی) ۔
اورتحیۃ درا صل جیاۃ سے ہے پھر مردعا دمطلق ، کوتجیہ سے تعبیر کیا گیا ہے اس بیے کم مردعا حیّاۃ سے تعلق ،
یا دعا حیّاۃ کاسبب ہے یا دنیا میں یا آخرت میں ۔اسی سے ہے ،المتحیّات لله اور السلام والسلامة
بیعنے آفات ظاہرہ و باطنہ سے خالی ہونا ۔ اورتقیقی سلامتی جنت میں ہی ہے السس لیے کم اس میں بھا ، بلا فنا

(حیاۃ حق کی تجلی از لی ان کے ارواح واجسام پرجس سے وہ ابدی حیات پائے ہیں)(اور نعیض نے فرمایا کہ علاقہ میں جا ت اسے مرادیہ ہے کہ وہ لوگ بہشت میں جیا تب اللی اور مسلام ربانی پاتے ہیں جس سے وہ زندہ رمیں گے ا در انستہلاک کل سے نجات پائیں گے جیسے ابرا ہیم علیہ انسلام اگفت بر دسسے سلام ربانی سے محفوظ ہوئے۔ اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا ،

كونى برد أوسلاماعلى ابراهيم .

(مُصْنَدُ ي بوجا اور مسلامتي والي بو ابرأ بهم يه) ك

سلامت من وكخسته ودمسلام تو با مشد

زب معادت اگردوات سلام تو یا بم

(فرجمه ، مجد دل خسته كى سلامتى أب كے سلام عليكم كھنے ميں ہے ميرى فونش مختى كاكياكن اگر آپ سے مجھے ايک بارسلام عليكر نصيب ہو)

فعلی می خلائی فینگا می می بالاخانوں کے فائل ہے ہے کہ مال اینظران کا حال یہ ہوگا کہ وہ نہ تو کھسیر عالمان می مری گے اور نہی بالاخانوں سے نکا لے جائیں گے حسنت بہترین ہیں وہ بالاخانوں سے نکا لے جائیں گے حسنت بہترین ہیں وہ بالاخانوں سے نکا لے جائی ان کی قراد کاہ اور قیامگاہ می شند تھی آ ۔ کہ منظم ان کے بالمقابل لایا گیا ہے اسی لیے معنی واعراب کے لحاظ سے اسی کی طرح ہرگا۔ اسی کی طرح ہرگا۔

مسبق : عاقل پرلازم ہے کدوہ ایسے بلند قدر اور اعلیٰ بالا خانوں کے صول کے لیے آج ہی سے اعمال صالحہ کے ذریعے کوشش جاری کرف حرف خیالی تصور اور آرزومندر بہنے سے کام نر بنے گا کیونکہ خیالی تصور آ موت کی طرح میں اور س - کیونکر سے

و بقدر الكُنّ و التعب تكسّب المعالى

ومن طلب العلى جل في الايام و الليالي

(مُرْجِمه ، وُکھ اور تکلیف کے مطابق ہی انسان کو ترقی نصیب ہوتی ہے ہو بلند مرست کا خوام شمند ہے وہ دن دات اس کے حصول کے بلیے کوشاں دہتا ہے)

بعن مشایخ نے فرمایا کہ جوشنص جائے کہ اسے زندگی میں ہی معلوم ہو جائے محبت اللہی کی علامات کہ اسے تو اپنے محبت اللہ کی علامات کم اکس سے اللہ تعالیٰ راضی ہے۔ اور وہ اس کا سچا محبب ہے تو ا پنے اندر جھا نکے کروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و کم اور کے سے جانشینوں ، صحا بر کرام واٹم محبندین کی اتباع میں ہے یا نہیں ، اور ان کے عا وات واغلاق ، میرہ و اعمال مثلاً زمر، تقولی اور شعب بیداری اور جیمیے مامورات نشر عبہ اور جمیع منہیات رکس فدر کا ربند ہے اور وہ بلاً ومصیبت اور وکھ درد اور تنگیم عاش

کے ورود سے تبی طور پرخش ہے اور ڈیٹا کی گونا گؤں زنگینیوں اوراس کی جہل مہل سے ڈوگروان سے یا نہیں۔ اگر انس کا حال ان کے عین مطابق ہے قریقین کر لے کہ اس پر اس کا خدا را ضی ہے ورز سمجھے کہ انسس سے سکا غدا ٹا داض ہے۔ (اب اختیا ربدست مختا ر)

نفل عبادات بمرّت كرنامجت اللى كاتميد ہے -و افل اور دو گلف ، حدريث قدى حضور سرور عالم صلى الله عليه وسلم الله تعالي سے بيان كرتے ہيں :

ما تقوب المتقربون الى بمثل اداء ما فرضت عليهم و لا يزال عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احبه -

(میرے قرب کے متلاشی میرسے فرائھن کی ادا ٹیگی اور نو ا فل ک*ی کثرت کر*تے ہیں تو میں ان سے مجتت کرتما ہمُوں)

آخرت میں جی اللہ تعالیٰ جس سے عبت کرتا ہوگا اس کو بہشت کے بالاخانوں میں جگہ دے گا۔ اور اسی پر بی تجلی اللی کا ورود ہرگا ایسے معزات اللہ تعالیٰ کے قرب میں خلوت نشین ہوں گے ان میں سب سے اعملیٰ منبروں پر انب یا علیهم السلام جلوہ افروز ہوں گے۔ ان کے بعداویا برکرام تخترں پر ، پھر علی در با نبین کرسیوں پر ، ان کے بعدان کے مانے والے اور ان کی تقلید میں فرندگی بسر کرنے والے اور ان کے نقش قدم پر چھنے والے اہلِ ایمان حسب مراتب بیٹے ہوں گے۔ اور پرشسست جنت عدن کے کمثیب اسم کے قریب ہمگی ۔

ف ؛ حس نے ترحید کا اقرار صرف دلائل کی روستن میں کیا ہوگا دہ زمین پرلغیر کسی اونیچے مرتبے کے بلیٹے گا۔ مقلد فی التوحید سے بھی اکس متن براہِ راست کا مرتبر بہت ہوگا (تنابت ہُوا کہ عجوبانِ خدا کا وسبیلہ فائر ہے۔ دیتا ہے،

ممکند ، معتی کا مقلات مرتبراس لیے گھٹایا گیا ہے کوفق اپنے طور اگری منزل مقصود پر بہنے بھی جائے تب مھی ہزاروں بھڑ کریں کھانے کے بعد بخلاف مقلّر کے کہوہ شارع کے قدموں پرجل رہا ہے۔ اسی لیے اسے کسی قسم کی دقت نہ ہوگ کیز کوفق ذات وصفات با رہی تعالیٰ بیں اپنی عقلی دنیلوں کے بل ہوتے کم وہیش گرجا کے گا بخلاف مقلد کے کہوہ نبی علیہ السّلام کے بنا سے ہوئے اصولوں کے مطابق ذات وصفات

له يهال مقلّدس لغوى عنى مرادس - اولىي غفرله

يس عقيده ركحة بهاس الياس كااباك ولقين زياده نخة اورمضبوط بهوكا-

فرنس کے بندوں کے لیے ہے و (نا لافا نوں) کا ذکر فحف لالجیوں اور نفس کے بندوں کے لیے ہے و (نه میسی میسی میسی میسی میسی میسی میسی استان کے اس کے اس کے وہ اور بالافا نوں جوان کے اوپر بہوں گے ان عبیق نعمتوں سے نوازے جائیں گے جن کا اشارہ تحیۃ وسلام بہت میں اس وقت ہوگا جب تحیہ وسلام مین بائلہ ہو کمیز کہ عاشق تو صوف جالی یا رکے دیدار سے ہی لذت یا تا ہے اور لیس یا بھراس کی فنت کو سے ۔

ایک نفرانی کا ہما یہ سلمان تھا یہ سلمان نے نفرانی کواسلام کی دعوت دی۔ نفرانی نے بوچھا:
حکا بیت اسلام پر مجھے ملے گاکیا ؟ مسلمان نے کہا : ہمشت و نفرانی نے کہا : بہشت تو خلوق ہے
اکس کے ملنے سے مجھے کیا فائدہ اِنچھر مسلمان نے کہا : حُورعطا ہوگی۔ نفرانی نے کہا : میں اس سے بھی اعلیٰ
انسام چا ہتا ہُوں م

صحبتِ مُورنخ امم کمز بود عین قصور (ترجیعه : میں حور کی صحبت نہیں چا ہتا اس لیے کمیر قومر ایا نقصان ہے)

مسلان نے کہا ، تو بھر تجھے دیدار اللی نصیب ہوگا - اس پر نفرانی نے کہا ، اب تم نے میرے مقصد کو پالیا کیزکر دیداریا رسے بڑھ کر ہمیں کوئی انعام نہیں چا ہیے - نفرانی اسلام لے کیا ۔ پھر جید دنوں کے بعد فرت ہرگیا ۔ اسے خواب میں دیکھا گیا کہ وہ بہشت میں گھوڑا دوڑا رہا ہے اس سے بی چھا گیا تم فلاں نفرانیت سے سلام لانے والے نو نہیں ہو؟ اس نے کہا ، وہی ہموں - بی چھا گیا ، تیرسے سانند اللہ نے کیا کیا ؟ کہا ، جب میری رُوح نے پروازی نو مجھ عرکش پر بہنچا یا گیا ، مجھ اللہ تعالیٰ نے فرطیا ، اے میرسے بندے ! تو نے میرے است تیاق دیدار میں اسلام قبول کیا ہے فہذا جا تیرے لیے دائمی خوشنو دی اور بھا ہے ۔

الله على المانع مَن إِنْ لَوْ لَا دُعًا وْ كُورَ الله عليه وسلم الله عليه وسلم الله عليه والله على الله على ال

مرابط : مركوره الل ايمان كاحال بيان كرنا ب-

تركيب عما استفهامير علاً منصوب على المصدريديانا فيرب ما يعباً ما يبالى ولا يعتدب : وَكِذَا َ في الفاموس)

حل لغات ؛ مااعباء بفلان ماا بالى ، نولا كابواب مندوت سب - السركا ما قبل اس ير ولاكت كرم سبح اور دعاء كومبتداء اوراكس كن خرصوجود يا واقع عصم اوريه صدر طات بسوتے فاعل ہے بمینے عبادی ۔ دعا بمینے عبادت کی نظر آیۃ واللہ ین کا بدہ عون صع اللہ اللها آخو (اور دُه لوگ جواللہ تعالیٰ کے سائھ دوسرے کی عباقیت نہیں کرتے) ہے ۔ اور انسی عبسی اور کیا ت جن میں دعاً بمینے عبادت ہے بمٹرت ہیں ۔

ما استنفهامید ہوند معنی ہوگا کہ اسے مبوب صلی الله علیہ و اکہ دسلم! فرما ہے کہ بیر سے پر وروگا۔ کے یاں تمہاری کیا قدر وقیمیت ہے اگرتم اسے نہ کو جوا درانس کی اطاعت ندکر وکیونکر بندے کی قدر ومنزلت عبادت سے ہی ہوتی ہے ورنرعبادت ندکرنے والا انسان اور جانور برابر ہیں۔

ف ؛ زجاج نے فرما یا ،الس کامعنی یہ ہے کہ اسے مومنو اللہ کے یا ستمهاری کوئی قدرا وروزن نہیں اگرتم الس کی عباوت نزکرو۔ وراصل عبی بالکسرو بالفتح بھنے المتقبل و الحصل (بوج) ہے جس حیث سے شیت کا ہو۔ ما اعباء به بھنے ما ادی له و ذنا میں اسے وزنی نہیں تھنا اور نہی میرے نزدیک اسس کی قدرومزلت ہے۔ آیت میں امام را غب رحمہ اللہ تعالیٰ کا رج ع بھی اسی معنی کی طرف ہے۔ آیت کے اور معانی بھی ہیں کہی معنی بہتر ہے۔

ربط: یهاں سے کا فروں کا حال بیان کرنا ہے۔ لینی اسے کا فرو اِمیزی بتائی ہوتی خبرکوتم نے جھٹلایا اور تم انس صدسے گذر گئے ہیں کہ جس سے تہیں اللہ تعالیٰ قدر دمنز لت بختے یا تمیاری قدر اور وزن کا اعتبار فرمائے۔

کی وسس کی جے بدان کی مام میاں ہے۔ کے صاحب روح البیان کے ایک مغمون کو فاظرین خورسے پڑھیں کر برترجم اکس وقت کرر ہے ہیں جب برطورت و دیا بیت و دیوبندیت کا نام و نشان تک نہ تھا۔ اب اسی ترجم کو اعلی فرت فاضل بربلوی قدی کو نے کر الاہمان میں ابنایا نو ویا ہی دیو بندی جنے بڑے کہ میمنی ایجا د بندہ ہے حالا کہ وہ لوگ دعام بھنے پکارنا کر کے مطلق بڑک کا فتولی و ہے ہیں امنیں تخریف قرآنی کا خوف نہیں ہوتا ۔ اب فیصلہ اظرین فوائیں کر صدیوں پہلے جو مفسرین کھ کئے ہیں وہی ہم اور بھارے امام اعلی فرت فاضل بربلوی قدس سرہ کھتے ہیں۔ اس پر سہیں نا ذرے کہم اپنے اسلاف صالحین کے نفش قدم پر ہیں۔ کے اعلی فرت فاضل بربیری قدس سرہ نے کہزالایمان ہیں ہی ترجمہ کیا ہے۔ اولیسی غفر لہ فسوف یکون لزا مگافی قال کون پرمسدد اسے مدل کون برمسدد اسے مدل کون کائم معت م اتا مسوف یکون بران کائم معت م آتا ہے لین جیسے عدل بھنے عادل ہے ایسے ہی یہ المذام بھنے ملائم ہے وین تراری کن ندیب پر ہر بھی سزامتر ہوگ وہ تم پرالیں لازم ہوگ کرتمیں ایسے گھر لے گا کہ جس سے تبارا نبات پانا مشئل دوا ہے اس وہ اس میں میں جب کہ اس کو اقبل کا بابد کا لاور ہا بنیا در اے سزا تمیں جن میں جب کہ اس کے بولناک ہونے پر چہایا اس کے بولناک ہونے پر چہایا اس کے بولناک ہونے پر ولالت کرے دینی یرایک الیں سزا ہے کہ جس کے کہ وہ میں یا سکتا ۔

ف ؛ بعض مفسرین نے فرما یا کرانس سے دنیوی مزا مراد ہے ادرو ہے بدر کے جنگ کا موقد کر انس میں ابعض بری طرح مارے میں افران کے ساتھ انہیں آغرت کو میں گری طرح مارے کے ادبعض قیدی بنائے گئے لینی منتر اُدمی قیدی بنے بھراس کے ساتھ انہیں آغرت کی معذاب متصلاً لازم ہوگیا ۔ معزت شیخ سعدی رجمہ اللہ نے فرمایا : سه

رطب نا ورد چوب خر راهسده با د بیر تخم افکی بر ہمان حبشه دار رنوجهد عجماؤ کی نکڑی سبرمجور کا بمبل نروے کی جیسا بیج ڈالو گے اس سے ولیسا ہی بھیل۔ ما ڈیگے۔)

(میرے پروردگاز کو تمہا رہے پیدا کرنے کی ضرورت نہیں اگر تم انسس کی عباوت و طاعت نرکرو)

لینی اس نے تمین معن عبادت کے لیے ہی پیداکیا ہے۔ چانچہ فرا ا

وما خلقت الجن والانس الاليعبدون -

(اورس في من والنس كوفعن اس ليه بيداكيا كرده عباوت كري)

نقیج نظائر انسان کخلیق میں حکمتِ الهیدو صلحتِ ربانیدی ہے کدوہ طاعت وعبادت کرے - اگر حیب ر اشاعرہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے افعال معللہ بالاغراض نہیں نیکن غایات جلیلہ کے ساتھ متعلق تو ہیں -

ملفوظ على المرتضى رضى الكرعشر سيدناعلى المرتفئي رضى الله عند نے فرما يا ، سرو

الناس سفروالدار دارمبر لادارمقر-

(وكمسافري اوريد دنيا كزرگاه ب قيام گاه منين)

انسان کے سفری ابتدا ال کے بیٹ سے ہے اور الس کی اصل مزل آخرت ہے اور اس کی زندگی اس کے سفری ابتدا ال کے بیٹ سے م سفری مسافت ہے اور اسس کی عمر کے مر وسال فراسخ اور اس کے ایا م میل (کلومیٹر) امر سانس جینے کی رفتا ر۔ اور ایسے چل رام ہے بیلے کشتی اپنے سوار لے کرعیلتی ہے کمی مث عرفے وایا : م

م أيت اخاالدنيا و إن كان مثاويا

اخا سفر بسری به وهو کا سین ری

(ترجمه : میں نے دنیا کے مقیم کوسفری دیکھا ہے اگرید وہ مقیم ہے لیکن واست و ن چل رہا ہے اگریدوہ اسے نہیں جانتا)

انسان کو دراصل الله تعالی نے اپنے دارانسلام میں پینیے کی دعوت دی ہے نسب کن اصلی عرص ہے نسب کن المصلی عرص پہران استار کے مقال کا فرر بہر لا میں بینیے کی دعوت دی ہے نسب کا فرر بہر لدر ہرکے بنایا ہے تاکہ وہ اس سے ذریعہ یا اس پرسوا رہوکردائستہ طے کرے اور عبا دات کو بمبر له مفیرط قلعوں کے بنایا ہے تاکہ ان کے ذریعے یا حفاظت اورا من وسلامتی کے ساتھ منزل مقصود سک

لے عوماً انسان عبادت اللی سے گھراتا ہے حالانکہ سائنس نے ٹا بت کردیا ہے کہ معفور مرورعالم صل للہ علیہ وسلم مل للہ علیہ وسلم نے عبادت کے عبنہ طریقے بتائے ہیں وہ سب کے سب انسان کی تندرستی (باقی انگے صفیرِ)

مستنلم : جشخص كك كريرعبادات توالله تعالى في مارك ليه عذاب مقرد فرمايا ب زوه كا فربوكيا بشرطيكه وه اين قول مي تاويل ذكرتا بو-

ف ؛ ایک تا ویل برے کدوہ کہتے عذاب سے میری مرا دوکھ اور تعلیف ہے ۔

مستسلم : اگر کے کہ کاکٹس اللہ نفائی ہم پر کوئی امر فرض نزکرتا ۔ اوراس کی تا ویل کرتا ہو تو کا فر ہو جا ئے گا۔ یہ اکس لیے کہ اللہ تعالیٰ جر کچر بمی کرنا ہے وہ ہما رہ لیے ہمنز ہے ۔ یا ں اگر وہ شخص تا ویل کرتا ہو کہ خیر سے آسانی مرا دہے ۔ ہم اللہ نفائی سے دعا کرتے ہیں کہ باطن و فل ہراورا ول و اکٹر میں ہمیں اُسانی وسہولت سے نوا زے۔ د اکمین ٹم ایمین کی صاحب و ج البیان رحم اللہ نے فرایکہ

سورة فرقان كاافترة م مفترك دن ١ ردمضان مناليه كوموا-

فيراوليى غفرائر ف اس كه ترجمه ٢٠ مر د ليقعده مستنها م مسبب منتقل عندا أر ذان العشام فيرا والمعندا أردان العشام فراغت بالتي وعلى المرواصي براجمين -

(بقیرمامشیصغدگزشتر)صمن سکے لیے ہیں۔مثلاً قرآن شریعی میں اللہ تعالیٰ نے مسلماً نول پرنماز فرص کی ہے اور صفور رسول کریم سلی الله علیہ وسلم فے اس کے اواکر نے کی بڑی تاکید فرمانی ہے ا منوں نے یمان یک کہا ہے کواکر مجھ عور زن اور کچے ں کا خیال نہ ہوتا نوج مسلمان بانیے وقت کی نماز با جاعت ادانہ ہیں کرتے ہیں ان کے مسکانوں کو نذر اکتش کردینے کا حکم دیتا " اب بچ ده سوسال کے بعدمال ہی میں امر مکیمیں یا رور دمید سک سکول سے ایک پر وفیسر مررب ولسن کے لندن میں طب کے متعلق ایک کا نفرنس میں خطا ب کرتے ہُوئے انکشا ف کیا ہے کہ جدید کی تقیق کے مطابق دل کے دورے رو کئے ، ہائی بلڈریشے سرکو نا رمل رکھنے ، شدید در واورکمینسر کوختم کرنے میں عبادات انتها قي ام كردارا و اكرتي بي اب ذرا لاحظ ركيج كمسلا نون مي توعيسا تيون كي نسبت بهت زياده عباوت كرنى يرلتى جه- ياني وقت كي نما ز توفرض بي نيكن الس ك علاوه تين نفلي نما ذين ليني تهجد ، الشراق اورجيا شت مبی ہیں۔ اس طرح سے سلما نوں کو عبادات میں زیادہ مشقّت کرنی بڑتی ہے۔ اس کے علاوہ سال کے بعد رمغان تراف كتيس روز الدج كايام ميكي روزيك نما زطوات اورسي مين شغول رسايراتا بهت س كا وجرسه برن كي مر ما فون میں کواسٹرول کی کمی واقع ہوجاتی ہے اور بلد رپیشر فار مل ہوجاتا ہے اس کیے مسلما نوں سے لیے فر ا تقنِ خدا وندی ادا کرنے کے علا وہ طبق فرا کد کے لیے بھی عبادات خروری ہیں .میرا ذاتی مشام م مجمی بہی ہے کہ ج کے ا ما من زیاده رما صنت کی وجر سے ابغیر دواتی سالے بلڑ برائٹر نا زل ہوجاتا ہے اور دل کی تخلیف عارضی طور پر د ور ہوجاتی ہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا بڑافضل اورا صان ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان پیدا کیا اور دین اسلام پر قایم بہنے کی ترفیق عظا فرائن ۔ مزیدنصیل فقر کی کتاب طب اور اسلام " بیں ہے۔ اوسی ففرلن ،

سوره استعرار

سورة الشعراء مكنية وهي مائتان وسبع وعشرون ايت واحد عشور كوعا السوّحين السوّحين السوّحين السوّحين السوّحين السوّحين السوّحين و طلسّق و تلك المينين و المعلّمة المينين و العلّمة المينين و المعتملة المينة فظلت اعنا قهم لها خضعين و وما يأيه مرقن ذكر من الرّحين المرحين الرّحين المرحدة الاكافراعن الرّمة و المركز المرف كرا المراب المسته في المراب المسته المراب ا

توجمك ، پرروش كتاب كى آيات بين كهين تم السن غم بين جان گنواد و كه وه ايمان كيول نهيس لاتے اگر مم چا هيں تو اسمان سے ان پركوئی نشانی نا زل كرديں تو مجراونچی گرد نوں وليا اس كے سامنے سمر جمكا ديں ان كے ہاں دكن كى طرف نے كوئی نئی نصیحت نهيں مگروه اس سے منرنچر ليتے ہيں سوانهوں نے جھلایا تو عنقر سیب ان كے پائىس وہ خبر ہيں آئيں گی جس كے مسامخہ وہ تھٹھ كرتے ہے کیا انہوں نے زمین کونہیں دکھا کرہم نے اسس پرکتنی عمدہ کھیتیوں کے جوڑے اُ گائے ہیں بے شک انسس میں ابک بڑی نشانی ہے اور ان سے اکثر لوگ ایما ن نہیں لاتے اور بیشک تمہارا رب البتہ عرّت والا مهر مان ہے۔

سورة شعراء كميرب اوراكس، كو أيك سوبائيس ياستنائيس أيتي إير .

بسم الله الرحس الرحيم.

مور علی الله طست قر و مورون مقطع بوسور ترن کے اول میں ہیں - ان کامجوع ہے : معسیرعا کما مر سرحصین قطع کلامہ ۔

ان حروف مے متعلق وہی قول موزوں ترہے جو تمہور مفسرین نے اختیار فرمایا کر: الله اعلم مبسوا د ۶ - (الله تعالیٰ اپنی مراد کو نو د خوب مبانیٰ ہے)

انس ليه كرميغنی اسرا د سه بين -ا سيسناه در اي رض دين^ا و د ند د د

ل سيدنا مديق الجردضي الكرع من المردضي الأعند في فا المقطعات - (مركتاب من المقطعات - (مركتاب من الموقع من الدولان) المرادم و ا

(صاحب روح البيان صدير بيشتر اپناعقيده كه عليه ، ده فرمات بين ،) رقوع بير المعانى المتعلقة بالاسراد والحقايق لا يعلمها الاالله و من اطلعب الله عليها من الواسخين في العلم".

(وه سان جواسراروحفائق سے معلق بی انہیں اللہ کے سواا ورکوئی نہیں جانتا یا وہ اولیا و کوام و علا استان جا نے بی حبنیں اللہ تعالیٰ نے ان کے علوم سے زوازا)

۔ . ان علوم پر بحث فضول ہے جن پر مز زبان کورس نی ادر زقام کو امکان بیان ، ہاں وہ توازم جن کے سبعیری ورلید تقاین کی طوف داسترماتیا ہے انہیں ظاہر کرنے میں کوئی حرج نہیں کی وکد یہ جو تقایق سے ہے اور مرتبر فہم کے قریب تر ہے ۔ ہماری تقریر اول کی طرف سیدنا ابن عبالس رضی اللہ عنها کا قول اشارہ کرائے کہ، طسم یہ عجزت العالماء عن تفسیرها ۔ (طسم کی تفسیر سے علماً عاجز میں) (کذا فی فتح الرحن)

ك الحديثًه ميى عقيده بحارا بص جوم أل سلاف صالحين كي توسط سيفسيب موا- ونكن الوم بية قوم لا لعقلون - اوليي غفر لم

ا در بها ری تقریر تا نی کی طرف کشف الاسرار کی بیا ن کرده روایت علی روا ببت على رعنى الله عنه (رضی الله عنه) اشاره کرتی سیے کرمسیدنا علی المرتضیٰ رضی اللّرعنہ سسے مردى بي كروب طسيد كا نزول يرا تورسول خداصلى الله عليه وسلم ف فرط يا : الطائے طورسینا ، سین سے سکندرید اور میم سے مگر (معظم) مراو ہے ۔

اسس كي حقيقي مراد توالله تعالى جانبا ہے ليكن قرائن سيمعلوم بونا ہے كدان مقامات كى قسم ياد فرائى ہے .

و طُورِسینا شام ومدبن کے درمیان واقع ہے اورمین موسی علیہ التلام کی مناحات کی عجمہ ہے۔ حصل طور اسی مقام پرمرسی علیہ التلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہُوئے اور مہیں پرانہیں حب لوہ حق نصور منسل کراٹراں آرال نصيب بُوا - كما قال تعالى ،

فلمّا تجلُّ م بنه للجبل -

انس بہاڑ (طورِسیناً) کے بیتھ کو توڑا جائے توانس کے درمیان سے عوسے (درخت) کی صورت المجوب کاایک دھیلانکل آنا ہے اور سرایک پھرس دائمی طور پر سے ۔ اسی سے ہوری عوسے درخت ك تعظيم وكريم كرتے اي اسى ليے يه ورخت شجة البه و كنام سے مشهور ہے -

يمغرني ماكك كا أخرى شهرب اور رؤئ زبين برامس مبياكونى اورشهر مهي عقاء المسكندريم "يك وقت أن شهركي مساجد من الرائفين منقول م كماس كمسلسل سات قص ایک دوسرے سے تصل تھے بھر دریا میں ڈوبا تو با تی عرف ایک قصیدرہ گیا اور آئینر سکندری جو ایک مینار پرنصب تفاوه دریا میں غرق ہوگیا تفااب ائینَهٔ سکندری کا کوئی وجود نہیں۔

سكندر في اسى شهر مي ايك مينا ربنوايا حبى كاطول تين سوكر تضا انسس سح أورايك آ مبیندس کندری فریماجس بیری اثینه دکھا گیا اس دور محمل دسائنسدانوں) نے سکندریہ تھے لیے تیا رکیا تھاجی سے ایک ماہ کی مسافت کک سے جہا زوغیر دیکھ لیے جا سکتے ہتے۔ آئینہ میں عالم فراب رکھ گئے تھے۔مثلاً حب دستمن کاجهاز وورسے دکھائی دیتا توانس کے شیشے کی تا تیر سے جہاز کو

آگ لگ جاتی۔

رومی با درشہ نے مصر کے با دشہ کوغیا دیا کہ سکندر نے اس شیلتے میں بہت بھے کی برمادی نزینے چیار کے تھے۔اگر تھے میری بات ک تصدیق ہوجا نے و آئین سکندل سے خزانوں کوائبی قبضہ بیں ہے ہے ورندائس کے عض میرا سو نے چاندی اور جوا ہرات سے لدا ایک جہاز قبول کرکے مجھے اجازت دسے تاکہوہ خزانے بین نکال لُوں۔ ان خزانوں میں تیرا مجی حقیہ ہوگا۔معری بادشہ رومی بادشہ کے جھانسے میں آگیا اور آئینڈ مسکندری کا قُبَۃ توڑد با۔اس میں سے شے توکوئی براکم مدنہ ہوئی ملکر اللّٰ فقصان میں مجدا کہ آئینے کاطلسم ٹوٹ گیا۔

مر معظم کے آما رون کی ضورت نہیں کیونکہ وہ قدیم الایا م سے مرجو د جلاا کہ رہا ہے۔ اسی میں مسلانو کا محمد عظم سے اسلام کے ارکا ن کا ایک دکتی سیس پر ا داکیا جاتا ہے۔ محمد عظم سے ۔ اسلام کے ارکا ن کا ایک دکتی سیس پر ا داکیا جاتا ہے۔

ا ب ب م و البعن قدرت ایردی طلسم کی طاد " سے ملک لعین قدرت ایردی طلسم کی طاد " سے ملک لعین قدرت ایردی طلست کی دوسری تغییر اور " سین " سے ملک وعمد اللی مراد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے این ان مثانوں کی قسم یا د فرمائی ہے۔

و الله و "سے طائرین باللہ کا طران اور "سین" سے سائرین الی اللہ کی سیر اور "میم" سے مسیر کمبر ملا و "میم" سے مسیر کمبر ملا مسیر کا ہے۔ ہر سالک کا بنامقام اور ہراکیک کی اپنی پرواز ہے۔

.. " طا د" میں اہلِ توحید کے اسرار کی طهارت ادر" سین" میں ان کے قلوب کی سلامتی ، اور لفسیبر تمہر سمج " میم" میں خالق کی منة علی المخلوق کی طرف اٹ رہ ہے ۔

تفسير از جنبد بغدادی رضی الله عنم "لا ء" سے میدان الرحن میں تا تبین کی طرب اور مسین "سے وصلة کے میدان میں عارفین کا سرور اور "میم" سے میدان الرحن میں مقام هبین مراد ہے۔
وصلة کے میدان میں عارفین کا سرور اور "میم" سے میدان قریة میں مقام هبین مراد ہے۔
کوسی حصور الله می الدین قدی سرؤ نے فرایا کر" طاد" سین " سے حصور نبی پاک میں میں اللہ میارکہ کا تعاقات کوئین سے طاہر ہونا اور "سین" سے حصور نبی پاک ملیدال می حجلہ انبیا و مرسلین پرسیادت اور "میم" سے رب العالمین کے جمال کا مشابرہ مراد ہے۔
میراز امام حجفر صادق رضی الله عنم الله تعالی نے شجرہ طوبا کی "طاد" اور سین " اور سین الله عنم الله عنم الله تعالی نے شجرہ طوبا کی "طاد" اور سین " کور سین " میں سے صورت محرصطفی صلی الله علیہ وسلم کے "میم" کی قسم یا و فرمائی ہے۔ اکس معنی برطائی سے طوبی کا درخت اور "سین" سے سدرہ المنتهی اور "میم" سے صورت محرصطفی صلی الله علیہ واله "میم" سے صورت محرصطفی صلی الله علیہ واله "میم" سے صورت محرصطفی صلی الله علیہ واله "میم"

سدرة المنهی کے فضائل کرسی اور سانی کوبرگزیدہ بنانے میں یہ نکتہ ہے کہ یہ وہ مقام ہے جو میں سے در المنهی کے فضائل کرسی اور ساتوں کسان کے در میان واقع ہے۔اس کی شنیوں میں سیج و تحمید و ترجیع کی البی خوش کن کرواز ہے جس سے ارواح و قلوب کو وجد کرمیا تا ہے وارین کے در میان یہ برزخی حدہ اور اسے نتہی اس لیے کہا جاتا ہے کہ ارواح بیان کر بینچے ہیں اور زمین میں ہے والے سعادت مندوں کے اعمال یہاں سے اور کوجائے ہیں اورا حکام مشرعیہ کا نزول اولاً میسیس پر میں اسے اور کرجائے ہیں اورا حکام مشرعیہ کا نزول اولاً میسیس پر میں اسے اور کرجائے ہیں اورا حکام مشرعیہ کا نزول اولاً میسیس پر سیا ہے۔

حضورِ الرم صلى الله عليه والم وسلم في ملائكه كى الم من فرما فى بررسول الله صلى الله عليه وآلم وسرة المنتى الله عليه وآلم وسرة المنتى الله عليه وآلم وسلم في الله عليه وآلم وسلم في الله عليه وسلم في الله وسلم وسلم والله والله

ف ؛ ببت المقدس میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ واللہ وسلم انبیاد علیہ السلام کے امام بنے اور سدر ق المنتئی پر ملائکہ کوام کے - اس سے ہما رے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حملہ عالم (اسمان زمین) والوں پرفضیلت ثابت ہموتی ۔ (کذافی تضییر التیسیر)

صدرۃ المنتئى كى بو ئى پرجبر لى علالسلام كامسكن ہے جيسے وسط دماغ مقام جبر بلى على السلام عقل كامسكن ہے اوراس ليے كہ جبر لى عليہ السلام عقل كى سدرہ ومقام ہيں الس ميں عقل كے مقام كى طرف اشارہ ہے اورعقل كامقام دماغ ہے۔ يہى وجر ہے كرجس نے جبريل علیہ السلام کو دیکھا اکس نے گویا عقل کی صورت دیکھا کیونکہ جبریل علیہ السلام اپنے مقام تعین میں سو ا نے انبیا علیم السلام کے اورکسی کونہیں دیکھتے۔

مکتند ؛ طلست فریم کومو فرکر نے میں حضرت محد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ ہے کہ وہ مختم المرسلین میں کد اللہ تما لی نے نبوت کورسول اللہ صلی اللہ علیہ دسلم پرختم کیا جیسے حروف ہجا کو یا اور مرسلی میں کہ درمیان واقع ہے) برختم فرمایا ۔

مكتر: طلستر قبم بادراس مي جديتن اصول حقايق جي فرمات:

(۱) عقیقت بنمانید تعمیر جامعہ - اور پر شجرة طوبی ہے اسی لیے اسے مقام محدی ہیں امانت رکھا کموبیکہ مقام محدی جم نے بنانید کا جا مع ہے اور پر مقام میں شجرة طوبی ہے ۔ اسی لیے اسے اللہ تعالیٰ نے مقام محدی میں امانت کے طور پر رکھا کمونکہ یہ نعم جنانیہ کا جامع ہوتے ہیں۔ مقام محدی میں امانت کے طور پر رکھا کمونکہ یہ نعم جنانیہ کا جامعہ موسلے معام علوم ومعارت وانواع کما لات تقسیم ہوتے ہیں۔ ہوتی ہیں جیت دسول اِللہ علیہ وسلم سے تمام علوم ومعارت وانواع کما لات تقسیم ہوتے ہیں۔ (۲) حقیقت برزخیر - یرخفائی وارین کی جامع ہے اور میں شجرة مدرة المغربی ہے اس کی سنا نیس

تمام اہلِ جنت کی تعمیّیں ہیں اور انسس کی جڑیں اہلِ تاریحے لیے زقم ہیں کیونکہ فلک البروج لینی فلک اعظم کا مقعریہی ہے اور فلک اعظم کو فلک الا فلاکہی کها جاتا سبے کیونکہ رہیمیے افلاک کا جامع ہے۔ اسے فلک اللس بھی کتے ہیں کیونکہ اس مرسیا رہے نہیں ہیں۔ یہ اس کیڑے کی طرح سے حوسا وہ لینی فقیق و نگارہے

فلک اطلب بھی گئے ہیں کیونکہ اس برستا رہے نہیں ہیں۔ یہ اس کرٹ کی طرح ہے جوسا دہ لین نفتی و نگارسے خالی ہو۔ اور فلک اعظم کی دونوں طیب فلک تواہت سے محدب کومس کرتی ہیں لیکن اکس سے محدب کی کوئی نے مس نہیں کرتی کیونکہ اس کے ایکے اور کوئی شے نہیں ہے نہ خلانہ ملا ، بلکہ اس محدب پرعالم کے امتدا داست منقطع ہوجاتے ہیں۔

ف : بعض نے کہاں سے آگے ذرانی افلاک غیر تمنا ہیں ہیں اور فلک اعظم کے ماتحت میں خلا کا کوئی قائل ہیں۔ بال سام کے تحت مل خلا کا کوئی قائل ہیں۔ بال سام کے تحت ملا سے ۔ (کذا فی کتب اللہ ہے)

ف : صوفید کرام فرماتے بین کروہ مقام جہاں نرخلا ہے۔ نرملا ۔ وہ عالم ارواح کے اوپر ہے نہ کدع کشی اللی کے آگئے۔

ف : سترح التقويم ميں ہے كہ چوتكركتب البيري مذكورہے كرا سمان سات بين اسى بليے اسلامى حكائے نے سبحاكدا كتفوال آسان كرسى اور نوال عرش اللي ہے اور النبى كے اكس قول كى تاتيب وسع كرسيد السموت والاس هن سے ہوتی ہے۔

(٣) حقيقة الحقائق الكليم- يسي حقيقت محديد رصل الله عليه وسلم ، ب - الله تعالى في طلستم بين

بامع حمّائق کی نسم یا دفرما تی ہے کیونکہ اسے جمیع حمّائق پرفضیلت عاصل ہے اس لیے حقیقة محدیہ (علیٰ صاحبہ التیتہ والثناً) جمیع حمّائق کی حقیقت (جامع) ہے ، دنیوی مہوں یا برزخی یا اُخروی - اسی لیے آپ کو جمیع حمّائق کا خانم بنایا سے

هرود عالم بستهٔ فر*آک او عرش وکرسی کرده قبله خاک* او

پیشولئے ایں جماں و آن جہا متعبد الے اشکارا و نہاں

(توجیده ، تمام عالم آپ کی فتر اک سے واب تدہے ، وش وکرسی کا قبلر آپ ہی ہیں ، آپ ہی اِس جهان اوراُس جهان کے بیشوا ہیں - اسٹ کاراونهاں کے مقتداً ہیں (صلی الله علیہ واکم ہوسلم))

جهان اوراس جهان کے پیوای کے بیوای کے اس کا مراد ہاں کے دون مقطعہ کے مقابی صوف ابل کشف و وجود طبت بیر ف ابیض مشایخ ابل مکاشفہ نے فرمایا کہ اوائل سور کے حروف مقطعہ کے مقابی صوف ابل کشف و وجود طبت بیر

ف : برمنازل قرآن پر دجوه مختلفه سے فلا ہر مجوئے لعص منازل توایسے میں جن میں ایک فرمشتہ کلا سر نجوا ، جیسے ن و ص ۔ اور لعب و میں جن میں وو کل ہر بھوتے ۔ جیسے طلس ویلس وید ہے ۔ اور لعب وہ ب

تن سرتین ظامر و نے بیسے اللہ وطلبہ اور بعض ودمین بیارظار بینے بھیے الکہ صکی بعن و دمین جی میں بائیج ظاہر و نے سے کھیل عص و محمد عست اور ان کی صور میں مع التکوار ننا نو سے ملائکی بیس اور مرفر شتے کے باتھ میں ایمان کے شعبوں

میں ایک شعبہ ہے اور ایمان بھی بفیع وسبعون ہاور بھنے کا اطلاق تین سے نُوٹک آٹا ہے اور یہ ں نفیع آخری میلا میں استعمال ہوا لیعنی نواور نو ہے۔ مُحل ننا نو ہے ایمان کے شعبہ ہوئے۔ پھر عب کوئی ان متطعب تیں سے کسی ایک کویڑھنا ہے ، مثلاً کہنا ہے ، اکسٹ قرتینوں فرختے بول اُسطے بیں اور کتے بین آ کاری کے ہوئ

قرقاری ان حروف کے بعد والامضمون عرض کرتا ہے۔ پھراسے کہاجا تا ہے تیرے بیدا ہوا بے جا ئبات کھول دئے گئے ہیں اور تزان سے عجا ئب وغرائب دیکھے گا۔ ارواح ملکیہ زجن کے اجسام ہی حروف ہیں جو قرآن مجید کے تحت تسخیر ہیں اور انہی ارواح کے قبضے ہیں ایمان کے شبعے ہیں) انسس کی مدداوراس کے ایمان کی حفاظت

> ایمان کے شعبے: وصایا الفتوحات کے ترجمہ میں سے کہ ایمان کے شعبول میں سے بند یہ میں: ۱- ترجیدی شہادت

کرتی ہیں۔

٣- زكوة وسا ٨ ٧ - اجيمي بات كوغور سي مسننا اوراس مرعل كرنا ۲۹ - برّى بات كوند اچيان ٧ - روزه رکحنا 6/3-0 . ۳ _ اچى بات بولنا اس معنفِفرج (زنا سے بخیا) 4 - وضوكرنا ۲ س - حفظ زبان (مری با توں سے زبان کوروکنا) ٤ - جنابت كاغسل ۸ - جمعه کاغسل م ما ما - توب ٣٣ - تركل 9- صير ۳۵ - خشوع ١٠ سنكر ۲ س - ترك لفولعني مبيده با تون كو جيورنا ۱۱- پرمبزگاری ، س _ لالعني گفتار كاترك 6-11 ٨ ١١ - عفظ عمد (وعده لوداكرنا) ۳ ۱ - امان وس - تقولی پر ماومت ۱۴- نعیجت . بم _ گناه پرمدوز کرنا ۵ | - اولوالامر کی طاعت ا بم - ظلم كى مدد مذكرنا ۱۱- وَكِرِينَ ۲ م - نیکی اور رمیز گاری کے کے ماحدد کرنا ١ - خلق خداس وكدورو ما الما ٣ م - سيافي اينانا م ۱- امانت اداكرتا مهم - امر بالمعروف كرما 9 ا۔ مظلوم کی مدد کرنا هم - برائي سے دوكنا ٠ ٢ - ظلم كاترك ۲ م ۔ دوسلمانوں کے درمیان صلی وصفائی کرانا ۲۱- مسی کی تذلیل زیرنا ، م - خلق خدا کے لیے دعا ورحمت طلب کرنا ۲ ۲- ترک غیبت ٨ ٧ - عبرون اوربزرگون كاتعظيم و مكريم ۱ ۲ - ترک نمیت انفاری ۹ م - عدود الله كي با شدى م ۲ - ترك بخس لعني كلوث أركرنا ۲۰ کسی کے گفرس جانا ہو زاس کے طلقہ کارکو مذنظر کھنا ۵۰ - جاملیت کی رسوم کا ترک ا ۵ - مع کے بیچکسی کوٹراندکھا ١ ١- عقرينا ۵۲ - اكس مين وكشيعني نروكفها ٢٤ - عبرت ماعنل كرما

۳۵ - تبکونی گوا ہی سے استراز 49 - نكاح لينا ٠ ٤ - عُتِ المبيت رسول رصلي الله عليه وسلم) م ۵ - جوٹ سے يہز ۵۵ منریکی کورُاکے سے اجتناب ا ٤ - ايني عورت سي محبت ۲۷ ۔ نوکشپوسے محبت ١ ٥ - منررعبب بيان كرف سے بيا ٥ ٥ - برساشارون سے بخیا ۲۲ - محت انصاد ۸ ۵ - غاتبانه اورمندریسی کوتراند کها م ، - تعظیم شعارّ ۵ - انکھوں سے برُے اشا رہے ذکرنا ۵۵ - ترکیش ٠ ٢ - كسى كى غلط بات دوسرے سے ندكنا ٧١ - ابل ايمان رحله مركا ۱۱ - نمازباجاعت اداكرنا ٤٤ - متبت كالمبروتكفين ٨ ٤ - ابل اسلام كى نماز جازه رطعنا ۲۲ - نیک اجهامات مین حاضر بونا ۵۹ - بارترسی ۲۳ - ایک دوسرے کوبدیردیا م ٢- السلام عليكم كيف كى عادت والنا ٠ ٨ - راسته سے دہ چیز ہمانا جومسلمانوں کو ایزاہے ١٨ - جوشة ليف ليه ليندكي وبي ابل الم كليديندكو 14- حسن خلق ۲۲- حسنن عهد ٨ ٨ - خدا ورسول على علائل وصلى لله عليه وأم كوبر شف مع فروج بنا ٨٨ - كفروزاك محمر كب كوقتل مراا ٤٠ - دا ذي گهداشت كونا ٨ ٧ - انكاح دينا (ليني اپني محتول در تِشتر دا دو كلياه كرنا) ١ م ٨ - الما مكداور ان كتب بيرايمان لا نا (جوانبيا لا عين) اور دیگر وه جملهامور جرقراک وسنت میں موجود بیں اور بران گنت ہیں۔ عربیت تشرفین الایمان بضع وسبعون شعبة افضلها قول لاالله الاالله وادناها اماطة

الاذى عن الطويق والحياء شعبة من الايمان -

(ایمان کے کئی شعبے ہیں ان کا افضل شعبہ لا اللہ إلّا اللّٰہ کی گواہی اور ا دنی شعبہ را ستے سے ایزا دینے والى چرشان، اورجيا رىجى ايمان كاشعبر ہے)

ف : ایمان کے شعبوں یعل راا بماندا روں کا کام ہے .

" مستعلمہ ؛ ایمان کے شعبوں کی مخصوص تعداد کسی ایک روایت میں نہیں - یاں اہل علم نے اسس کی گنتی بنائی ہے زیادہ سے زیادہ ایک مدیث سے اس کے ننانوے شعبے نابت ہیں۔ ١ - تهليل (ليني لاالمرالدالله للركاراي) ۲ - محبير دليني الله اكبركن) ۲۵ - گزیروں سے اجتناب الله الله كالما الله كالله كالم كالله كالله كالم كالله كالله كالله كالم كالم كالم كالم كالم كالم ۲۲- ترکیطنیان ىم - تحميد (لعني الحدثله كها) ٢٠ - كسى سع بول حال جور نا ٥ - تجيد (ليني الله تعالى ك بزرگ بيان كرنا) ۲۸ - ترك عداوت - ۲۹ - قلب کا تقوی ے۔ تغرید · س - حفظالان ٨ - توب ا م پیشاد ۲ م - دعا-9 - إنا بت (لعني رجوع الى الله) · · · ١٠ - نقافت (صفائی دستھائی) ۳۳ ۔ خوت اا- طهارت ماما - رجاء ۱۲- مسلوة ا هم - حيا ۲۹ - صدق 11- 165 ٢٥ - صفا ام ا - دوزه بهم برتصيحت 10- قيام برائے تمان 4 س - وفا ١١- اعتمان ، هم - ندامت 8-14 اس _ بکاء (گرم وزاری) 08-11 ۲ م - اخلاص ١٩- قرباني 1 /3 - Wm ٠ ٢ - صدقه بهم رحلم 14-2,00 ۲۲ - عتق دغلام آزاد کرنا) 4 م ۔ عطائے اللی پرٹ کر ۳۳ ـ " ملاوت قرآن

ه ٧ - تسليم ورضا ، هم - طبات ومصائب برصبر ۹ ۹ - براتبوں سے بھنے کا تداہیر ۸ م - تقدیر بر دضا ۹ ۷۷ - نیک نیتی کی استعداد 43-46 ٨ ٧ - رغبترالي العقبي · ۵- اتباع سنت ۹ ۹ - دامنی بردضا سته آقا ۵ - موافقتِ صحابه بهعقا بدوا عمال ٠ ١ - مخالفت خوا پشات نفسانی ۷ ۵ - برون ، بزرگون اور پُورْهوں کی عظیم ا ٤ - جيم كي الك سائيخ كا نون ۳۵ - صفار (چوٹوں) سے مجت ٧ ٤ - جنة الماوي لعلى مبشت كى طلب س ٥ - علمائے است كى اقتداء س - بۇدوكرم عام دىكما ۵۵ - عوام الناكس پرشفقت م ، يحفظ الحرم لعني فحرمات مسيميا ١٥- تواص كا احرام ٥٤ - المستنت كالعظيم وتكريم ہ ، ۔ خدام (فرُرحاکر) کے ساتھ نیک برتاؤ۔ ٧٤ - توفي خرك طلب ۸۵-ادائےامانت ٤٤ - حفظ التمقيق ٥٩ - اظهارِصيانت ۸ ے مسایر کے حقوق کی یا سداری ١٠ - مجوكون كوكها نا كسلانا ۹ ۔ دوستوں کے حقوق کی یا سداری ۲۱ - غ یا ومساکین برا نعام . م - فلاموں کے ساعة نیک سلوک ۲۲ - ملیم میوری ۱ ۸ - را سنندسے موذی بیزوں کو مثما ما اور یہ ان کا ۳۳ - صلررتی ورجرُ اُولیٰ ہے۔ بهربه - افشار السلام لعني السلام عليكم كهنا ف ؛ جو بھی ایمان کے شعبوں کی تمیل کرنا ہے ورہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کرم کو پائے کا جگراس سے کمال ارکان حاصل كرے كاجس كمتعلق الله تعالى في فرمايا: الذين أمنواولم يلبسوا ابنما نهم بظلم اولئك مهم الامن وهم مهتل ون-

ادروسی ہدایت یا فتر ہیں) وَ تِلْكَ ایْتُ الْكِتْبِ الْمُدِینِ ۞ تلك مبتدا ہے السس كن خراس كا مابعدہے العسب علی مل میں وہ سورۃ ہے جو قرآئن ایات ہیں جن كا اعجاز ظاہر ہے اور صحیح یہ ہے كم

(ده نوگ جوایمان لا سے ادرا بینے ایمان کوبراٹیوں سے مرطایا توان نوگوں کے لیے امن ہے

بر كلام اللي ہے - اگربر كلام اللي نه برتا توكفا رعرب الس جيبا كلام لاف كا قدرت ركھنے اور السس ك معادضه سے عجز کا اظهار ذکرتے۔

حلِّ لغات ، المبين ابان سے ہے بعد بان يا اظهر. ياالس كامعنيٰ ير بے كرا محام مرّعيد اوران كم متعلقات كوفل مركرن والاب -

الس میں اشارہ ہے کہ حروف عظمہ اسی سورت کے ہوں یا دومری سُورتوں کے ، فلسی صوف اس یا دومری سُورتوں کے ، فلسی صوف اس یا دومری سُورتوں کے ، فلسی صوف اس یا میں اس لیے کہ انگا

مرون آیات قرآنیک طرح کمیرمعانی مددالات کرما ہے۔ علمانع المُعَلِّكَ بَا خِعْ لَفُسْكَ مِهَال يُركنظ لعل-اشفان بِينَ الْهَارِ وَف ك ليه بِ عَلَى اللهِ اللهِ الله علمانع ادرج كمالله تعالى السرصفت بسه منزه بهاس ليه اس كنسبت رسول الله صلى الله

عليه وسلم ي طرف بوگ -

حلِ لغات : الريفت بخع نفسه اس وقت بولت بيرجب كولى كسى فم كى وجر سے اينے أب كوخم

جنا کچه مدیث نزایت این ہے:

إتاهم اهلاليهن هم اس ق قلوبا وابخع طاعة ـ

لعنی محضور مرودعا لم صلی اللّه علیرد ستم کی خدمت میں اہلِ نمین حاضر مجو سے ان کا حال یہ بھا کہ وہ رقیق ا نقلب اور طاعت میں حیان پرکھیل جانے والے تھے (یعنی طاعت ِخداو ندی میں اسپنے نفوس پر اتنی سختی کرتے تھے کہ اپنی جان کی بھی پروانسیں کرنے تھے)۔

بخع کی تحقیق بخاع کے اس مقام کو کتے ہیں جو چھری بھینے کا آخری حقدہ ایعنی بخت کی تحقیق بالد و بیٹے کی ایک رگ کا نام ج بخع کی تحقیق بخاع کے جھری کا بہنج جانا۔ اور بنجاع بالکسر نخاع کے علاوہ بیٹے کی ایک رگ کا نام ج ننجاع دربالنون بایک دھا گانمارگ ہے جو فقار کے جوٹ میں واقع ہے۔ وہ دماغ سے نیچ اُتر تی ہے

اب معنیٰ میر تبرا که است مبیب اکرم صلی الله علیه و اکبروسلم! آپ اینے اوپر شفقت کیجئے اور بلا و جرحزن پذیر سری در در

سے ایٹ آپ کونہ مادیتے۔

ف: السن مين رسول الله صلى الله عليه وكم المركزين است كى ترغيب ، صبر كى تقين اوركستى سب

جناب کاشفی کا بیان مناب کاشفی مرحوم نفرها یا کردب قریش نفروان کوٹھکوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا سفی کا بیان والم کی انتہائی خواہش تھی کیے لوگ ایمان سلے آئیں اور ان کا انکا ررسول اللہ صلی اللہ صلی تعلیم کوسخت ناگوارتھا اس لیے اللہ تعالیٰ نفرها یا کر ایپ تسلی کیفے جان کی بازی ندلگائیے۔

اً لَذَّ يَكُونُو المُورِّمِنِينَ ○ يركم وُه إيمان نبيل لاتے۔ يرمغول لرہے اور الس كامضاف مخدوق ؟ -دراصل عبارت يُون هي :

ترا مهری بس ز جمله جهان برو از نقوش سوسه ساده باش

ا بهادوخ ال را جمه در گزر

چو مروسهی دائم اکزاده باش (ترجمه می ۱۱) تجھے لطف حق مجلہ جہان سے کافی ہے ماسوی اللّہ کے نقوش سے فارغ ہوا۔ (۲) بہا روخز ال دونوں سے گذرجا ، سروسی کی طرح سمیٹ کرا درہ ۔

رلط : اب بیان فرائے بین کران کے ایمان کومشیت ایزدی سے کوئی تعاق نہیں۔

 طائمکہ کا نزول - با اُفت جا تفیق تباہ و بر با دکر ڈالے۔ بھیے اُ تَا رِقیا مت کا کوئی نشان ۔ فیطَلَّتْ قربوجا تیں اور ڈھلک جا تیں محیزتم مجبو گے اُٹٹ قربوجا تیں اور ڈھلک جا تیں محیزتم مجبو گے اُٹٹ قرف کو ان کی گردئیں ہرجا تیں لھے ان ان ایات کے لیے خصیعیات جھکنے والی بھران میں کو ٹی ایک ابسانہ ہوگا جس کا قلب مصیبات کی طرف مائل ہو۔ لیکن می افسانہ بن کرستے کی بونکہ اکسان کا کوئی اعتبار نہیں جو چرو غلبہ سے جبود کرکے منوا یا جا گے ۔ جیسے قیا مت کے دن ان کا ایمان لانا کی

وت ؛ برعبارت دراصل فظلوالها خصعین هی اکس یے که خصنوع در حقیقت اصحاب اعناق کی صفت ہے ۔ بیکن اسے اعناق کی صفت بنایا گیا ہے تاکہ بات زیادہ سے زیادہ فرائن شین مرکز حب محل خفرع کا حال ہے توصاحب حال اکس کا زیادہ ستی ہے۔

ف ؛ ظلبت کی جرمال مین خاصعین کی دجرسے کی تی ہے .

مون و مراض میں اشارہ ہے کہ ایما ن وموفت عطائے خاص ہے جب پڑے ہوتی تسب مخلوق اللہ مسترکیری فرماتی ہے تو بھر انذار ولبشارت اللہ وسترکیری فرماتی ہے تو بھر انذار ولبشارت الله علی خشتی ہے ورندوہ اپنی برختی پرماتم کرے جے شفاوۃ نے گھر لیا ہے۔

عفرت ما فط شيراني قدّس سرة في فرمايا : ٥

گون حسن عاقبت را برندی و زام لیست آن برکه کارنود بعنایست ریا محت ند

(توجهد ، جب كسى كوصن عاقبت اور ذُبرنصيب منهوتوا سي عاسية كدوه ابناكام

عایت اللی مے سیردگرے)

تعمیر عالم الله و مَمَا یَا نَتْ فِی هُمِینُ ذِکْرِ اوران کے باں قرآنی نصائے میں سے کوئی نصیعت العمیر عالم الله نہیں آئی یا قرآن مجید کا کوئی مقد نہیں آیا جو انہیں مکل طور پرنصیعت کرنا اور کا مل وجہ سے متنبر کرنا۔

سوال : قرآن كفيت اورائس ك مقدكو ذكر سے كيوں تعبيركما كيا سے ؟

له اسی لیے اعلیٰ فرت فاضل بربلوی قدس سرؤ نے فرمایا ، سه اکا کا ایس سے ایک بینا و کرچ مدد مانگ اُن سے مجھر نے مانیں گے کبھی قیامت میں اگر مان گیا

جوا مب ؛ مبالغہ کے طور پر کہ قرآن کی ہرآ بت اوراس کا میضمون مبتم ذکر ہے۔

رقین الوتک ملی رقم واک فدا تعالی سے بذرایدوی جو الیف نبی علیدالسلام کے بال سیتیا ہے۔ وت عصفت سرحل لا نے یاں اشارہ فرما با کم قرآنی نصائع جیمیا اس کی رحمت کی ویل سے جو وہ الیف بندوں پر فرما تا ہے۔

سوال ، يرلفظ ولالت كرمًا به كم قرأن مادث مخلوق ب -

جواب ؛ پونکدانس کا زول کرار تذکیرا ورعبیب طرزسے ذہنوں میں بھانے کے بیے ہوتا ہے اس میے اس کا یرنزول صدوت پر دلالت نہیں کرتا۔

را لگا کا نوا اعکن که معوضین ۵ گریس براوگردانی کرنے والے ۔ بعنی برنزول براس ذکر سے روگردانی کرتے اورایمان سے مندمولیت اورا پنے طرز کفریر دائماً احرار کرتے رہتے ہیں۔

ف : بداستننا مفرغ اعم الاحوال سے ہے أوراس كامنصوب ہوناعلى الى لير ہے لينى هايا تيھم كمفعول كاحال ہے - اس ميں فنك محذوف ہے اور كھي اكس كے رعكس بھى ہونا ہے جيسا كرنخويوں كاخلا

ف ؛ اس میں انہیں سخت ترین عذاب سے ڈر سنا یا گیا ہے۔ اسی لیے سنا ' ہراس خرکو کہا مباتا ہے جو عظیم اسان سرا در اس میں کوئی بڑا واقعر رُونما ہوئے والا ہو۔

ف ، کاشنی مرحم نے فرایا کذیب کے نتائج کے ظور کے بعدائی فی مفیدنہیں ہوتی ایمی سے انسان کو مجمانا

چا ہے ورند كل رايشانى برك حس سے كوئى فالده مرتب مد بركا.

ف ؛ من وج میعن صنعت قسم مراد ہے اور یہ کسم کی تمیز ہے اور کو بیم میعند بسندیدہ اور محمود سے۔ مثلاً کیا جاتا ہے ،

وجه كويدوك يعني وه جيرة حبس كاحسن وجال مغوب بو.

اور يكت جين :

كساب كريم يعن ووكمابجس كم معانى وفوائد محوب مول -

اور فارس كريم لعني وه جس كي شجاعت اور حنگو في كسيسنديده جو ـ

اب معنی یہ ہُواکد زمین کی نبا یا ت وغیرہ کثیر ہیں جن کے نوائد کثیر اور مرغوب ہیں حبس ہم نے اگا یا۔ سوال ، نبایات نا فعد کے ذکر کی تفسیم کیوں، حالانکہ نبا یا تب خرد رسان بھی تو اسی زمین سے بیدا ہوتی ہیں۔ حواب ، اگرچہ ہر نبات اللہ تعالیٰ کی بیدا کردہ سے دیکن انسان کو نا فونعمت محسوس ہوتی ہے ، اسی لیے

الله تعالى إلى قدرت كا اظها رابني نبامًا ت نافعه سے فراما سے -

لاالله الاالله ينبت الايمان كما ينبت البقل-

(لا المالا الله ايمان كوايد اكانا ب جيد بانى مبزى كو)

ف ؛ حفرت ابد بحر بن طاہر رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرطیا کہ ڈیٹین کی نباتات میں سے محرم نرجزا آوم و تواعلی نبینا و علیما السلام بیں کمیونکرید دونوں انبیا و ورسل اور اولیادوعارفین علیٰ نبینا وعلیم السلام سے فلور کے سبب میں۔

ف : شعبی نے فرطیا کہ زمین کی انگرری میں سے جو بہشت میں واخل ہُونی وہ کرہم سے اور جو دوز خ میں واخل ہوئی وہ کرہم سے اور جو دوز خ میں واخل ہوئی وہ کہتم ہے۔

الم من منه کی دور اس کے ایک بے شک الس انبات ندکور میں لینی ان کی ہرائی قیم میں الا ایک و موست معلم اللہ کا کال قدرت اور الس کے دفور اور اس کی دسوست رحمت پر دلالت کرتی ہے وہ ایمان کی موجب کفر سے دو کئے والی ہے وہ کما گان اگٹر دور اور اس کی دسون علیہ القسارة والسلام کی قوم کے اکثر نوگ ایسے بیں تھوٹ میں اس کے دور کے دایمان لانے والے نہیں باوجود کر ان کے سامنے دلائل روکشن اور واضی موجود بین اس لیے کہ وہ کفوضلالت کی انتہا کو بہنے موٹ بین۔ اور گرائی جمالت میں منہ کے بین۔ اور گرائی جمالت میں منہ کے بین ۔

ف ؛ سیبویر کے نزدیک لفظ کان صلہ ہے کیؤنکر اگرا سے اپنے معنیٰ پر باتی رکھا جا سے تو معنی ہوگا کم ان کے اکٹر اللہ تعالیٰ کے علم وقعنا میں مومن نہیں تھے تو اکس سے وہم پیدا ہوگا کہ وُہ لوگ ایمان نہ لا نے سے معذور تھے ،کیونکہ ظاہری منی کا تعاضا بھی ہے اور یہ فرسب بی کے خلاف ہے۔ اوراگر الیمی بات ہے تو بھر اللہ تعالیٰ کے ایمان کے موجبات کا بیان کرنا عیث ہوگا۔

صاحب وقرح البیبان کی تعیق فقیر (اسمعل حتی رحمالله) کمنا ہے کہ ان نشار نبول افرانس سے ان کی معدوریت لازم نہیں اور اس سے ان کی معدوریت لازم نہیں اگر کی کو کمہ انہوں نے این اختیار کفرومعصیت میں مرف کردیا اور از ل میں اللہ تعالیٰ کے علم میں ان کا کا فر ہونا ان کے اختیار کی وجرسے تھا۔

فٹ : عدم ایمان گنسیت ان کے اکثر کی طرف اس لیے کی گئی ہے کران کے لبعض سے متعلیٰ ایمان مقدرتھا ج بدرکومسلمان ہوستے .

وَإِنَّ مَ بَكَ لَهُو الْعَيْرِيْرُ الرَّحِيمُ فَ اور بِ سَكُوه بِودد كَارِعِزِينِ كَا فُروں سے نتا م لين بِر قادرا ورغالب ہے ۔ الوحيم بہت بڑا رحم والا ہے اسى ليے انہيں مهلت وينا ہے اور عرائم پر اچا تک ان كرفت نہيں ذما آ .

مكنته ؛ كشف الاسرار ميں سبے كمرابلِ ايمان پررهم فرما مّا سبے كيونكه وہ قليل بيں جوان كى كرّت سے حدا بُهوئے۔

و و و و اویلات نجیه میں ہے کمورہ اپنے علبہ وقدرت سے سرکش وشمنوں کے لیے قہراور اپنے لطف و مسرور کی اس میں میں م میں میں وہ ماں میں دھمت سے جذباتِ عنابت کے سائز اپنے اولیاء کی دستگیری فرما تا ہے۔ عفرت سري تقطي قدّ سرة و فوات بي كرايك ون ميرا بيض شهري جائع معجد مي وعظ كر د باتها كم دوران نقرير ايك حسين وحميل فوجوان مهترين بباكس يجيفه أيا اس كي معيت مين اور فزجوا ن بھی تھے۔ میں الس وقت کدر ما تھا تعجب سے کہ بنرہ صنعیت ہوکرا ہے الک قوی کی نا فرمانی کرتا ہے۔ مرسے ان الفاظ سے ای نوجوان کا چهره متغیر ہوگیا اور تیکھے کو ہٹ گیا۔ دو سرے روز پھر وہی نوجوا ن دوران تقریر أيا اور السلامُ عليكم كدكر ووكانه يرفيض لكا. وْاغت ك بعد مجمع كن لكا : ا ب سرى سقلى! مين في كاراب سے سُنا تھا کہ اس ضعیف بِتعب ہے جو قوی کی نا فر مانی کرتا ہے، الس کا کیا معنی ہے ؟ میں نے کہا کہ الله تعالى سے قوى تراور بندے سے ضعیف زاوركون كے ، جكر بندہ اسے مرورد كاركى نافرانى كراسے - ير سُن كروُه نوجوان أُنْهُ كر حلاكيا - بهر ميسر الدوز حاضر مُو االسس پر دوسفيد كيرشا منظ ليكن آج تحا اكيلا - اور م ممر مجدسے یُوچا ، اسے سری سقطی اِ بَنا سَبِے اللّٰہ تعالیٰ کے مطنے کا داستہ کون سا ہے ؛ میں نے اسے کہا : اگر تو عبادت كرناچا بها بصنوكرت سے روزے ركھ اور رات كونوا فل براها كر ۔ اگر الله تعالى كومل جا بناہے: تو ما سوی الله کوترک کرو امید ہے واصل باللہ ہو جائے گا ، اور پروصول مساحدو محاریب و متفا برہے ہی حاصل پڑا۔ یرسُ کروہ اُ تھے کھڑا ہوا اور کہتا جار ہا نھا ؛ کخدا! میں خت ترین راہ سطے کرنے جار ہا ہوُں ۔ چندونوں کے بعد ہت نوجوان ميرسد إن آئے اور وي احسمدن نزيدا كا تبكاكيا بنا ؟ يس فى كها : يس است تو نيس جاناً ، ہ ں البتہ حیذروز پیلے ایک وجیر نوجوان آیا نفا اورمیرے اورانس کے درمیان فلاں فلاں باتیں مُو مُن لبکن مجھے بینلم نبیں کر دہ گیاکہاں ۔ انہوں نے کہا: آپ کواپنے بیدا کرنے والے کی قسم! اگر آپ کو اسس کا کوئی سراغ مل جائے تومسیں خودمطلع کیجئے ۔ چندسال یوں ہی سبت سکنے ۔ ایک دات اسی نوجوان نے عشا دی نماز ك بعدميرا وروازه كفتكمشايا - مين في كها؛ أجاب - حب وه اندراً يا ترمين في ويكهاكد ايك يجيى براني كمل اس كے جسم سے ليٹی ہوئی ہے اور دومری جا در كوح بندى ہُر ئی ہے اور ايك گدرى اس كے ياكس ہے جس میں کھجور کی کشھلیاں نفیں ۔ اُ تے ہی میری دونوں اُنکھوں کے درمیان پولسہ دے کر مجھے کہا : اے سری سقطی! الله تعالى آب كوجهنم كى أكس و در مح أب في مجديدا حمان كياكم مجع دنياكى قيدس الدادكيا . مي في ليف سابھی کے ذرابعراس کے گھروا اوں کومطلع کردیا بھوڑی دیر کے بعد انس کی بیوی چوٹا بچرا تھاستے و بال مہنے گئی الس كے ساتھ اربھى بہت سے فوجوان تھے عورت نے اسنے ہى تھے اس فوجوان كى گود ميں بھينك ويا جربہترين کیروں میں ملبوسس اور زیورات سے للا ہوا تھا۔ وہ عورت کہتی تھی: تُونے جیتے جی مجھے بیے شو ہر اور بیٹے کو یٹیم

بنادیا ۔ پرسُ کرانسس نوبوان نے میری طرفت دیکھ کر کھا ؛ ا سے سری سقطی ! انسس کا کیا جرا ب دوں ؟ مچھر این عورت کی طرف متوبتر برد کر کے نگا : بخدا تر میرے ول کا تمرا اور جگری عجر بہے اور یر بجری میری عزیر ترین مناع ہے۔ لیکن مجھے اسی بزرگ (سری سقطی) نے بتایا کہ حبت مک ماسوا کو ترک ذکر و کے اعد تمالی کو بنیں ل سکتے۔ اس کے بعد نیچے مے کیرے اور زیورات انار کرعورت کو دیکھ کرکھا کم بیم بیون سکینوں اور مفوکوں میں بانٹ دو۔ بحرابني كملى من مقررا أساكيرا بها ركريم كوليديا عورت في كها ، مين بني كو السي عالت مين نهيل وكي ناجا متى -نوراً بیچے کوشوم سے لیا۔ نوجوان نے دیکھا کرمورت بیٹے کے بیا رہیں شنول ہے ، وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اوركها ، أج رات كى عبارت تم فيضا تع كر دى - يطيخ بوك كيف لكا ، الله حافظ عورت البيض شوم ك فراق مي وحاثرين ماركر روف لكي اور جات وقت كها: است سري سقطى إييراكرات كواكس كمتعلق تحبي علم مو تو مجعة خروراً كاه كرنا - مين ف كها ، إن شاء الله تعالى ويند ولول ك بعدايك رُرْهم برسد يا س كن ادركها، اس مرى مقطى ! شونىزىدى مى ايك نوجوان كا ب كويا وكرد في سه مديد و يا دائيا ، د بكها كدوبى فرجوان اينت مرع في المحروليا موا بعد بين في كها: السام عليم - أس في سلام كاجواب ويت بوث المحصبين كول كركها : ميرب مجيط كناه تخشط كا نهب ؛ مين في الما : صور بخشط كالله ور كا - كها : مجم عبي مجرم ك كناه يخت كئ بول على إحالا كديس مرتا يا كنابول بي غرق بُول - بي في الكنابول بي عزق بوف والول رى كوتو و أن نجانت ديين والاسب ماس في كها ، مجه يراوكون كي معوّق بين - بين سف كها : حديث شراعيت مين سب، انه يؤتى بالنائب يوم القيامة ومعد خصومه فيقال لهم خلوا عنب فان الله تعالى بعوضكم ر

(الله تعانی نے جس کی نوبر قبول کرلی ہوتی ہے قرقیامت میں حب است لایاجا سے گا اور اس سے حقوق حقوق کا مطالبہ کرنے والے بھی ہوں گے، تواللہ تعالیٰ فولئے گا است چیوڑدو اس کے جارحتوق میں خودادا کرتا ہوں)

مجر مجھے کہا: اسے سری تقطی! میرے یا کس جند دراہم ہیں جو میں نے گھلیاں نیچ کر جمع کے ہیں آپ بر لازم ،
کران سے میری تجمیز قتلفیں کریں ،اور مبرے گھوا لوں کو خرند دبنا تاکہ وہ حوام کے مال سے میری تجمیز و تکفین نرکر ڈالیں ۔ میں تفوظ می سی دیراکس سے باس مبٹیا ہجم آنکہ کھول کر کہا ، لسٹ لھ فدا فلیعمل اتعاملون میں اس جینے میں میٹیا ہے کہ کر وہ فرت ہوگیا ۔ میں نے اس سے دراہم لے کر یعنی اس جینے عل کر سے والوں کو جا جب کہ وہ علی کریں ۔ بر کہ کر وہ فرت ہوگیا ۔ میں نے اس سے دراہم لے کر بازارسے اس کے جہز و تکفین کا سامان خریدا ، کو ٹا تو کوگ جوق در جوق آ رہے سے اور کہ رہے سے ،اعلہ کا دلی فوت ہوگیا ، جلدی جلو ، اس کی نما ز جنازہ میں شرکت کرو۔ میں سے اسے عسل دیا بھر کفن دسے کر نما ز جنازہ دی ، مرایر)

وَإِذْ نَا دَى مَ مُبِّكَ مُوسَى آيِن انْتِ الْقَوْمُ الظَّلِمِينَ ﴾ قَوْمَرِفِمُ عَوْنُ الْاَيْتَقَوُّنُ ۞ قَالَ مَ إِلِيِّنُ ٱخَاتُ آنَ يُكُنِّ بُوْنِ ٥ وَكَفِينَ صَدْمِي يُ وَكَا يَنْظُلِقُ لِسَالِفُ فَارْسِلُ إِلَىٰ هَٰرُوْنَ ۞ وَلَهُمْ عَلَىٰٓ ذَيْكِ فَاخَاتُ أَنْ يَقَتُلُونِ ۚ قَالَ كُلَّا ۚ فَا ذُهَبَ اللِبْنَا إِنَّا مَعَكُمُ مُّسُنَّمِعُونَ ٥ فَأَنِيًا فِمُعَوْنَ فَقُوْ كُمَّ إِنَّا مَسُولُ مَ بَ الْعَلَمِينَ إَنْ ٱمْ سِلُ مَعَنَا بَنِيَّ إِسْرَآءُ يُلَّ هُ قَالَ ٱلْمُ ثُرَيِّكَ فِيْنَا وَلِينٌ اوَّ لَبِنْتَ فِينَنَا مِث عُمُوكَ سِنِينَ ﴾ وَ فَعَلْتَ فَعَلْتُكَ النَّرَى فَعَلْتُ وَ أَنْتَ مِنَ الْكِفِرِينَ ۞ قَالَ فَعَلْتُهُ ذًا وَأَنَا مِنَ الضَّا لِبِنُ ﴾ فَفَرَرُتُ مِنْكُو كُمَّا خِفْتُكُو فَوَهَبَ لِيْ مَ بِي مُحُكُمًا وَ كَنِي مِنَ الْمُرْسِلِينَ O وَتِلُكَ نِعْمَةُ تَمُنَّهُا عَلَيَّ أَنْ عَبَّكُ تُنَّ بَنِيْ إِسْرَآءِ يُلُ O لَ فِرْعَوْنُ وَمَا كُرِبُ الْعُلْمِينَ ٥ قَالَ مَ بُّ السَّمَوْتِ وَالْإَمْرُضِ وَمَا بَيْنَهُمَا لَ اسْ تُمُوتُونِينِينَ ۞ قَالَ لِبَنْ حَوْلَةً ﴾ لاتَسْنَتِمْ عُوْنَ۞ قَالَ مَ بُكُمُ وَرَبُّ أَبُآ مِئِكُمُ لْأَوَّلِيْنَ ۞ قَالَ إِنَّ مَ سُوْلُكُو ُ الَّذِينَ ﴾ مُ سِلَ الَّبْ كُو ُلَمَجُنُونَ ۞ قَالَ رَبُّ لْتَشْرِقِ وَالْمَغْيِرِبِ وَمَا بَيْنَهُمُ الرانَ كُنْ تَعْمُ تَعْقِلُونَ ٥ قَالَ لَئِن ِ انْتَخَذُت إلله غَيْرِىُ لَا جُعَلَتَكَ مِنَ الْمَسُجُورِيْنِيَ ۞ قَالَ ٱوَلَوْرِجِئْتُكَ بِشَكِيءٍ مَّيِّبِيْنِ ۚ قَالَ فَاْتِ يه إنْ كُنْتَ مِنَ الصِّدِ قِينَ ۞ فَٱلْفَى عَصَاهُ فَإِذَاهِى تَغُبَّانَ مُّبِينَ ۗ أَ ۗ وَّ نَزَعَ يكهُ فَاذَاهِيَ بِيُصَنَى آرُ لِلنَّنْظِيرِيُنَ 0

میں شامل فرما دیا اور پیچی کوئی نعمت ہے جس کا تو جھے احسان جہلار ہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کوئی ارکھا فرعون نے کہارب العالمین کیا ہے فرما یا وہ اسمانوں اور زمین اور جوان کے درمیان ہے ال سبکلی پروردگار اگر تمہیں تھیں ہوا ہے اور وہ نمہا را اور تمہا ہے بیلے اگر تمہیں تھیں ہوا ہے اور وہ نمہا را اور تمہا ہے بیلے بڑوں کا رب ہے فرعون نے کہا تمہا را یہ رسول ہو تھا ری طوف بھیجا گیا ہے بے عقل ہے موسلی نے فرمایا وہ مشرق ومغرب اور جوان کے درمیان سے ان سب کا رب ہے اگر تم عقل رکھتے ہو فرعون نے کہا اگر تو نے کہا اگر اور میں تھے قیدیوں میں بنا ووں کا فرمایا اگر چوہیں نیرے پاکسس کوئی روشن جیز لاوں کہا لاتے اگر تو سیا ہے تو موسلی نے اپناعصا ڈال کیا تبھی تو وہ نمایاں اور وہ بن گیا اور این گیا اور این کا تو ہوں کا فرمایاں اور وہ کہا کہا اور این کیا اور اینا ہا تھ نتا کا لاقو وہ دیکھنے والوں کے لیے تیکدار ہوگیا۔

ر بقیر صفر ۱۱۰ پڑھا کرد فن کردیا تھوڑی دیر کے بعد الس کے گروا نے بہنچ گئے اور پوچھا کہ ہما رسے نہوا کا کوئی آ با بیا دیجئے ۔ ہیں نے کہا وہ اللہ کو بیارا ہو گیا ۔ یسن کراس کی بیری آتھ آتھ آتھ آتھ اس وہ آب بھر میں نے کہا عال منتایا ۔ مجھ سے اس کی قبر کے بار سے ہیں پُوچھا ۔ ہیں نے کہا مجھے خطرہ ہے کہ تم السس کی قبر کھود کر اس کو نیا کفن دو گے ۔ عورت نے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہرگز نہ ہونے دسے گی ۔ میں نے اس کی قبر دکھائی ۔ وہ وصافریں مارکر روئی اور کہا دوگواہ لاؤ ۔ ودگواہ لائے گئے۔ اکس نے گواہوں کے سامنے کہا گواہ ہوجا و کہ میں نے اس کی تمام کنیزیں آزاد کر دیں اور اس کا جل مال راہِ خدا میں تقسیم کردیا ۔ یہ کہ کر اس کی قبر سے چیٹ گئی اورو ہیں جان دسے دی ۔ اللہ تنائی ان دونوں پر رحم فرما ہے ہ

چوں کند کی عناست دیدہ باز ایں جنیں باشد برنب اہل راز و جمس عب اللہ نمالی کی عناست کا رُرمسی آنکھ کو بینا ٹی تخشہ ہے تو وہ ونیا میں اس طرح الس کا اہلِ را زبن جاتا ہے .

مون علمان وراد تا دی دیگات موسلی اوریاد کرد حب موسی علیه السلام کوتهارے رب نے زادی) کھسی عالم ان اذکر محذوت کی وجر سے منصوب ہے۔

کلام ہیں حسن وصلاوت یا تی جاتی ہے۔ اسی لیے دہتم خص فصیح ہوتا ہے ۔ سیاری معند میں اور بیٹنی در میں مصاد اصل النظام سلو الاستریم میں قیمی الدین ہو ۔ الدین ہوں النظام النظام النظام

سوال ، قوم ظالم تقى اور قرعون اظلم تفا - پيرمرت قوم ك وكركاكيامعنى ؟

جواب : چرنکر اس فعل میں وہ سب سے میٹی بیش ہونے کی وجر سے شہورتھا اسی لیے اس کے ذکر کی طورت نہیں ہوتی -طورت نہیں کہ بیک بھے جن فعل پر شہرت حاصل ہو اوج شہرت اس فعل کے ذکر کی خرورت نہیں ہوتی -

ف ؛ ان اثت میں ان مغسرہ ہے جو نا دٰی کی تغسیر کے لیے آیا ہے کیمنے ای لینی الا تیان بھنے آزام ہے آنا۔

(اب مطلب یہ مجوا کہ اے موٹی اگریٹ آرام سے ظالم قوم کے بال تشریب سے جاسیّے آگریٹ قون ٥)
یہ جمارت انفہ ہے جس کا اعزاب میں کوئی محل نہیں - الا تحصٰیض کے لیے ہے جو اسس تعل پر بر انگیز کرتا ہے

اس کی اطاعت کر کے اپنے نفولس سے عذاب و عفابِ خداوندی کو کیوں نہیں ہٹا تے۔

س خلاصہ یہ ہے کہ برلوگ کیوں نہیں ڈرتے، یعنی انہیں لازم ہے کہ وہ عذا ہِ اللی سے ڈریں اور کفر سے
کن رہ کش ہوجا بیں اور بنی امرائیل کو بھی آزاد کر دبی قبال (یہ جلم سٹا نفر ہے اور سوال مقدر کا جواب خے)
گویا کسی نے سوال کیا کہ موسی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کیا عرض کیا ؟ اس کے جواب میں فرمایا ؛ موسی
علیہ السلام نے گوئوگوا کر اللہ تعالیٰ کے حضور بیں عرض کی سمات اسے میرسے پروردگار! الی آخکا ہ ن)
ال خو ون معلوم یا مظنون علامات یا کو کسی فعل سے ناگواری کرنا طمع و رجاء کی فقیض ہے لین طمع و رجاء بھنے
معلوم یا مظنون علامات یا کو کسی فعل سے مجبت کرنا ۔ (بے شک جھے خوف سے آن ٹیکٹر بون ہون ہوکہ وہ
میری نبوت کی گذیب اور میری بات کی سماعت ہے انکار کر دیں گے ۔

۔ مسوال ، ابنیا ، علیهم السلام نوسوائے خدا کے اورکسی سے ڈرتے ہی نہیں لیکن بہاں موسی علیہ السلام قرم فرعون کے پاس جانے سے گھرارہے ہیں - جواب ؛ بعن كمار نے فرما باكد و ابنے بيان بلك قوم فرعون پر شفقت كرتے ہوئے گھرا رہے تھ ذكر الرسي ان كے ماں حلاكي اور انهوں نے ميرى نبوت كا انكار كرديا نوان پر عذاب اللى نازل ہوجائے كا جيسے الرسي ان كے ماں حلاكي اور انهوں نہ اللہ تعالى سے معذرت كرلوں - اس معنى پر موسى عليه السلام كا دُر انا اپ نہ ليے منیں بلكہ قوم كے ليے تفا - اور يران كے رحم ہونے كى دليل ہے)

ف ، یک بون دراصل بک بون تھا. یا اِسطر مذف کردی کی ہے اس لیے کہ اقبل کی کو اس کے محدوث برنے یہ دلالت کر سے گا دراسس کی خودت بھی یوری کرے گا کہ کو کا کہ میں است تعنی کردہتی ہے۔

و کیضیئی صک دری اور ان کی تحذیب نبوت اور احکام نزلیت کے انکارے میرانسیند تنگ جد کا دلینی مجھے غم لاحق ہوگا) اور موسیٰ علیمانت استام میں فطرۃ تیزی ججھے غم لاحق ہوگا)

ف ؛ الس كاعطف اخات يرب .

کوکا یکنطکی لسکانی اور میری زبان بھی نہ جلے گی بکدانس پرج تعالت ہے اور بڑھ جائے گ ۔ الا نطلاق مجھنے کھلنا اور جلنا ہے بہاں مہلامعنیٰ مراو ہے اور لسان عضوِ تضوص کو کہا جاتا ہے اور اس کی قت کو بھی ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ؛

وا حلل عقلة من لسانی - بیعن من قوة لسانی - (لینی میری زبانی قوت کھول دسے) اس سلط کم تُقالت زبان پر دنتی مبکر السس کی قوت پرتنی (لینی بولنے پر) (کڈا فی المغردات)

ف والس كاعطف أخًات يرب-

فَاكُنْ مِيسِلْ سوجر بلِ عليه السلام كر بھيم إلى هلودون ٥ إ رون كون كون اكروه تبليغ بين ميرا إنته بنائين كيز كدميري نسبت وه مجر سے زيادہ فقيع بين -

ف ؛ ا رون عليه السال م موسى عليه السلام ك براك بها في سيخ -

یعنی یا رون علیدانسلام کو تبلیغ کے کام میں میراحامی بنا "ناکه میں اس کوساتھ سے کر قوم فرعون کے بال جا قال ۔ بال جا قال ۔

بمکتر بکسی کی بات بند ما ننا اس کے تنگ ل ہونے کا سبب ہے اور تنگ دلی بولنے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ بمکرالیسی مالت میں گفتگوکرنا بو جبل ہوجاتا ہے بالخصوص اس کے لیے جس کی ڈیا ن بی ثقالت ہو۔ اسس کی وجہ ظا ہر ہے کہ قلب کی تنگی پر روح و حرارت عزیز یہ قلب کے باطن میں منقبض ہوجا تے ہیں۔جب ہر دونوں منعتبعن ہوجا تیں توزبان کی ثقالت ہیں اضافہ ہوجاتا ہے۔ اسی لیے موسی علیہ السلام نے بہلے خوف کندیب کا اظہار فروایا پھرتنگ کی کا عذر کیا ۔ ہم خوبیں زبان نرچلنے کی عوض کر کے اپنے بھائی کا رون علیہ السلام کو تعبلینی امور میں مٹر کے کرنے کی تمثاکی -

و الرموسى على السلام حفرت الرون عليه السلام كوتبليني المورمين شركيب كارنه ركه توان كى لبعثت كالم مقصد فوت بهوجاتا -

وٹ ؛ موشی علیدالتلام کی ذبان کی ثقالت کا موجب وہی انگارہ تھا ہوآپ نے فرعون کے امتحان کے وقت نو ایسی دبان کے وقت نو دبان کے در کا میں ایسی در کھ لیا تھا یر مفرت عطار فدس مرؤ نے فرط با : سه بہجو موسی ایس زمان ور طشت اکش ماندہ ایم طفل فرونیم ما کان و دبان بر انگر ست نوجہ کا بہم السس وقت موسی علیہ السلام کی طرح اگر کے طشت میں میں اور ہم فرعون کے نوجہ کا بہم السس وقت موسی علیہ السلام کی طرح اگر کے طشت میں میں اور ہم فرعون کے

ربین ہے اس جاری زبان اور مندیس انگارے ہی انگارے ہیں۔ طفل ہیں ہاری زبان اور مندیس انگارے ہی انگارے ہیں۔

انگارے سے یا تھ نیمل سکا۔ ریمجی معجزہ اور زبان کا جلنا بھی معجزہ ، با و جود بکہ وہ) حاکئی لیکہ بعیر فرعی کے ما تبلیغر کے لیے تشریف نے گئے تو فصاحت میں

منچر ہو موسیٰی علیب لسلاً مبل گئی ۔لیکن عب فرعون کے اِل تبلیغ کے بیے تشریعیت نے گئے تو فعیا حت میں کو ٹی فرق ندا یا د فرعون کا بیسوچنا ہی تھا کرحس کی زمان عبل گئی اور بولنے کے قابل زھتی اب وہ بلا تکلف گفت گو فرانے ہیں برتسمتی نے اسے سوچنے کا موقد ندویا ۔ ایسے ہی مشکمین ولایت کا حال ہے اور ایسے ہی پہلے مشکرینیج

كاحال ريا)

بعض واغطین که دیتے ہیں کر حفرت مرسی علیہ استام اعلان مبوت کے بعد جبی تو تلے تھے عظمت شہوت رہے کہ اس انگارے کے جلانے کا اثر موج دفعاً) ۔ ایسے کئے والاخطاکا رہے ۔ ہمارے دور میں ہے اوب اورگ تاخ لوگ ادعائے علم وقہم اور دبن واسلام کی علم داری کے ہمارے اورگ تاخ لوگ ادعائے علم وقہم اور دبن واسلام کی علم داری کے (انتہاہ کیا جائے تواسے علم سے اور استان ہماری نائید اس طرح فر ماسکے تواسے علم سے تو استان ہماری نائید اس طرح فر ماسکے :) تعین صدیوں پہلے صاحب روح البیان ہماری نائید اس طرح فر ماسکے :) تعین صدیوں بہلے صاحب روح البیان ہماری نائید اس طرح فر ماسکے :) تعین صدیوں بہلے صاحب روح البیان ہماری نائید اس طرح فر ماسکے :) تعین صدیوں بہلے مادی تعین مالے خون نگاہ میں کے بیا تیب الله فی وعظ می و یہ تنب کہ وعظ و نقر بر میں خداکا خون نگاہ میں کے بیا قب الله فی وعظ می و یہ تنب

له و که اضافدازادیسی عقرار

کراپنے وعظو تقریر بیں ایسی بات منہ سے
د نکا ہے جو انبیاء علیہم السلام کے حُن وجال
پی نقص وعیب کا شائر پیدا کر دسے یا حب
ان کی جنگ اورگتنا خی کا بیلونکل ہو ۔ اس طرح
عوام کی ذبا نیں انب یا علیم السلام کے
بارے میں مذرک کیس گی اوروہ ان (انبیاً) متعبق بدگما فی کا شکا ر
بوجا ئیں گے لیہ

عن تكلم ما يشين بجمال الانبياء و بهتك حسوما تهم ويطلت السنة العامت في حقهم و يسك الظن بهم والامقت الله و ملائكته _

(روح البيان ج ٢ ص ٢١٦)

ل الحدظم مين بهادا منشور سے بم نجر بول ، ولا بيوں ، ديو بندبوں ، مودود بول اور ديگر نذا بهب باطله سے اسى ليے اختلات ريحتے بين كدان كا تقرير وتحرير ميں انبيا ، عليم السلام كائت في پر ندمرت اشاره وكما يہ ہوتا ہے ۔ بيكہ واضح تو بين اور بيا و بي برقى سے جس كو پڑھ سن كرا دن اسمجد ريحت والا بحى خدا سے بناه مانگا ہے ۔ بيكہ واضح تو بين اور بيد الكہ تعالى منافقين كرا دن الله يسموج د سبے ۔ اللہ تعالى منافقين متعلق فرا آ ہے ؛

ا در کید لوگ کشے ہیں کرم اللّٰہ تما کی اور آخرت کے دن پر ایمان لا نے حالانکہ وہ مومن نہیں۔

ومن الناس من يقول أ منّا با لله و باليوم الأخروما هـم بهوُمنين ـ

مندسے تو يہ سجى لوگ ايمان وارجو نے كے مدى بينكن ان كى عبارات ذيل ان كے ايمان كى تصديق مبيل رتي :

باری تعالیٰ کی طرف جوٹ کی نسبت

" امکا نِ کذب سے مراد وخولِ کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یا (فقاویٰ رمشیدیہ اس موا ۔ براہیں قاطعرص ۷۷۵)

ا فعال قبيجه

" افعالِ قبیر کرمشل دیگر مکنات ذاتیر مقدور باری حبله ابل حق (علماء دیو بند) تسلیم فرماتے ہیں۔" (باقی برصنی آیینسدہ) وكَصَّمْ اوران وُكُون لِعِن فرعونيون كا عَكَنَّ ميرسة ذمّه ذَ نَتْبُ ايك بُرُم كى مزا اورانس كامرجب

(بقیرما شیرصفی م ۱۸) "بوری ، شراب فوری ، جهل ، ظلم سے معارضه کم فهی معلوم بوتا ہے ، حالا نکه برکلیم جومقدورا لغرب مقدورا لله به ۱۸۹۶ (مولوی محمود حن اخبار لظام الملک ۲۵ راگست ۹ ۱۸۸۶)

علم نبی کی منصیص

* تشبیطان و کمک الموت کا مال دیکه کرعلم محیط زمین کا فخز عالم کوخلاف نصوص قطیعہ کے بلا دبیل محض قبیاس فاسدہ سے تا بہت کرنا مثرک نہیں توکون سا ایمان کا محصّہ ہے ۔ تشبیطان و ملک الموت کو یہوسعت نص سے جات ہوئی ۔ فوزعالم کی وسعت علم کی کون سی نصِ قطعی ہے ''۔ (برا ہینِ قاطعہ مؤلفہ مونوی خلیل احد مصدقہ مونوی دشیار حد گفتگوہی ص ۵۱)

علم کے بعد عمل کی تفتیص

اُ بنیا ، اپنی اُمنت سے اگر ممناز ہوتے ہیں توعلوم ہی میں ممناز ہوتے ہیں ، باقی رہاعل' اس میں بسااد قا بغا ہرائمتی مساوی ہوجا تے بکہ بڑھ جاتے ہیں ؟ ۲ تحذیرا لناکس مولوی محدقاسم نانو توی ص ۲)

كارختم نبوت

"عُوام کے خیال میں تورسول الله صلی الله علیه وسلم کا خاتم ہونا بایں عنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ ابنیا اسابق کے زمانے کے دوشن ہدگا کہ تقدّم باتا خرزمانہ میں بالذات کچھ زمانے کے بعدادرآپ سب بیں آخری نبی مگر ابلِ فہم پر دوشن ہدگا کہ تقدّم باتا خرزمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں " (نتوزیرا لنا کس ص ۳)

" اگر بالفرض بعد ذما نه نبوی صلی الله علیه وسلم مجی کوئی نبی پیدا ہو تو بھر بھی خاتمیت محدی میں کچیر فسسر ق نه آئے گا ' چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یافرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجریز کیا جائے'' دئے ذیر النا کسس ص سم ۲)

موسط: رسول الله صلى الله عليه وسلم كاخاتم النيسين بونا أب كى عظيم الشان ففيلت اور بهت براً الاستان وسلم الله عليه وسلم كاخاتم النيسين بونا أب كاعظيم الشان ففيلت اور بهت الارتباء المرتب المرت

یها ں مضا ف محذوف ہے اور انس کے قائم مقام مضا ف البر کو رکھا گیا ہے اس سے قبطی کا قبل مرا دہے

۲ بقیر ما تشیر صغیر ۵ ۱۸) گرانس کے سرا سر بعکس تحذیرا اناس کی مہلی عبارت میں انسس اجاعی معنی کوعوام کا خیال قرار دے کوخیم نبرت کی اہمیت کوختم کیا ہے اور بھر" بالذات کچھ فضیلت مہیں "کہ کر اس کی فضیلت ہی کا انکار کردیا ہے۔ اور مزیر تیم ظریفی برکہ دوسری عبارت میں :

و خاتميت محدى بي كيد فرق نه است كا"

لكوكرخيم نبوت كى بنيا دى خركم كروك كرونك بقول نا نوتوى خاتم النبدين معنى آخرى نبى نهيں بيں اس ليے اگر بالغرض بعد زمانہ نبوی صلى الله عليه وستم كوئى نبى بيدا ہو تر بھر بھى خاتميت محدى بيں كھيے فرق نه آئے كا ـ الز ولا حول ولا قوة إلا بالله -

نيا كلمراور درود

وی بندی کلیم الامت مونوی انٹرف علی تھا نوی کے ایک مرمد نے تکھا کہ" بیس پیلے خواب بیں اور پھر بیاری میں الاا له الآلالله اشرون علی سول الله اور اللّهم صلّ علی سبّد نا و نبیّنا و مولانا اشرف علی پڑھنا ہموں حالا کداب بیار ہوں خواب میں نہیں "

نبی کی استبادی

مدرسه دیو بندی عظمت می آنالی کی درگاه پاک پس مهت ہے۔ صدیا عالم بہاں سے بڑھ کرگئے۔
ادرخلی کثیر کوظلیات صفالات سے نکالا۔ بھی سبب ہے کرایک صالح (دیوبندی) فجز عالم علیہ السلام کی
زیارت سے خاب میں مشرف ہُوئے توا ہے کوارد و میں کلام کرنے دیکھ کر اُڑ چھا کا ہے کو برکلام کہاں سے آگئ ،
کی تو عربی ہیں ؟ فرمایا کرجب سے علیا یہ مدرسٹ دیوبند سے بھا را معاملہ ہُوا ہم کو بر زبان کا گئی۔ سبحان اللہ!
اس سے رتبدائس مدرسہ کا معلوم ہوا۔ " (برا ہیں قاطعہ ص ۲۱)

(با قی برصفحه ۲ ۸ ۱)

جبرموسی علیدالسلام فے سبطی اینے قومی فرد کے لیج قل مردیا تھا۔

(لقيرمات بيسفرا ١٨)

رحمة للعالمين سے انكار

"استفاء: وهمة للعالمين فضوص ال حفرت صلى الله عليه وسلم سے بے يا مشخص كوكه سكتے ہيں ؟
الجاب: لفظ دهمة للعالمين صفت خاصد رسول الله صلى الله عليه وسلم كى نميں ہے بلكہ ديگر اولياء و
انبياء اورعلا ئے ربا نيين بھی موجب دهمت عالم ہوتے ہيں اگرچہ جناب رسول الله صلى الله عليه وسلم سب سے
اعلیٰ ہیں۔ لهذا اگر دوسر براس لفظ كو بنا ويل بول ديو بے توجا نُرزہے " (فنا وئی درشيد برج ۲ ص ۹)

" حضرت گنگوہی صاحب كو حضرت حاجی (امداد الله) صاحب كی وفات كی خرطی تو بظا ہر يہ معلوم

ذرتھا كم الس قدر عبت حضرت كے سائھ ہوگی ۔ حضرت كنگوہی صاحب كی نسبت با ربار دهمة للعالمين فرطتے تھے "
(افاضات البوميه ، متحانوی ، ج اص ۱۰۵)

0" أج نمازِ عمد كے موفد برخرِ جانكاه كئن كردل بوري پر بے صرحیت لگى كەحفرت قبله (مفتى محرسين) رحمة للعالمين دُنباست سفر آخرت فرما كئے " (عزيز الرحلن مهتم مدرسه اماد العلوم ايسيٹ آباد تذكر جسون ك

رسول كاحال

" میرے یا تھ میں کی نہیں ہے میں محض رسول ہوں " " رسول عاجز بندہ میں رسولوں کے یا تھ میں کوئی اختیا رنہیں ہے " (بلغة الحیران ، مولوی حسین علی ، ص ۱۰۲ - ۲۷)

رسول كاكمال

" لا تَقِ عبادت أيك الله تعالى ب اور رسولول كاكمال عذاب اللي سنع ت بالدي ب " المغذم الله

زرّه ناجرنے درّه ناجرنے

سب انبیا واولیا اس (اللہ) کے رُورِ وایک ذرّہ ناچیز سے می کمتر ہیں ؛ (بلغہ ص ۹۸) در باتی بصفحہ ۱۸ سوال ۱۰ نبیا رعلیهم السلام نوگنا ہوں سے عصوم ہیں بھر مہیاں ذنب (گناه) کوموسی علیہ السلام کی طرف کیوں مسوب کباگیا ہے ؟

جواب : پوئکه فرمونیوں کے نزدیک پر گناہ نما ان کے گمان کے مطابق ذنب (گناہ) سے تعبیر کمیا گیا ہے۔ ف : کاشنی مردم نے کھا کہ مرسی علیہ السلام نے عرض کی: ان کامچر پر قتل کا دعوٰی ہے تعنی قبطی کے قتل کا ، اور وہ ان

ك كان يمرك در ايك برم ہے۔

س فَاخَافُ سومِ مِعَ خوف ہے کہ اگریں ان کے ہاں اکیلا جلاگیا اَنْ یَقَتْ کُونِ وَ قورہ مِحِ قَلْ کردِیں گھ قبل اکس کے کرمیں انہیں تیراپیٹا م بہنچا وَں، اور یا رون کے متعلق ان کا کوئی و مولی نہیں . (فلہذا یہ ڈیوٹی انہی کے ذر ملکا تے ہر

سوال : اولیا سی خوف وحزن سے ا مون ہوتے ہیں جہ ما تیکہ انبیا ،علیهم السلام ، لیکن بیا ں پرمولی علیاسل ا خون ظا ہر کردہے ہیں۔

. د نبتیرمانت پیشخه ۱۸۷)

چوبرے جار

" ہمادا حب خال اللہ ہے اوراس نے ہم کو بیدا کیا تو ہم کو بھی جاسے کہ اپنے تمام کاموں پر اسی کو پکا برا اورکسیے سم کو کیا کا م ؟ جیسے جو کو تی ایک باوشاہ کا غلام ہو چکا ہے تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے دکھنا ہے دوسر ساوشاہ سے بھی نہیں رکھا۔ چارکا تو ڈکر ہی کیا ہے " (ملغرص ۲۱)

" آپ کی دات مقدسر بعلم غیب کا عکم کیاجا نا اگر لقول زیر صحیح ہو تو دریا فت طلب اور ہے کہ اس غیب سے مراد میں تواس میں حضور رصلی الدّعلیہ ولم) کی ہی کی تفسیص ہے مراد میں قواس میں حضور رصلی الدّعلیہ ولم) کی ہی کی تفسیص ہے ایسا علم غیب تو زیر وعرد طبکہ مرصی ومجنون مبکر جمیع حرافات و بہائم رحج یا یوں) کے لیے بھی عاصل ہے " (حفظ اللیمان و بہائم دج یا توں) کے لیے بھی عاصل ہے " (حفظ اللیمان و بہائم دے تا اور میں معاصل ہے " دوخط اللیمان و بہائم دے تا دور میں معاصل ہے اس میں معاصل ہے اور میں معاصل ہے اور میں معاملہ میں معاصل ہے اور میں معاصل ہے اور میں معاصل ہے اور میں معاملہ میں معاصل ہے اور میں معاملہ میں معاصل ہے اور میں معاملہ میں معاصل ہے اور میں معاصل ہے اور میں معاملہ معاملہ معاملہ میں معاملہ میں معاملہ میں معاملہ میں معاملہ میں معاملہ معاملہ میں معاملہ معا الترون على تحانوى ص ٨)

نوٹ ، ندکورہ عبارت میں رسول الله علیہ وسلم کے علم غیب کو زیدو عرد ، بجرو باگل اور عیوا مات و بهائم کے ساتھ تشبید اللہ علیہ وسلم کا کام خل مولی کیا ہے وہ حماج بیان نہیں ہے۔ اولیہ عفر لا

جواب : مُجلدامور کا دارو مدارفلب پر ہونا ہے اگرچ بشری تقاضا پر ، اور انسانی طبیعت مے مطابق کسی نعل کا صدور ہو توحرج منہیں ۔ بنا برین ظاہرہ کے موسی علبہ السلام کا قلب بائکل مطمئن تھا اگر بتعاضا نے بشریت خون لا کا اظهار فرمایا ترکیاحرے ہے ۔

X مسوال : المس مكالمرمي با رون عليه السلام توموجود منه يحران كوخطاب بيس كيب شامل كياجاسكتا ہے -

× جواب تعلیب الحاض على الغائب كمقبل _ ب ب

س پالیتنا جائے اور ہماری کیات یعنی نرمعجزات بھی ساتھ رکھنے کیونکہ بہی میری قدرت کے دلائر قاہر اور حجت نبوت سے ہے انس میں ان اسنے والے حواوث کے دفعیہ کی طرف اشارہ ہے یا قا صفحت کوڈ یہ اسی موعودہ دفعیہ کی علّت ہے گراور مزید آستی بھی کراہے بیا رسے کلیم ! گھراتے کیوں ہو جبکرتم میری حفاظت میں ہو۔ ہروقت میری مدو تمہارے شال حال ہوگی۔

سوال ، خطاب تونفا موسى و إرون عليها السلام كو، نيكن يها ن مبغ جمع كا سهد -

جواب: یہاں فرعون کو مجی خطاب میں شال کیا گیا ہے اس معنیٰ کہ میں تہارے ساتھ ہوں مدد کے لیے۔ اور فرعون کے ساتھ ہوں اکس فرقہر و جرکے لیے۔

س انامعكم بتراب، خرب تمستر معون اناك دوسرى خرب يا مستمعون اناك

نېرىپ اور مىكەنلون كغوسې -

و حل نعات : الاستماع بمعن كان تكاكركسي بات كوشنين كى طلب دليني كان تكانا .

سوال ١٠ الله تعالى كے ليه ايسا اطلاق ناجا زب اور ده منزه سے كركوني بات اعضائے سے 🗴 جواب : بها ں پر انستماع سمع کے معنی میں استعارہ کیا گیا ہے دبینی کان لگائے بغیر حروف واصوات کا ادراک (لیعنی میں تمہارے اور فرعون کے درمیان میں جو کچھوا قعان ہوں گے میں انہیں سنوں گا ، موسلی علیہ انسلام کے لئے تسلى دى گئ ہے كم جيسے كوئى كسى مهم كو سركر نے جائے اور انس كے سائد بہت بڑى طاقت خيد طور پر مدد كے لئے ہواورعیں موقع راس کی اعانت کرے ؟ مستملیه : اس میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیا ، کی خفید طور پر مرد فرما تا ہے جس کے متعلق کسی خبر کم نہیں ہوتی اوران کے مخالفین واعدا نابود ہوجا تے ہیں۔ مستعلمه والسسمين الله تعالى في إيد دوستول كى مدوكا وعده فرايا ب--💉 亡 ؛ بياستعارة تمثيليه باس مين وجشبه چيزامور سے مبيّة منتزعه ب ـ س فارتيا فرعون بس فرعون كي الس أد فرعون كا تعارف فرعون كانام وليد بن صعب اوركنيت الوالعباس ب - اورلعف ك نزديك اس كا فرعون كا تعارف ك نزديك اس كا من فرعون كا تعارف نام مغيث اوركنيت الومره ب - بارسوسال زندگ با في عتى -س فَقُولًا إِنَّا اس مِاكُرُومًا يَهِ كُرْمِ سِ كسب مُ سُولُ مُ بَ إِلْعُلِمِينَ ٥ يرورد كارعالم سوال: بعض نه كها كرموث دسول كيون نه كها -جواب ؛ حضرت موسی علیہ السلام ستقل رسول تھے اور حضرت یا رون علیدالسلام ان کے ایرادی تھے ہو ان کی دسالت کی تا نیدولصدیق کے لیے ساتھ چلے جاتے دیے۔ ر. أَنْ أَيْ سِلْ مُعَنَا بَنِي إِسْرَاء يُلِي الْ الْهُ مَعْر بِ-سوال ، تغسيرانس وفت بوعب يكط إس سال خركور بو-جواب إلفظ س سول بين مذكور ب اوروه ادسال كومتضمن سے -سوال: ان مغسر کے لیے باب قال یقول کا ہونا ضروری ہے۔ جواب: إدسال قول كمعنى كوشفهن كرينكريها تخليد واطلاق كامعنى سے - جليے كها جانا سے: اس سلت الكلب الى الصيد بعن خلهم وشأنهم - الهيس اوران كمشان كوراه دو تاكروه شام کے علاقہ کو جاسکیں اور وہ ان کے آبام کا کسکن ہے ۔ خلاصر پر کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیے اور ان سے باتھ اٹھا تیے ماکدہم انہیں علاقرشا م کو لے جا سکیں کیونکہ وہ ان کا آبائی مسکن ہے۔

ر فن المرائل كو بارسوسال ك غلام بنائي دكها اور وهاس وقت جدلا كوتيس سزار افراد عقد الموسيس مزار المرائل كو بارسوسال ك غلام بنائية وكالموسوسال المرائل كوبيارسوسال المرائل كالمرائل كالمرائل كوبيارسوسال المرائل كالمرائل كا

بہر حال بہ حکم من کر حضرت موسی و یا رون علی نبینا وعلیما السلام محری طوف جل بڑے اور فرعون کے وروازہ وروازہ دروازہ بے جاکر دشک دی۔ رات کا وقت نظا موسی علیہ السلام نے اپنے عصا مبادک سے وروازہ کھنگھٹا یا تو فرعون کے دربان گھرا گئے اور پُوجھا آپ کون جیں ؟ آپ نے فرفایا ؛ بیں پرورد گارِعالم کا رسول بُول۔ دربانوں نے جاکر فرعون سے کہا کرا کی مجنون دروازے پر کھڑا ہے اور کہنا ہے کہ میں پرورد گارِعالم کا رسول بُول۔ فرعون نے ہاکر ایم نے کی اجازت دے دی جیسا کرسدی نے کہا ہے ، یا یہ بُوا کر صبح بک نے آئے ویا۔ صبح ہوتے ہی اپنے تو فرعون نے موسی علیہ السلام کو جبیان بیا اور کالی دی قبال فرعون نے موسی علیہ السلام کو بہیان بیا اور کالی دی قبال فرعون نے موسی علیہ السلام کو بہیان بیا اور کالی دی قبال فرعون نے موسی علیہ السلام کو بہیان بیا اور کالی دی قبال فرعون نے موسی علیہ السلام کو بہیان بیا اور کالی دی قبال فرعون نے موسی علیہ السلام کو بہیان بیا اور کالی دی قبال فرعون نے موسی علیہ السلام کو کہا ،

سافٹ: عفرت قادہ نے فرایا کہ فرعون نے موسی و ہوروں نظے بینا وعلیما السلام کوسال تک اندا ہے کہ اجازت ندوی۔ ایک و دربان نے فرعون سے جا کہ کہا کہ ایک شخص دروازے پر آیا ہے وہ کتا ہے کہ میں پروردگا رِعالم کارسول بُوں۔ فرعون نے کہا اسے لے آؤ تاکہ اس سے نہی ندا ق کریں۔ دربان موسلی و ہوروں علیما السلام کوفرعوں کے ہاس لے گیا۔ فرعون نے موسی کومپی ن بیا ، اسے اپنے بیلے احسانات جناتے ہُوئے کہا اکٹ کہ نوی تاکی فینٹا ولیٹ گا ہم نے تھے بین میں اپنے گھریں نہیں بالاتھا ہو حفر کا شخص نے اس کا رجم یوں کیا کہ کہ ہم نے اپنے گھریں نیری پرورٹش نہیں کی ولید احال ہے لینی تہاری پرورٹش تھارے بین میں ہم نے کا قبی سال اسر کے بھری عمول کے سینیان اور تم نے ہمارے گھروں میں اپنی زندگی کے کافی سال اسر کئے بھری عمول کا مسنین سے حال ہے۔

عدد (بضعتین) عمرے ہے بمینے عاش حیی تعیٰ بسر کیا اور زندگی گزاری۔ ﴿ حَلِ لَغَاتُ امَّم رَاغب رحمۃ اللّٰہ نے فرمایا : عمر اکس مّرت کا نام ہے جس میں حیات برن میں رہ کر برن کومعور رکھے ، وہ مدت قلیل ہویا کثیر -

ف ، بعض کتے ہیں کر حفرت موسی علیہ السلام فرعون کے ہاں ٹیس سال کا عرصہ رہ کر مدین کو پیلے سکئے۔
و ہاں دسس سال گزار کروالیس فرعون کے ہاں تشریف لاستے اور دعوتِ اسلام کے بلیے اس کے ہال ٹیس
سال بسر کیے۔ فرعون کے فرق ہونے کے بعد بچاپ سال زندہ رہے ۔ اس لیا ظرسے آپ کی عمر ایکٹے بیس ل تی ۔
سر ق فک لُنْ فَکُلُدُ کُلُ الْکِرِی فَکُلُدُ الفعلۃ (بالفتح) ایک بارکام کرنا ، لینی فسطی کا قنل کرنا ہو
فرعون کا با درجی تھا۔ اسس کا نام فاتون تھا۔

وليط: اپنی نعمتوں کو گفتے کے بعداب فرعون سفیوسلی علیہ السسلام کوشنیبہ کی کہ اسے موسلی! میں سفے مجھے پالاپرسا ا ور ہوان کیالمیسکن تو نے میرے با ورجی کوفتل کرڈالا ۔ مہ تیرے لیے اچھا نہ تھا۔ سوال ، تم ف السومل كورامتم تاياك فرعون كا تنبيه كاذكر كرديا برتم في السيم ا ۲ جواب ، حسن فعل کی تصریح سے بجائے اسے مہم مگور پر ذکر کیا جائے وہ اس کی عظمت پر ولالت کرتا ہے۔
 ۱ دریہ قاعدہ ہے کہ تنگیر مجمع منظیم کا فائدہ دیتی ہے۔ دکذا قال الشیخ) سما واكنت مِن الكفورين ٥ يرانت ضمر فعل سه عال سه - لعن الم مرى تعست كو ممكوانے والے اور ميرى تربيت كے فى كے منكر بوكرتم فى برے يا وري كو قبل كروالا - قال موسلے عليه السلام نے فرما یا فَعَلْتُهُا وُه كام كيا إذ الله عبرين نقطى كوفل كيا (اذ عرف جواب ہے فقط -يهال جزاكا تعور تعيد بهي كوّاكا مِنَ الضّالِيِّنَ ٥ ضل فلان الطراق سے ہور معنے فلاں سیدھ داستے سے ہٹ گیا ۔ لین میں صواب کے راہ سے ہٹ گیا ، لین میں صواب کے راہ سے ہٹ گیا ، میں نفون کی طرح ہے جس نے تیر تو کسی پرندے کو مارا کیکن جا لگا اُ دمی کو بکیونکہ اس وقت موسی علیہ السلام کا قبطی کوا دب سکھلا نامطلوب تھا قبل کرنا مقصدنرتھا۔ م سره فلاصريكه وسى عليه السلام نے فروايا : مجھ كيا فبرتقى كرميرے مستقے سے يقبطى مرجائے كا فَقُسَّ رُثُ مِنْ كُورٌ تو مِن الس خوف سے مرین حلاگیا كركس الس كے بدلے مِن مِين نه قبل كرد با جاؤل كمَّا خِفْتُ كُوْسِب مِهِ وف بُواكرتم مجه خرسنيا وك ادرس كابي في ارتكاب بي منين كياتم اس ير میرا مواخذہ کرو کے فوھب لی سکرتی جب میں مدین سے نوٹا تو مجھ میرے پرورد کارنے عطا فرمایا ہے حُكْماً على وركمت وَّ جُعَلِني مِنَ الْمُوسِلِينَ ٥ اور جُهِ تهارى طرف رسول بنا ديا ہے۔) ف : فتح الرحل میں ہے کہ محکماً سے مراد نبوت ہے وجعلی من المدسلین نبوت کے دو سرے درجم البین رسالت کی طرف اشارہ ہے ، اس لیے کہ عزوری منیں کہ ہر نبی رسول مجی ہو۔ سے بہٹ کراس کی طرف رجوع کرآ ہے جس سے اکس پرخصوصی اسرار و دموز منکستف ہوجا تے ہیں جیسے

موسلی علیدانسال مے لیے مبوا۔

ر بعض لوگ انبیا علیهم السلام کا رقد انبیاء علیهم السلام کے لیے کدویتے ہیں کم منگرین عصمت انبیاء علیهم السلام کا رقد انبیاء علیم السلام سے بحق ہاری طرح غلطبان سر ذو ہوجاتی ہیں ان کے استدلال ہیں ایک بہی واقعہ موسی علیہ السلام بھی ہے ۔ ان کے دد ہیں صاحب روح البیان قدر سس سرّة خلد ہم میں ۲۱ میں تحت آیت نبا لیکھے ہیں :)

ومعاصى الخواص كمعاصى غيرهم و خواص لوكون كي غلطيان بمارى غلطيون عبين فا فهم لا يقعون فيها بحكم الشهدوة نبين بوتين كونكم ان كا اليام اركاب الطبيعية بل بحسب الخطا و ذا لك خوامش تعشاني سي نبين بوتا بكرخطاً برتاب موفوع -

ہے ترکیب ؛ تلك بستا ہے اور نعمت الس ك خرب تمثما على ، نعمة كى صفت سے اور ان عبدت م بندا عندون كى خرب - يسنى ير درحقيقت ميرى قوم كى عبادت كرانا ہے .

اسے حل لفات : تعبید بھے قید کرنا اور بندگی میں لینا - اہلِ عرب کھتے ہیں عَبَدَّ کُسُنُهُ کَا بِعَیٰ میں نے اسے ا اپنا بندہ بنایا اور انسس پرغلبہ بایا اوراسے دلیل کیا -

ر البط : پیلے موسی علیہ السلام نے فرعون کا روفو پا جب الس نے آپ کی نبوت پر جرح و قدح کی اور آپ کو جھڑکا بھر حب الس نے آپ کی نبوت پر جرح و قدح کی اور آپ کو جھڑکا بھر حب الس نے اپنا احسان جلایا تو اس کو کھری سنا کیں لیکن کھل کراس کی تر دید نہیں کی کیونکہ من وجہ فرعون کی بات میتی نظری اس کے بیاے معام ند نقاء الس کا دہی منت و احسان اس کے بیاے نقصان کا سبب بنا جس پرموسی علیہ السلام نے حرف اسے متنبتہ فرمایا ۔

ک ؛ بعن علی نے ذیا یا کہ فرعون نے گھٹیارویہ اختیار کیا اور موسلی علیبہ انسلام کر اپنی منت و احسان جتلایا جس برا سے امید بھی کرموسلی علیہ السلام انہیں خدائی وعولی سے نہیں دوکیں گئے۔

منت مجاری نعمت کو کهاجا تا ہے اور یہ ووقسم ہے : منت كى وضاحت (1) فعل سے - جيسے كهاجانا ہے ، من فلان على فلان - يراس وقت بولتے بي حب كوفىكسى كوبمارى احسان مصفوازم واسى مصب قرل بارى تعالى :

لقد من الله على المؤمنين-(اللهٔ ثعالیٰ نے اہلِ ایماق بریمیاری احسا ن فرایا)

ادر رحرف الله تعالیٰ کے لیے ہوسکتا ہے .

(٧) قول سے - يرعوام لوگوں كے ليے ظا ہركرنا قبيع ہے - يا ١٥ اس وقت جائز ہے جب دومراكفران مت كرے - اى قباحت برابل عرب كتے ہيں :

المنة تهدم الصنيعة.

(اصان مبلانا کے کرائے ریا فی بھردتیا ہے) مُركفوا نِ نعمت برا ظهارجا را سے اسی ملیے كما كيا ہے :

أذاكفوت النعمت حسنت السنة

(جب نعت کی نات کری ہوتومنت جلانا اچھا ہے)

ف : حضرت محدى على ترخى دهما الله نے فرا يا كريج افردى نبين كسى يا حمان كر كے منت جلائى مائے ـ كيا نہیں دیکھتے ہوکہ فرعون میں جواں مردی کا فقدان ہُوا تو انس نے اپنے احسانات موسیٰ علیہ السلام کو جَلاستے ۔

از ناکسال دهر ثبوت طمع مدار از طبع دیر خاصیت که دمی مجری توجمه : تحیینے لوگوں سے ثبوت طمع زر کھر۔ گندی طبیعت والوں سے اومی کی خاصیت طلب

جيسا كرموشى عليدالت وم نے فرعون سے تكاليف وست دائد ديكھ فرعون كو ده ترد و تجرتها جوالليس سے بھى بازى ہے گیا۔اکس سے ظامر/نامطلوب تھا کرانسان ایسے ماتب ٹوئنی یا تا ہے جو ملائکہ کو بہت نصیب نہ ہو۔اس یے انسان مسجود بنا اور ملا کرسا جد۔ اگر موٹی علیہ السلام فرعون کے لیے داعی الی نر ہوتے تر فرعون تمجی ایسی

ركرش و تحتر كور مهنچا كيونكر قهرونضب كي صفت الني كامظهرتها دكذا في النا ويلات النجيه ، البيسے ہي ہرزمانہ كے موسلي و فرعون كا قيامت تك قيالس كرتے جائے اس ليے ہرتے اپنى ضدسے اپنے كمال تك بہنچنى ہے ۔ اور مال اور قال فرز عوْن و تكام ب الفائم ان ال

سسا اب معنی یہ مجواکہ دہ رب العالمین کیا ہے ہے جس کی طرف سے تم اے موسی علیہ السلام إ مدی ہو کہ میں اس کا دس کا دس کا دسکو کی اس کے سوا سے سواد وہ کون کی خون اس کے سوا سے سواد وہ کون کی اور دب العالمین ہو۔

کوی اوررب العالمین ہو۔ ف : جناب کاشفی مرحوم نے لکھا کرمب فرعون نے شنا کہ موٹی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں رب العالمین کا دسول ہُوں تواس نے اپنے شن کا اسلوب بدلا اور الطورِ امتحان کہا کہ برور دگارِ عالم کیا شئے ہے۔ گویا اس نے۔ رب العالمین کی ما ہتیت کے بارے میں سوال کیا۔

الربط؛ مچر دنگه الله کی تعربیت مرت اوازم خارجی سے ہوسکتی ہے اس لیے جنس وفصل سے اس کی وات کی ترکیب محال ہے . ترکیب محال ہے .

ساس اسی بین قال موسی علیرانسلام نے فرون کو اسی طرح جواب دیا جو فات باری تعالی کے بیے کہا جاتے س ب السّماوت والا مرض و مابین اسانوں زمینوں اور ان کے درمیان کی تمام جزوں کا

رب ہے۔ کر کی علیہ انسلام نے بعینہ دہی ارادہ کیا جوعالمین کامعنیٰ ہے آگروہ لعبن اس رجمول نذکرے کہ واللہ اللہ تعالیٰ ت

سے ان گُنتم می وقینی و اگر ما استیاد کالفین رکھتے ہوادر فطرصحے سے تمہیں تفیق ہو کہ واقعی اِشاہیں اور زمینوں اور زمینوں اور زمینوں اور زمینوں اور زمینوں اور ان کے درمیان کی جہلا استیاد کا کوئی صافع ہے اور میرارب تعالیٰ وہی ہے جس فے انہیں بیدا کیا اور جوان کے اندر ہیں ان کورزق دینا ہے اور ان کے جہلا امور کی تدبیر کرنا ہے ۔ بہی اس کی تعربیت ہے اور میں تمہارے سوال کا جاب ہے۔

الله و المحمد المعلم المراس كم المحمد المعلى ما على المحمد المراب المحمد المحمد

ت ، جنب کاشنی مرحم نے فرمایا کرسی کوئی کی ذات کی آگا ہی منہیں اور نرمکن ہے جرکیم علی وفہم و وہم و حوالس وقیاس میں آیا ہے ال تمام سے ذات خداوندی مززہ ومقدس ہے کیونکہ یہ جلم المشیا ومحدث (ننی ا یکا و) اورعدت (زایکا و) صرف محدث (فوایکا د) کومعادم کرسکتا ہے اورس سه انكراد از سدت برارد دم چے مشناسد کہ جیست سرقدم علم را سُوے حفرتش رہ نیست

عقل نیزاز کمالش آگه نبیست

توجیله ، وه جرحدوث کادم مارنا ہے اسے کیامعلوم کر قدم (قدیم ذات) کیا ہے ۔ علم کو وات ت كى بارگاه كى رسائى نهيں - عقل مى اس كے كمال سے بے خر ہے۔

ب ف علم بالله كالجى ميئ منى ہے كراس عثيث سے بين الخاق والخالق ابك رابطر ہے اورجان كراكس نے مجيلايا ہے۔ بيعلم بطافت بشرير ہے كونكر جيب كردة سے طاقت بشرير كاكوكب مكن كراسے يُورے طور مجبر سكے بهت بڑے باکمال لوگ انسس دریای گهرائی میں حیران و مرگردان اوراسینے عجر کے معرف کریم کون بیں محداس کی کلی

فَالَ فرعون بولا حبب موسى عليه السلام كاجواب سنا تواست خطره لا حق مُحواكم اس كي قوم بيس موسى على يسلام ى تقريرى ما شرسيدا بوكى بيمكن بيراسسى قوم مولى عليه السلام كى عليع و فرا بردار بهوجاب عليا يَوْلَكُمْ جِوَاسِ كَارُورُ وَ مِنْ يَعْ يَقِيهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ قَمْ لَعِنْ قَبِلَى - يديا نجيوست وزيوروں سے آر لوري براسته سنری کرمسیون پر برا جمان تھے۔

٧ حل لغات : حول الشي شف كا وه كناره جهان است يمرنا اور بدن فكن بو -

اً لَا تَسْتَعْمِعُونَ ٥ كِامْنِينُ مِن رہے بركيا كمر رہے إيس مُنواورنعب كرواس سے اس كى مرادي كرميرى دبوسبت كعلاده دومركى دبوست كى بات كيون بورى سن فأل مولى عليه السلام أ بان كواكر كر برها ت بوسة اور فرعون كوم تبرُ ربوبيت سامًا ركر مرتبرُ مربوبيت مين ظام كرك فرمايا ألى كاشنى ف فرا ياكدموسى عليه السلام ف ان كيات معددل فرايا جولبيد تقبى ادران كيات كوفل مرفر ايا جوان الم قريب رئتين تأكروه ان مي غور ذكركرين الرغور د فكركزنا جائين. دَيْنْكُوْ وَ دُبِّ ابْمَا مِنْكُوْ الْدَقَ لِلِيثْ تمهادا ادرتمهارے کچھے آبا واجداد کارب سے۔

ف : فرعون مرمن موجودہ لوگوں کے لیے رہوزین عالی تھا اس سے پہلے گزشتہ لوگوں کے لیے الس کا دعوی

نرتها مرسی علیدالت لام کے اس بیان سے آیت میں نبایا گیا ہے کدربیت کامستی ہے ہو ہرزمانے والوں کے لیے رب ہو۔

رب ، و. است خال فرعون نے اپنی بیوق فی اور اپنی قوم کو تبول بن سے بھیرنے کے اداد سے پر کہا رات کہ سُو اُسکو کہ جُنون کو بھی اُسکا ، ایسی باتیں کہتا ہے۔ ایسی باتیں کہتا ،

ی مسول ، حب فرعون مُوسی علیه السلام کی رسالت کا منکر نفیا تو محیر انہیں دسول کی صفت سے کیون موصوف کیا ؟ ب حدا دیں فرعون کا مرسل علمه الب امر کی رسول کونان اہ تمسیق میزاتی تھی۔

ب جواب : فرعون کامرسی علیه السلام کورسول کنااز داوتمسخ و مذاق تھا . سوال : حب ده موسی علیه السلام کی رسالت کا فائل ہی نرخنا تو پیر خیا طبین کو س سولکم کے نفظ سے کیوں ریم غاطب کیا ۔

جواب : ازراہ بحتر - تاکم انہیں معلوم ہر کہ بفرض عال تم نے انہیں رسول مان بھی لیا تب مجھی میں اسے رسول ا اننے کے لیے قطعاً نیار ملیں -

حلِ لغات ؛ نفس وعقل کے درمیان ج شے حائل ہوا سے جنون کہا جاتا ہے۔ ﴿ کَدَٰ اَفِي الْمُنْرِدَات ﴾ تَاکَ وَسُمَا الله وَ مَا الله وَ الله عَلَى الله عَلى الله عَلَى الله عَل

۔ قال موسی علیہ انسلام نے اپنے رب کی تعرفیت میں مزید فروایا الس کی سفاہت و بیو توفی کی طرف دھیا ن مذکیا اور نہی الس کا جواب دینا مناسب مجا ۔ می بٹ النسٹیر تی و النسٹویبر و ما بیٹن کھما وہ مشرق اور مغرب اور جوان کے درمیان ہے کا پرور دگار ہے ۔

مسوال : جب بیط آسانوں اور زمینوں اوران کے درمیان کی اسٹیا کے بیے اللہ تعالیٰ کی ربوسیت کا ذکر ہو جیا ؟ تواب مشرق ومغرب وما بینها کی تصرع کی کیا خرورت سے جب کرمتضمناً ان کا ذکر ہو جیکا ہے۔

تواب مشرق ومغرب وما بینما کی تھریج کی کیا خرورت ہے جب کرمتضمناً ان کا ذکر ہوجیکا ہے۔

جواب : چونکومشرق ومغرب سے فرروظا ت کا انکھوں سے مشاہرہ ہوتا رہنا ہے اور مخالف کر حب تقریح

نہ کی جائے وہ سمجتی نہیں اسی لیے ان کے لیے دوبارہ تھریج کا گئی اکر ان پر واضح کیا جاسکے کر حب تم ان چروں

کے قائل ہوتو لازماً ما نیا بڑے گا کہ ان کا کوئی بنانے والا ہے وہ ان کو جا نما اور ان کے متعلق حکمتیں مجبی رکھتا ،
فہذالازماً ماننا بڑے گا وہی مستی عبادت وربوسیت ہے اور س

مرد و مرد البرعطائ رحمہ الله تعالیٰ نے فرمایا کہ وہی اپنے دوستوں کے فادب کوایمان کی روستی سے اللہ مسلم مسلم کو دوستوں کے فادب کوایمان کی روستنی سے اللہ مسلم مسلم مسلم مسلم کورکشن کرنے والا اورا پنے دشمنوں کے قلوب کو کفر ک سام مسلم مسلم کورکشن کرنے والا اورا کا اورا کا رائیل کا مسلم کورکشن کے مسلم کورکشن کا درکشن کا کا مسلم کورکشن کا درکشن کا کہ کورکشن کا کہ کہ کا کا کہ کا کہ

ان گُنْتُم تَعْفِقْلُونَ ٥ اگرَم كَچِرَجِة بريام بال الرق كُنْتُم تَعْفِقْلُونَ ٥ اگرَم كَچِرَجِة بريام بالدان وكرن سے برجن كر مقل وتمين نے كالم من نفي الله الله الله كرك تروي ہے جو ميں نے كہا ہے اورات لال كرك كرك كري وي ہے كران جلم المودكا كوئى مؤثر (خاق) خودہے .

ر فٹ ؛ اکس میں اشارہ ہے کردہ لوگ وا ٹرہ فعل سے کوسوں دُور ستھ وہ نود جنون کی صفعت سے موصوعت تھے تنجی تو موسلی علیہ الستسلام کو عبنون کہ دیا ۔

معید میروش می علیدالت الم وفرعون ایس میں ایک دوس کی نعیض تھے ایسے ہی قلب و میروش میں ایک دوس کے ایسے ہی قلب و میروش میں ایک میروش کی ایس میں آئیں میں نعیف بین میں میں میں ایک این و والے ہرنمل کو جنون کی اور سے اور زبد کا جنون کی اور سے اور زبد کا جنون کی اور سے اور زبد کا جنون کی اور سے دوس سے میں ایسے ہی عاشق وزا در کی مثال ہے کوعش کا جنون کی اور سے اور زبد کا جنون کی اور سے دوس سے میں ایسے میں ایسے اور نموز میں ایسے میں ایسے میں ایک اور سے اور زبد کا جنون کی دکان جے بلکی

کر توجید عشق سے محودم شیخ نے تیرے عشق پر مجھ معلوں کیا بچوں کی طامت سے دیواند کب گھرا آیا ہے ا

س تعسیم علم الله وجار عمرانوں کی الم داور مزادین کے گھنڈیں کہ جیسا کہ ظالم وجار حمرانوں کی مسیم علم الله عادت ہے۔ موسی علیرالسلام کے دوئل کے جاب وینے کی بجائے مزاسانے پر اُمر آیا ہے الله ہے ہی تعرف کی باریکسوں سے تجرب انسان کی عادت ہرتی ہے (جمکہ وہ صوفیہ کرام کے دلائل سے عاجز ہرتا ہے توان کی تنقیص و تحقیر پر اُمر آتا ہے) فرعون کو اپنی ربسیت کے علاوہ دوسرے کی ربوسیت کے اور است کے دار است کے اور است کے اور است کے اور است کے اور است کے دار اور است کے اور است کے دار است کی در است کی دار است ک

رصاحب رُوح البيان قدى مرؤ في فرايا:) فرعون ومرميم لعله كان دهويا اعتقال شماير وه وبرير تفااور الس كا عتقاد تفاكم إن من ملك قطوا و تولى ا صره بقوة جوجي كسى علافي بايث ذور بازوستال بق طالعه استحق العبادة من اهله - برجاسة استحق به كراس علاق كراسة .

بعض على في فرق مشبته سي تعلق ملى المعن على في المحدودة فرقه مشبته سي تعلق ركف تعلى المسر المعون في فرعون بد فرميسب مقل وما مرب العالميين كما يعيى رب العالمين كون سى في سي كم جدم مم المين وم وخيال سد كي مي مركبين -

کٹی انتخان میں الله انتخان میں الله انتخاری لا جعکناتی میں المستجونی نین 0 (لام حکمتی ہے ہی میں میں میں میں تمہیں الله انتخار کے میں شال کردوں گاجومیری قیدیں جیں جن کا حال تمہیں معلوم ہے۔ اور وائد گؤں کیا کرتا تھا کہ قیدیوں کو گھرے کڑھے میں بھینک دیتا تھا بھر الس دقت نکا نیا حب وہ مرجاتے۔ اللہ اسی لیے کا سجنك نہیں کہا تا کہ اس سے جدید قبد کا دہم نہ ہو۔

من احفرت کاشفی مردم فر ترجم کھا کہ بین تمہیں اپنے قیدیوں میں شامل کردوں گا۔ ایس کی تبد کے متعلق مشہور ہے کہ وہ قیدیوں کو ایسے گرے گرفے میں بھینک دینا تھا کہ جہاں نہ کچے نظرائے اور نہ کچھ مسئوائی و سے ۔ انھیں وہ اکسس وقت باہر نکا آیا تھا جب استیقین ہوجا نا کہ اب وہ مربیکے ہوں گے۔ یہ مزاقتی سے بھی رہی ہے۔

ور و و الله تعالیٰ کی طرف الله می اشارہ ہے کوئت و نبا پر بھی اسی طرح کی مزاہے کہ جب وہ الله تعالیٰ کی طرف الله می متوجّہ ہوا در مرف اکسس کی طلب اس کا مطبح نظر ہونفس اور اکسس کی شہوات سے کوسوں دور ہوتو بھر نفس قلب کو کھینسانی ہے ۔ مئب جاہ و مرتبہ کے جال میں - بھی اُخری برقسمت ہوتا ہے جبے صب جاہ و مرتبہ کی و مرتبہ کی دور سے صدفقین کے زمرہ سے مالیٰ ہو کر دیاجاتا ہے سه

باشد ابل آخرت را حب جاه بمچویسُف درانشهراه جاه

الم توجعه ، ابل افرت کے لیے حب جاہ ایسے ہے جیسے یوسف علیدالسلام کے لیے ،

الم من علی السلام کے لیے ،

الم من علی الم من علی السلام نے فرایا اگر کو جنت کی اگریو بس سرے سامنے لاؤں الم من بر من الم من بر من الم من بر من بر من بر من الم الم من من بر من الم الم من بر من الم الم من بر من الم الم من بر من من بر من الم الم من بر من بر من من بر م

اتفعّل بى الى ان قال ولوجئُنتك الخ

ا بعنى ميرے كيے قيد كا حكم صادركرے كا اگريں نيرے فإن كوئى دبيل نہ لا دُن ، تا ہم تُو يہ تنبيه كرچا ہے كم تُو مجھ قيد ہى كرے كا چاہے ميں كوئى دبيل لا دُن يا به لا دُن - قَالَ فرعون نے كما فكا تي مِلْهِ تو لا يَنے اسے إِنْ كُنْتُ مِنَ الصَّد لِي قِينُ ٥ اگر تَوسِيّة لوگوں مِن سے ہے - اس وقت موسَّى عليه السلام سے ع المترس جنت موره ورخت كاعصائها جسه أدم عليه السلام بشت سندلات تعديب ال كا وصال أوا الله السلام بشت سندلات تعديب ال كا وصال أوا الله السه جربل عليه السلام المماكر سله عليه السلام نبي مبوث مُوسَد توانهي و سد دباكبا و السي عصاكم متعلق فرعون سف بوئها ويكيا سه و المهول في كما وعصاسه و فا كفي توموس عليه السلام في المرت سع جود كر زمين يروال دبا عكما كا إينا عصا (الوندا) .

الالقاء بين عرف بي مطاعاً بين شيكواليي ملكر بمينكناجهان است ديكهاجا سك - ليكن غرف بي مطاعاً بين يكن الم

سن قَاحَ ارهی بیس بینکنے کے بعداجائک اسس عکر پر وہی عصائفا تُعبان هُرِین 🔿 از و ما کملم کملا۔ یعنی وُه شفے جواژ د ما کے مشا برختی جادو کے ذریعے پاکسی ادر عمل سے۔

طل لغات : تعبان دراصل تمام سائبوں سے بڑے سائب کو کہا جاتا ہے جے الدولا سے تعبیر کرکہا جاتا ہے جے الدولا سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ تعبید المعاء فانتعب سے ہے بمعن میں نے پائی بہایا تو دہ بُر نکلا۔

س ف ، حضرت کاشنی نے فرایا کہ جب فرعون نے اس (اڈ د ہے) کو دیکھا تو ڈرگیا ، اس کے ساتھی ہواک کھڑے ہوئے۔ فرعون نے موسی علیہ السلام کے ساتھی ہواک کھڑے ہوئے۔ فرعون نے موسی علیہ السلام کہا میں تمہیں الس ذات کا واسطہ دیتا ہوں جس سے تمہیں رسول بنا کر بھیجا ہے اس اڈ د ہے کو کوڑنے ۔ موسی علیہ السلام نے اسے کیڑا افو وہی ڈنڈا تھا جو بیلے ان کے باتھ میں تھا ، الس میں محمولی تغیر و تبدّل بھی نرتھا۔ مسوال ، الس آیت میں تعبان ہے۔ لیکن دو مری آیت میں کا نتھا جات ہے ۔ دونوں آیتوں میں سوال ، الس آیت میں تعبان بڑے سانے کورجان چو نے سانے کو۔

حواب : الس كى ظاهرى تشكل وصورت نواز د با عبيى تقى ليكن الس كى جال اور حركت چھو كے سانب عبيى تى ۔ (كذا فى كشف الاسرار)

(السن معنی براب تناقض نہیں رہا کہ ایک مقام براسے شکل وصورت کی وجہ سے تعبان کما کیا ہے اور سے اور کا و مرے مقام پراس کی حرکت اور جال کی وجہ سے جات کہا گیا ہے۔ ایسے اطلا تان فر آن مجید میں بہت میں تفصیل فقیر کی کتاب آسن البیان حقتہ دوم میں دیکھئے) لی

رصاحب رُوح البیان رحما للّہ اسی مقام می علیدالسلام کے میں فور ہونے پراستدلال پر رقمطراز ہیں کہ) موسیٰ علیدالسلام کے میں علیدالسلام کے روشنی کی طرح تھا، جیسے سورج کی روشنی سے آنکھیں خیزہ ہوجاتی ہیں ایسے ہی موسیٰ علیدالسلام کے ہائڈ کی روشنی سے آنکھیں مجید صیالی لیے ا

ف : مردی ہے کرجب فرعون نے موسی علیہ السلام کا بہلام بچرہ دیکھا توسوال کیا کر کچھ اور بھی ہے؟ توموشی
علیہ السلام نے اپنا سیدها یا تقد دکھا کر فرمایا: بیر کیا ہے؟ فرعون نے کہا: برتمہا را یا تھ ہے ۔ اسس پر
موسی علیہ السلام نے اپنا دایاں یا تقد بائیں بغل میں دبا کرفل ہر فرمایا تودہ ایسا چیکدار تھا کہ اس کی آنگھیں
موسی علیہ السلام نے اپنا دایاں یا تقد بائیں بغل میں دبا کرفل ہر فرمایا تودہ ایسا چیکدار تھا کہ اس کی آنگھیں

وی میں اور انس کا فردا فق میں میں ایک بارہ مرزونی روز ہیں ہور ان میں میں اور انس کا فردا فق میں میں گیا ۔ چندھیا گئیں اور انسس کا فردا فق میں میں ہے : وہ میں میں اور انسس کے انسس کے :

الم مرسوف الله ترخید میں ہے: العرب مرسوف الله و نزع یل ما اور مرسی علیدال الله منے قدرت کا باتھ ظاہر فرمایا ف افرا هی بیضناء تواکس جگر رواء تا ئید اللی سے فرر رتی سے منور تھا اور اکس سے شعلے بھڑک اُسٹے للنا ظریت ان اہلِ نظر کے لیے جو فرر اللی سے دیکھے این کیونکہ نور نور سے دیکھا جا سکتا ہے۔

(اگلاصفي ملاحظه کينے)

کے اسی معنے پرہم کتے ہیں کہ دسول اللہ صلّی اللّہ علیہ وسیلم حتی نودجی ہیں اگروہ اسے نل ہر فر ماستے تو۔ اگر موسلی علیہ السّدلام کامتجزہ ہیربیضا پر ایمان ہے تو اسسے حتی نور ما نیا بھی حرّوری ہے اور دسول اکرم صلی اللّه علیہ وسلم نے اپنی حسی نورکوکھی کھیا دفل ہر بھی فرما با دیکن معمولی۔ ورندا کر بورے طور نورا نبیت کا اظہار فرما ہے توکسی کو دیکھنے کی ہمت نہ ہوتی۔ اولیسی غفرلۂ

قَالَ لِلْمَلَا جُوْلَةُ إِنَّ هُلْمَا السَّاحِرُ عَلِينُونَ لِي يُرْيُدُ ٱنْ يَكُوْرِجَكُمُ وَنَ ٱدُضِ بِحْرِهِ فَتَخْفَاذَا تَأْمُرُونُ 0 قَالُوَّا ٱمْ جِهُ وَاخَاهُ وَابْعَتُ فِي الْمَكَا بِنِ لَحِسْبِرِيْ تُوُكَ بِكُلَّ سَحَّا رِعَلِيْمِ ٥ فَجُمِعَ السَّحَرَّةُ كِيثِقَاتِ بَوْمِ مَّعُلُوْمِ لَ وَفِيلَ لِلنَّاسِ هَلُ مُجُتَمِعُونَ لَ لَعَلْنَا نَتَبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُواهُمُ الْغِلْبِينَ ۞ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْالِفِمْ عَوْنَ آيِنَ لَنَا لَاَجُوَّا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَلِيسُ ۖ قَالَ نَعَـهُ وَإِا تَنَكُوُ إِذَا لَيْمِنَ نْمُقَرَّبِينَ ۞ قَالَ لَهُ مُرْمُّولِهِ ﴾ أَنْقُوا مَا ٱنْتُورُ مَلْقُونَ ۞ فَٱلْقُوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُ وَقَالُوْ الِعِسْزَةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْعِلْبُونَ ۞ فَٱلْقَى مُوسَى عَصَاهُ فَإِذَا هِي تَلْقَفُ مَ فِكُونَ عَلَى فَكُلُقِيَ السَّحَرَةُ سَجِدِينَ لَ قَالُواْ المَنَّا بِرَبِّ الْعَلَمِينَ لَهُ رَبِّ مُوسَى وَ رُونَ O قَالَ أَمَنْ تُغُولَكُ قَبْلَ آنُ اذَنَ تَكُوْعِ إِنَّهُ لَكِيدِيرُ كُوُ الرِّدَى عَلَمَكُو السِّخُرَ نَكْسُوْفَ تَعُلَمُونَ ۚ هُ كُتُطِعَنَ آيُلِ يَكُمُ وَ ٱرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَانٍ وَ لَاصِلِبَنَّكُمُ أَجْمِعِين قَا لُوُ الْأَصَيْرُ أِنَّا ۚ إِلَىٰ مَرِيِّنَا مُنْقَلِبُونَ ۚ إِنَّا نَطْمُكُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا مَ بُّنَا خَطَيْنَا ٱنْ كُتَّا ٱوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ حَ

توجه ؛ فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا یہ بیشک دا ناجا دوگر ہے برجاد وکر کے تمہیں تہا ہے ملک سے نکا لناچا ہتا ہے بتا وَ اب تمہارا کیا مشورہ ہے انہوں نے کہا اسے اور انسس کے بجائی کو اپنے یاس چہراؤ اور شہروں نیں جے کرنے والوں کو بھیجے تاکہ وہ تمہارے یا بر بڑے ماہر جا دوگر لائیں سو ایک مقردوں کے وعدہ برجاد دوگروں کو کہا گیا کہ کیا تم جمع ہو گے شا پڑھ ما ان جا دوگروں کی اتباع کی اتباع کریں اگر بیغلبہ پا جائیں بھرجیب جا دوگرا گئے تو فرعوں سے کھنے لئے کہا ہمیں کچھ انعام طبے کا اگریم غالب ہے گئے کہا ہاں اور اس وقت تم میرے مقرب ہوجا و کے موسی (علیا سلام) نے فرما یا ڈالو جو کم بیں اور کہا کہ ہمیں فرعون کے فرما یا ڈالو تو اسی وقت ان کی عزت کی قب وقری سے کہا تھ میری اجا کہ ہمیں فرعون کی بنا و ٹوں کو نظیف لگا سوتم ہم جا دوگر سجد ہے میں گر گئے جا دوگروں نے کہا ہم میری اجا ذرت سے کی بنا و ٹوں کو نظیف لگا سوتم ہم جا دوگر سجد ہمیں گر گئے جا دوگروں نے کہا ہم میری اجا ذرت سے ایمان لا سے جوموسی و ہا رون (حلیما السلام) سے رب جیں فرعون نے کہا تم میری اجا ذرت سے ایمان لا سے جوموسی و ہا رون (حلیما السلام) سے رب جیں فرعون نے کہا تم میری اجا ذرت سے ایمان لا سے جوموسی و ہا رون (حلیما السلام) سے رب جیں فرعون نے کہا تم میری اجا ذرت سے ایمان لا سے جوموسی و ہا رون (حلیما السلام) سے رب جیں فرعون نے کہا تم میری اجا ذرت سے ایمان لا سے جوموسی و ہا رون (حلیما السلام) سے رب جیں فرعون نے کہا تم میری اجا ذرت سے سے کھوں سے کہا تم میری اجا ذرت سے سے کہا تم میری اجا ذرت سے سے کھوں سے کہا تم میری اجا ذرت سے سے کھوں سے کہا تھ کھوں سے کہا تھ میں کھوں سے کہا تھ کہا تھ کھوں کے کہا تم میری اجا ذرت سے سے کھوں سے کہا تھ کھوں سے کہا تھ کھوں کے کہا تھ کھوں کو کھوں سے کہا تھ کھوں کی کھوں کے کہا تھ کھوں کے کہا تھ کھوں کو کھوں سے کہا تھ کھوں کے کہا تھ کھوں کو کھوں کے کہا تھ کھوں کے کھوں کو کھوں کے کہا تھ کھوں کو کھوں کے کھوں کے کھوں کھوں کے کھوں کھوں کھوں کے کھوں کھوں کے کھوں کھوں کے کھوں کھوں کھوں کے کھوں کے کھوں کے کھوں کھوں کے کھوں کے کھوں کے کھوں کے کھوں کے کھوں کے کھوں کھوں کے کھوں کو کھوں کے کھوں کے کھوں کے کھوں کے کھوں کھوں کو کھوں کے کھوں کے کھوں کے کھوں کے کھوں کو کھوں کے کھوں کے کھوں کی کھوں کو کھوں کے کھوں کو کھوں کے کھوں کے کھوں کے کھوں کے ک

پھے اس پرایمان لاتے بے شک وہ تھا راات وہے کہ جس نے تھیں جا دوسکھا یا ہے سوعنقر یب تم معلوم کر لوگے مجھے تسم ہے کہ بیشک میں تمہارے ایک طرف کے یا تھ اور دوسری طرف کے باوں کا لول کا اور تم سب کوشو لی پرلٹکا دوں گا انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں بیشک بم اسینے ما لکھے جا لمیں گے۔

مع عالمان قال فرعون نے کھا لِلْمَلَا اپنی قوم کے مرداروں سے بواس کے ساتھ بیٹے تھے بحو کھا ۔ معرفی مالی میں پر فرون ہے حال کے قائم مقام ہے ایس کی تنیق پہلے گزری ہے۔

حل لغات : المدلا ورامل اس جاعت (جوایک رائے پرمتفق ہو) کو عظے ہیں جو لوگوں کی آنکھوں اور نوکس کوملائت اور رونق کے لحاظ سے سیرکرو سے -

س رائ هان ابن مردوں ماں میں است اسلام) کساج و علی اسلام میں بہت مجدار ہے لین وانا مادور کرا اسلام برایمان اے اس سے اسے خطرہ ہوا کہ لوگ موسی علیہ السلام برایمان لے اس سے اسے خطرہ ہوا کہ لوگ موسی علیہ السلام برایمان لے اس سے اسے خطرہ ہوا کہ لوگ موسی علیہ السلام برایمان لے اس سے اس سے است خطرہ ہوا کہ لوگ موسی علیہ السلام برایمان لے اس سے است خطرہ ہوا کہ لوگ موسی علیہ السلام برایمان لے اس سے است خطرہ ہوا کہ لوگ موسی علیہ السلام برایمان لے اس سے است خطرہ ہوا کہ لوگ موسی علیہ السلام برایمان لے اس سے است خطرہ ہوا کہ لوگ موسی علیہ السلام برایمان کے اس سے اس

کی کہ بدجا دوگر ہے اور اس فن کا بہت بڑا ا ہر ہے۔ علی لغامت : دہ تخیلات من کی کوئی حقیقت نہ ہوا ہے المسحد سے تعبیر کیا جا آ ہے۔ ساحری حیلہ گری اورالیے "۔

تغیلات سے کام لیتا ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی -این است میں مقولہ قوم فرعون کی طرف

سوال ، پہاں متولد فرعون کا ہے دوسری آیت بیں لینی سورۂ اعراف بیں ہی مقولد قوم فرعون کی طرفت له نسوب ہے اسس کی کیا وجہ ہے ؟

جواب وراصل يمتوليه وفرعون كا جوالس في حاضري سه كها - بيمراسة قوم فرعون كى طرف اس ليم خسرب كياكم انهول في عربوج ولوگون ك اسه بينجايا - (كذا في الاسرار) له

تُورِ لُ اَنْ يَخْوِ جَكُمُ مِنْ اَسْ ضِكُو اَسْ كاراده بِ كدده تَهَيَّى مَهار بِ ملك سے كال نے اور غلب باكرا بنى قوم كريمال بسا سے بسيد خوا ا بنے جادو كے بل بوت پر فعا ذا تا مُسُون آ مَ تو بال است بر فعا ذا تا مُسُون و سِتَ ہو -

م اس مے بارے یں یہ وور سے ہوتا ہے۔ اس میں میں اس فرعون نے انہیں تا مودن کیوں کہا ؟ سوال ، بڑا چھوٹے کومشورہ دیتا ہے نہ کہ چھوٹا بڑے کو - بہاں فرعون نے انہیں تا مودن کے معاورہ سے نہیں میکہ مواتسوں سے سے معنی مشورہ دیتا۔

ا است مسم كم مضامين قرآن مجيدين كبترت بين من تفعيل فقير في آخسن البيان حلدودهم مين بيان كى سب

(۲) بعض نے کہ مجلس مشاورت میں ایک دور سے کے مشورہ کو قبول کر کے ثابت کیا جاتا ہے کہ گویا اس نے دوسرے کا سحکم مانا ہے۔ (کما فی کشف الا سرار)

سے خلاصریر کہ فرعون نے ا بنے شوری کے اراکین سے کہا کہ تم مجھے موسی علیہ السلام کے با رسے بیں کیا مشودہ -

سوال ، جب ده ان سب کارب بنما تو پیمران سے مشورہ لینے کی کیا طرورت بھی ، بر تواس کے بخر کی دلیل ہے ۔ جواب ، دراصل موسی علیہ السلام کے میجر ان کے اظہار کے بعد فرعون کا حرصلہ لیست ہوگیا اور اپنے ربوبیت بے دعوا کی کو غلط محسوس کرنے لگا ، بہی وجرہ کراس سے فیل وہ کسی کے مشورہ ورائے کو جربھ اہمیت نددیتا . اب یہ حال ہے کہ اب یہ خال موں اور مائتوں کو مشورہ بیں شرکیکر دیا ہے ۔ اسے اپنی سلطنت اور سن ہی جب فیصف پیدا ہوتا نظرا نے لگا .

سوال : حب وه فرابنا بینها تھا تواکس اکیت بین قوم کونکا لئے کنسبت موسی علیہ السلام کی طرف کیوں کردی ؟ جواب : تاکم قوم کومولی علیہ السلام سے نفرت ہو کہ ہدکون ہے ہیں ہمارے ملک سے نکالے والا! سر اسی نفرت کی وجہ سے فکا لو آ قبلیوں کے لیٹرروں (اراکین شوری) نے کہا اکن جِے ہ وا خسکا کا سے جانے ہوئے ہے کہ کہا اس جب ہے معاملہ کو اپنے وقت سے پہنچے ہٹا دینا دکذا فی القا موکس)

س کے بعنی فموسی علیہ انسلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ التلام کے معاطبہ میں سوچ بچار سے کام لے ان کے قلّ میں عُجلت ذکر جب بیک کہ ان کا حُبوٹ واضع نر ہوجائے تاکہ تیرے عبادت گزاروں کو تجھے سے بر کمائی نہ ہو اور تجھے ان کے قبل پران سے معذرت نرکر نی بڑے۔ وا بُعث اور بھیج دے فی الْمک این شہروں میں اور اپنی علکت کے قبل کے الرحمٰن میں ہے مدائن اور اپنی علکت کے خلف مقامات پر ع فتح الرحمٰن میں ہے مدائن سے ایک قصبہ مراد ہے جو حدود و مصرے آخری حضہ میں آباد نتھا خیشہوئن ہا کہ بہت زیادہ ادکان کو جمع کیا جائے۔

اس معنیٰ پر حاشر موصوف مخدون کی صفت ہوگا وروہ ابعث کا مغول بر ہے۔ حرل لغات : شرط جمع شرط بالضم وسکون الراء وفتحا۔ وہ جاعت جوار اکبن سلطنت کی وجر سے

مشهوردمعرویث ہو ۔ (کڈا فی القاموسس) ٰ ** المشسوط بالفتح تجعنے علامیت ،اسی سے شرط انوذ سے کیؤکراسی سے لوگ اچنے لیے علامیت معتبدر

كرتة بين جس سے وہ بہانے بین -

س یا تو کے لائیں تمہار سے بین بیکل سی ارعکیم ٥ ہر عبد اچھے اچھے جا دُوگر جو اپنے فن میں مہار ا مررکھتے ہوں بھروہ موسی علیہ السلام کا اپنے جا دو کے ساتھ معارضد کریں ملکہ اس سے بڑھ جا ئیں تا کہ عوم پر

موسى عليه السلام كاكذب واضع جو- اس كے بعد وسلى عليه السلام كوفتل كرولا كو-م جلہ مدابیر ٹوینس ہوتی ہیں جکہ ہردور میں ہر کو کی اپنے مخالف کی مخالفت میں بُونہی تد بسر كرتاب اوخبث قول وفعل نفس سے ہى سرز د ہوما ہے كيونكه برتن سے وہى چيز شكتى ہے جوالس ميں ہو۔ اگر فرون ادر السس كى قوم مرسى كليه السلام كم متعلق الني جله تدابيركرك ان كارشا دير على كرت قرتمام أفات وبليات سے بح جاتے۔لیکن اسے حب جاہ ومزنبر و نبری نے ایسی سوچ سے محودم رکھا۔ اور قاعدہ سے کر سے جس سے عبتت ہوتی ہے وہ اس کے خلاف سے اندھا اور بہرہ ہوجا تا ہے۔ ور زبین کو بین دنیوی مراتب کو جیٹ سکتے ا ورایمان واتباع بمرسی علیرالسلام سے ان پرغفلت کے بادل چھا گئے۔ تمنوی شریعیت میں سے ؛ مہ تخت بندست المحتمتن النواندة صدر پیداری و بر در مانده یا دست این جهسان از بدرگی بو نبردند از تحشیراب بهندگی ورنه ادحم وار نمسرگردان و دنگ عک را بریم زوندی بے درنگ۔ لیک حق بهر ثبات این جب ن مرستان بنهاد برحمیشهم و دیان تا شود شیری بریشان تخت و آاج كرستانيم أزجها نداران حنسراج اذحمنسراج ادجح آدی ذرج دمگس اخراک از تو بماند مرده ریگ بمره جانت کردد ماک و زر ذد بده مسسرمه شان بهر نظر "ما بر بینی کین جهان چا بسیت "ننگ پوسفاند آن دنسن آدی بخیگسی محرِّین ایک ناید سنگ زر

مى نمايد اين خزفس زر و مال

ترجید ، (۱) بھے تم تخت کینے ہودہ تمہاری جیل ہے ، جھے تم صدارت کی کرسی کتے ہو وہ تمہارے لیے ویال جان ہے .

(۷) دنیا کے بادشاہ اپنے امور میں منہ ک رہنے کی وجہ سے مشراب بندگی کا ایک قطرہ بھی اپنے ساتھ نہیں لیے گئے۔

(٣) در نر حفرت ادھم رحم اللہ کی طرح سرگران وحیران ہو کر ملک کو یک گفت خیر با دکہ دیتے ۔
 (٣) میکن اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے انتخاک کو دیکھ کر انسس جہان کے تصورات یوں ڈال دیئے کہ ہم نے بہاں ہمیشہ دہنا ہے اسی بیے بھیران کی انکھوں اور مُنہ ہو ہم رسگا دی ۔

(۵) بهان كك ان كرتخت و كاج فيفط ملط اورسوماكه دوسر بادات بون سے فراج ليس ملك .

(4) خواج کو اگرجد برت کے ذرات کے برابر بھی جمع کردگے تب بھی بھی نتیجہ نکلے گاکہ وہ تم سے بھن جائے گا اور دہ تمہارے لیے سکا دریت کی طرح رہ جائے گا۔

(2) مك وزرترسد ساتھ نہيں جائيں گے۔ زر اور دولت راہِ خدا ميں ناد سد ، يرتري علاه كا سُرم ثابت ہوگا۔

(٨) خروار إلقين كرك كريرونيا تنرب ليداند سے كُنّرين كى مانند سب يُوسفى رسى يا مقد بين سك (تب نجات ملے گى)

(٩) السس وُنیا کے اندھے کُنُری میں نظری اُلٹی ہوجاتی ہیں ہر ذرّہ السس کا سونا اور زر نظر اُل ہے ۔
 (١٠) بِحَرِّ ن کو دیکھنے کروہ کھیل کُو د ہیں مٹی کے قودوں کو بہترین زر و مال سمجھتے ہیں ۔

المعنی ما ما مع علاقہ کے بہترین جاد وگر اے شہروں میں اُدی بھیج کر شاہی نوکروں کو کم دیا کہ و اپنے اپنے اللہ می میں اور کی بھیج کر شاہی نوکروں کو میں ہوا ۔ السم بھی میں اور کی بہتریا میں ہوں ۔ السم کم بیٹ ہی فرکروں نے بہتر بہتریا ہوں اس کا دوگر جمع کئے ۔ جیسا کہ ایت میں لفظ حبال وعمی (رستیاں اور ڈ نڈے) دلالت کرتے ہیں جندل خوس نے موسلی علیہ السلام کے مقابلہ میں میدان میں ڈالا جن کو لوگوں نے سانب سمجیا اور یہ احتجاع و مناظر ہے ، اللہ جن کو لوگوں نے سانب سمجیا اور یہ احتجاع و مناظر ہے ، شہراس کندرید میں ہوا۔ (رواہ الطبری) رلمینی آت یکوم تھندگوم کی

حلِ لغات ؛ میدقات وہ وقت جرکسی خاص امر کے لیے مقرر کیا جائے ۔ یعنی فرعون نے ان کے لیے عین دن کی گھڑی مقرر کی اور وہ فرعون کی قوم کا دن تھا اور چاشت کا ون مقرر ہوا۔

اس دن ده سنگاد كركم برسال جمع بوت بين-

من عن ابن عبالس رمی الله تعالی عنها سے مردی ہے کہ سال کے پہلے دن پروگرام بنا نھا اوروہ مہند کا دن تھا الماء " دن تھا اسے یوم النیروز سے تعبیر کرتے ہیں - وہی فرو دین ماہ کا پہلاو ن ہے جے لئت قبط میں طلع الماء " کہا جاتا ہے ۔ یعنی دریا ئے نیل کایانی چڑھ گیا ۔ اورلغت عجم میں اسے نوروز لعبی یوم جدید سے تعبیر کرتے ہیں اوروہ ان کے نزدیک شے سال کے پہلے دن کا نام ہے ۔

م مکتم : مرسی علیه السلام نے اسی و تتب بهاشت کویوم عید مقرد فرایا . کمانال نعالی : موعد کو بوم الزیت قدان یا حشوالناس ضحی .

(تہاداد عدہ عید کے دن کا ہے اور یر کر لوگوں کو چاشت کے وقت جمع کیا جائے)

سے من کہ برسرمبدان حق غالب ہواور باطل مٹ کردہ جائے۔ اور فرعون نے بھی اسس وقت کو اس بیے لیسند کیا ۔ "ناکرمرسی علیہ السلام کا گذب کھل کرعوام کے سامنے آجائے . میکن ہوا وہی جو خدا کو منظور تھا۔

سے وقین کا اور فریون کی طرفت اعلان ہُوا مِلٹاً میں اہلِ معرکو اور دیگران لوگوں کو جواس اجماع (مناظرہ) میں آس فی سے پنچ سکیں ۔ ھنگ اُنٹم میں میٹر کیٹر معنون کا کیاتم جسے ہوگے یا نہیں۔

، وف ایرانستهام اس لیے نہیں کرفرعون ان کو اُجماع کے لیے اختیار دے رہا ہے ملکہ ملدتر پہنچنے کے لیے رانگیختر کر دیا ہے ۔

لَّعَلَّنَا شَا بِهِم تمام بالاتفاق نَتْبِعُ السَّحَرَة آن كَانْوُا هُمُ الْغُلِبِينَ ⊙جادورو كا اتباع كربن اگرده ظله بإجائين فركموسي عليه السلام كا -

ف : اس سے فرعون کے نوکر شاہیوں کی میر مراد نہیں کہ وہ جا دوگروں کے دین پر آجائیں گے۔ بلکہ ان کی مراد بہدے کہ اکس طرح سے وہ موسلی علیہ السلام کی اتباع سے زیح جائیں گئے۔ کلام کو اس اسلوب سے ذکر کونے میں ان جا دوگروں کے غلبہ پاجانے کی طرف انشارہ ہے کا در نعسل کا لفظ بھی باعتبار غلبہ کے ترجی کے طور پر استعمال کیاجا تے جو کہ ان کی مذکورہ اتباع کا مقتمنی ہے ذکر ان کے مذہب کا اتباع۔

تُلَمَّا بَحَامَ وَ المَسْحَقُ قَ بِسِ جِب مِادُورُ فُرْعُون کے بان حاض ہُوست ، فرعون نوان کی خوب و دیگت کی اور ایفیں اپنے قرب میں بٹھا یا لیکن انہوں نے اس کے در بارک گتا خی کرتے ہوئے کا گؤا لیفن عوث کی اور ایفیں اپنے قرب میں بٹھا یا لیکن انہوں نے اس کے در بارک گتا فی مغرب یا نہیں ران کہنگا نکھن المحد دیا آرمن گفت کہنگا کیا ہما دے لیے لاکٹو است بڑا انعام معلی السلام کو شکست فاکش ہوگ و تھر المغلب یا جا تیں لیے گئی ہوئے ہیں گے اور موسلی علیدالسلام کو شکست فاکش ہوگ و تھر ہیں کتنا انعام ملے گا قبال نکے ہے ہا تم میں بہت بڑا المعام مطے گا قرار نگاری اور وا مین مدے تنگ تم

اذیا جبتم غالب ہوجا ہ کے تیمن المحقد تیان ۵ تو میرے یا دان مقربین سے ہو گے جو میری بادگاہ

میں سب سے پہلے ما طر ہوتے ہیں اور کچری برخاست ہونے کے بدسب سے آخر بیں جاتے ہیں۔ اور یہی

مرتبہ فرعون کے بال سب سے بڑے مراتب سے تخار اور یہی طراقیہ دنیا داروں کا ہے جو حب دنیا میں عزق

ہرجاتے ہیں ایسے لوگ دنیا والوں کا فرب چا ہے ہیں۔ اللہ والوں کے نزدیک بیسب سے بڑی مصیبت ہے۔

مرکر کھڑے یہ ایسے معاہرہ نجتے کے بعد جا دوگروں کو میدان میں لا باگیا اور وہ موسی علیہ السلام کے بالمقا بل صعف لبت

ہرکر کھڑے ہو گئے اور موسی علیہ السلام سے کہا : ایس پہلے جا دو چوڑیں گے یا ہم چوڑیں ؟

مرکر کھڑے ہو گئے اور موسی علیہ السلام نے فرمایا ڈالو مگا اُنہم مقلقون ۞ جوتم ڈ التے ہو۔

مروال ، ساحروں نے موب جا دو چھوڑنے کا کہا قوموسی علیہ السلام نے ان کی تردیدی بجا سے اجا ذہ کیوں

دے دی و

جواب : ١) اس سے سحر کی اجازت کا میلو پنیس نکل بلکہ اجازت کے حت افلہ ایت کی تمہید کمطلوب بھی اوروہ سولئے س طرافیتہ کے نہیں ہوسکہ کیونکہ بالمقابل محالف عرف جادو کے ذریعے سے ہی بات مانے کو تیار نہوا تھا اور ناچار مرسی علیہ السلام نے باطل کو مٹانے اور ق کوفل ہر کرنے کے لیے اجازت دے دی .

(۲) کشف الامرار میں ہے کہ اگر جر بفلا ہرائس میں جادو کی اجازت کا امرہے میکن درحقیقت اس سے ان کی ذات وار آل کا حکم ہے ادرموسی علیہ السلام نے لاپروا ہوکر البیے فرمایا کہ حب یہ میرا کچے بھاڑہی مہیں سکتے توجیر مرعوب ہونے کا کبامعنی اگری اسی لیے کہ دیا : کروج بچا ہو۔

س کُواُ لُقُوْ الرحبالله کُمْ حبل کی جمع ہے۔ لین انہوں نے بھینک دیں اپنی رستیاں و تیجے جیستہ گئے۔ م عصا کی جمع ہے۔ اور بھینک دے ڈنڈے ، اور وہ سیاب سے تیاد کردہ اور اندرسے کھو کھلے تھے بہتر ہزار رستیاں اور ستر ہزارڈ نڈے نھے و گا گؤا رستیاں اورڈ نڈے چاکر سیا بی تھے اس لیے سورج کی حوارت سے حرکت میں آگئے۔ اس سے لوگوں میں شور بر پا ہُوا۔ رستیاں اورڈ نڈے ڈالئے وقت ساحروں نے قسم کھا کہا چھوز ہ فر نگون قسم ہے فرعون کی بزرگ اور قوت اورغالبیت کی آنا کنگٹ الفیللون کی بیشک ہم ہیں موسلی و ہا رون (علی نبینا وعلیہ ماال لام) پرغلبہ پانے والے۔

ف ؛ انهوں نے قسم اسس لیے کھائی کہ انہیں نقین تھاکہ وہ حزور غلبہ پاجائیں گے کیونکہ وہ سح سے ذریعے اپنی پُوری قرت حرف کر کے اسم خری واد کر دہے تھے۔

مستعلمه وغيرالله كي قسم جابليت كي قسمون سے تقى -

مدين منرلفت ميں ب ، ابنے آباء واتهات اور بُروں كنسيس مت كھاؤ، قسم مرف اللہ تعالیٰ

كى بى ب اورقسم اس وقت كها وحب تميس الني سيّا فى كالقين مو-

لطره جا دوگراپنے ڈ نڈوں اور رستیوں کی کثرت پر مہت اترائے اور موسی علیہ السلام کے تنہا ہونے اور معلم التحدين عرف ايك و زالي بوسط كراس بوسنديدان كوحقارت سے ديكھاليكن الهيس معلوم ما كرحق الربية قليل مو باطل كثير مر عالب المجانا ب ، جيب فور تقور اسائجي موتب يمي ظلمات كومشا وبها ب-حضرت حافظ مشيراني قدس متره ف فرمايا ، م

تيغے كه آسانش از فيض خود د مهر اكب

تناجان بگرو بے منت سیا ہی

ترجمه احين الواركوا ما في فيف نصيب بوزودن اكسسيابي تمام جهان كومشا سكنا ب. فَا كُفَّى مُوْسلى عُصَا كُ مِحرمِن عليه السلام في الله تعالى محكم سه اينا و ثدا والا فسيا ذَا هِيَّ بِس السن وقت وُه وُنرُا مَكُفَّكُ يَبزي سيدا نهين تُكُنَّا بَهَا -

حل لغات : لقفد بروزن سمعه سے بے بین تناوله اسوعة لینی الس فی الدی سے ایا -(كماً في القاموكس)

مَا يَا أَفِكُونَ ۞ حَبْيِن وه وهوكا سے بنانے اورسانپ كيشكل وصورت بين گھڑتے تھے.

و و البعض اکابرم کاشفین سے ہے جادوگروں کی دھوکا سازی سے ان کی رسیاں اور ڈنڈے **رون اس س** نیون کی صور توں میں تھے اور لوگوں کو وہ رستیاں اور ڈنڈے ہی دکھا ٹی دیے جیسے ده اصلى تسكلوں میں تھے ۔ جیسے حب اہلِ حن باطل كے بطلان كو توڑنے ہیں تو بطلان اصل صورت بین ط^ل مبر ہوجا تا ہے۔الس کا برمعنیٰ نہیں کہ رستیاں اور ڈنڈے ہی باطل تھے جیسے جمہور کے نزدیک ہے ورنہ مُوسّٰی علیران الم کے ڈنڈے کو دیکھ کرجا دوگروں بریمی میں تصوّر گزر ما اوران کے آگے بھی میں التبانس بڑیا تو وہ اس برا یمان ندلاتے جواحکام موسی علیہ السلام لائے اگر وہ بھی اسی طرح کا جاو د ہوتا جوس حروں کا تما یا يكروه ان كيجادو سے قرى ترجادو مجاجانا، يمر بات وہى ہے جرم فيكى تلقف ما يا منكون نظمًا تها است جر گوا كرلات ادرجوانهول نه ركت رك اور دنارول كوجا دو سه سانب بنا كر دكها با اوربرجو" ہم نے کہا ہے کہ جاد وگروں نے جا دوسے لوگوں کی نظروں میں سانب بنا کر دکھا نے جہنیں عصا و موسلی (عليدالسلام) في تقرب ليا - الصحفرت الما مشعراني قدس مرة في الين تما ب" الكبريت الاحمر" يس وکرکیا ہے۔ فَا لَقِي السّحَرَة توجاد وكرمند كے بل كركر سليجيل بن كا الله تعالى كوسبره كرنے نظے الله تعالى كوسبره كرنے نظے كوسبر عالم الله عبدان اور أندوں كو برا برا كا تعبان (اثر دہا) ان كى ركتبوں اور أندوں كو برا برك كي ہے تو دہ جاد کہ برجاد كو بہيں - يمبع و ديكھنے كے بعد دہ سبحہ ميں گرے - اس ميں انہيں كسى قسم كا شك اور ترد د نتا - اس سبد سے ميں وہ اپنى قوت وطافت كده بينے كويا انہيں كسى دوسرى طافت نے سبحہ ميں گرايا ہے كيونكدوہ جائے تھے كرير كرشمے جادو كے قوائين سے با ہر ہيں - اليسا سوائے امرا لئى كاوركسى سبد سے ہونى نہيں كيا - اسى وجہ سے دہ موسئى عليدال طام پر ايمان لائے -

مستخلیم ؛اس معمادم بُواکد برفن میں مهارت نافع ہے ۔جا دوگر وں کا موسی علیہ السلام کے سامنے بنیبا رڈالٹیا اس مهارت فی فن السح کی دجر سے نفا ۔ انھیں ان کے فن سے کمال نے بتایا کریدا مرفی نہیں بلکہ امر رقی ہے نیزاس لیے کرفتہائے سے رہے کہ کمروفریب اور دھو کاسے دو سروں کے خیالات بدل و تے جائیں جس کی دراصل کوئی حقیقت بی نہیں ۔

سوال : تم فيداضافوبار باركياب كرجادواكك فيالى امرب السركى كوتى تيقت نهيس تم في براضافدكهال عصم ا

جواب ، جادوگراپنے فن میں کا مل تھے ۔ حقیقة النی اگر دوسری حقیقت سے بدل جائے تو وہ کما لِ فن سح ہے۔ اگر دہ عا جزنہ ہوتے توعصائے موسی کوسانپ بن جانے کو معجزہ تصوّر ندکرتے ، کیونکہ بر بات فن سح کے قاعدہ سے غارج ہے ۔ نداسے دیکھ کرائیان لاتے نہ ہی بارگاہِ اللی میں مراہبجود ہوتے۔ سورہ طلم میں جادہ کے متعسلیٰ تفصیل محزر کی ہے۔

ف ؛ بغض مشایخ نے ذوایا اسح السوسے اخوذہ یہ دینی وہ وقت ہو فجر اول و فجر تانی کے درمیان ہے اور الس کی حقیقہ تا ہر ہے کہ اس میں روشنی اور تا رکی کا اختلاط نہیں ہوتا ، نہ توا سے رات سے تعبیر کیا جا مکتا ہے کہ اس میں صبح کی روشنی کی ملاوٹ ہوتی ہے اور نہی اسے و ن کہاجا سکتا ہے کہ تکھوں کے سامنے طلوع مشمس کے آثار مفقود ہوتے ہیں ۔ ایسے ہی جو کام جا دوگر دکھلا تے ہیں الس میں تی و باطل کی ملاوٹ ہوتی ہے کیوکمہ وہ باطل محض بحجی نہیں ہوتا ۔ اس لیے الس وقت اس کھے کو جادد اک بونا ہے آنکھ اسے حقیقت سمجتی ہے حالانکہ وہ عقیقت نہیں ہوتا ۔

ف ، حفرت الم شوانی قدس مرهٔ به تقریر تکوکر ذمائے بیں کریہ وہ کلام نفس ہے جسے ہم نے بیلے کہی نہیں سنا۔ فَا لُوْ اَ جاد وگروں نے صدق ولی سے کہا اُ هُنَّا بِرَّ ہِی الْعُلِمِینُ ٥ ہم رب العالمین برایمان لائے۔ بہ القی سے بدل الاستمال ہے اس لیے کہ ان کے درمیان حوث عاطف نہیں ہے۔ یے غور کیجے کران خوکش قسمتوں کی قسمت کیسے بدلی کر قسم کو جادوگر (کا فر) تھے اور ث م کومومن - اس سے مسبق م شخدی بخصوصیت سے قسمیت حاصل کرنی جا ہیے جوا پنے اقوال و اعمال و اعوال پر ٹازا ں ہے ·

بر عمل تكيه كمن زانكه دران روز ازل زچه وافی قلم صنع بنامت چه نوشت نوجهه عمل به بحروسا زكرانس ليح كرنجاندازل من تيرك نام پر قلم لم يرل تعالى كيانكما. اور فرايا : سه

کمن بنام سیا ہے طامت من مست کر ہ گست کرتقدیر برمرش پر نوشنت توجیعہ ، مجمست پرمیری تا مرسیا ہی پرطامت ذکر، کے کیا خرکہ انسس کی تقدیر نے میرے لیے کیا تکھا ہے۔

مَ بَ مُوسَىٰ وَهُلُونَ ٥ يرب العالمين عبل عد

سوال ، اس اضافه كاخردت كيون مين أنى إ

جواب: فرعون كى قوم جابل تقى - وه ا بيئة آپ كو رب كهلوا ما تفا - حب جا دوگرون نے امتا بوب العلمين كه تو خون كى قوم جابل تقى - وه ا بيئة آپ جو گورانهوں نے مى ب موسلى و هوون كا اضا فركيا كه مهم السورب العالمين برايمان لا سئة بيل جو گوركي و لا رون (على نبينا وعليها السلام) كارب ہے - كار فرعون نے جا دوگروں سے كها أ هنت هو بسيند نخريا مهزه السست خام محذوف ہے موسلى عليه السلام برايمان لا ت مبوقت كى أن أ فدن كه الله السب بيك كمين تم كومولى عليه السلام برايمان لا ت مبوقت كى أن أ فدن كه في اس سے بيك كمين تم كومولى عليه السلام برايمان لا ت مبوقت كى أن أ فدن كه في الله ته بوريد لنفذ البحوان شفذ كما ت من تى لائم كى اجازت ديتا - يون تم ميري اجازت كى بغيرايمان لا سے بوريد لنفذ البحوان شفذ كما ت من تى كون درہ برے كو كو اكن كى علم كو و كون اكن كى علم كو و الكن كى علم كوركا يا المدين السن بي المدين السب بي المدين المدين المدين المدين المدين المدين المدين المدين المدين الله المدين المدين المدين المدين المدين المدين الله المدين المدين المدين الله و المدين المدين المدين الله المدين المدين المدين المدين الله المدين الله المدين المدين المدين الله و المدين المد

ان هذا لمكر مكوتموة فى المدينة - (يرايك مكراور فريب بيع وتم في شهر لي تجيلاليا)

اس سے پیطے کرتم الس سے نکل جاتے۔ یا اس کامعنیٰ برہے کم مُوسیٰ علیدالتام تمہاد اات دہے کہ اس نے تمہیں کچھ سکھا یا اور کچھ اپنے یاس مُعنوظ رکھا جس کی وجرو و کہ آج تم پر غالب آئیا ہے۔

ف ؛ یہ تقریریمی فرعون نے اپنی قوم کو طفل تستی کے طور پرٹسنائی تاکہ وہ برنتیمبیں کہ جادوگروں نے ایمان قبول کیا ہے توکسی دانشمندی اور حق کے ظہور سے ۔

فَكُسُونْ تَعْلَمُونَ مَّ بِسَ عَقريب تم اپنے كيه كا مزه حكم لوگے - يدلام تاكيدى ہے حاليہ نہبى اسى ليے برحرف استقبال كے ساتھ جمع جوگئى ہے -

البط: اب وعون جا دوگروں کو بتاتا ہے کم ان کے ساتھ وہ کیا کرے گا۔

ف ؛ تفصیل کاباب ایدی (ہاتھ) و ارجل (پاؤں) کی کثرت کی وجرسے ہے ورزقطے وتقطیع میں کوئی خاص فرق نہیں - جیسے کہ اجا تا ہے :

فتحت الباب (بصیغنی مجدد) و فتحت الابواب بعینه مزید بوج کرت ازاد کے۔ قِنْ خِلاَ بِ خلاف سے لینی برطرف سے ،اس کی دوسری جانب سے ۔ مثلاً یہ کم سیدھا یا تھاکاڈلگا دورانس کے ساخذ بایاں پاؤں ۔اس طرح سے تمام بدن بے طاقت ہوجاتا ہے ۔ (کذا فی کشف الاسرار). ف : بی فعل سب سے بہلے فرعون نے کیا۔اس سے بہلے ایساکسی ظالم وجا بریاعادل حکم ان نے نہیں کیا تھا۔ دکذا فی فتح الریمن)

ف ؛ بعض فے فرمایا کہ یہ من تعلید ہے۔ بینی یرکام میں الس کے کردن گاکرتم نے میرسے خلاف کیا ہے۔ یہ قطع ندکورایک معمولی مزا ہے۔ اورکسی کو کار وبارسے فیروم کردینا فرعون جیسے جاہر باوشاہ کے لیے بھی جائز نہیں کہ اپنے می لفت کی ایسی مزا دے۔ اسے السس کی حاقت پر محول کیا جائے گاکہ مؤت غلط عمل پر ایک معمولی مزاسے ڈرایا۔ کیکن پرقول وہم پر مبنی ہے کیونکہ اس نے اپنی خی لفت کی مزاکو اسے گوں بیان کیا :

وَّ لَا تُصَلِّبُنَكُو اَ جُمُعِینَ ٥ مِی تم سب کو دریا کے کنارے پر سُولی پر لٹٹکا وُوں گا اور تم رَوْپ رَلْپ کر مرجا وُ گے ۔اس سے دوسروں کو عبرت ماصل ہوگی ۔

ف : کشف الا سرار میں ہے کہ اُن دونوں سزاؤں کو جمع کروں گا (لینی قطع کرنا اور سُولی پر الٹکانا) ف : مروی ہے کہ فرعون نے انہیں کھجود کے تنوں پر انسکا یا بہاں تک کدوہ مرکعے ۔ سورہ اعراف میں شہر لاصلب نکو ہے ۔ اس سے مہلت دے کر ان کے عذاب میں اضافہ مطلوب ہے کہ قطع یہ کے بعد سُولی پہ لٹکائے جانے پرمغموم ومح ون دہیں گے ۔ قَالُوُا النَ مِهِ دو گروں نے کہا جو بعد میں مسلمان ہوگئے تھے کا ختب ہُو یہ ضادیف یو ضیوا کا مصد مے بعنی ضرد لعنی تمہاری اس تہدید ہے ہمیں اور نہیں عمروت سے ڈرتے ہیں اِنّا یا لی س یہ سنت کُمنْقَلِبُوْن وَ بِین تیرے عذاب پرصبر کا اور تو حسد پر مُنْقَلِبُوْن وَ بِین تیرے عذاب پرصبر کا اور تو حسد پر تابت قدم دہنے کا تواب مطافرہائے گا۔

مست کم ایشت سے تابت ہونا ہے کہ انسان پرلازم ہے کہ وہ حق کوظا ہر کر دسے اگر پرقتل ہونا پڑھے۔ حضرت مطان رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جھے تقیقت کا مشابرہ نصبیب ہوتا ہے اس پرلازم ہے فائدہ صوفی اند کہ سروکھ مسکد اٹھائے۔ دیکھٹے جا دوگروں کو حب مشا پرہ نصیب ہُوا تو فرعون کو بے دھڑک کہ دوا: لاضیو۔

توجملہ ، ہردم ڈکھ دردا کھاتے ہیں تلنی دیجھنے کے با وجود قدم آگے بڑھانے ہیں۔اس کی یاد میں صبر تلخ نہیں ملکہ السی تلنی شکرسے میٹی ہے جو دوست کے باعقہ سے حاصل ہو۔ حضرت صافظ قد کسس مرؤ نے فرمایا: سہ

عاشقاں را گر در آتش می لیندد للف یاد "نگ چٹم گرنظ سر چٹمٹر کوٹر کٹم توجہلہ : اگر لطف دوسیت نُمشّاق کو آگ میں چپلانگ لگانے کے لیے کھے مجھے اندھا کہنا اگر میں الس کے بعد چٹمڈ کوٹر کی طرف نگاہ کرول ۔

اورفرايا وس

اگر ملبطف بخوانی مزید الطافسست وگر بغهر برانی درول ماصافست توجمه ۱۱ گرنطف سے بلاؤتومز بدئطف وکرم ہے اوراگر فہرسے ہٹا و تو بھی کوئی فرق نریزسے انسس کیے کرمیرا دل صاف ہے۔

إِنَّا نَظْمُعُ بِي تُلَكِيمٍ يُوامِدِينٍ-

حلِ لغات ؛ المفردات من به العلمة بهن خوامش نفسانى رِنس كالمسى شفى الون مائل بونا . اكُ يَعْفُولَكُ مَا بَنُنَا خَطْلِكَ أَيْمُ بَهَارِ عِسَالِةَ جِرَامٌ مثلًا مثرك وغيره بخش د ع . آنْ كُنَّ يركم بهم بين اَوَّ لَ الْمُوْفِينِينَ ٥ ابْبَاعِ فرعون برسب سے جعلے ایمان لانے والے - یا بم سب سے جسلے ایل مشہدین .

ا جادوال كال رست ويا در باختد

در نفائے قرب مولیٰ تاختستد

۲ گر برفت آل دست و پا برجلے م ل

رسیت ازیق بالهاسے جاود ال

٣ تا بران پر يا بيرواز آمدند

در ہولے عشق شہباز کا مدند

نوجمس : (۱) وہ جا دوگر جنوں نے ہا تھ باؤں راہ جن میں کٹوا دیئے نضا سے قرب اللی میں خوب دوڑے ۔

(٢) اگران کے إضح با فول کا نے سکے تو کیا ہُوا جبکہ انہیں اللہ تعالیٰ سے وائمی قوت وطا قت نصیب ہوئی۔

(m) انہی بروں سے برواز میں ا گئے عشق کی قوت سے شہباز بن گئے۔

میں موقع اس میں تا عدہ کلیہ ہے کہ ظا ہری زندگی میں جتنی تکلیف راوحی میں پہنچی ہے اتن ہی اسے دوسات اللہ میں اس اور مشاہرہ تی میں اضافہ نصیب ہوتا ہے اس لیے کہ اللہ نقالیٰ کی عادت کریمہ ہے روسات میں است میں است کریمہ ہے میں است م

كدۇ، اپنے بندوں سے فانى چزى كے كرباقى چزى خبت ا ہے .

سیدنا جعفر ابن عم النبی می الله علیه وسلم تعض عزد وات میں لردہ تھے اور اسلام کا جمندا میت سیدھے اچھیں لیے کھڑے تھے جب وہ کٹ گیا تو آپ نے جبندا بائیں اپھیں نے بیا۔ وہ بی کٹ گیا تو دونوں بازو وں میں تمام لیاحتی کہ شہید ہوگئے ۔ اس وقت ان کی عرتینیتیں سال سمنی اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض انہیں بہشت میں والا پر عطافر مائے جن کے ذریعے وہ اُڑتے ہیں جمال جانا چا ہتے ہیں جاتے ہیں۔ اسی لیے ان کا نام حجفر طیار بھی ہے ۔

ف ؛ سي كيفيت سراكس نوش نجت كى بيم واين وعوى مين سجا بو-

و بین میسید مراض و ن بست کی جہر پیست وی کی جہر اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو آز ما کہ جس برکوئی مصیبت اے وہ اسے راحت سمجھے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو آز ما کہ مصیبت میں ڈالا گیا۔ لیکن پرولت اسے نصیب ہرتی ہے جواز لی خش نجت ہوتا ہے۔ ویکھیے جا دوگروں کوکس طرح مصیبت میں ڈالا گیا۔ لیکن چونکہ مشاہدہ تنی ان کی قسمت میں تھا اس لیے اسے وہ ا بینے بیار حت و رحمت سمجہ رہے بینے لیکن الیسے مرتبے والے بہت کم ہوتے ہیں کیونکہ برمرتبر انجذا بی ہے اور وہ سالکہن کو بیک سمجہ رہے بین بلکہ تدریجاً نصیب ہوتا ہے۔

ت : حضرت عررض الله تعالى عنه كاحال السلام لات وقت ما دوگروں كى طرح تھا۔

قا عدة تصوف ؛ اسلام احسان ليني مشامدة عنى كاوسيله ب -

حديث شراعب : حضورسرورعالم صلى الأعليه وسلم فرمات بين :

من عمل بما علم ورثه الله علم ما لويعلم-

(جواب پر مے پر مل کرتا ہے اللہ تعالی اسے وُہ عمل عطا کرتا ہے جسے وہ پہلے نہیں جانتا تھا)

ف : حضرت کشیخ الجرقدس سرہ الاطهر فراتے ہیں تم ایسے عبادت کرد جیسے حضور نبی پاک ملی اللہ عیہ وسلم نبوت کے
اظہا رسے پہلے شرفیت ابراہی پر کرتے تھے ۔ یہ بھی کب پر نبخیا عنایا ت اللیہ سے تھا کہ اکس عبادت کی اوائی کے
بعد آپ کو رسالت و نبوت نصیب ہُوئی (اگر بچر نبوت حقیقہ آپ کو پہلے حاصل تھی لیکن ظا ہر کرنے کا موقعہ اب
لا تاکہ امت کو تعلیم ہو کہ عبادت کی برکات یُوں ہوتی ہیں)

را ما رہ اس و ایم اور بھل کرنا ہے کہ اس کے کہ جب وہ نشریعیت مسلم ہو پر کمل طور پر ممل کرنا ہے تواس ولا بہت کا حصول کے فلب پرواز دائیں کے درواز سے کھل جاتے ہیں اور اسے قرآن مجید کے معافی الہم میں معافی الہمام ہوتے ہیں میں تک کہ حمد نمین (بغتج الدال) کے زمرہ سے ہوجا نا ہے بھراسے اللہ تعالی ارشاخی معافی الہمام ہوتے ہیں یہاں تک کہ حمد نمین (بغتج الدال) کے زمرہ سے ہوجا نا ہے بھراسے اللہ تعالی ارشاخی کے لیے مقرد فرمانا ہے جیسے رسل کرام علیم السلام کے لیے رسالت دسے کرمبوث فرمانا راج کہ اب نوت کے نیے میں اس لیے وہ طرایقہ جو پہلے عبا وت کا تھا اگراب کی خوکش نصیب کو حاصل ہونو بھر اسے رسول بنا کرتو ختم ہے ایس لیے وہ طرایقہ جو پہلے عبا وت کا تھا اگراب کی خوکش نصیب کو حاصل ہونو بھر اسے رسول بنا کرتو

وَاوْحَيْنَا أَ إِلَى مُوسَى اَنَ اسْرِيعِبَادِی َ اِنَّكُوْ مُتَبَعُوْنَ ٥ فَارَسَلَ فِرْعُونُ فِي الْمَكَا بِنِ حَشِرِينَ ٥ إِنَّ هَوُ لَا مَ سَرْدِ مِنَ قَلِينُونَ ٥ وَ اِنَّهُ مُ لِنَا لَعَا لِنِطُونَ ٥ وَ اِنَّهُ مُ لِنَا لَعَا لِنِطُونَ ٥ وَ اِنَّهُ مُ لِنَا لَعَا لِنِطُونَ ٥ وَ اِنَّالَجَمِيعُ خُورُونَ ٥ فَا خُرِجُ لَهُ مُ مِنْ جُنْتِ وَعَيُونِ ٥ وَ كَنَّ يَرْوَ مَقَامِ كَرِيمِ ٥ لَكَنَا لِكَ وَ اوْرَتُنْهَا بَيْ السَرَاءِيلُ ٥ فَا تُبَعُوهُ مُ مُشْرِقِينَ ٥ فَكُنَا تَرَا الْجَمْعُنِ كَالُولِكُ وَ اوْرَتُنْهَا بَيْ أَسِرَاءِيلُ ٥ فَا تُبَعُوهُ مُ مُشْرِقِينَ ٥ فَكَمَّ لَكُونَ وَ فَالَ حَلَا أَنْ مُعَى كَرِقَ سَيَمُ رِينِ ٥ فَا وَحَيْنَا فَالَ الْمُعْلِيمِ وَ اللّهُ مُنْ اللّهُ وَالْعَلَيْ وَلَى اللّهُ وَالْعَلِيمِ وَ اللّهُ عَلَيْكُ وَلَى اللّهُ وَلِي اللّهُ وَالْعَلَيْمِ وَ اللّهُ عَلَيْكُ وَلَى اللّهُ وَلِي اللّهُ وَالْعَلَيْمِ وَ اللّهُ عَلَى اللّهُ وَالْعَلَيْمِ وَ اللّهُ وَلَيْكُولُوا الْعَلِيمِ وَمَنْ مَعَدَ الْجَمَعِينَ وَ تَمُ اللّهُ وَالْعَلِيمِ وَمَنْ مَعَدَ اللّهُ وَاللّهُ مُنْ اللّهُ وَلِي مَا كُلُولُو الْعَظِيمِ وَ اللّهُ وَاللّهُ مُولِي وَلَا اللّهُ وَاللّهُ مُنْ اللّهُ وَاللّهُ مُنْ اللّهُ وَاللّهُ مُنْ اللّهُ وَاللّهُ وَالْعَلَيْمِ وَمَنْ مَعَدَلَ اللّهُ وَاللّهُ مُؤْلِنَ مَا مُنْ اللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَاللّهُ وَالْعَرِينَ وَ اللّهُ وَالْعَرِينَ وَاللّهُ الْعُرِينَ وَاللّهُ وَاللّهُ وَالْعَرِينُ وَاللّهُ الْمُؤْمِنِينَ ٥ وَ اللّهُ مَا اللّهُ وَاللّهُ مُنْ اللّهُ وَاللّهُ مُنْ اللّهُ وَاللّهُ مِنْ اللّهُ وَاللّهُ مَا مُنْ اللّهُ وَاللّهُ الْمُؤْمِنِينَ ٥ وَ اللّهُ مُلْكُولًا اللّهُ وَاللّهُ الْمُنْ اللّهُ الْمُؤْمِنِينَ ١ وَاللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الْمُؤْمِنُ وَاللّهُ اللّهُ الْمُؤْمِنُ وَاللّهُ الْمُولِي اللّهُ الْمُؤْمِنِ اللّهُ الْمُؤْمِنُ وَاللّهُ اللّهُ الْمُولُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ الل

ترجمہ : اورجم نے موئی (علیہ السلام) کو وی جمیمی کمشباشب میرے بندہ ان کو نکال کرلے جا وَ بیشک تم ہمادا تعاقب کیا جا سے گا توفرون نے شہروں میں جمع کرنے والے دوڑا ہے ۔ بے شک یہ لوگوں کی مختصری جاعت ہے اورانہوں نے ہم سب کو عقد میں ڈالا ہے اور بے شک ہم سب پوکمس ہیں توہم نے ان کو باغوں اور جنہوں اور خزانوں اور عدہ مکانوں سے با ہز کالا - ہم نے بوں کیا اور بنی اسلام ان کے اور ان کا وارث بنا دیا ہو خونیوں نے سورج نکلے وقت ان کا بچھا گیا تجم حب ان دونوں جاعتوں کا کہر میں آ منا سا منا ہُوا تو موسی (علیہ السلام) کے ہم اور ہوں نے عرض کی بیشک ہم ان کے قادِ میں آ گئے موسی (علیہ السلام) نے فرایا ایسا ہم گرز نہ ہوگا بیشک میرارب میرے ہم اور ہی تو موسی (علیہ السلام) اور اس شے ہم انہوں کو نجات و جائے ہی ہوں کو بیا ۔ میرارب میرے ہم اور اس شے ہم اور ہوں کو قریب کردیا و بی عرت سے اور ان کے اکثر بے ایمان تھے ۔ اور ہوں کو قریب کردیا و بی عرت سے اور ان کے اکثر بے ایمان تھے ۔ اور بی تو ت والا مہر بان سے ۔

(بقیرها سیر منفی ۱۹۱۹) نهیں بھیجا جا آ البتہ ولا بیت کا طرسے نواز اجا آنا ہے ، جب تمیں راستہ معلوم نموا تو لازم ہے کہ اہل اللہ کا طریقہ اختیا رکر و کیونکہ حقیقی باد شاہ میں لوگ بیں ۔ اور یہ مرتبدالس وقت یک ما صل نہیں نہو آ حب کہ انسان اپنی آل و اولا داور اموال واسباب دنیویہ سے ممل طور پر انقطاع نر کر سے اور صرف اللہ تعالیٰ کا نہ ہوجائے ۔ بھینے جا دوگروں نے فرعون کو جواباً کہا اتا الیٰ س ساھنطلبون ۔ اور صرف اللہ تعالیٰ کا نہ ہوجائے گا کہ تم ویکھتے ہو کہ کوئی بندہ کسی سفر رہے جائے توسب جب بیر بی جورا کر جاتا ہے توسب جب بیر بیر وضعیف زیادہ او جور شیل ہونا ہے کیونکہ بندہ ضعیف ہے اور ضعیف زیادہ او جور شیل الی سائے الی سے اور ضعیف زیادہ او جورا سے کیونکہ بندہ ضعیف ہے اور ضعیف زیادہ او جور شیل الی الی سائے الی سے اور شعیف نیادہ او جورا سے کیونکہ بندہ ضعیف سے اور ضعیف زیادہ او جور

م الله تعالى ستىسبروسسىل كاسوال كرتے ہيں۔

(تفيرآياتِصوْلُاشة) الفريعيادِيِّ وَاوْجَيْنَا إِلَى مُوْسَى اَنْ اَسُولِعِيَادِيَّ وَاوْجَيْنَا إِلَى مُوْسَى اَنْ اَسُولِعِيَادِي العربيعاء بجن اعلام في خفاء - چيك سے سي كو يُوبَانا -

سولی (بالکسر) و سولی (بالضم) و سولی (بالفتح) مجعے دائت کوجانا۔ ایسے ہی اسولی مجعے دائت کوجانا۔

س ، عفرت موسی علیه التلام کو بجر فلزم کم جلے جانے کا حکم بذراید دحی ہُوا۔ وہ بظاہر پر مزجانے تھے کم رات کوم انکہاں ہے اور ہاری منزلِ مقصود کیا ہے۔ پھران کو جریل علیه السلام کا وہ و عدہ بھی یا و تھا جو آخری الوداع پر انہوں نے کیا تھا کہ اب میں ، آپ اور فرعون کا کشکر بحر قلزم کے کما رسے پر

را تَنَكُوْ هُمُّتِهُ عَوْنَ ﴿ بِهِ شُكَمْهَارِ بِي بِيجِهِ فرعون حِلا آئے گا اور اس كے ساتھ اس كالشكر

ہمی ہوگا۔ یہ راٹ کو چلے جانے کی علت ہے۔ وہ یہ کم اسے موسلی (علیہ السلام)! تم اپنی برا دری کو لے کرچلو بچر فرعون مجولٹ تمہارا تعاقب میں مجدلٹ کو اسکن وہ آپ تک بنج نے نہتے گا۔ یہاں تک کرتم دریا کوعبور کرو گئے اور وہ تمہا رسے تعاقب میں مجدلٹ کو اور قوم دریا میں ڈوب کر مرجائے گا۔ فاکٹ کسک فرن عون جب فرعون کو مُرسلی علیہ السسلام اور آپ کی قوم کی روائگی کا علم ہم اتو فرعون نے بھیج و سے فی المسک آپیسے ان شہروں میں جوانس کے دار الحکومت کے قرب وجوار میں سے حشید بین ن آئی کم محام لوگ ایسٹے ہوکرموشی علیال سلام کا بچھا کریں۔

ب ای است است کا مشفی مرحوم نے کہی کو تبطیوں کو شام کے وقت علم سُوا کہ نی اسرائیل رات کے وقت یہا ہے تکل کئے ہیں۔ صبح کو اس میے علم نہ ہوسئی کر ان کا خیال تھا کہ شام کہ ان کے نہ ملئے ہیں۔ صبح کو اس میے علم نہ ہوسئی کر ان کا خیال تھا کہ شام کہ ان کے نہ ملئے پر انہیں تقین ہو کیا کہ وہ بہاں ہے کو چ کر گئے ہیں۔ دو سرے روزان کا پیچیا کرناچا یا قر مرقبطی گھرانے کا ایک ایک موزز فوت ہو گیا وہ ان کی ترفین وغیر میں منظر دہے۔ ایس دن فرعون نے شہروں سے بہت بہا درو و دلاور وگ بلوا ہے۔

پ ف بیکشف الاسرارییں ہے کہ جس رات مرسی علیہ السلام قرم کو لے کر بیلے 'جنے کو اتوار کا وق تھا ۔اسی کی قبطیوں کے اعر وفت ہوئے وفت ہوئے نوفر عون نے مرسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کی گرفتاری کا حکم جاری کیا۔ دوسرے ون بینی سومواد کونشکر جمع کر کے مرسی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے تعاقب کے لیے شور کی کا اجلاس ہوا۔

س اِنَّ هُوُ لَا يَ عُو اللَّهِ يَعِيْ مِب فرعون فِي شهروں سے امراد اور بھاری شکر بوایا تر مجلس شوری کے اراکین فے کہا کینڈو ذِ مَنَّهُ فَتَکِیدُ کُونَ کَ بِنَ امرائیل گُنتی کے جِندا فرادیں۔

سوال ، مجلسِ شُرَّدی کے اراکین نے بنی اسائیل کوگنتی کے افراد (لینی معمولی اورنہایت قلیل) تبایا حالانکر کی وہ ایس وقت چیلا کھ ستر ہزار افراد سخے اور پر کوئی معمولی تعدا د نہیں۔

ن ؛ التكليمين ہے كەفرعون نے بنى امرائيل كا بيجها كيا تواس وقت اس كے سابھ وس لا كھ گھوڑے تھے اور الس كامقدمتر الحبيش ستر لا كھ افراد پرشتمل تنا۔

حل لغات ؛ المشرد من منقر سے گروہ کو کتے ہیں۔ اس کے بعد قلیلون لا باکیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ وہ بہت ہی تقور سے تاکہ معلوم ہو کہ وہ بہت ہی تقور سے تھے۔ وہ بایں طور کہ بنی اسرائیل کا سرقبیلہ برنسبت و وسرے کے قلیل تھا۔

وَإِنْهُ وُلْنَا لَعَا يُنظُونَ ۞ اورب شك وُه مِن برات عقة من والنه والي ين-

وَإِنَّا لَجِينِعُ خُونِ رُونَ ٥

سے فَا خُرِجْنَا مُ بُنِهِم نے وعن اور الس کی قرم کونالا با منظور کران کے ول میں خیال والا کہ وہ بنی امرائیل کو کیڑنے کے بیے یہاں سے کلیں -

سوال ، فرعون اور الس كي قوم كل تو تقى البينة اختيار سي كبيان الله تعالى في است ابني طرف منسوب فرماديا-

یہ جواب ؛ یا قراس لیے کہ برفسل کاخال دہی ہے یا براسناد مجازی ہے ۔ سے قین بھٹنیت قریمی نونوں باغات سے جو دریائے نیل کے دونوں کنارے پر پھیلے ہوئے تھے اور پانی

سی برس المفردات میں ہے کہ بانی کے چٹے کو آنکھ سے تشبید دی گئی ہے اور و تربیسید جربان المائیے۔

وت باکشف الا سرار میں ہے کہ بہاں عیون سے نہریں مراو ہیں۔ کاشٹی نے مطلقاً بہنے والا پائی مراد لیا ہے۔
وَ کُنُودِ اور خُرانُوں تعبیٰ ظاہری ہال، سونا چاندی وغیرہ ۔ اسے کنزاس لیے کہ جاتا ہے کہ اکس سے حقوق اللہ اور کھی خار ہے ہوں۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے معتوق اوا نہ کیے جاتیں وہ کرنہ نہیں خواہ وہ ساتوں زمینوں کے نیچے ہو۔ دراصل ہالی مجموع ومحفوظ کو کنز کہا جاتا ہے۔

مه کاز وه مال جوزین مین برد پیدائش طور یا کسی نفر اندبنا دکھا ہو۔ مون کنور و دکور میں فرق و مال جوزین میں بیدائش طور پر ہو۔ کزوہ مال جوکسی نے خزانے سے طرح تحر دکھا ہو۔

خریرة العجائب میں ہے کرمرکی زمین میں بحر ترخیف میں۔ اسی لیے کہ جا آ ہے الس کی زمین مصرکے نزان کے کام اللہ کی حصالیا منبیں مصرکے نزان سے کاکر حقوں میں سونا مدفون ہے۔ بہا ت کک کریریمی شہور ہے کہ السس کا کوئی حصالیا منبیں جو دفینوں سے خالی ہو۔

س قرمقام گردیره اور حین مزلین اور بهتری بلسین و مراد ب ، جیسا که مفسری فی بسیان فرم مراد ب ، جیسا که مفسری فی بسیان فی بسیان فی مراد ب ، جیسا که مفسری فی بسیان فی بسیان فی بست براشهر ب جے مفرت فرایا ہے ۔ الفیدم مجف الف یوم (براردن) (کذا فی التکمله) اور ایک بهت براشهر ب جے مفرت بوست صدیق علی بین اعلیہ الت لام فی بنایا اور اس کی ایک الیسی نهری جوعائب نیا بی سے ایک تی وہ دریائے نیل سے ایک تی وہ دریائے نیل سے متن سوسائل استیان و وہ دریائے نیل سے متن سوسائل استیان اور مفتی جوجاتی تی ۔ اس نهر کا زیا وہ تریافی انتی استیان میں کئی باتا اور یوست علیہ السلام نے استیال کے دوں کے برابرتیار کرایا تھا۔ جب قط پڑتا تو مربتی محری تمام کا با دی کے اور احت اور احت اور میوہ حات نها میت لذیذ تھے ۔ اور احت اور احت اور میوہ حات نها میت لذیذ تھے ۔ اور احت اور احت اور میوہ حات نها میت لذیذ تھے ۔

اس میں کا دبکٹرت پیدا ہرتا تھا۔ ککالِك تعبیب فرعون الدامس ك قوم كامصرے نكا ناعجیب وغربیب تھا ایسے ہى ہر ا خوجت كا مصدرتنبهي ہے ۔ ف : حفرت الوالليث نے الس كا ترجمه يُوں كياكہ : اللّٰہ تعالى فرماناً ہے كہم يُونى كرتے بين اس كے ساتھ جوب من افرانى كرسے -

وَ اَوْرَ اَنْ اور مقام كريم كا ما لك اورم فان با غات اورجی جات اورخز افن اور مقام كريم كا ما لك بناویات مرائیل فرعون اور المس كی بناویات مرائیل کو اجید و ادث مورث كی جا گداد كا كا مل كل ما كم برتا ہے البید بى بنى امرائیل فرعون اور المس كى قوم كھوں سے نكئ اگرچہ توم سے نكئ اگرچہ المس بن خاص بعد بى مجرب سے فرعون اور المس كى قوم كھوں سے نكئ اگرچہ المس بن خاص بعد بى مجرب تے ۔

ر المصريك الله تعالى ف فره ياكريم في بني امرائيل كوفر عون اورائس كي قوم كه باغات ، حيثم جائ اور خورائن ورم ، نات كا دارث بنايا ـ مروى هم كرقبطيول كي تبابى كه بعد منى امرائيل معرين آكر ان كي تمام حائد به قال المدريقبله حائد المرائيل كومعركا كا مل طور يرقبله حائد المرائيل كومعركا كا مل طور يرقبله عبد الما المرائيل كومعركا كا مل طور يرقبله عبد الما المرائيل كومعركا كا مل طور يرقبله عبد الما المرائيل كومعركا كا مل طور يرقبله المرائيل كومعري والبس فرائم في المرائيل من المرائيل كومعرك كا من المرائيل من المرائي

جب فرعون نے کوربلت نیل کی طرف روائی مقدرته الجیش مقرر کے ساتھ مبرار میمند آورب سے مزاد میرو اور میں مقدرته الجیش مقرر کے ساتھ مبزار میمند آورب سے مزاد میرو اور دیا کی سائم مبر ساقی نا ورک کے درمیان جلاگیا اورک کرسرتا پالوہے سکے باس سے مبرکس اور دیا کی موج کی ارز تیزرنتا یہ دان کا خیال تھا کہ وہ بنی اسرائیل کے نون سے مبولی کھیلیں گے۔

س فَأَنْهَ عُوْدُهُمْ (بِس زَوْنِوں نَهِ ان كابِي إِيا)

حل لغات : بهزه قطعی ہے ، جیسے که اجاتا ہے : اُتبعه اتباعا دیرانس وقت بولئے بین جب کوئی کسی کے استان طل لغان ہے استان ہو۔ و تبعه تبعا براس وقت بولئے بین جب کوئی کسی کے پائس سے گزرے ۔

اب معنیٰ بر بُواکہ ہم نے فرعون اور انس کے نشکر کے نکا لئے اور ان کے ملک کوبٹی اسم این کے قبضہ میں چینے کا اراوہ کیا تو وُہ قبطی گھروں سے نکل پڑے اور مولی علیہ انسلام اور ان کے ساتھیوں کوجا ملے مُکشرُوقِیان کی کا راوہ کیا تو وُہ قبطی گھروں سے نکل پڑے اور مولی علیہ انسلام اور ان کے ساتھیوں کوجا ملے مُکشرُوقِیان کی حلی حل لغامت ، بیرانشرق واصب و اسسی واظھر کے قبیل سے سے بھی نشروق وجی و مساء و ظہر میں دونوں سے حمال ہے کیوبک میں دونوں سے حمال ہے کیوبک وخول مذکور ہرائے سے معال ہے کیوبک وخول مذکر دہرائی سے متعلق ہے ۔

د ؛ وہ تبطی بنی اسرائیل کومع کے وقت جاسلے انسس وقت بنی اسرائیل دربلے قلز م کے کنا رہے تک پہنچ چکے نتے اورا را دہ کر رہبے سے کہ اب دربلے قلزم کو کیسے عبور کریں عین انسس وقت ان کے تیکیے فرعون بھی

ك كرك دريات قلزم كرمني كيا-

سا فکتا تو آء ال جنطن بس عب دونوں سکر ایک دومرے کے قرمیب بڑے ہمال کا کر وہ ای ورت کے اس کے موال کا کر وہ ای ورت کے در کے درت کے

علی لغات : ترنی باب تفاس بنے ایک دوسرے کو دیکھنا اور ایک دوسرے کے برابر میں کرتا۔ (کذا فی الباج)

سَیکھیدین (مجے نجات کے داستہ کا دہری عطا فرمائے گا۔

ی مققین نے فرط یا کہ موسی علیہ اس اور سے اپنے کلام میں معیت کو پہلے بیان کیا حلیہ میں معیت کو پہلے بیان کیا حلیم میں فرق کما قال ، ان معی س بق (ب نشک میرے ساتھ میرا پروردگار ہے) اور ہمارے حضور نبی پاک شرولا کے صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کلام میں اللہ تعالیٰ کا نام پہلے اور اپنی معیت بعد کو بیان کی - چانجے فرط یا ،

ان الله معنا - (ب شك الله تعالى بمار س ساته س

ا کہ عادفین کے قاوب روشن ہوں کرکلیم اللہ علیال الم نے پہلے اپنے آپ کو بھر اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور بر مربیکا مقام ہے اور عبیب علیہ السلام نے پہلے تی کو بھراپنے آپ کو دیکھا اور بر مقام مرا د ہے ۔ مُرید و کو ہو تا ہے جس کے مرحکم کی با ہندی لازمی ہے ادر مرا دوہ ہے کہ جواس کے منہ سے بھلے اسے پُوراکیا جائے سے

کے جیسے اس کلام میصقین کو فرنے کررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اللہ کا نام لیا اسی لیے افضل المرسل ہیں میں اعلیٰ خرنت امام اہل سنت فاصل بربلوی کے ترحمبہ قرآن پر فخرے کراہم ماللہ علیٰ اللہ کا استعادہ میں بہلے اللہ کا امام بعد میں سے اور مفہوم بہلے۔ اویسی عفرار م

این کمی دا روسه او در رفسه دوست و آن دگر را روسه او خود رفسه او ست

توجید : ایک و مس کامند دوست کی جانب سے دوسرادہ ہے ندا میں کے مند کی جانب بی دوست کی توجہ ہو۔

(۱) کشف الاسرار میں ہے کہ موسی علیہ السلام نے اپنے آپ کو اکیلا پاکر کھا: معی دبق۔ ورنر انہ ہیں اسکامت ان الله معنا کہنا چا ہیے تھا۔ الس کی دجہ یہ بتائی جاتی ہے کراس وقت موسی علیہ السلام نے اپنی خودی کو بیش نظر دکھا۔ اس کی وجہ یہ تھا ۔ الس کی دجہ یہ بتائی جا تھے تھے (جبیبا کہ انبیا، علیم السلام کے لیے مجادا عقید ہ ۔ کہ ایفیس لعطا سے النی علم غیب حاصل ہوتا ہے) کم لید کو ان کی قوم گوسالہ پرستی کرے گی اس بلیے حرف کہ ایک اللہ علیہ وسل سے آپ کو مقدم فرما یا اور بما رسے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسل نے اپنے یا دِ فارسیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کوسا تو طایا ،

اَنَّ الله معنا - (یے شک الله تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے) (۲) موئی علیہ السلام نے اپنے لیے اپنے رب کی معیّت کا دعوٰی کیا ، کما قال:

ان معى سرقى سيهددين -

ليكن اللّه تعالى في رسول الله عليه وسلم كي أمّن كے ليے اپني معيّت كا الله ارفرا بار كما قال تعالى : ان الله صبح الدنين ا تقوا -

(م) موسیٰ علیه السلام نے جوکچہ که اللہ نعالیٰ نے اسے پُورا فرما با کہ انتخبیں نجائت نخبٹی اور دشمن کے مکرو فرپ سے بچایا لیکن ا دھرامت ِمصطفور علیٰ صاحبہا الصّلٰوۃ والسلام کے سانخہ خود و عدہ فرما با اور مجھراسسے پُورا کر دکھلا بااور انتخبیں گٹا ہوں کے غم سے نجائٹ نخبٹی اور انہیں اپنی رحمت ومُعَفِرت یک بہنچایا ۔

معزت موسی علیاسلام پرخفیہ ایمان لانے والا داستے میں موسی علیداکسلام کے آگے آگے تھا ، مسل میں مسل علیا اسلام کے آگے تھا ، مسل میں مسل میں کیا ہے۔ کہا ہے تھا ، کہاں جا رہے ہو آگے وریا ہے جیجے فرعون ، کیسے نجا ت پا وُ گے ؟ آپ نے فرطایا میں کیا کرسک ان میں کیا کرسک کے انسان کی موضی جو جا ہے کرسے ۔

وعلتے موسی علید است لام دریائے نیل کے تنار سے مردی ہے فرماتے ہیں کہ جب موسی علید السلام وعلتے موسی علید است لام دریائے نیل کے تنار سے پر بہنچے تودعا مانگی:

یا من کان قبل کل شی والسلکون لیک شی والکائن بعد کل شی اجعل لنا مخوجا۔ (اے وہ وات جوسب سے پہلے تی اور سرشے کو پیدا کرنے والی اور سرشے کے بعدیمی باتی رہے گی ،

ہا رسے لیے را سنہ کھول شے)

(۲) حفرت عبدالله بن مسعود رضی الله عنه فرمات بن كر مجهد رسول الله صلی الله علیه و مسلم في فرمایا ، اكا اعلمك الكلمات الستى قالهن موسى حين الفلق البحز.

(میں تمہیں وہ دعا ندسکھاتوں جو مُوسی علیہ السلام نے دریا عبور کرتے وقت بڑھی تھی)

يں في وض كى : إلى جى (خودسكما يتے) إ

أب في منا رُعا بُرِهِي :

اللهمة الكالحمد واليك المشتكى ومك المستغاث وانت المستعان ولاحول ولا قوة الآبالله.

(اساملتہ ! ترے لیے حداور تیری طرف شکوہ اور تھی سے فریا د ہے اور تو ہی مدد کا رہے اور سے اور میں مدد کا رہے اور مذہی تعلیف سے بچنے کی ہماری مہت ہے اور نہ ہماری کوئی طاقت ہے سو ائے تیرے) مضرت ابن سعودر صنی اللّٰہ عند فرماتے ہیں کہ میں نے حب سے تصنورعلیہ القبلٰہ ۃ والسلام سے یہ دعا سیکھی ہے ہے ممبی ترک نہیں کیا ۔

فا و نظر السام المحرسي الما المسوم المحرس المحرس المحرد المحرد المحرد المحرد المحرد المحرسي المحرس المحر

ف ؛ کاشنی مرحوم نے فرما یا موسی علیہ السلام نے دریا کے کنا رسے پر پنچ کرعصا مارا اور دریا کو فرما یا ؛ اسے ابوغالہ إسمين راست دسے ۔

فَا نُقْدَكُ فَا فَصِيمِه بِعِلِين اس كه بعدموس عليه السلام فعصامادا - فانفلق تو دريا كايا في صِلاً كيا

یعیٰ دریا پڑگیا تواس میں مولی علیانسلام کے بارہ گروہوں کا گنتی کے بارہ راستے بن گئے۔ فکا من گُل یہ فیات میں و جنس وی توانس میں محرا متفرق ہوگیا۔

ف ؟ المفردات مين سب الفرق و الفلق كا تقريباً أيك بي معنى سبه ليك الفلق شے مح جرجانے ير اور الفنوق من مح برجانے بر اور الفنوق من معنى بُوا ايك كرا مُدا كي الموا مرا الفنوق كا معنى بُوا ايك كرا مُدا كي الموا - قاعدة مجويد ، كل فوق كرفني وار قيق دونون طرح پر مناجا دُنه كي تغيم او كى سب -

كَالطُّلُوْدِ الْعَظِينِيرِ ٥ اوْنِي بِهارُ كَامِلُ الْعِنْ وُهُ بِهارُجِ أَسَمَان كَامِ سَبِ ادْنِها اودا بين تَصْرِف ك

مقام ية تابت اور قائم بور

عل لُنّات : انام راغب رحمد الله تعالی ف المقردات مین کمی ب الطود عظیم بها رُکوکها جا تا ہے لے العظیم سے مرصوف کرنے میں اشارہ ہے کہ اس کا برحصہ باعظمت تھا۔ اس کا برمطلب نہیں کہ اس کے بالمقابل کوئی بہار تھا اس لیے اسے العظیم سے موصوف کیا گیا۔ جب دریا میں راستے بنے قر مرقبیلہ لینے لیے ایک راستہ منتخب کر کے جل بڑا۔

ف ؛ کاشفی مرحوم نے تکھا کہ دریا میں انرهی جلی جسسے دریا کے راستے نہا بت خشک ہو گئے جس بر بن الرائيل اس فی سے گزرتے چلے گئے ۔ پینانچہ اللہ تعالی نے بھی فرمایا ؛

فاضرب لهم طريقنا فىالبحر يبسار

﴿ وَان كَ يَهُ وريا مِين ايك خشك داستدم خركيمي) و اكْ دُلْفَتْ اورم في بني امرائيل كة ربيب كرديا -

علی لغات : آماج المصادر میں ہے کہ الان کاف مجنے زدیک اور جمع کرنا۔ ان دونوں کی تا نید آسی آئیت سے کائی ہے بیکن مہلامعنی آسن ہے۔

ثُنَّم و إلى بر ، لين جهال سے دریا بھٹ گیا ۔ اس میں اشارہ ہے کرموسی علیم السلام کی قرم دور علی گئی تو بھر فرعون کی قرم دریا میں بنجی الاختوین فن و دوسروں کو بعنی فرعون اور اسس کی قرم کر بنی اسرائیل جہال سے دریا میں داخل ہوئے وہ بھی دریا کو خشک دیکھ کر اس میں داخل ہو گئے وگا فہ جنگ نا مو سنگ و گا فہ جنگ نا مو سنگ و گئی فرستی تعدی و مین مقعک اور ہم نے موسلی علیم السلام کو ان کے سب سا تھیوں ہمیت نجات مے دی و یعنی وہ سب کے سب دریا میں غرق ہونے سے بی بھلے جیسے داخل ہوئے تھے ویلسے ہی جی وسالم سے سب بلاکم دی است با ہر نکل تنگ و الاختورین و بھر ہم نے دوسروں کو دریا جاری کر کے ڈابو دیا لینی حالت بر بنی اسرائیل صبح سائم دریا سے با ہر نکل ہے تے تو موسلی علیم السلام نے با ہم کہ اب دریا اپنی حالت بر

م مائے کیونکد انھیں مدرشہ تھا کہ قبلی اور فرعوں اگر دیا کے ان راستوں سے چلے آئے تو پھر ان کی خیر منبی . اس ليه كدمولي عليه السلام كوحكم جما اتولية البحورهوا (درياكو اسى صاف حالت ميس خيور و __) كيونكم فرعون اور السس كاقوم غرق ہوئے والى ہے۔ اسى ليے موسى عليد السلام نے دريا كواسى حالت ميں جيوڑ ويا، بهان ككر فرعون اوراكس كى قرم كوالله تعالى في غرف كرديا ، جبيها كدمتعد دمقامات بريه وا قديب ن

مروی ہے کہ حبس دن فرعون کشکر سمیت غرق ہوا اورموشی علیالسلام دن دسوال اور رات گیار صوی بنی اسرائیل کرنجات کی راه پر لے گئے پر کا دن تھا اور محرم کی دس تاریخ تھی۔ مرسی علیہ السلام نے اس نعمت برشکرانے کا روزہ رکھا۔

راتَّ فِي دُلِكَ لَا يَكَةً مُ بِ شَكِ ان تمام تعاصيل مُزكوره بالخصوص نجات موسَّى اور عرقِ فرعون ميس البترمبت بڑی عرب سے عبرت مجروں کے لیے و ما کان اکٹو کو ملے اور نہ تھاں کے اکثر لینی اہل معراس سے فرعوں اور اكس كى قوم مراد ہے مُولِيمينين كا بمان لانے دليد منقول ہے كم ان بي سوائے بى بى اسيد كے ايك بجي الليا نتها يا ن خربيل و تما بي كيونكم السركا ذكر قرآن مجيد مين مصرح بي تيسري ده بي بي مريم بنت ناموشا جي في حرور ورسي علیرانسلام کو حفرت یوسف علیانسلام کے مزاد کا بتادیاتھا حب موسی علیانسلام مفرسے ہجرت کر رہے تھے وات مَ اللَّهُ الْعُكِولِينُ اور بشيك مرار وردكار البتروه غالب ابن اعدات بله السكما سي جيب فرعن اوا السس كى قوم سے بدلد ليا الرَّحِيمُ مُنَّ مهربان ہے اپنے دوستوں كے ليے ، جيسے موسى عليه السلام اور بني اسرا يُبل يرمهرماني فرماني -

فقير (علامر المعيل على قدس سرة) كمنا بي كم ان في ذالك الخ السسوره مين أكثر باراً بلي، ق عده محلیه (۱) نبی اکرم صلی الله علیه وسلم اوراک کی قرم کا ذکر ہے۔

(۱) نبی اکرم صلی الله علیہ وسلم اوراک کی قرم کا ذکر ہے۔

(سوال: تم فے کیسے مجا کہ اس میں مضر علیہ السلام کا ذکر ہے ؟

جواب اگريد حضورعليرانسلام كا ذكر مراحة ننيس البتركناية تو ضرور ب-(۷) موسی علیه السلام کا دکر

ر۳) ا *را*میم علیه انسلام کا ذکر ربهى نوح عليدالسلام كاوكر

(۵) مُودعليه السلام كا ذكر

(١) صالح عليدالسلام كا ذكر

(+) نُوط عليه السلام كا ذكر (~) شعيب عليه السلام كا ذكر

ف : ان اذ كاربين بقنه دا قعات كزر سيب ان مين لفظ اكتوسه كا فرمرا دبين -

ف : ان مقامات کے علاوہ اور عجبوں پرجھی و ماکان اکتر هم هو منین سے کفار مراو ہیں اور عبرت کا حکم ان لوگوں کر سے جو واقعہیں موجو و تفیدی ہو کوگوں کہ اس سے قرئین مراو ہیں کیوں کہ انہوں نے موٹی علیہ السلام اور فرعون اور دیگر کفار اور حضرات انبیا علیم السلام کے قصے حضور نبی پاک علی اللہ علیہ وسلم سے شنے اس لیے ان کے لیے عبرت کا حکم زیا وہ موزوں ہے کہونکہ انھیں بھینی تفاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے شنے بغیر بیان فرما سے بہن تریم ان کا معجزہ سے فلمذا اس اعتبار سے یہ ان کے لیے ایمان لانے کا موجب قری تھا کہونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کرنا بھینا گرداوہ وجی صادق سے اور برسوا سے نبی د علیا لسلام کے اور کو سکان کرسکا ۔

ف ؛ ان فی ذلك لأية كے جملہ واقعات ان لوگوں كے ليے بھی عبرت ہیں جوعزق ہوكئے بھر ان كے ہے جنوں نے ابنیں دیکھنا اور ایسے ہی بعد كو اگئے والوں كے ليے بھی عبرت ہے .

ف ؛ بعض مفسرین نے تکھاکہ و ماکان اکتوھم کی ضمیر ہماد سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زمان کا فروں کی طرف ا راجع ہے ۔ اب معنی اُوں ہُو اکہ انس فقد سے بہلے کا بیان مھی ان کے لیے عبرت ہے لیکن ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں تعنی وہ کا فرجنہوں نے موٹی علیہ السلام اور فرعون کا قصر کشنا۔ ان سے اہلِ تحدم او بیس کیزنکہ انہوں نے فرت سے کام لیا اور فرہی عبرت حاصل کی ۔

مستبن ؛ اہل حق پرلازم ہے کہ وُہ فرعون اور دیگرا قوام کے حالات سے عیرت حاصل کریں ناکہ ان کی طسرے عذاب میں مبتلا نہوں ۔

مور مورد کے معروب اسلام کے میان کو کھو الکھی ٹر کے شک تھا دارب ان دوگوں سے بدلد لینے پر غائب المسلام کے عذاب دینے میں ملدی نہیں کرنا با وجو دیکہ وہ دوگ بڑی بڑی ایا تکا مشاہرہ کرتے ہیں مہلت دینا ہے اوران کے عذاب دینے میں مبلدی نہیں کرنا با وجو دیکہ وہ دوگ بڑی بڑی آیا تکا مشاہرہ کرتے ہیں لیکن مجر بھی منکر ہو کر عذاب کے ستی ہوئے ہیں گیں افارتوالی ان پر دیم کرنے ہوئے ان کو عذاب میں بتلا نہیں کرنا .

میں جو مجر میں نبی علیہ السلام کے لیے تستی ہے کیونکہ کھا دکی تکذیب پر آپ کا قلب مبارک محرون ون و مورم ہوجا با وجود یکہ مجروات و یکھتے بچر بھی نہ مانے ۔ اس پر اللہ تھا لی نے آپ کو سالقہ ام کے عملات قصے سنا نے تا کرائی کو تسلی ہواور آپ ان امور میں سالقہ انہیا دعلیہ میں السلام کی اقتداد کریں لین صورفرائیں جب آپ کی قوم (باتی برصفی ۱۹۷۷)

وَاتُلُ عَلَيْهِ مُنَبَآ إِبُرْهِيُمَ ٥ إِذْ قَالَ لِإِبَيْهِ وَقَوْمِهِ مَا لَعُبُدُونَ ٥ قَالُوا لَعُبُ اصْنَامًا فَنَظَلُ لَهَا عَكِفِينَ۞ قَالَ هَـلُ لِيَسْمَعُوْ نَكُوُ إِذْ تَكَعُونَ ۞ ٱوْيَنْفَعُو ْنَكُوُ أَوْ يُضُرُّونَ قَانُوا بَلُ وَجَلُنَا أَبَاءَ نَاكُنَا لِكَ يَفْعَكُونَ ٥ قَالَ آفَرَءَ يُتَكُرُهَا كُنْ تَمُ لَعُبُكُ وُتَ اَنْتُمُو الْبَاوُكُو الْآفْلُ مُونَ أَ فَانَهُ مُرْعَلُ وَ لِلَّالِدَ مَ الْعَلَمِينَ لَ الْسَدِي خَلَقِنَ فَهُوكِيَهُ بِينِ ۚ ۚ وَالَّذِن يُهُوكُ لُطُعِمُنِي وَكَسْقِينِ ﴿ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوكَيْشُفِينِ ٱ وَالَّذِي يُمِينِيُّنِي ثُونَ يُحْدِينِ فَو الَّذِي أَكُولَ الَّذِي أَكُولُكُم أَنْ لِتَغْفِرَ لِي خَطِينَ عَتِي يَوْمَ الرِّينِ ٥ مَ تِهَبُ لِي مُحُلِّمًا وَ ٱلْحِقْنِيُ بِالصَّلِحِينَ ﴾ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقِ فِي الْأَخِونِيُ رُ وَاجْعَلُنِي مِنْ قَرَتَ فِي جَنَّتِ النَّعِيمُ لَ وَاغْفِوْ لِإِنْ ٓ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الظَّمَا لِآنِيَ لَ وَكَا تُخْرِنِيْ يَوُمَ يُمْعَتُونَ لِيَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالَ وَلَا بَنُوْنَ كَالِلَّا مَنْ ٱ فَيَ اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (وَٱنْمُ لِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّفِينَ ﴿ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغُونِينَ ﴿ وَقِيلَ لَهُمْ آيُنَكَ كُنْتُم تَعَبْدُ وُنَ أُمِنُ دُوْتِ اللَّهِ هُلُ يُنْصُرُو نَكُمُ إِنْ يَنْتُصِمُونَ ۖ فَكُبُكِبُوا فِيهُ ۚ هُــُمُ وَالْغَاوْنَ لِ وَجُنُودُ مُ إِبْلِيسَ ٱجْمَعُونَ أَ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ لَ تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا كِفَى ضَلِلِ مَبِينِ ۞ إِذْ نُسُوِّ نِيكُمُ بِرَبِّ الْعَلْمِينَ ۞ وَمَا أَضَلَّنَا ٓ إِلَّا الْمُجُرِمُونَ ۞ فَمَالَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۚ وَلَا صَدِيْتِ حَنِينِهِ ٥ فَكُوْلَا أَنَّ لَنَاكُدَّةً ۚ فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ فِي ْ ذَٰلِكَ لَأَيَّةً ۚ وَمَا كَانَ ٱكْثَرُ هُمُ مُ مُّوْمِنِينَ ۞ وَرَانَّ رَبُّكَ لَهُوَ الْعَرْنُ الْرَحِيمُ مُ

ترجمہ: اوران پرابرا ہیم (علیہ السلام) کی خرر پہنے جبکہ انہوں نے اپنے باب اور اپنی قوم سے فرایا کہ تم سی عبادت کرتے ہوا نہوں نے کہا کہ ہم بتوں کی پہشش کرتے ہیں بھر ہم ان کی عبادت کے لیے جمع بیٹے دہتے ہیں فرایا کہ کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم پکا دستے ہویا یہ تمہیں کوئی نفتح کے لیے جمع بیٹے دہتے ہیں انہوں دنے کہا بلکہ تم اپنے باپ وا داکو ایسے ہی کرتے یا یا فرایا تو کی تم یا نقصان مہنیا ہے وہ کہ کس کی پہشش کر دہتے ہوتم اور تمہارے پہلے آبا واجداد تو بے شک پروردگار عالم کے سواتمام میرے دہشمن ہیں۔ وہ جس نے مجھے بیداکیا وہی مجھے ہوایت و دے گا اور دہی مجھے سواتمام میرے دہشمن ہیں۔ وہ جس نے مجھے بیداکیا وہی مجھے ہوایت و دے گا اور دہی سمجھے

کھلاتا بلانا ہے اورجب میں ہمار ہوتا ہوں تو ہی مجھے شفائخشتا ہے اور وہی جھے موت دسے کا بھر بھے دندہ کرسے کا اوروہی ہے جس سے میں گرا مید ہول کہ وہ قیا مت میں میری لفز کش سے درگزر فرا سے کا اور مجھے نیکو کا درگر کی سے طلا دسے اور کے فرا ای فرا اور مجھے نیکو کا درگر کی سے طلا دسے اور کے فرا اور مجھے نیکو کا درگر است میں میں بنا اور میں میں میں میں اور میں بنا اور میں میں میں ہوا در میں بنا اور میں میں میں اور در میں بنا اور جھا میں میں کہ اور میں میں اور میں کو اور میں بنا اور جھا میں کہ اور میں میں اور میں میں میں ہوا در میں کا میا میں کو جس دن نہ مال نفع دسے گا نہ بیٹے ۔ مگر وہ جو اللہ کے بال سلامت دل لائے گا اور بہیر کا دول کا میں کا تما میں کہ جہاری مدد کریں گے اور ہمیں کہا جا نے گا کہ کہاں ہیں وہ جن کی تم اللہ کے سوایست کی کہا ہوں کہا دی مدد کریں گے امریک میں اور دولا کو کی سفارشی نہیں اور دولا کا جا جا بیکھیں کہا ہوں کے بیادہ میں اور دولا کو کی سفارشی نہیں اور دولا کو کی میں اور دولا کو کی سفارشی نہیں اور دولا کو کی شفارشی نہیں اور دولا کو کی شفارشی نہیں اور دولا کو کی شفارشی نہیں اور دولا کو کی سفارشی نہیں اور دولا کہا ہوں کے دولا میں اور دیکا ہوا کہا ہوں کے دولا کہ دولا کے دولا کہ دولا کو دولا کہ دولا کے

(صفح ۲۲۷ سے آئے) صدوعنا دیرا ڈکئی بھرآپ کوکشا دگی کا انتظار ہولینی ڈکھرا در تکلیف دفع ہواور آپ خوکش اور راضی ہوں۔ جیسیا کرمشہور ہے : اصبرو ۱ تفلفودا کھیا خلف وا۔ دصر کرو فیق او گے عیسے آگے لوگا) یہ نرفتی ایش

(صبر کرد فع پاؤگ جیسے انگلے لوگوں نے فع پائی) معفرت حافظ شیرازی قدلس سرۂ نے فرایا ؛ سہ مروکش عالم غیم بشارتے ٹوکش وا د مرکک میں شائم علم میں مزر

کرکس مہشر بگلتی وژم نخواہر ماند توجیعہ ؛ عالم غیب کے فرشتے نئے جھے نوشخری دی ہے کد کو ڈیشخص اسس ونیا میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔

معری الم المحکیم الاوت سے بے بعد یہ در پے بڑھنا اور لفظ قرائت مام ہے۔ اپنی لفظ میں میں تما بعی بینی لفظ میں اللہ میں تما بعی ایم قید منیں لین اکب میں تما بعی ہے در یہ کی قید منیں لین اکب

مشركين كے سامنے پڑھيے اور اہلِ مُركوخبرد يحبّے مُباكرا بولھيانوں ابراہيم عليا لسلام كی عظیمہ اپن ان فہرِ ، كاشنى في كاكم ابرا بيم على السلام ك خرك تصوصيت اس ليه سه كدا بل مكر حضرت ابرا ميم كي اولاد بوندكي وجرسے ان کی بات کوخوشی سے سُنے ، بلکر اپنی المس نسبت پر فخر کرنے کی بنا پران کی خرسے متاثر ہوتے ۔ سسار إذْ يرنباد كاظرف به قال الإسم عليه السلام ف فرها بالزّبيني إلى ابن ابَ يعني جي أ ذركو - الس كا قعه يهد كررا ب- الس كانام نارخ نها و فوقيد اورا بي قرم مين أبل بابل بروزن صاحب واق مين ايك عجمه كا نام ہے اسی طرف سح منسوب ہے قوم ورا صل حرف مردوں کی جاعت کو کہا جاتا ہے جب میں عور تین شل . نهيس هوتيس جيسا كم الله تعالى في وايا ؛

الرجال قوا مون على النساء ـ

اورقراً ن مجید میں عام طور بر مردوعورت دو نوں مراد ہوتے ہیں۔ (کذا فی المفردات) مُا تَعْبُلُ وْنَ 0 وه كيافي ج ص كي تم برسش كرتے ہو.

سوال: الاسم عليدانسلام كوتوعلم نصاكمير بتون كي يكاري بي محصر سوال كيون كيا؟

جواب : تاكدا تفين تبيد برماكم بن كى تم عبادت كرت بووه عبادت كمستق منين بين.

قَانُوْ الْعَيْدُ أَصْمَا مَا اللهوس في كما بِم بُرْن كريستش كرق بين اوريد بين ميل، سوف مجاندي مان ، مكر ى اور نو ب ك يربر بتربت تحد وكمشف الامران

ف ؛ صنم وہ ہے جو بیتھ وغیر سے آ دمی کی صورت بی تیار کیا جائے۔ (فتح الرحمٰن)

مفردات میں فرمایا کرصنم وہ مجمد جرسونے یا بنتل سے بنا کر پُوجا جائے۔ اور و تن وہ ہے ہج بچر سے تيا د كرك يُوجا جائے۔

کاشفی مرحم نے فرمایا کریہاں پرمطلقاً بنت مرادیں انہوں نے مخلف سر سے پرمخلف اشیا دسے نیا درکے ان کی رستش پر مداومت اختیار کی۔

تَخِائِحِ وَلَا فَنَظَلُ لَهَا غَكِفِينَ ۞ بِسِ مَم ان كے ليے بيط ربي كے ۔ سوال اجواب كے ليے كفاركا اصنامًا كناكا في تما اللي عبارات بڑھانے كي طرورت نہيں تنى كيو كرطويل عبار مع فصاحت وبلاغت كولفضان مينيما سه .

جواب ، فعل کے اظہارے اورفعل دوام کی تصریح سے اپنے عمل پرفخرو ناز سے کہدرہے ہیں اور تباریج ہیں كريم السعل سعنوش وخرم بين -

على لغات ؛ ظللت ربا مكسر) اعمل كذا ظلولا ـ براس وقت برات بي حب كوئى دن كو

عمل کرے ۔اس عمل میں رات سے وقت کو دخل نہیں ہوتا۔

به سوال : پر توان کی عبادت کے خلاف ہے کہز کمران کی رہستش صرف دن کو نہیں ملکہ ہروقت (دن رات) جاری ہی۔ جواب ، یماں پر خلول سے دوام مراد ہے۔

سسر اب معنیٰ یه بگواکه مم ا پنے بتوں کی پرستش پر مداومت و لازمن رکھیں گے۔

عل لغات : العكوت بع اللزوم والسي سے المعتكف ہے . كيونكم اعتبات والا قربت اللي كي نيت سے معجد ميں بيٹے پر ملازمت و مداومت كرتا ہے .

سوال ، عکوف کاصله علی برتا بدیکن لام کیوں لائی گئی ہے ؟

سوری با سوی ما سوری ہوں سے ای مام یوں لائی سے ؟ جو اب : اسس میں ایک زایمعنی کی طرف اشارہ فوایا گیا ہے گویا یُوں کہا گیا ہے کہ لیس ہم ان بتوں کے لیے ان کی عبادت کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کے گردیگر لگاتے ہیں۔

و صفرت ابواللیث رحمالله فرائے بین کم ابراہم ایران بیم علیم السلام نے مال سے لوجھا علیہ السلام کو ماں نے غاربین بنا اور وہیں آپ کی تربیت ہوتی رہی جب آپ جوان ہُوئے ، غارسے کل کرشہریں آئے اور ماں سے لوچھا : ان شہروالوں کا کیا .

رہب ہے ؟

ف : اسی میا علمائے کوام فراتے ہیں کرمسافرجی شہر میں جائے الس کوجا ہے کدوہ اس سہر والوں کے مندہ کے متعلق سوال کرے اگروہ بد غرب ہوں تو ان کوشیح اور حق غرب کی تلقین کرے ۔

۔ ولیط: حب ابراہیم علیہ السلام نے آن شہروالوں سے بتوں کے متعلق سوال کیا اور انہوں نے ان کی پرستش کا دم بھرا تو آپ نے انہیں بتوں کے عیوب بتلائے۔

س جانني فرايا : قال يرجد منانفر بياني سه هل يسمعونكو ارابيم عليه السلام في فرايا كيا وه تمهاري دُعاكو سنة بين - بهال مضاب مندون ب-

سوال : تمن منات كالمحذوث بوناكها بسيمجا ؛

بواب ؛ گُوتو سننے کی شے نہیں اس لیے سُننے کے لائن دُعا ہوتی ہے اور دہی ہم نے کہا۔ سوال ، یسمعون کاصیغہ ووی العقول کے بیے ستعل ہے اور بہت توغیر ذوی العقول تھے۔

جواب : چونکرئٹ پرسٹ انہیں ذوی العقول سمجھے تھے اسی بلیے ان کے کمان پر ان پر ذوی العقول کا صبیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

(اوریه قا مده مرجگه انسستعال بوگا اس ست مخالفین لعین و یا بیه و دیو بندبه اور دیگرگراه کن فرقوں کا

رو ہے کہ وُرہ ایسے صینے انبیا دِعظام و اولیا پرکرام کے لیے استعمال کرکے عوام کو یُوں دھوکا دیتے ہیں کرائسی آیات پسسی بُت مرا دہنیں کمونکہ وہ غیرووی العقول میں ، اور صینے ذوی العقول کے بیں تفصیل نعیری کمّا بِ احوالتقریر '' و''احسن التحریر'' و'' تفسیر اولیی'' میں دیکھئے ''

خوا ہی ببو کے کعبر تحقیق دہ بری پے بر بے مغلد کم کودہ رہ مرو

توسجعه ، تم چاہتے ہو کہ کھئے تقیق کی طرف راہ پا جا وّ تو مقارگم کردہ ہے یہے نہ چو۔
قال حفرت ابراہیم علیہ السلام نے بترں سے بیزاری کا اظهار کرتے ہوئے فرمایا اکفری کی تیمٹر تو کیا تم نے دیکی اور غور بھی کیا ، یا کیا تم نے دیکی اور غور بھی کیا ، یا کیا تم نے کی سوچا کی افغان کی تعرف و کی اور تم اور تمہارے پہلے آبائو اجوا دلینی تم نے صبح طریقہ سے سوچا اور غور کیا کہ کہی باطل بھی حق ہوسکتا ہے باگر چہ باطل کے بچاری مہت برای تعداد ہیں ہی کیوں نہ ہوں اور عرصہ دراز سے ان کی عبا د سے کی جاری ہو۔

له اصافه از اولیسی غفرلهٔ سم کمه ایضاً

🛪 **ف ؛** ما موصوله مي*ر ثبت مرا*ديين .

س فَيا نَهْمُ مُ عَدُلُ وَ لِي حب انهين تنبيه كُ كُي كه ان كوان بُتون كى يستش كا كوفى علم نهين - اب ان كا حال بناتے ہوجن کی تم مرستشن کرتے ہو۔ ان کا حال یہ ہے کہ وہ تو میرے وشمن ہیں۔ بعنی اگر تم بتوں کی عقیقت کو نہیں سمجھتے اور مزہی تم اس بیغور کر سکتے ہو تو تم تقین کرلو کوئیت مزمرف میرے وشمن ہیں بلکرا پہنے بچا دیوں کے بھی وتمن بالكيزكمران كى وتبرسے ايسا نقصان بينيے گا جيساكسى اوروجرسے منيں مينے مسكم -ليني ان كى وجرسے انہيں

جمنم میں جانا ہوگا اور میں سب سے برانقصان سے

معوال: بُت تربيِّ معن تھے، وتمیٰ تو وہ کرسکتا ہے جب میں عقل وشعور ہو۔ جواب : استعارة كماكيا ب حب كامنقر تقرير اور كزرى ہے.

مسوال ، بترن كوحرف ان كا دشمن بي كيول نبايا حالا مكه وه ان (ابراسم عليه السلام) كح يمبي دشمن عقم ؟ جواب ، کنایتاً ان کا نام بھی امس مضمون میں شامل ہے . کیونکہ قاعدہ ہے جس مضمون کونغر نصباً و کنایتاً ذکر کم باسک وہ تصبحت کے متعلق زیادہ نافع ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ انسان حب خربیں اپنا نام پہلے بیشے کر ٹے تر اس کی تعیوت زیا دہ قابلِ قبول ہوتی ہے۔

ف ؛ فرآء نے فرما یا کہ از قبیل مقلوب ہے اس لیے کم انسس کامعنی یہ ہے کر میں ان کا دشمن ہول ۔ کیونکہ یہ تا عده ہے كرحب كا تو دشكن ہو كالازماً وُه بھى تيرا شمن ہوكا ۔

سوال ، بُت توبت تفي ، هُمْ كَ صَمِير مِي تباتى إلى على وكاصيفروا مدكيون ؟

چواب : برمصدر سے اورمصدر کاصیغر واحد اور عمع وونوں طرح جاٹر ہے یا پرصیف سب بینی وہ سبت ذى عداوت بى - يدابي ب جيه تامر بين ذوتمر، اب اشكال ندرا -

س الآكم بَ الْعَلْمِينَ وياستننا منقطع بالابين بعد لكن ب وين لكن رب العالميالينا نہیں ہے وہ میراوشمن نہیں بلکہ دنیا و ا خرت میں میرا مهر إن ہے ان دونوں کے منا فع سے مرلحظہ مجھ پر فضل وکرم فرما تارتبا ہے۔ \

ف ؛ لعض بزرگر ں نے فرما یا کرا برا ہم علیہ السلام الس وقت اپنے آپ کومفام خلّت میں ویکد رہے تھے به اليها مقام بي يخليل تمام مخلوق سي طيحده او كراس كواينا وشمن اوراپينه پرورد كارمجوب كو ديكه رس_ت سقه . نسبق : بدارا بیم علیرانسلام کی کمال مجت کی دلیل ہے کیونکد انسان پرلازم ہے کرسواتے تی مے کسے میں۔ خفرتِ سمنون رحمر اللہ فرمائے ہیں جے عالم اکوان میں دیکیا نہیں جا سے اس سے مجت لائق نمیں۔
فسخہ نروحا کی اپنی آئکوں ہے دیکھے تاکہ اسے مجرب بھتی کی مجت اور تباہ عالم سے انسفاٹ اور وصال مجرب میتی کی مجت اور تباہ عالم عدولی الا می ب العالم بین سه ہجرت المحل فیک حتی صح لی الا تصب ل بجرت المحل فیک حتی صح لی الا تصب ل بجر ماسوی باید طلب کرون وصال او بجر ماسوی باید طلب کرون وصال او کئی من الخال جا نبا و ارض اللہ صاحبا کن من الخال کی بیٹ شنگ ت انجرہم عصت دبا توجہ مدی کو این شنگ ت انجرہم عصت دبا توجہ مدی کے جھوڑ دیا تاکہ مجھے تراوصال تصیب بہو۔ ماسوی کا ترک لازم ہے توجہ مدی کا ترک لازم ہے توجہ مدی کے جھوڑ دیا تاکہ مجھے تراوصال تصیب بہو۔ ماسوی کا ترک لازم ہے توجہ مدی کا ترک کا ترک لازم ہے توجہ مدی کی توجہ کو تراوسال تصیب کی جھوڑ دیا تاکہ جو تراوسال تصیب بہو۔ ماسوی کا ترک لازم ہے توجہ مدی کا ترک لازم کو تراوسال تصیب کی توجہ کی جو تراوسال تصیب کی توجہ کا ترک لازم ہے توجہ کی توجہ کو توجہ کی توجہ کی

توجیسه ، تیرے لیے میں نے سب کچھ جھوڑ دیا ناکہ مجھے تبرادصال نصیب ہو۔ ما سوی کا ترک لازم ب اس سے وصال کی طلب بیں مخلوق سے علیحد گی اختیار کر ، اللہ تعالیٰ کی مصاحبت سے راضی ہوجا۔ مخلوق کا تصوّر الٹ و سے کیونکہ تواسے مرلی ظ سے بھیے یا ئے گا۔

صاحب روح البيان كى لقرم أن اله جواكرد كليسًا سے بكد ديكيسًا ہى نہيں كيونكر وشمن وسسمن كو ماحب روح البيان كى لقرم أن كه جواكر ديكيسًا سے بكد ديكيسًا ہى نہيں كيونكر وُسمن كى طرف قبي ميلان كا فقدان ہے الس سے لازم ہے كہ اسوى الله ساكك كا وُشمن ہے تواس كے بليے حزورى ہے كوغيركو بالكل ويكھے اگر ديكھے توعرت كى نگاہ ہے -

انسان میں اللہ تعالیٰ نے دوا تکھیں بنائی ہیں ، دائیں اکھ میں مکوت کی طوف اش رہ سے اور بائیں میں ملک لطبیقت کی طوف اش رہ سے اور بائیں میں ملک اور جب ملکوت کی طوف سے مجوب رہے گی اور جب ملکوت کی طوف اس محمد دسے گا۔ بنا بریں سا مک پرلا زم جب کروہ دونوں اکھوں کو ملکوت کی طوف سے مجدوت ولا ہوت سے مجدب رہے گا۔ بنا بریں سا مک پرلا زم جب کروہ دونوں اکھوں کو ملکوت کی طوف بندر کھے اس معنی کو طوف ارکھنے پر انسان کو جروت ولا ہوت ، کس پہنچنے کا موقع نصیب ہوگا کہ بوکندانسان کا مقصود اعظم اور اصلی طبخ نظریہی ہے۔

وعا ؛ اللهم اشغلنا بك عمن سواك.

(ا سے اللہ ا بیس ماسوی اللہ سے دور کرکے اپنی ذات کا شغل نصیب فرما)

یہ و عااسی طرف اش*ارہ کر*تی ہے۔

سوال : اگر کونی کھے کہ ماسوی اللّٰہ میں تجلّیات کے آٹا رہی شامل ہیں بھر لبقولِ شما آٹا رِتجلیات بھی وشمن اورغیر بهول حالا کدیر باصل مقصد کے خلاف ہے .

جواب : واقعی آن رتجلیات غیر بین ایکن ان مین مراتب کا اشاره ب اور سالک برلاز م ب که وه مراتب

مبی عبورکرے کیجونکہ مراتب سالک کا مقصد نہیں ملکہ مقصد وات حق ہے۔ اور تو نکہ یرمرا تب مہی ایک عابینی توجہ کا مرکز ہیں اورصنم بھی ایک توجہ کا مرکز ہے اسی لیے الس غیریت کی با پر سائک کی دشمن اور تعلق ما سوی اللہ ہے ۔ اسی بھ ان کا ترک لازم بے لیکن سا کک توم رشے میں ت تعالی کا مشاہرہ کرنا ہے اور غیراللہ سے تعلق توڑ تا ہے ۔ اسس معنی یراس کا ہر قیمن بھی صدیق ہے س

> جهان مرات حن من بر ما ست فثا ہدوجہر فی کل ڈراست

توجمه ؛ يرتمام جهان بمارسے مجوب كيے حن كا أينه ہے الس كيے ہر ذرہ ميں محبوب كي ذات كامثارو كيجنه

الكُّنائ خَلْقَتِى أَوْصِ فَجِد مَعْلِق كُوبِيداكِيا - يررب العالمين كاصفت ب- فَهُو يَهْدِر يْنِ أَعْج صلاح دارین کی طرف اپنی ہایت سے دا سننہ دکھا تا ہے لینی اس کی وُہ مرابت جو محلوق سے شعل ہے لفخ صور کے بعداستمراراً عارى مصحبيها كرفاء عاطفه تعقيبه ورمضارع ولالت كرنا بادرا نسان كى برايت مع مبلا يدائش سے میں پیلے بیٹ میں سے ایک جاری مجمو ٹی کرمپیٹ میں ما ہوا دی کا خون مچرسنا سٹروع کر دیااور اس کا انتہاء طریق جنت اور انسس کی نعموں کو حاصل کرنے کے ہے .

م ما م الم المارين س اسى طوف اشاره ب كرساك برلازم ب كرجلوا سباب ظامره كو مر مو في المعر منقطع كرے اور نبوت وولايت وخلت كے كما لات حاصل كرے۔ بلكر الس ميں ا زلی برمٌ: یدگی کی طرف اشا رہ ہے ۔ ایس سے معلوم مجوا کہ حبلہ متا مان اختصا صدعطا ٹیر غیرنسبیہ ہیں جذیف اقد س ا در اکس کے ظہورسے محصول شرا کھ و اسباب عین نا بر کو حاصل ہونے ہیں لیکن پر اسیا ب محوب ہیں جن سے کمان ہوتا ہے کہ مدمراتب کمبی ہی جوشا یدعل کرنے سے نصیب ہوں مصرت حافظ فدس سرؤ نے فرایا و ب قرمے بجید وجد نها دند وصل دوست

قومے دگر حوالہ بتعت رہے گنند

ترجمه ؛ ایک گرده ترجدوجهدس وصال دوست کرحا صل کرفے کا قالل سے ووسسرا گرده کہنا ہے کہ یہ (وصال دوست) تقدیر پر موتوف ہے۔

وَالَّذِينَ يَى الْحَ كَاعِطْفُ صَفْتُ اولَىٰ بِرِبِ ادرتينون مقام پر اتّذي (اسم موصول كا مع كراردلالت كرنا ب كرم جلدا قصاف علم مين تقل ب هو يُطعِمني وبي مجھ طعام کھلاتا ہے بینی ایسی غذا جرقوام بدن کے لیے نافع ہوتی ہے مجھے کھلاتا ہے وکیسٹیقیٹی 🔿 اور وہ جو چا ہے بھے پانا ہے بینی دُو چیز مجے پانا ہے جو پاکس جھانے اور ترمیت اعضاً کا سبب ہے۔ بینی وہی میرا رزاق ہے اس لیے تواسی کے پاس میرا طعام و نثراب ہے .

ف ؛ طعام وستی سے عرف ختن الطعام والسفی اور ان کی نملیک مراد نہیں ملکہ ان میں وہ عملہ امرر و احت ل موں سکے عن سے طعام وسقی کے لیے نفع المحایا جاتا ہے جیسے کھا نے پینے کی خواہش ان کے نگلے اور عیسے سے حاصل ہرتی ہے اور مضم اور و فعے وغیرہ ۔

ف المعرت الومرية رضى الله عند كى دعامشهور سها ،

اللهم اجعل لىضوسا طحونا ومعدة هضوما ودبوا بتوراء

ر اسے اللّٰہ! ڈاڑھ چیا نے والی ادرمعدہ ہمنم کرنے والا ادر دُبَرِ فَصْلات کو یا سر زکا لینے والی عطاؤ ما

اس آیت میں والی اس آیت میں قرآل ورضا و تسلیم و تفولین و قطع اسباب اور مرف اسی طرف متوجد دہنے میں میں میں میں ا العسیم میں اور ماسواسے رُورُدانی کے مقام کی طرف اشارہ ہے .

ف وصاحب بجالحقائق فے فرمایا ؛ طعام سے دہ ابدیت مراد ہے جس سے دل زندہ دہتا ہے اور نزاب صفت رہوں ہے اور نزاب صفت ربویت کی دہ تجتی ہے جس سے ارواح کو نازگی نصیب ہوتی ہے ۔ حغرت ذوالنون مصری رحمرا للہ نے فرمایا کم طعام سے طعام معرفت اور متزاب سے متراب عبت مراد ہے ۔ بھرا پ نے میشو رشھا ؛ سہ طعام معرفت اور متزاب سے متراب عبت مراد ہے ۔ بھرا پ نے میشو رشھا ؛ سہ

مثراب المحبّه خير الشراب وكل شراب سواه سراب

ترجمل : مجة كاشراب سب سعبة رشراب ب . بلكه اس ك ماسوا جقن يمي مشراب بب

وہ تمام سراب ہیں ۔ حدسیث مشرکھیں: نیز حضورنی پاک صلی الله علیہ وسس کے کی اسرار کلام:

ريت مرتفي : ير صوري پات ي الدسيدوس مي ايرارهام ابت عنداس تي يطعمني ولسقيني .

(میں اینے رب تعالیٰ کے ہاں شب بائش ہونا ہوں وہی مجھے کھلاتا بلانا ہے) میں اسی طرف اشارہ ہے۔

ترا لدال دما دم زخانه یطعمیٰ تراپیالد مدام از نشراب کیسقینی مرا تو قبلهٔ دینی ازان سبب گفتم

بردمان له نكم دينكو ولى ديني"

ترجمه ، مجم يطعمنى ك كرس مرافظ لقى بنية بي حجه اسقينى ك شراب سے بيا ك محر مربلا مُعامل على عن مرتو مرسد دين كا قبله ب اس ليمين لوگوں سے كماكرا الو تمهادا دین تهادے ملے مرادین مرے ملے -

سنرح الحربیث مربث شراهیت میں بیطعمنی ویسقینی کے طعام و شراب میں علماً کے وروقول ہیں ، سنرح الحربیث (۱)اس سے ظاہری طعام اور یانی مراد میں جنہیں منہ کے ذریعے پیٹ کے اندر ينيايا جانا بيكريونك طعام وشراب كاحقيقى معنى يهى ب ادريقيقى معنى جيوا كرمجازى معنى لينا منا سب نبين. بجفراس معنى يركديه طعام وغبرو بهشتي تفاجه يسول اللهصلي اللهعليد وسلم كي خدمت مين سينين كياجا ما تفايه (٢)اس سے مرادوہ غذا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فیرب کو اپنے معارف عطا فرما سے مشلا مناجات کے وقت کی لذت اور قرب سے الکھوں کی ٹھنڈک اور محبت کی نعمت اور دیگر وہ احوال ہو قلوب کی غذا میں داخل ہیں۔ اليسيدي رُوح كن متبس اور الأنكوى تفنذك اورنغولس كي رونق سب اسي تقريرين شامل مين -

المستنت كى نا ئىبدد ربار مستلدنور دىبسر جارى شلى سير باير نور بن أب كى بشريت ﴿ بِمِ الْمُسِنْتَ كَتَ بِينَ كُونِي اكْرُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلِيهِ وَأَ لَمْ يُسِلِّم نموند بشريت به نركم ان كى تقيقت ، الس كى دليل تضرت اساعيل تقى قدس سرة اپنى تفسير روح البيبان

ع 1 ص ٢٨٧ مين اسي أيت كيخت لطحة إن :) قال الشيخ الشهيربا فيّاده 1 ئندى

قدس سرةُ إنما اكل نُبينًا عليه السلام في الظاهر لاجل إمته الضعيفة و الافيلا

احتياج له الى ا لاكل والشوب ـ

کی فرورت تقی نه بینے کی حا جت تقی . (سوال کا جواب : اگر محماجی زبنی تو چر بیوک سے بیٹ پر پنچرکیوں باندھے ،اس کا جواب بھی صاحب روح البيان قدس سرة نے ديا ؛)

> وماردى من إنه كان لِشْق الحجر على بطنه فهوليس من الجوع بل من كمال لطافيّة لئلايصيع الحالملكوت

اور ده جو کر مردی ہے کہ آپ بیٹ پر پھر باندستے نفے تروہ بھی بھوک کی وجرسے نہ تھا بلكرأب كى كما ل لطافت كى وجرس تقاناً كم

حضرت سطیخ شهیر بافتاده قدس رؤ نے فرمایا

كة عفورنبي بإكصل الشّعليدوسلم في ظا بري طام

يرامت كمزوركي خاطركها يا ورندأب كوزكهات

ا پ کاجیم اطهر طکوت کی طرف نرمیلا جائے ملکہ ا پ کاجیم اطهر عالم ملک میں باقی و ہے۔ اور آگر آپ کو عالم ارشاد میں استقرار ہو۔ اگر آپ کر عالم ارشاد میں استقرار ہو۔ بل يبغى فى عالم العلك و يحصل لسه الاستقراد فى عالم الاستشاد-(دوح البيان ج ٢ ص ٢٨٣)

صفودنی پاکسلی الله علیددسلم کی اُمت ہیں بہت سے بزرگوں سے متعلق مشہور سے کہ اضوں نے سا ب سال کرا اعجوبیر نہ کھایا نہیا ۔ حبب اننیوں کو یہ کمال حاصل ہے تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کوایسا کمال حاصل ہونا بطایق اولیٰ ہے ۔

ولبل : اور ہمارے دعوٰی کی ہی بہت بڑی دلیل قری ہے کیونکہ ایلے لوگوں کے لیے بشریت کی تمبله آلائش مطامر روجاتی ہے پھران کو عالم قدمس کی طوف کشش دہتی ہے۔ اسی سیلے وہ عالم بشریت کے عوارض اور طروریا ت سے فارغ ہوجا تے ہیں۔

حضور نبی باک صلی الله علیہ وسلم کے زمانہ اقد کس میں ایک سقائن جے صفور اکرم صلی الله علیہ وسلم کی التباع میں تین دن نصیب برکھنے ۔ اور وہ یہ ایت پڑھتا رہا :

وما من دابد في الاسمن الاعلى الله من قها-

مکتر : یرانس لیے فرمایکر ان لوگوں کاعقیدہ تھا کر بہاری اوقات کے اثرات سے ہوتی ہے یا پھر مخلف غذاؤں کے انستعمال سے ، اور شفا اللہ اسے ملتی ہے یا بھرا دویہ سے ۔ ابراہم علیہ السلام نے الحفیس سمجایا کہ بیاری دینے والا بھی وہی ہے اور شفا دینے والا بھی دہی۔

موال: ابرا بهم علیرالسلام نے مرض کو اپنی طرف نسوب کیا ہے ایکن باتی افعال الله کی طرف ۔ اکسس کی کہا وجہ ا

جو اب : يراز داوادب فرمايا - جيه ضرعليه انسلام نه يجي بهي ادب ملوظ ركد كركها :

فاردتان اعيبهاء

المس مي عيب كواپن طرف خسوب فرمايا سيه ليكن كا دينير مين - فر مايا :

فارادان يبلغااشت هما وليستخرجاكنزهما

برفعل خير باس سليه اسه الله نعالي كي طرف نسوب فراياسه و ايسه بي جنّات في مجي ادب كالحاظ دكها ويانيد ا وانا لا ندرى أشر اديد بهن في الإس ض ان ابراد بهم بربهم برشد ا-

آیت میں شسو کی نسبت میں فعل مجبول ب لیکن خدیمی الله تعالی کے نام کی تقریعے کی ہے۔

ف و واد امرضت الخ كاعطف يطعمني وليقيني يرسه.

سوال : مرص کواطعام دسفا کے سانھ کیوں لایا گیا ہے ؟ جواب ، چ کم مباری عوماً زیادہ کھانے سے پیا ہوتی ہے اس کے ساتھ لایا گیا ہے ۔ قاعدہ مشہورہے كراب ارخرى بمارى لائى سے اور عبوك راحت وسرور بيداكر تى ہے۔

لطیفم : حكماً كتة بين كدا كرمُرود سع إت حيت مرتى نو ان مين سع اكثر بهى كنه كدان كدموت كاسبب رياده

ف ؛ مُکت میں ہے کہ پیٹ بھر کر کھانے میں بھلائی نہیں اگر چہوک کے بعد بھی کھایاجائے۔ استحفوظ امام معجمت رضی اللہ عنہ جب میں گماہ کی بیاری سے بھار پڑتا ہُوں تو مجھے تو ہر سے شفاً نصيب موتى سے .

س و حفرت ملی رحمالله نے فرمایا که اغیار کو دیکھنے سے مرض بڑھنا ہے۔واحد قہار کے مشاہرہ سے شفا^م

_ عبر الحمّاليّ من به كرتعلمات كونين بمارى مه شفار قطع تعلق سه موتى به دنيكن برجذبرعنايت اللي سے والسننہ سے کرمب کسی سائک کونصیب ہوتا ہے تووہ تمام کا ٹنات سے منعظع ہوکر ایک ذات سے الستہ موجا آ ہے لین مشربت بچر یدسے دُنیوی تعلق کے مرض سے نجات نصیب ہوسکتی ہے سے چہ گویمت کر چہ ہوش اکدی میچ صفت بیکفش عمد درد مرا دو اگردد

ترجيه ، ين تجه كياكهون كم تومسيع كى طرح كيب تشريف لاياكر بيك لحظ ميرسدتمام وروول كا علاج جوكيا.

و بعض مشایخ نے فرما با کد الس کامعنیٰ یہ ہے کرحب ہیں محبوب کی مجست اور السس سے وصال اور صوفی من مدر کے در السس کے وصال اور صوفی من دیار کے شرق میں ہجار تو امین مجھے اسپنے حسن وصال وکشف جمال سے شفا بخشآ ہے ہے

بهقه ك العبارك نهال دا ئى و فى نقياك عجل لى شفائى ﴿ ﴿ ﴿ اللَّهُ اللّلْمُ اللَّهُ اللَّا اللَّهُ الللَّالِمُ اللَّالَاللَّالِمُلَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ال

توجعد : تبری مبارک نشرنین آوری سے میری بیاری ٹل گئ اور نیرے دیار سے مجھ جندی شفا نصیب بوگئ ۔

معود مرود است میں اشارہ ہے کہ رفع الرج ع الى الغیر اور دوا سے سکون اور کسی شف سے علاج اللہ معرف میں میں اللہ میں کمال تسلیم ورضا کی نشانی ہے۔

ف اکشف الاسرارين اکها ہے كريد وك مرض نہيں جے مرض كها جائے بكريد ان مرضوں سے ہے كرجن سے محبوب كا طبع رسى كے ليے تشريف لا فى كلى ميں اينے آپ كو بھا دبنا بينا ہے سه

يود بان يمسى سقيما لعلها

ا دا سمعت عن سليمي تراسله

ان كان يسعك الوشاة زيارتي

فادخلالى بعسلة العواد

ترجمس ؛ وہ چا ہا ہے کہ وہ بھار پڑجائے کیونکہ جب محبوبہ شنے گی تو کچھ تو پیغام بھیے گی ۔ اگر میرے مطف کے لیے تمیں جنگوروں کا خطرہ ہے تو میری طبعے پُرسی کے بہلنے تشریب لایا کرو۔

حفرت خلیل کی شفاء مرض میں اکس طرف اشارہ بے کر حفرت ارا بہم علیہ السلام کے پاس کلے گا،

كيف انت الباسحة -

(اسے خلیل (علیہ السلام)! دات کیے گزری) حفرت ابراہیم علیہ السلام جواب میں گویا گوں کتے: سہ خرسندم شدم بدائکہ گوٹی بکہ ب رسندم شدم بدائکہ گوٹی بکہ

کا ہے خشر روزگار دوشت جوں بود

توجه ، میں الس سے فن ہُوں کر اگر تو ایک باد فرما دے کہ اسے خستہ روزگار! تیری رات کھے گزری ۔

کسی بزرگ کا وا قعہ ہے کہ وُہ بھا رہو کر کمزور ہو گئے اوران کا رنگ پیلا ہو گیا۔ ان سے کہا گیا ا اللہ بیت اجازت ہو تو آپ کے لیے طبیب بُلایا جائے تاکہ آپ کا علاج کرسے ۔ انہوں نے جاس بُلا

طبيب نے تو مھے ہماركيا ہے ت

كيف اشكوالى طبيبى مسابى والذى بى اصبابى من طبيبى

ترجید : میں طبیب سے کیا مشکوہ کروں کہ میں فلاں مرض میں بتلا ہُوں کیونکہ جھے ج بماری ملی ہے اسی طبیب سے ملی ہے۔

م بگنیر ؛ الاته کوالله تعالی کل ون نسوب کرنے سے الس کی نمت کا افلها را س طرف اشارہ کرتا ہے کہ موت بھی ایک بڑی نعمت ہے کہ اس سے ہی اہل کمال کو دصالی یا را ورسیات ابدیہ اور کیا لیعنِ ونیویہ ومصائب شِاقد سے نجات نصیب ہوتی ہے سے

> پس رجال از نقل عالم شاد مان وزبقا الش شادمان این گُود کان چونکه اَب خوکشس ندید آن مرغ کود

چوکس ندید آن سمرع کور سیش او کوژر نماید اسب شور

نو حبله ، مردا ب خدا دنیا سے کوپ کرنے سے نوش ہوتے ہیں - یا ن البتہ بیتے زندہ رہنے پر خوتش ہوتے ہیں - اس اندھ پرندے کو کڑوایانی میٹھا لگتا ہے جس نے آب بوکو ترکی چاشنی نہیں جکھی -

ام تعلی فرات بین مرافت بین کراند تعالی کا بندون کوموت دینا عدل اور زنده رکھنا فضل ہے۔

المحسیر مرفق مع بعض نے فرمایا کہ اما تت سے معصیت اور احیا سے طاعت میں معروف رکھنا مرائے۔

یااما تت سے جمل اور احیا سے عفل کی عطام اور ہے یااما تت سے طبع اور احیا سے تقویٰ و بر ہمیزگاری کی زندگ

یسرگرا نا مراد ہے ۔ اور اما تت بیس فراق کی طرف اور احیا دمیں وصال کی طرف اشارہ ہے ۔ اور حقائی سلمی میں

مکھا کم روحائیت کی نشا نیوں سے محروم رکھا ہے اور صفات ربائیت سے زندہ فرما نا ہے ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ

اما تت کا معنیٰ ہے کہ وُہ اللّٰہ تعالیٰ مجھ میری انا نیت سے مثانا اور اپنی ہایت سے مجھے زندہ کرتا ہے ، اس معنیٰ بر

كها گيا ہے م

نجیم عمر فافی را تو فئ عمر عزیز من نٹواہم جان پرغم را تو فی جائم بجان تو توجعہ : بیں تجرسے عرفانی نہیں جا ہتا کیونکہ تو ہی تو میری جان عزیز ہے اور تجرسے جانِ رُغِم نہیں چا ہتاا کس لیے کہ تیری جان ہیں ہی میری جان ہے . اور لعبض بزرگوں نے یُوں کہا : ے

> غم کے خورد کا نکہ مٹ دمانیش ترتی با کے برد کا نکہ زندگانیش نوتی در نسیبیتہ کا جہاں کا دل بندم کا نکس کم بنقد ایں جہانیسٹس نوتی

سوال : بيسے سابقه مضابين عرم بالجرم سے كتے بطے آئے الس مقام پر طمع نعين عرف اميد كے سائفه مضمون كوظا بر ذما يا .

جواب : ادب کو طموظ دکھا ہے بایرسبتی سکھایا ہے کہ انسان پر لازم ہے کہ وہ ازخود ایسے اسکام صادر نرکرے بکد انخیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے خوف وربا کے درمیان زندگی بسرکرے نیز اکس طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ بڑا کہم ہے اس سے امید کی جلئے نوکرم فرمانا ہے ۔ اور خطا کو اپنی طرف ننسوب فرمایا یہ کہ ہے کی کسرنفنی اور تواضع ہے اورامت کو تعلیم ہے تاکم گنا ہوں سے اجتناب کرے اور مروقت نوف الی میں رہے اور اللہ تعالیٰ ہے گنا ہوں کی محفرت کی طلب گا ری میں گزارے اور آینو ہر صغیرہ وکیرو گنا ہ سے بچنے کی توفیق مانگے اور نبز اینے ان خلاف اولی امور کی محفرت بیا ہے جو اگریم عبیوں سے مرزد ہوں تو معمولی جرائم سمجھے جائیں میکن وہ لینے ہے مزارد وی کرارد اور کا بڑے بھے جائیں میکن وہ لینے ہے مزارد وی کرارد کی کرارد ایک کرارد ہوں تو معمولی جرائم سمجھے جائیں میکن وہ لینے ہے مزارد وی کرارد کی کرارد کی کرارد کی کرارد ہوں تو معمولی جرائم سمجھے جائیں میکن وہ لینے ہے مزارد وی کرارد کی کرارد کی کرارد کی منظم ور سے بھی مشہور ہے :

حسنات الابرادسينات المقربين.

اورىرىجىمشهورسېير ؛

درجاته ودركات المقربين .

لعنی ان (ابرار) کے درجات مقربی کے گرے ہوئے مراتب کی اندہیں۔

مكت ، آیت من خطیت سے ابراہم علیہ السلام كا پنی خطا مراد نہیں بلكر تصور سرور عالم صلى الدّعلیه وآلم وسلم كا أمت كى خطا مراد سبت و البراہم علیہ السلام في تصور نبي باك شرولاك صلى الله علیہ وآلم وسلم كا امت كى خطا وَل كى معافرت كى دعا فراتى و كذا فى السّلنجوں)

مسوال ، گناه كينشش توبروقت مزوري به خواه دنيا بس بريا اخرت بي بيكن ابرا بيم عليه السلام نه يوم السدين دقيامت كساته معتق فرايا به السري كيا وجرب ؛

جواب : چِرْنكر كُنَا بَول كَ اترات اوران كي جُرِ اللا رَتَّب اَ عُرِت بين بوگااسي ليے يوم اَ خرت سے خطر اور در رہتا ہے اور مين مطلب ہے ان كے انس قول كا :

ى باغفرلى ولوالدى وللمؤمنين يوم يقوم الحماب -

(اسے میرسے پر ور دگار! مجھے نمبش دسے اور میرے والدین کو اور مرمنین کو حساب کے دن)

بی بی عائشہ درضی اللہ عنها نے عضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کر ابن برعان زندگی مجر صدف مسلم میں عائدہ میں ملازتمی کرتا تھا اور غرباء و مساکین کو کھانا کھاتا تھا کیا اسے برنیک عمل فائدہ دیں گا؛

سب نے فرفایا :

لا إنه لم يقل يوماس باغض لى خطيئتى يوم الدين -

(نہیں اس لیے کہ اکس نے زندگ میں لیسا لفظ (منہ سے) نہیں کا لاجس سے بشش کی طلب کا مفہم نکلتا ہو (لین کہتا) اے اللہ إحساب كے دن ميرے گناه بخش د سے)

یعنی وه کا فرتمااسے یوم آخرت پر ایمان نرتها کیونکہ جریمی یوم آخرت کا اقرار کرتا ہے وُہ ا بینے گئ بول کی مغفرست چا ہتا ہے ،اسی لیےاسے ایمان کے بغیر عمل صالح کوئی فائدہ نہیں د سے گا۔

ف ؛ ابن جدعان حفرت عائشہ رضی اللّه عنها کا چیا زاد نھا ابتدائی زندگی میں غربب اور سکییں تھا بھر لیے کہیں سے خزانہ ل گیا حبس کی وجرسے وہ نوشحال ہو گیا اور غرباد ومسا کمین پراسی خزافے سے خرج کرتا تھا اور دوسر سے امور خرمیں وافر حصّد لینا تھا ۔

مكتر ؛ ان امور بس حضرت ابرا مبم عليه السلام في ابني قوم برجمت فايم كي اورواضح فرما يا كم جويدا مور نهي مجالاسكتا وه النيترك لا تن نهب -

ربط : سیات مذکورہ میں ابرا میم علیہ است الم ف الله تعالی کا الطاف وا نعامات کا ذکر فرا نے کے بعد

اب اپنے ماک کے آگ مناجات کرتے ہیں۔ خیانچہ کا ا

قرب ا سیمرسد بروردگار اِ هن کی حکم اَ مجے علم وعل کا کمال عطا فرا تا کہ اسس کی وجہ سے خلاف حق وریاست خلاق اس کے دریاست خلاق اس بیا کہ اگر کو ٹی علم توریاست خلق کی استعداد حاصل کرسکوں اس لیے کہ اگر کو ٹی علم توریخ اسپولکی اس بیمل نہیں کرتا تو اُسے حکم منہیں کہا جا سکتا کیونکہ است حکم حاصل ہے نہ حکمت و اگر خیفی کیا لحصل جوین و اور مجھ صالحین سے ملا وی اور ایسی علم و اعلاق کی دولت عطافر ما جس سے مجھے زمرہ کا ملین راسنین فی الصلاح میں واضل مرنا نصیب ورکما رُد صفائر سے حاصل ہویا بر کم مجھے اور انہیں بیشت میں جمعے فرا -اللہ تعالیٰ نے ابرا ہیم علیہ السلام کی بروی اور کول فرا با ،

و إنه في الأخرة من الصالحين.

(ادر مبشک ده) فرت میں صالحین میں سے ہوا گے)

اور با تى السي بجث سوره كهف كاوا خربين كزركى -

س و اجْعَلْ إِنْ لِسَانَ صِلْ قِ فِي الْلْحِرِيْنَ ٥ ادراً خرين اَ فواسه وروس كان ميري بِيَّ شرت بنا - يعنان ك إن ميري بِي شرت ادرقي مت مين چريا بو - بنا - يعنان ك إن دنيا مين ميري الجي شرت ادرقيا مت مين چريا بو -

قبولیت و عا حضرت ا برامیم علیبانسلام کی بردنجا یُوں قبول مُرکنی کر مرنبی علیه انسلام کی مرامت کا مرفر و قبولیت وعا اس کا نناخواں اور محب دیا۔ دنیایی تا دم ذلست کی ندی جاه رہے اور بعد میں کی یا ذکر

حَسَنِ ثَمَا ہے ہوتا رام -

سے سے خلاصہ یہ کہ آپ نے دُعامانگی کہ آنے والے لوگوں کی زبا نوں پرمیرا ذکرخیرسے ہو۔ لینی ان کی زبا نوں پرمیری تولیٹ جاری فرما اور ان کی آلبس کی گفتگو میں ممیری مدح وثنا جاری ہو۔

ف ؛ فى الآخوين سے آپ كے بعد آنے والى اميں مراد ميں -

سوال احسن ثناء اور قبول عام كوزبان سيكبون تعيركي كيا سع إ

جواب؛ چونکمون شااور قبول کا افهار وانتشار زبان سے ہوتا ہے اس لیے زبان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

تمام معلوق پیاد کرتی ہے یہا ن کے کرمجیلیاں یا نی میں اور پیشے ہوا میں اس سے پیاد کرتے میں .

(میں ہادے مسلک اہل سنّت کی روش دلیل ہے کہ ہم نے اہل مزارات کے ساتھ محبت میں طلق خدا کو

ديدانه پايا ، روكنے كے با وجود ركنے كو نهيں كتى - بم في مزارات برحا عزى دينے والے زعرف انسانوں بكر حوا نول كم مر جبا تے دیکھا اور در ندوں اور پرندوں کو وارفتہ پایا ۔ ایسا بھی ویکھا کم سیلاب کے پانی نے بڑی بڑی عمارات کو مندم كروالانيكن مزادات جُول كے توں كرات رہے ك

و منت محریصلی الله علیبرونم اسے بروروگار الله تعالی نے فرمایا کداراہیم علیرال ام کامتعدیرتھا کم المست محدید کی دبا نوں پر جاری فرما ا در امت محدید کومیری نیک نامی کا گواه بنا کیونکمه تو نے اسے اپنامقبول گواه مقرر فرمایا ہے -

ف ؛ حفرت سهل رمنی الله عند نے كها؛

. " اسعاطله إ مجهة تمام أمتول اورتمام مكتول كي نيك نامي كي ثنا كيا مهوا بنا" وه اس يدكر بات فعل بيل اورخلق حن اور زی برتنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اور مہی اسان صدق کے اسباب میں اور اس کی ہی ا نے والی سلیں اتباع كرب كى بحيران كے على ير وجرا قىدار اسے بھى اجرو تو اب حاصل موگا۔

 ﴿ وَا جُعَلِنِي مِنْ قَرَبُ لَهُ جَنْتِ النَّعِيمِ ﴿ اور مِحِ جَنْتُ لَعِيمِ ﴾ ورثاً سے بنا ۔
 مکتر : بہشت کو الموروث سے تشبید دینے میں اکٹ رہ ہے کہ جس طرح مورث کے مرنے کے بعد وارث کو مال ملنا ہے ایسے ہی عامل اپنے عمل کومٹا لینا ہے لینی نر ہونے کے دا برمج کر مض نصل رآنی سے بہشت کاستی تھر آنج ___ اب میعنی ہواکہ اے اللہ المجھے بہشت کے ستحقین اور تمتعین سے بنا جیبے وارث مورث سے مال کا مالک

بن كرمال سے نفع اٹھا تا ہے لا مجتب النعيم بمعنے وُه باغ جو سرقسم كى نعمتوں سے بھر لور ہو ؟ ج

م مستملد ؛ الس مي اشاره ك كرجنت كى طلب طلب عق كما في منبس عجر تركه طلب دبوسيت كرس الله

کمتر : بعض اکار فراتے بین کداللہ تعالی مجوب لنفسہ ہے اور اسس کی عطا مجوب لغیر مرمم اس بے اس سے محِت كرتے ببل كروك محبوب كى عطا ہے -اس معنى يربيس دوقسم كى محبت نصيب بُرد كى براه راست ذات بن سے اور با را سطه السس كى عطاست اور ير دونوں مبى اسى كى ذات كى وجر سے نركم اس كے غير كى وجرسے - كييز نكر السس سے محبّت ہے نواس کی وات کی وحراوره طائے باہنمعنی کم پر انس کی ایک صفت اور یہ کھی حدب واتی ہو ل ۔ انسس اعتبارسے بدای مجت بُوئی ندکد دو۔ إن اگراسے متعدد کها جائے تو يُوں کها جائے گا کر تعدد اس مے فروع سے جیبیا کہ جمع اور وصدت کا تعاضا اور فرق وکٹرت کا موجب ہے ۔ اس لحاظ سے ہما را ان سے عبت کرنا جمع ا کجمع سے

مقامیں ہوگا کیونکہ یہ مقام اعتدال ہے زکر فقط مرتبہ فرق وجمع میں ۔ (یہی تقریرا نب بیار علیهم انسلام اور اولیا دِکرام کی مبت مے متعلق ہوگی)

س وَا خَيْفُرْ لِاَ فِي اور مير عِي كُونِشُ دے - مغفرت ايمان سيمشروط ب - مشروط كى طلب مرط طلب كو متضمن ہے الس تقرير پر زنده مشركين كے ليے مغفرت سے ان كے ليے توفيق اور ہوایت ايمان كى طلب مراد ہے - اِنْكَ كُانَ مِنْ الضّمَا لِيْنَ ٥ اس ليے كر گرا ہوں سے ہے لين طريق حق سے بھٹكا مُوا ہے -

إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّا لِيَنِينَ ٥ اس لِيهِ مُرَّا مِون سے سميعنی طریق عن سے بھنكا مراہے۔ س ازالم وسم ، يده عااس سے پيلى كى ب عب طا مر ہوگيا كم بدالله كا تُمن ہے لا بھرا براہيم عليه السلام نے اس كے ليے وُعا سَيں اگى) حبيا كم سورة تو بدين گزرا .

عدست مشرلعت مخرت سمو بن جندب رضی الله عنه سے مروی سبے کدرسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا : محدست مشرلعت مختص میں گھرسے کا مل وضور کے مسجد کوروانہ ہوا اور گھرسے نتیلے وقت کہا :

بسم الله الذى خلقنى فهو يهدين الاهداة الله لصواب الاعمال والذى هولطعمنى وليسقين الااطعمه الله من طعام الجنة وسفاه من شوابها واذا مرضت فهسو يشفين الاشفاة الله نعالى والذى يميتني يعين الااحياء الله حياة الشهداد و اما ته ميتة الشهدا والذى اطمع ان يغفى لى خطيئتى يوم الدين الاغف الله خطاياة ولوكات اكثر من نربد البحر مرب هب لى حكما والحقنى بالصالحين الاوهب له حكما والحقنه بهماك من مضى وصالح من بنى واجعلى لسان صدى في الأخرين الاكتب عنه الله صديقا واجعلى من وم ثة جنة النعيم الاجعل الله له القصور والمنان لفي الجنة -

(اس الله کے نام سے جب نے مجھے بید اکیا اسے (مندرج) فوائد نصیب ہول گے:

(۱) صواب اعمال کی ہاہت

دم، جنت کا طعام و شرا باً طهورا دس، بیما ریون سیے شفا^ر دم، شهدا کی زندگی اورموت

(٥) گنا ہوں کی شنن ، خواہ سندری جاگ سے دا بر سول .

(٦) حکم انی نصیب ہوگی اورگزشته نیکو ن اورصالحین کی رفاقت نصیب ہوگی ۔
 (۵) اللّٰہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جائے گا۔

(۸) جنت میں اونجی منازل اور بهترین عارت ماصل ہوگی .)

حفرت حن رضی الله عند ان الفاظ پر ویل کے الفاظ کا اضافر کرتے :

وا غفر لوالدی کسما سر سیانی صغیرا - (کذافی کشف الاسواد)

(اور میرے ماں باب کوغش جیسے انہوں نے مجھے بجین میں بالا)

م وکر تکخیر فی (راور مجھے رسوا فرکر ہا)

ر حل لفات ؛ المخزی مجھے ذکت وخواری
س لینی اور مجھے رُسوا نہ کرنا اور نہ ہی میری پر دہ دری کرنا اور نہ مجھے میری کو تا ہی برعما ب کرنا
س سوال : ابراہیم علیہ السلام کوجب معلوم تھا کہ ان کی قیامت میں رُسوا نی نہیں ہوگی تو بھوالی و حاکمیوں مانگی ؛

جواب : انبیا علیم الت لام کی عادت ہے کہ اپنی عبودیت کے اظہار کے بیے ایسی و عالیمیں مانگے ہیں اور دورش ل

کوسکھاتے میں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں ٹونہی عجر و انکساری کا اظہار کیاجا تا ہے جبیبا کہ کا شغی مرحوم نے مکھا کم اراہیم علیہ السلام نے اُمتوں کی تعلیم کے بیے الیے دُعا ما نگی تقی ورنہ انبیا رعلیم السلام کی رسوائی نہیں ہوگی۔ ف : اس سے شوم نجوں کو حیاء وشرم کرنی جا جیے جو انبیاد علیم التسلام کے ایسے مقامات کو دیکور ایسے اوپر

قياكس كرك كتة بين كرانبيا رعيهم السلام سي جمي غلطيا ل مرزد موتي بين جن كي وجرست وه الله تعالى سعايني

كوما بى كاعترات كرك دُعاسُ مَا تَكَة بِس وفيره -

سر مکتر ؛ انبیاد ندیم انسلام سور خاتمہ مے مفوظ ہوتے ہیں اسی لیے ہم نے یرتقر مریکی ہے (بیکن لعبض برنجتوں نے اپنی کتابوں برا ہیں قاطعہ اور تقویۃ الایمان میں کھے دیا کہ نبی علیہ السلام کو اپنے خاتمے کاعلم مذخا - معا ذائلہ کی اپنی کتابہ کا معاتبہ کومستلذم منبی اسی لیے دُعا میں ترک معاتبہ کا بیک بیک معاتبہ کا میک بیک علیہ وکیا ۔

ر يُوم يُبعَثُون ٥ السرون كر تبورسة تمام لوگوں كوا تھا يا جا تے گا-

سوال: تم في تمام وكون كامعنى كهان سے نكال لبا ؟ جواب: اس كے عموم كاتعا ضايهى بي كم الس ميں لفظ كافة مقدر مو-

سوال ، قیامت میں رسوائی کے اظہار کی فصیص کیوں ؟

٧ جواب : چونكه دنياسترويشى كامقام باسى بيه عرف قيامت كه سائق الهارنزى تخصوص بوكيا-

سر رلط : ابواللیث رحمرالله ف فروایا که بهان پرابراهیم علیه انسلام کی گفت کو کے اخسام محد بعد قیامت مے اوصا ف بیان کیے گئے ہیں -

س چانج قرایا بو م کل بینفیم کمال و کل بینون و الس دن نرمال نفع و سے گانه اولاد- نیر یوم ببعثون سے برل اور فعل محذوف کامفول ہے اصل عبارت یوں سے ؛ لا ینفع حال احد الله کس کو ال نفع نه و سے گا اگر چواسے نیکی اور خرات میں خرج کیا ہوگا اور ایلیے ہی اولاد سے بحی کچو حاصل زبر گا اگر چو وہ سب کے سب نبک اور لائق شفاعت ہوں کے اللّه محسب نبک اللّه بقلب سیلیم ن میمنول محذوف سے بدل ہے ۔ وراصل عبات کوں ہے ؛ الا مخلص سلیم القلب من موض الکُفن و النفاق صفو ورق اشتواط لفنع کل منهما با کا بمان ۔ رگروہ شرب کا قلب کفرونو النفاق کے مرض سے مخلص ہوگا ، کیونکہ ہر نفع مشروط بالایمان ہے)

درگروہ شرب کا قلب کفرونوات کے مرض سے مخلص ہوگا ، کیونکہ ہر نفع مشروط بالایمان ہے)

شف الا مرار میں تھا ہے کہ یہاں پرقلب بھنے نفس ہے دونفس ہو کفرو معاصی سے سے وسالم ہے ۔
 سوال ، گنا ہوں کا تعلق تو اعضائے ہے تو تا ہے لیکن یہاں پر ان کا تعلق قلب کے ساتھ بتایا گیا ہے ۔

جواب: چونکه تمام اعضاً قلب سے تالے بین میں وجہ ہے کہ الافلب صبیح ہوتو اعضاً مجی برا فی نہیں کرتے اور الا تعلب میں فساد ہوتو اعضا، برائیوں کاارتکاب کرتے بین - (سیریہ جورت) می مصف ملے لائے کا

فسدت فسدلها سائوا لجسيدالاوهى القلب-

(ابن آ دم مے جسم میں گوشت کا ایک فکمڑا ہے اگردہ صبح ہوتو تمام جسم صبح ہوگا اگردہ فا سبد ہوگا نو تمام حسم میں فساد ہوگا، نجردار دہ ککڑا قلب ہے)

ر الس آیٹ سے وہ بیرنے عدم شفاعت کا استدلال کیا ہے لیکن تفیفت اس کے برعکس ہے زالہ وہم ویل بہر صاحب رُوح البیان قدنس مرہ فراتے ہیں کہ)

یراً یُت کفارومشرکین کے ردمیں ہے کیونکران کا نبیال تھا کہ چونکدان کا مال اور اولا دبکٹرت ہے تیا مت کے روز ان کے کام اکبیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ردمیں فرما یا کہ نہ انھیں مال نفع دیے گا نہ اولا د۔ اہل ایمان و اسلام کو قیامت میں ان کی نیکی اور خیرات فائدہ دے گی۔ ان کا خیال نھا کہ ایسے ہی ان کی اولاد بھی انتھیں نفع پہنچاہئے گی۔

قیامت میں مال و اولا د کا فائدہ بہنجا ظا ہرہے کیونکہ خیرات وصدقات راہِ خدا ہیں است کا اور اس کے عوض بشت است کا احراس کے عوض بشت

کے گی۔ اسم معنی پر بندے کو مال نے نفع دیا اور اولاد کا نفع دیئا حدیث تشریب کے مضمون ذیل سے واضح ہے۔ وہ یک جراولاد انسس کی موجود گی میں مرجاتی ہے وہ اس کے بیا اجرا ور ذخیرہ عقبی بن جاتی ہے اور اگروہ خود مرجائے اور ایس کے ایس اولاد اگر اسے نیک دُعا وُں سے یا دکرتی ہے تواس سے بھی اسک شفات متوقع ہوتی ہے ۔

معانی معانی و معانی الله معانی معانی معانی الله معانی معانی الله معانی ا

۱۱) کسی کوان*ڈان*ر دے۔

(۲) کسی سے ایرامحسوس ندکر ہے۔

(m) جس کے سانھ احسان کرسے اس سے مکا فاتِ عمل کی توقع نہ رکھے -

اس ملیے ایڈا نہ دینا ورع اور پر میز گاری کا موجب ہنے گا اورکسی سے ایڈا نہ یا نا وفا لائے گا ،احسان کرسنے پر بدلہ کی امید نہ رکھنا اخلاص لا آما ہے -

ر ، و کاشفی مرحم نے کھا کہ اُہل تصوّف نے فرا باکرسلامت قلب کا مطلب یہ ہے کرمومن کلم اسلام لا الله الآ الله هجسمه دسول الله کی گواہی وینے میں خلص ہو۔

O لعِصْ ف كما كرقلب م كامعنى برب كرول عنب دنيا سے خالى برو-

س وبعض نے کہا کہ اسے حدونیا نت سے دُور رکھا جگئے۔

و المربت و ازواج واصحاب مضح الله عنه المعين كرسول الله عليه والرواج واصحاب مضح الله عنه المعين كرسول الله عليه والرواج كالمبيت

ازواج مطرات واصحاب كرام سے لغض سے ول كو ياك وصاف ركھا جلئے -

س أمام قشيري دهمدالله في فرمايا كةلب ليم يرب كمد دل از غير ضدا لعنى طميع دنيا ورجا ئے عقبی سے نمال ہو با بدعت سے خالی اور سنت رسول سے ملئن ہو۔

م حفرت سنیدالطالُف رحمہ اللہ نے فرایا کرسلیم اس تحق کو کتے ہیں کہ جسے ایسا سانب ڈسے کرمبس کے ڈسنے سے السی برقراری اور اضطراب بدلے ہوکہ اسے لمحہ بحریجی قرار ندھلے۔ ایسے ہی سلیم وہ قلب ہے جو دائماً حزع وفزع اور تفرع وزاری میں ہواورا نسس سے برقرار بہوکہ شاید وصال کی گھڑی سے ہجروفران وگور ہوجاتے ہے

زشوقِ وصل می نالم وگردستم دم روزے زیم ہجر می گریم کم ناگر در کمیں باشد ہمام ازگریتر ٹوئیں وسوز ول کمن حین دیں ندانسنی کم حال فشفبازاں ابس بیا مشد سر توجہاں ، شوق وصال سے اس ملے روٹا مُبوں که شاید کہی ٹھیب ہوتو بھر بجر وفراق نراہجائے نون کے انسوا درسوز ول کا غمست کھااس مبلے کہ عاشتوں کا یہی حال ہوتا ہے ۔ حضرت مولانا جامی قدرس سرۂ نے فرایا ، سے

منت قرب زبعد افزونست

جگراز محنت مرمم خانست ست دو قرب هم برم زوال میت در بعد جز امید دصال

س توجمه ؛ قرب وبُدكا در دبهت ہے جگر ہرقسم كے در دسے پُر ہے قرب ميں زوال كا خوت ہے اور بُعد د فراق ميں اميد وصال كے سواكيا ہے -

العسر مورف الله تعالی میں ہے کر قبل اللہ کے بیے حضرت تی کے وصول کے بیے زمال نفح اللہ تعالی کے بیے حضرت تی کے وصول کے بیے زمال نفح اللہ اللہ میں ہے داولاد۔ مگرانس کو ، جو مراقبہ کے وقت اللہ تعالیٰ کے بال تعلیم لائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بیدا فرمایا کیونکہ وہ کبنیت شیشے کی طرح ہے جے اللہ تعالیٰ نے انسان میں تحل صفات جمال وجلال کے قابل بنایا ہے ۔ جیسے آدم علیم السلام کے بیاداللہ تعالیٰ نے اول فطرت میں قبل از تعلق کوئین سے بیدا فرمایا تھا۔ اللہ منایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے انسان میں قبل از تعلق کوئین سے بیدا فرمایا تھا۔ اللہ من اللہ منایا ہے ۔ جیسے آدم علیم السلام کے میں اللہ منایا ہے۔ جیسے آدم علیم اللہ واقعیان ہے اللہ کی طرف اشارہ ہے جب قلب ملیم بلاعیب نہ ہو تو نقصان ہے فائد واقعیان ہے من میرم منا ہی مناز ہو گا اللہ کی طرف اللہ کی خوالے ، قلب سیم وہ ہے ہوئے آفات کی کوئی شرفی ہوئے اللہ کی من میرم منا ہی مناز ہوئے ۔ جسے آفات کی کوئی شرفی ہوئے اللہ کی من میرم منا ہی مناز ہوئے ۔

س و کسی سے سلامت صدر کے متعلق سوال مُہوا توا منوں نے فرمایا ؛ قلب سلیم یہ ہے کہ انسان مدلقین پر ہوا درارس کے دل سے تلوین و تمکین کے ارا دے اور خیالات بالکل مط جاتیں ۔

ان کو دیکھا تک نہیں۔ فرمایا تو بیر کیا جاتا ہے۔ کہا میں چاہتا ہوں کرمراکو ٹی ادادہ نہ ہو۔ لینی فناچاہتا ہوں ۔ فرایا ؛ میں نے وہی تمیس نجشا ، عالمان و أَزْلِفْتِ الْجَنَّهُ يُلْمُتَّقِيْنَ ٥ اسْكاعلت لا بنفع برب عالمان سوال ، ماض كامضارع برعطف كيون ؟ جواب : تَأَكِر تَحْتَقَ وَقِرَع بِرِدال بوجيب مضارع مين استمرار نغع مال وا ولاد كي دلالت مي (د نعني جو لوگ كفرو معاصی سے دنیا میں مخوظ رہے بہشت ان کے اتنی فریب لائی جائے گی کہ وہ اسے موقف (محسر کے میدا ن) بیس و کھیں گے اور ان کے اندر تعمینوں اور لذتوں سے خوکش ہوں گے کہ ابھی ہم انسس میں داخل ہونے والے بیں ۔) البحر (تغسیر) میں ہے کہ مبشت ان کے قریب لائی جائے گی کیونکہ وُہ قبل ازی اکس سے معم دُورَ تنظ أَس لي كراكس مقام رِا منين فُربِ الني نصيب مولاً-و میرزدت التجیديمُ لِلْغُونُ 0 اورجمم ان كرابوں كے سامنے لا في جائے گ ج مع كما نثر طريق من سيجشك كف اورطريق سي ايمان اورتقوى مراو ب يني دوزخ ان ك نظوں کے سامنے آئے گی اکس کے اندرجر عذاب کے ساما ن ہیں وُہ اپنی آئکھوں سے دعمیس کے اور انہیں یقین ہرگا کہ ابھی وہ انس میں ڈانے جائیں گے اور بحیامشکل ہے اس سے غم بڑھ جائیں گے۔ X مكتر و ومختلف فعل لائے گئے تاكه جانب وعد كوترج جواس كيے كه تبريز تقريب كومستلزم نهيں-ب مكنتر : بهشت كى تقديم مين سبقت دهت بغضب كى طرف اشاره ب - البحر میں ہے دوزخ الس لیے ظاہر کی گئی کہ دُنیا میں ان کی توجراس طرف تنی کیونکہ وہ سمیشہ ا شهوات كى طلب ميں مبتلارہ اور دوزخ كوشهوات في كيرا سوا ہے - منوى شريب یں ہے : ت حفت الجنة بسكروها تنبا حفت النيران من شهوا تت توجمه : بهشت كوتكاليف في كرا بُواب قودوزخ كوشهوات في . مسلم لینی بیشت کے ار دگر دو وہ امور میں جو ہما رے نزدیک مکروہ میں اور دوزخ وہ امور گھیرے ہوئے ہیں جو ہمیں مروب ال وَقِيْلَ لَهُمْ أُ اورقيامت مِن مُرابون كوز جرو تدييخ ك طور كهاجا في كا اورائفين كن والي فرشق بول مروا منين الله تعالى كى جانب سے اس كے محم سے كہيں گے اً يُسْمَا كُنُهُمُ ونيا مِن تَعْبُلُون ٥ مِن دُونِ اللهِ اللهِ اللهِ تعالى كسواتم كس كعاوت رق سن

بعناب وہ تمہارے معبود کہاں ہیں جن کی تم دنیا میں اس لیے پسٹ کرتے تھے کہ وہ قیامت میں تمہاری مارش کریگے اور الله تعالیٰ کے بال تمہیں مقرب بنائیں گے۔ هن کینصسو فر ککو کیا تم سے عذاب اللی دفع کر کے وہ تمہاری مدد کر کتے ہیں آؤیکنتھ کو وُن O یا اپنے سے عذاب دفع کرسکیں گے۔

ف ؛ افتعال كاباب يهان رفعل كي ابع ب.

كم حل لغات بكشعن الا مرادي م كرغيرت مروسود وفي كرنے پر مدد كانام نصد سے اور ا بنے سے مثروسو وفع كرنے كو انتصاد كها جاتا ہے -

سوال : ينصرون كيدينتصرون كول ؟

جواب : انتصاد کا رتبہ نصو کے بعد ہے اس لیے کم جود کو سرے کی مدد کرسکتا ہے وہ بطریق اولی اپنی مجھی کرسکتا ہے کہجوں کی مان ہے۔ کرسکتا ہے کبھی ایسا بھی سوتا ہے جودوسروں کی مدد نہیں کرتا اکس کی مدو کی جاتی ہے۔

س ف ارائیم علیرات دم کاسوال تقریع و تبکیت کاب اسی کیالس سوال مے جواب کی فرورت ہے۔ اسی کیے کما گیا فکائیکو افیا گیا۔ اس مدع برای در و کررے کے

کا حل لفات ، کبکبد مین عاج رکر کے او ندها کرنا - کسی شی کا نیچی کی طرف کرنا ۔ الکب کا کمار ہے ، بمعن نیچ کو کرنا یا گران ا مکب کا کمار ہے ، بمعن نیچ کو کرنا یا گران ا تکما ر لفظ کما رِ العنی پر ولالت کرنا ہے ۔ یہ کبت کا کمار ہے اسے تنعیل کے باب میں لایا گیا ۔ لیعن عین کو کمر رکیا گیا ہے ۔ گویا کمبکوا ور اصل کبسوا تخاتین بات کے اجماع سے تمالت بسیا ہوگئ تو وو مری باد کو کاف سے تبدیل کیا گیا جسے نہوزے ور اصل نر تعدم تھا۔ نرخت سے سے جمعے کسی کو

ا بنی حکرے ہٹانا - بھواسے بابتفیل پر لایا گیا بھر دوسری حاد کو زائے سے تبدیل کیا گیا سرحزحه ہوا بھنے باعدہ فینی اس نے دور کیا۔

ر اب آیت کامعنی به بُرا که وه جنم میں بار بار مرکے بل اوندسے گرائے جائیں گے بہان کہ کہ جہنم کے گہرے گرطے میں جا مبنی ہے گئے مان کے معبود و النقاؤن O اور تمام گراہ جوان کی پرستش کرتے تھے ، و جُدُود کُرا بَدِلِیْسَ اور ابلیس کا لشکر اور السس کی ذریت جوانہیں گراہ کرتی اور ان کے دوں میں وسوسرڈ التی اور انحنیں بُت پرستی پرا بھارتی اور ان سے کفر کے جملے طریقوں اور جرائم ومعاصی کا ارتکا ب کراتی تو وہ سب کے اور انحنیں بُت پرستی پرا بھارتی اور ان سے کفر کے جملے طریقوں اور جرائم ومعاصی کا ارتکا ب کراتی تو وہ سب کے سب جہنم میں اسمحے جائے گون اور جرائم کر ان کے خما رُدان کے مار رُدان کے بیار میں اسمح میں اسمح جائے گون وہ اپنے جرائم کا اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے و ھوٹم فیٹھا یکٹ کے سے جوزوں کی حالا کہ وہ جہنم میں اپنے معبود و وں سے گفت گوریں کے با یہ معنی کہ انہیں اللہ تعالی گفت گوری جہنم میں اپنے معبود و وں سے گفت گوریں کے با یہ معنی کہ انہیں اللہ تعالی گفت گوری

افت بیدا فرائ گفتا کی اور مجه بھی وے گا کو انہیں کفار کیا کہ رہے ہیں تکا للہ پاٹ کفتا کیفی ضہ لل تمبیتین و اس اس کے کہ ان فقیلہ ہے نا فیہ نہیں کہی بخداشان یہ ہے کہ ایسی دوشن گرا ہی ہے جس بی کسی قسم کا خفا نہ نفا افر نفس افر نگر برکت العلیمین کو افرائ ہے اس لیے کہ وہ روشن گرا ہی بی تھے اور مضارع کا صیغراس لیے ہے تاکہ ماضی کا واقد سامنے اجائے گار مینی یہ بُواکہ ہم نها بیت فاحش گرا ہی بی تھے جبکہ ہم تمہیں عباوت کے استحقاق میں رب العالمین کے برا رسمجے تھے حالا نکرتم اس کی او تی اور ذیل اور ذیل اور عاجر ترین مخلوق سے وگا اضافیا اور میں گراہی کی دعوت نہیں وی الکی الم شجید جب یہ کی کر موں نے لین ہمار میں ہماران اطعنا سادتنا و کہ برا والدی میں ہیں ہماران اطعنا سادتنا و کہ برا والے اللہ میں ہے ا

(اے ہمارے پردرد کار! ہم نے اپنے سرداروں اور برطوں کی اطاعت کی)

را سے بروروں رہ ہے۔ ہوروں کی اسل میں ہے درخت سے بھیل کا شنا۔ اور البحرامة بمنے روی کچور۔ اور اجبوم بھنے صار ذا خیرم داند کی میں میں اسل کی البین بھنے صار ذا تعدو لبن لینی صاحب ترولبن ہوگیا الیسے ہی اجدم بھنے صاحب جرم ہوگیا۔ اب استعارة اس شخص کے لیے استعال ہوتا ہے جو الب ند کام کا مرکب ہوا ہے اچھے کام کے لیے کہی استعال نہیں کیا جائے گا۔

جيے ابل ايمان ايك دوسرے كيستے دوست ہيں۔

جمل لغات : الصديق وه ب جركس كم سائة سيائي دكت بو-اور حميم انسان ك خاص قرب عزيز كو كما با آب الرحل : الصديق وم ب حركس كما با آب با الرحل عن الرحل بمع خاصة - (كذا في نتح الرحل)

ا مام راغب فرماتے ہیں ؛ حمیم مجمعے القل یب المشفق ، اس لیے کر جوابے عزیز و ل کے لیے حابت لقینی کا دم عجرے وہی در حقیقت دوستی کا حقدار ہے اسی لیے نواص لوگوں کو حاصلہ کما جاتا ہے۔

بعض نے کہا کہ الحاصد بھنے العاصد ہے۔ جبیا کہ ہم نے لکھا کہ اہل عرب کھتے ہیں ؛ احستم علان لفلان (فلال نے فلال کے لیے پُنۃ ادادہ کیا) یہی وجہ ہے کربہ اھنتم سے بلیخ ترہے ، کبونکہ اھتمام احتمام میں یا یاجانا ہے .

ب و جناب کاشنی مرحوم نے فرمایا کہ قزت القلوب میں ہے کہ حمیم وراصل همیم تھا۔ ہا ، کو حاء کے ساتھ تبدیل کیاگیا ہے اس کے ان کو آپس میں مخرج کا قرب ہے اور همیم از اهمام مشتق ہے۔ پونکہ

هديم كافرون كي مقابدين اسمام كرناب اس الي اس هديم كها جاتا ب اوراكس مين دوستى كاحق اواكيا جاتا ب-ف : شافعین ، شافع ک تبع ہے صید جمع اس لیے لایا گیا ہے کر عمراً سفارت کے لیے زیا دہ آدمی جمع ہوتے ہیں حبیبا کم بادشا ہوں کے غیظ و فضرب کے وقت سفارٹ یوں کو دیکھاجا ہا ہے ۔ لیکن چونکہ سینے اور کیتے دوست بهت تقوام مونے میں۔ ملک اگر کہا جائے کروہ نہونے کے برابر ہیں تر بجا ہے۔ چانچہ صائب نے فرمایا ؛ پ درین قحط ہوا دری عجب دارم مم خاکستر که در منگام مردن حیثم می پوشاند آتش را

توجمها : اس قحط الى مى مجه تعب ب كرقوما بها ب كراك كى ينكارى مل جكر راكم ر کی ہے اور راکھ سے آگ خاک حاصل جد گی!

سے کوئی کام نرائے گاسونے ولی اللہ کے لیے لایاجائے گاساب کے بیدانس کا علنامہ نیک وبرائی میں برابر ہوگا اسے مرف ایک نیکی کی خرور نت ہوگی ، اگر مل جائے گی قرا نس کی نجات ہوسکے گی ، اسے حكم بوگا ايك نيكي لائيت تاكه تمين خبشش نصيب بوكيونكه تيرية حقوق ما نگنے والوں كو دا مني كر دباكيا ہے۔ ايك نيكي ی خاطرو و شخص صغوں میں گھئ کرا ہنے ماں باپ سے ایک نیکی طلب کرے گا وہ جواب د سے دیں گے۔ اس کے بعد دوستوں کے پاس مبائے گاوہ بھی انگاد کرویں گے مبکر کہیں گے کرہم خودایک نیکی کے متاج ہیں۔ واپس أَكُ كَا اللَّهُ تَعَالَىٰ فَرِمَا مَنَهُ كَا: است ميرت بندسه إنتكى لاياست ؛ عرض كرسه كا: بارب العالمين إسب في چواب دے دیا ہے۔ اللہ فرما ئے گا :اگر انہوں نے جواب دے دیا ہے تو یاد کر کوئی میرا دوست بھی تراد وست گا۔ عرض كرے گا ، يا ن رب العالمين! تيرے فلان مجرب سے ميرا تعلق تھا ۔ اللّٰہ تعالیٰ فرما ئے گا ، انسس کے یا س جاؤ ۔ وُہ بندہ انس مجوب خدا کے یا س جا کرایک نیکی کا سوا ل کرے گا تو وہ بندہُ خدا اسے نیکی عطا فرطائے گا۔ وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے بال وابس آ کرموض کرے گا : یا اللہ ! مین نیکی لایا بُوں - اللہ تعالیٰ فرما سے گا : میں الس كا عمال مي كمي نهيس كرما- ساؤ ميس في تهيس اوراس نبكي وين والعصوب كونجش ويا-

ف ؛ اس روایت سے ٹابت ہوا کہ اللہ والوں کی مجتت اور دوستی سے بہت زیا وہ فوائد نصیب ہوتے ہیں اورا ملّٰہ تعالیٰ کے إل ان کی دوستی اور مجبت کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔

حدیث سرافیت میں سے :

ات الرجل ليقول في الجنة ما فعل بصب يقى فلا

نیک کا پیار فائدہ دے گا وصل يقه في الحجيم فيقول الله اخرجوا له صل يقه إلى الجنة.

ر بہشت میں ہننے کرنیک آ دمی پوکھے کا میرا فلاں دوست کہاں ہے ؟ وہ اس وقت دو زخ میں ہوگا۔ نیک اوری کی وجر سے اسے دوزخ سے نکالنے کا حکم ہوگا ، چنانچہ ایس نیک اُ د می کے بیار کی وجرسے اسے دوزخ سے نکال کرمہشت میں لایاجائے گا) (اللہ تعالیٰ بهشت میں بھیجے وقت نبک ا دمی کوفوائے گا) میں نے اسے تھے میر کیا۔

الله والول سے تعلق اورنسبت بیدا کرنے کا حکم نیک در و کا در اور سے زیادہ دوست بن دُ

كيونكر قيامت ميں انفين شفاعت كى عام اجازت ہوگى۔

مدین شربین مین شربین مین مربی القیامة علی الصواط و الصواط و خص مزلة الفاعث مربی المان میدون بیم القیامة علی الصواط و الصواط و خص مزلة

يتكفأ باهله والناس تاخذ منهم وانجهتم لتنطف عليهم

(وگ بل مراط س گزری سے ، بلمراط بونکہ و گھا نے کامقام ہے اس لیے بعض وگ جہنم کے اندر ہی گریں گے لیکن دوڑخ کا کے جائے جلانے کے ان پربرف برسائے گی)

لینی انسس وقت دوزخ اً دازیں دے گی۔ انڈر تعالیٰ ان لوگوںسے پُوچھے گا : نم کس کی عبادت کرتے تھے ؛ عرص کم یں گے : یا اللہ ! تمہیں زیادہ معلوم ہے کہ ہم سوائے تیرے اورکسی کو منہیں کو جتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ الیبی آواز وے گاکداس طرح کی آواز پہلے کسی نے نہیں کسنی ہوگی کہ آج میں تمہیں کسی کے میرو مہیں کروں گا، سن لو میں نے تمهیر بخش دیاا درتم سے راحنی ہوں - الس وقت ملائکر ان کی شفا عت کریں گے اور وہ ویاں سے نجان یا کر بهشت میں چلے جائیں گے ان کے دومرے دوزخی ساتھی اسی حکد کہیں گے ضافنا مدد شافعین النہ ہمارے سفا رشی کوئی نہیں اور نہی کوئی ہمارا سچا اور پیکا ووست ہے۔

س فلؤ لا أنَّ لَنَاكُونَ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ مِهِ لِينَ كِوَامِ مِقَامِ بِ كَيْ لَمُ يَ تَقَدِر كَمْعَى كَ يِهِ آلِي كرياكما كيا بي كالنس إلى ونيا كى طوف وشا بونا فَعَكُون مِن الْمُؤْمِنِين ٥ توبم بوت ابل المان عن فكون منصوب ہے الس ليے كرتمناكا جاب ہے اور بركلام ان سے افسوس اور جرت سے طا بر بوكا - اور ائس بالفرض دنیای طرف بھی ای تنب بھی وہ دہی عمل کرنے جن سے انھیں روکا گیا اس بے کہ تیسے خود اللّٰرتعالیٰ گراه كرے اسے كوئى ورايت منيں دے سكنا ۔ وه أگرچ دنيايس بار بار بوٹائے جائے تب بجى وه وہى برائيا ں كرتے جروہ بيلے دنيا ميں كرتے ہتے۔ ديكھيے وُنيا ميں انہيركئى بار وُكھ اور بياريوں ميں بستالا كيا جا يا ہے نجات پانے نے بعد پیمائسی طرح برائیوں کااڈ کاب کرتے ہیں جیسے پیط کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نہیں ان لوگوٹ

بنائے ہوش کر عبرت ماصل کرتے ہیں۔ أن سے ند بنائے ہوس کر دُوگردانی کرتے اور غافل رہتے ہیں۔ اِن فی اُسے مرح کے ذکورہ قصد میں کلا بیست معلیہ السلام اور آپ کی قوم کے ذکورہ قصد میں کلا بیست عبراً دراً خرت کی طوٹ توجہ ہو۔ جواللہ تفائی کے سواکسی اور کی پرستش کرتا ہے تا کہ معلوم کر کے غیراللہ سے بیزادی ہوا دراً خرت کی طوٹ توجہ ہو۔ کی ذکورہ اور آبیل کی پرستش کے ذکر اسے غیراللہ کی پرستش نفع ند وسے گی ، بالخصوص وہ اہل کہ جو للت ابرا بہمی کے مدعی ہوکر غیراللہ کی پرستش کرتے تھے و کا کان آگئو ملمی ابرا بیم علیہ السلام کی اکر قوم نہتی ہو تھو بین کی طرح ابرا بیمان کے دورکو فی ایمان اعجو بہ ، مروی ہے کہ ابرا بیم علیہ السلام پر ما سواے تُوط علیہ السلام اور نم وجی کی لڑا کی کے اورکو فی ایمان نہ لایا ۔

ورات سرات کے لیے کہ کو الفیرنی اور بے شک وہ اللہ تعالیٰ مشرکین پر ایسا غالب ہے کہ اکس کا غلبہ رہ نہیں ہوسکتا الور جینے والا البساکہ جبندہ قوبر کرے اس کی قوبہ رو نہیں فرما تا اور وہ بلا وج کسی کو عذاب میں مبتل نہیں فرما تا اعلیٰ مہلت دیتا ہے جیسے قراش کو بہت مہلت بختی ۔ کیونکہ اکس کی رحمتِ واسعر کا یہی تعاف ہے حرف اس کے کروہ خودیا ان کی اولا ویس سے کوئی ایمان لائے ۔ لیکن عمل کی جزا و مزا فرور دے گا کیونکہ مرعل کی جزا و مزا فروری ہے ۔ اگر عمل نیک بُولْو نیک جزا نصیب ہوگی اگر عمل بُرا ہوا تو مزایا ہے گا۔

وی جمعن ہے کہ اکثو ہم کی خمیر نبی یا کہ تا اللہ علیہ وسلم کی قوم کی طرف راجی ہواس لیے کہ برایات ان کے سائے پڑھی جا یہ اس کے کہ برایات ان کے سائے پڑھی جا یہ این کیا گیا ہے۔

فالدد دي - ورندا خرت مين توكفا رعبى اسف أب كوطامت كري سكروه ايمان ند لات (باقى برصغى ٢٥٠)

كَذَّبَتُ قَوْمُ نُوْمَ الْمُوْمِلِيْنَ عَلَيْ اِذْقَالَ لَهُ مُ اَخُوْهُ مُونُونَ اَلاَنَعَقُونَ مَ الْحِرْ الشَّكُونُ وَهُمُ الْوُخُوهُ مُونُونَ اللَّهُ وَاطِيعُونِ عَوْمَا اَسْتُلُكُو عَكَيْمِ مِنَ اجْرِ السَّكُ لَكُونَ اللَّهُ وَاطِيعُونِ عَوْمَا اَسْتُلُكُو عَكِيْمِ مِنَ اجْرِ السَّعَلَى اللَّهُ وَاطِيعُونِ مَ قَالُوا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاطِيعُونِ مَ قَالُوا اللَّهُ وَاللَّهُ وَمِنْ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَ

نوجمه : قرم نوح نے بغیروں کی تکذیب کی جگرانہیں ان کے ہم قوم نوح (علیہ السلام) نے کہا کیاتم ڈرتے نہیں ہیں بنی بہن تہا راا اندار بغیر ہوں سواللہ تعالیٰ سے ڈرواور میری اطاعت کرو، اور اسس پر میں تم سے انجرت نہیں مانگا میراا جرقو نہیں مگر برور دگار عالم پر - سواللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو، کئے لئے کہا ہم مجھے ما نیں عالانکہ رذیل لوگ تمار سے ساتھ ہوئے بیں فرمایا یہ جھے کیا معلوم ان کا کیا بیشہ ہے ان کا صاب مہنیں مگر میرے رب پراگر تمہیں شور ہو اور میں ایما ندادوں کو معلی ساتھ وں گا میں تو نہیں مگر واضح طور ڈرانے والا۔ انہوں نے کہا اسے فرح درگار! میری قوم نے اگر تو بازر آئے کا قو طرور تُوسنگسا درکر دیا جا سے گا۔ کہا اسے میرے برور دگار! میری قوم نے میری کرنے کہ ذیل کو تھے اور میرے ساتھی ایما ندادوں کو نمی کو نہیں تو نہیں کہا ت دی ، بھر میری کرنے تا دور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں نجات دی ، بھر اسس کے معدم نے اور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں نجات دی ، بھر اسس کے معدم نے اور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں نجات دی ، بھر اسس کے معدم نے اور اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں نے اور اس کے اکثر اس کے ایم الدینہ عبرت ہے اور ان کے اکثر ایمانہ ایمانہ دی ایکانہ اور اس کے اللہ تا عبرت سے اور ان کے اکثر ایمانہ در اللہ میا الدینہ عبرت سے اور ان کے اکثر ایمانہ ایمانہ در اللہ تھی در اللہ میں اللہ تا عبرت سے اور ان کے اکثر ایمانہ در اللہ کا در اللہ کا در اللہ کی کیا کہ در اللہ میں اللہ تو بی تو بیات در اللہ کی در میا اللہ کھی در اللہ در اللہ کیا در اللہ دیا کہ در اللہ کی در اللہ دیا کہ در اللہ کیا در اللہ کیا کہ در اللہ کو در اللہ کیا کہ در اللہ کیا کہ در اللہ کیا در اللہ کیا کہ در اللہ کیا کہ در اللہ کیا کو در اللہ کیا کہ در در اللہ کیا کہ در اللہ کیا کیا کہ در اللہ کیا کہ کو در اللہ کیا کہ در

ر لفنير صغير ٢٥١) بلكه الس. تحت آرز وكري كركر كالش الخيس بير دنيا مين بهيج ديا جاست تاكد إيمان لا بتي اور

وہ اعمال كريں جوان كے ليے مفيد بول سه

امروز قدر پندهسنیزان شناختیم یا رب روان ناصح ما از توسن و با د

نوجمه ، آج بی بمیں عزیزوں کی صیحت کا بتاجلا ہے انے رب میرے نا صح کی روح اث و ما د ہو ۔

وعا: الله تعالى سمب كوا بنے غلبه وفہر سے مفوظ ركھے اور اپنی رحمت میں حكمہ دے اور دنیا و آخرت میں مہیں اہل قبور سے بنائے كيزنكہ وسى خبر كے امور باطنہ و ظاہرہ كی توفيق مجننے والا ہے۔

د نفسیرا یا ن سغه گزشته ب

كَ نَيْ بَتُ سَمِيشَة كُذِيبِ كَي لِعِنى عَرِيجِر، حب سے نوح عليه السلام كى دعوت كا بيام عالمان سنا قوم نونج قوم مردون ادر تورت ن بل على جاعت كوكهاجاتا سے يامرف مردوں کی جاعت کو قوم کتے ہیں اورعورتیں انس میں تبعًا شامل جوتی میں اور بیصیغ مونث ہے بدلیل تصغیر کے مروہ قویمتہ آتی ہے المکر سیلین 🔿 صرف نرح علیہ انسلام کی تمذیب کی مجمع کاصیغہ انسس لیے ہے كرايك رسول كى كذيب سے محويا سب كى كذيب ئونى كيونكه اصول شرائع اور توحيد پرسب كا اتفاق نفا، با اس كي كرايب رسول با في تمام رسل عليه السلام كي تصديق كالحكم فرما تا سيم إنْ فَالَ لَهُمْ- اذْ تَكُذِّيب ى ظرف سے اس بیے كرزمان طویل كے ليے سنعل ہے أَخُو هُمْ أَن كے بجائى نے فرما يا اور نوح عليه السلام أن كف سبًا مِها في تخف ريد اس ليے ظا سركيا كيا تا كرلقين بوكدان كامعا مله كوفي وصكا فيصًيا تو ہے نہیں اسی لیے ان کےمعاملۂ صدق ودیا نت میں شک ومشیہ کی گنجا ٹنش نہیں ۔ اور دوسسرا ببر کہ وہُ السس كى زبان كرمبى جانتے بتھے اس طرح سے ان كودعوت كوقبول كرنا قريب الفهم تھا نوشي يد اخو هم كا عطف بیان ہے اِلاَ تَتَقَوُّنَ ٥ کیاتم اللّٰہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو کمر السن کی عبا دہت جیوٹر کر اس کے غیری رستش میں نگے مُوے ہو اِنِیْ نکمُ می سُول جے شک میں تمادے میا اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول نبوں آ میں ن 🖰 ا بانت وارمشه ور ہوں ، تهیں میری امانت کا پؤرالقین ہے اور جو دنیوی ا مور میں دیانت دامانت میں کی نہیں کر تا تو پھر وی ورسالت میں کس طرح کی کرسکتا ہے فکا تَّقَدُو اللّٰہُ ۖ اَوْ الله تعالى الله و اكطيع ون و ا ورميري الاعت كرواكس باره مين كدمين تهمين توحيد اورطاعت الى كے متعلق حكم دیتا ہوں انس میں خیانت نہیں كرنا اور نہى میراکسی ٹرا کی كا ارا دہ ہے م فاد ما بعد كو

ا ما نت کے ساہر ترتیب کے لیے ہے کہ کما اسٹنگ کُکُوڈ عَلَیْ کہ اور میں تم سے بینا مرسانی پرسوال نہیں کرتا مین آ جُرِد کسی مزدوری اور افعام کا ۔وہ اس لیے کہ جب رسل کوام علیہم السلام کا بینیام رسافی حق پر مزدوری واجر سے ناگلاان کی تصدیق کے لیے پُراٹر نا بت ہوتا ہے تو دنیوی لالچ کی ہمت سے بھی ان کو بیزاری ماصل ہوتی ہے ، ران آ جُرِدِی میں جوعل کرتا ہُوں اکس پر مجھے کوئی تواب نہیں آگا علیٰ دُرجت المعلکمین یہ کر رب العلمین کے باں ، کیونکم جو بھی مض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر عل کرتا ہے وہ بغیر اللہ سے اج طلاب نہیں کرتا ۔ ج

اس سے وُہ ابلِ علم کو سبق رضا و خوا ابلِ علم مبن سیکھیں جوا بنیا علیم انسلام کے وارث میں وہ جوعل اللہ تعالیٰ سے
اہل علم کو سبق رضا و خوات و ی کے لیے کربی اس براج اور مزدوری انسانوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے
طلب کرب عیسے انبیا علیم السلام کا طریقہ تھا۔ انھیں ان کے طریقے اپنانے لازم میں اشاعت علم اسلامیہ
میں کسی سے کچھ نہ نگیں وعظ ونصیت کا فریضہ فی سبل اللہ سرانج می ویں ۔ جو عالم دین مسلی ن سامعین سے علم کی
اشاعت اور اپنی وعظ ونصیت پر کسی قسم کا اجرا و را نعام یا مفاد اٹھا نا جا ہتا ہے اس کے وعظ ونصیت اور علم
میں برکت نہیں ہوئی ۔ ایسے عالم کو نہ کو فی اخر وی فائدہ ہوگا نہامیوں کو برکت نصیب ہوگ ۔ بلکر یو سمجو کہ یہ
میں برکت نہیں ہوئی ۔ ایسے عالم کو نہ کو فی اخر وی فائدہ ہوگا نہامیوں کو برکت نصیب ہوگ ۔ بلکر یو سمجو کہ یہ
ایک قسم کی بیج ویشرا ہے ، خوڑی کی قیمت پر بہت سے دینی سرمایہ کو ضائع کر دیا سہ

زیا*ں می کند مرو تغسیر* و ان که علم دادب می فر*وست*د بنان

کہ وہ برگزیدہ اسے سمجھتے تھے جو دنیاوی اسباب رکھا تھا۔ جو دنیاو دولت نہ رکھا وہ اسے رفیل نیمال کرتے تھے حالانکہ پر سراسر غلط ہے۔ ان احمقوں کو بہ خبر نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کی قدر وقبیت کھی کے بر کے برابر مجھی نہیں ۔ الیسے ہی قریش کہا کرتے نظے حب رسول اللہ صتی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ہیں غریب و مسکین طفر ہونے لگے۔ حالانکہ ان کو پر خبر نہ تھی کہ یہ لوگ آخرت کی نعمتوں سے مالا مال ہیں اگرچے دنیوی اسباب سے خالی ہیں۔ اسی طرح مرنبی علیہ الساب سے خالی ہیں۔ وفقیراد رغرب بوگ ان کی اقباع کرتے رہے۔ اسی طرح مرنبی علیہ السلام کی قبید علی عالی رہا کہ اکثر مسکین وفقیراد رغرب بوگ ان کی اقباع کرتے رہے۔ وف : اولیا اللہ داور علما ہے جق ، کے قبیعین کا بھی نہی حال ہے کہ چونکہ انھیں انبیا رعلیہ السلام کی وراشت نصیب ہے اسی لیے ان کے قبید بعدار بھی اکر غریب و سکین لوگ ہوتے ہیں۔ اس کی اصل وجریہ ہے کہ ارباب جا ہ و مال واسباب بہت کم حقیقت شناس ہوتے ہیں حکم ورائی کر خبیت کا رزرگی کر خبیت کا رزرگی

توجيد ، اسى سركوبزرگ نصيب سوكى يصد بزدك كا تصورنه به-

س قال نوح علیه المسلام فی جواب میں فرما یا حب کا فروں نے کہا کہ یہ لوگ نظر دھیرت کے تحت ایمان نہیں لائے و کا مرائے کو کا اور وہ جوعمل کر دے میں السس کا مجھے علم نہیں کہ وہ اخلاص سے عمل کر ہے ہیں السس کا مجھے علم نہیں کہ وہ اخلاص سے عمل کر ہے ہیں این کے نام کا اعتبار کروں اور ان کے باطن کو اللہ تعالیٰ کے سببہ و کروں مجھے ان کی فستیش حال کا حکم نہیں اور ان کا ول جیریا مجرسے ذخر سبے ۔

ف : ظاہریہ ہے کہ ما استفہامیہ ہے بعنے ای شنی ہے ملاً مرفرع علی الابتدا ہے اور علمی اس کی خرہے اور یہ نافیہ ہوسکتا ہے اور باء کا تعلق علی ہے یہ تقدیراول پرہے اور تقدیر ثانی پر خرمحذوف ہو گی تاکہ میں اسکے کلام کمل ہو ﴿ جناب کا شفی مرحوم نے اکس کا معنی یہ کیا کہ میراعلم وہا ل نہیں بہنچا جو یہ عمل کر دہے ہیں اِ ان کے مسا بھے میں اور ہے باطن کا محاسبہ نہیں اِللّہ علیٰ سماِتی گھرانڈرتعالیٰ کے ہاں اکیؤ کمہ ول کی بات ہی جانبا ہے جسکا بھے میں اور کے باطن کا محاسبہ نہیں اِللّہ علیٰ سماِتی گھرانڈرتعالیٰ کے ہاں اکیؤ کمہ ول کی بات ہی جانبا ہے

ابه مه ال عند وررورعالم صلى الله عليه وسلم سنة فرفايا : من شرفي فاذا شهده وال لا الله الا الله عصدوا منى دمادهم وا موالهم

مرب سرب فاذا شهد والنه الها الله عصبوا من دماوهم والمواتهد الا بحقها وحسابهم على الله -

سر کیا آب ان کا محتاب طرف الفردی چرہے) روہ جینے پی ہے رصف ف : حضرت سغیان تُوری رِثم اللّٰہ تعالیٰ نے فرما یا : ہم نه زندوں کا محاسب کرسکتے ہیں اور نه مُرووں کا کوئی فیصلہ کرسکتے ہیں - فت : ابن عطا ف فرا یا که نوح علیرال الم ف فرا یا : مین اس سے کیسے رو کردانی کروں جواللہ تعالیٰ کی

عباوت كى طرف متوجر ہے۔

سب رائ اَ نَا إِلَا مَنْ يُوعَمِّينَ ٥٠ مِي سَهِي مُون مَكَ وُرسَا بِهِ والا بِينى مِي سَهِين مُكر وتول مِركم لوتون كو وُرسَنا وَن اورانهي مِي سَهِين كوومعاصى سے دوكوں خواہ وہ دنيا دا دہوں يا غوباد، زيادہ عزت والے ہوں يا كم عزت والے بجريہ كيے ہوكتا ہے كہ دنيا دا دوں كى تابعدارى كے خيال برغريب تا بعدار دوں كو ليف سے بنا وُدِن قَالُو النّبِينَ لَكُو تَنْفُتُكُو يُعْمُوحُ كا فروں نے كها كرا سے نوح (عليه السلام) الرّتم اس سے باز منهي آتے جس كي بين وعوت و سے ہواور خداتھا لى كے عذاب سے دُراستے ہو (اللائم اء جمعے عيجے بمنا عنوں سے الله كوئي مَن الْمُرْجُودُ مِينَ ٥٠ تر ہوجا وُ كے ماركھانے والوں بین سے والدون ميں سے درائي ميں الله مين الله ميں اله ميں الله مين الله ميں اله ميں الله ميں

ج حل لغات : المغردات مين ب الرجام بعن يتقر- الرمى بحين بقرمارنا - ابل عرب كت بين : محبم فهوموجوم -

جید الله تعالی نے فرایا : التکون من السرجوهین - السرجوهین المتولین ریغی وه مقرل جے نها متوبی ریغی وه مقرل جے نها یت بین کی ایم است ، جدیما رست عرف بین سنگساری که ایا تا ہے -

سه ف : حب انهوں نے نوُح علیہ السلام کویہ دیمی دی تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو ذلیل وخوار کر کے تباہ و برماد کر ڈوالا ۔ خیانچر نوح علیہ السلام نے بارگا وسی میں عرصٰ کی :

سن قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْ مِیْ کُنَّ بُوْنِ ۞ کہاا ہے میرے بروردگاد! میری قوم نے مجھے جسُلایا ہے۔ لینی بہت عرصر میں نے انہیں دعوتِ ق دی اس کے باوجو وا نهوں نے میری کذیب کی ہے ، یہی نہیں بلک مجھ سے دُور بھا گئے چلے جارہے ہیں۔ فَا فَتَاحُ بِکُنِیْ وَبَکْنَهُمْ فَتِمَا مِیْرِاور ان کے ما بین وہی فیصلہ فرماحیں کے میں اور وہ ستی ہیں ۔ تا دیلات میں کھا ہے کہ ان کے اور میرے اُور اپنے نفنل دکرم سے ایک ایسا در داذہ کو میں میں ایک ایسا در داذہ کو می کھول نے جس سے ہمارا کی ستی کو اس کاحق طے ، اور عدل وانساف سے ہمارا فیصلہ فیل

حل لغائث ؛ افتح ، الفتاحة سے بے مین الحکومة - الفتاح مجن الحاکم - الله تعالی کو الفتاح الله تعالی کو الفتاح اس می الفتاح اس کی جاتا ہے الفصیل اسے کہ وہ بڑی سے بڑی شکل کو کھو تنا ہے۔ جیسے الفصیل اسے کہ جاتا ہے جرم راح کے فیصلے کرے .

ف : ابن الشيخ في كاكم المحكم سان يرعذاب نازل كرنا مرادب عبياكم ان كے بعد كے قول سے

من المور من المور المرائيس والمرائيس والمرئيس والمرائيس والمرائيس والمرائيس والمرائيس والمرائيس والمرائيس والمرائيس والمرائيس

س ف ؛ اس سے معلوم ہُراکہ نوح علیہ اسلام مام دوئے زمین کے دوگوں کے لیے مبعوث ہوئے ، اس میے کہ

ان کے لیے الباقین فرمایا - اور موسی علیہ السمام کے لیے فرمایا:

ثم اغرقنا الأخرين -___ إِنَّ فِی ُ ذَا لِكَ كَا بِيَّةً عَلِيهُ السرمِن آنے والی نسلوں کے لیے عبرت ہے لین نوح علیہ السلام کی قرم کی قبولِ تی ہے رُوگروانی اور فقراء وسلمین کی تعقبر کرنے والے لوگ عبرت حاصل کریں گے و کما گائ

سس کاشفی مرحوم نے مکھا کہ ودکل اٹاسی تھے۔

ف : يا يرحضو رعليه السلام كى قوم كے ليے كه الله تعالىٰ فوط يا : ا معوب محدصلى الله

علیہ واکہ وسلم اسے کی قرم قرایش سے اکثر لوگ ایمان نہیں لائے - المذاآب نوح علیمالسلام کی طرح اپنی قرم کی ایڈا و تکلیف سے مسر کینے ۔ وہ بھی فتح یا ب ہوئے آپ بھی فتح یا ب ہوں گے سے کار نو از صرب کو تر شود ہرک شکیبا ست مظعت رشود

ترجید : صبرت تمهارا کام مبتر ہو گا کیونکر جو صبر کرنا ہے وہ فتحیاب ہونا ہے .

وًا تَ رَبُّكَ لَهُو الْعَيْرِيْزُ اور ب شك برار ودد كارجن كافرون برعذاب نازل كرفك

ارادو کرتا ہے وہ ایسا قادر غالب ہے کہ اپنے ارا وہ کے مطابق کام کرگزرتا ہے الریج یم اور جو گنا ہوں سے قربر کرے قراس کے لیے دیم ہے یا میکر عذا بیس تا خرکر نے میں جیم ہے۔

الأولات ركما بعد المرابي المرابي المرابي المرابية ما كان اكثوهم كرر لاياكياب المستر موري المرابي المر

ان اكومكم عشد الله القلكور

س. (بے شک تمہارے ضوا کے نزدیک مکرم نزوہ ہے جو پر مبیز گار ہے) اور انس میں شک نہیں کہ کھینے لوگ کمثیر تعداد میں میں اور ابل کرم نها بہت فلیل یسی شاعر نے فرمایا : سے تعدید نا انا قلب لی عداد نا

فقلت لهاان ا نكوا م قلسيسل

توجه : مجے میرنی مجوبر نے عارولات بوٹ کا کرم تومعدووسے چند سو ، میں نے کہا بل کرم بعث محدولے میں نے کہا بل کرم بعث محدولے میں ۔

اسی لیے اکس کے بعد فرط یا : ان دبک لعنو پر لینی اکس کی طرف ادبابِ نفولس کے فریل وگ برایت نہیں پائے۔ بوجہ ان کی خساست کے ، اور اللہ تعالیٰ کے عزیر ہونے کے بعد لینی ان کے مابین تضا و سبے پھر برایت کیسی -الوجیم وہ اپنی رحمت سے ادبابِ قلوب میں سے جے جا ہتا ہے جن لینا ہندان کی علوم تت ا در اپنی رحمت کی وفرت کی وجہ سے - ع

أفري برجان درويي كرصاحب نبت است توجهه ، أفرين الس دروليش برج صاحب بهت همت هم -

(باقی صفی ۲۶۵ میر)

كُنَّ بَتُ عَادُ الْمُوسِلِيْنَ عَلَى إِذْ قَالَ لَهُ مُواحُوهُ هُوُدُ الْا تَتَقُونَ قَالِيْ لَكُمُ مَا الْمُكُلُومُ هُوُدُ الْا تَتَقُونَ قَالَوْنَ الْحَيْنِ قَالَا لَهُ مُواكِمُ الْمُلْكُومُ عَلَيْهِ مِنَ الْجَرِّرُ اِنَ الْجَرِى رَسُولُ الْمِينَ فَى فَاتَقُوا الله وَ الله

توجمه ، عاد نے بیغیروں کو جبلایا جبکہ ان کے ہم قوم ہڑو د (علیدالسلام) نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بیٹ شک میں تمہارے لیے اما نتا رسول ہُوں۔ سواللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور بین تمہارے بین تمہارے بیاناتم مرا ونچے مقام یادگا را بین تمہارے براس بین تمہاری مرا اح نہیں گر بورد کا رعالم پر کیا تم مرا ونچے مقام یادگا ر اما نت بنا تے ہو کرر الجزروں سے نبی مذاف کرو اور تفییوط کو تھیاں بنائے ہواس امید پر کم اس میں ہیں بیشہ رہوگے اور جب تمہاری کا فرواور میر اللہ تعالیٰ سے ڈرواور میر الما نواور اس سے ڈروجس نے تمہاری مدوفر انی ان جزوں سے جن کا تمہیں کم سے تمہاری مدوفر انی جا نوروں سے اور بیٹوں سے اور با غات سے اور جبھر سے بے شک میں مہارے متعلق بڑے ون کے عذاب سے ڈرتا ہُوں۔ انہوں نے کہا ہمارے نزدیک تو دونوں امر با بر بیر گاسو بڑے دن کے عذاب میں ہو گاسو بھر انے نہیں مگر وہی انگلے لوگوں کا طریقہ اور بہیں عذاب نہیں ہو گاسو انہوں نے کہا جا دس میں البتہ عبرت سے اور ان کے انہوں نے کہا دائوں کا اسس میں البتہ عبرت سے اور ان کے انہوں نے کہا دائوں نے اللہ ہم باب سے اور ان کے انہوں نے انہوں کے انہوں کردیا ہے شک تمہارا بربور دگار ہی عزت والا مہر بابان سے۔

(ببتیر سفی ۱۹۳۳)

کوسی مروف اور مومنین بین اور آم مین فلب کی طرف اور قوم مین نفس اور اس کی صفات کی طرف اور مومنین بین کوسی مروف اسم فرخی سر مروف اسم فرخی سر مروف اسم الموروف اسم الموروف اسم الموروف المور

توجیله ، مردان خدا کا دوست ہوجا اس لیے کہ نوح کاکشی میں کوئی الیبی بات نہیں کروہ طوفان کے یانی کواپنے اندرا کے وسے -

اکس میں اشارہ ہے کہ وہ کام جوشکل ہومرث کے اشارے سے آسان ہوجاتا ہے اوروہ کام جر غافل سے ہوٹا نا مکن م و وہ واصل سے باسانی ہوجانا ہے۔

(تغبيراً ياتِ صفحه ٢٦٢)

مون علمان كُنَّ بَتْ عَادُ الْمُؤْسِلِيْنَ O عاد في رسل رام عليم السلام كى تعذيب كو - المحسيم علمان سوال وعاد تو زرتها بحرصيغه مؤنث كاكيون ؟

جواب ؛ يهاں چونکہ قبيلہ مراد ہے اور لغظ قبيلہ مونٹ ہے اس كيے صيغہ مونٹ لايا كيا ہے اور وہ اسس قبيلہ كامورث اعلى تھا -

ن ؛ مقاتل نے نکھا عا ، وتمود ایک دوسرے کے جیا زاد نتے ۔ عاد ہود علیہ السلام کی قرم تھی۔ صالح علیہ السلام کی قرم کا نام تمود تھا ۔ عا دو تمود کی ہلاکت کے درمیان پانجیسوسال کا فاصلہ تھا ۔ مور فیمین فرط تے ہیں کہ عاد و تمو دوونوں بھائی تنے ۔ ادم بن سام ابن نوح علیہ السلام کے فرزندوں سے نتھے کیونکہ سام بن نوح علیالسلام اپانچ بیٹے تھے ا ا- ارم ۲ - ارفحش ۳- عالم م - البغر ۵- الاسود

ارم ان بانچوں سے کمزورادر بالکل ناکارہ متصور ہوا انتہا اس کے سات بیسے ہے :

۱- عا د ۲- ثمود ۳- صحار ۲۰ طفم ۵ - مرکس ۲۰ - جاسم ۲- وبار

عا داورانس کی اولا دکاسکن مین نھا اور تمود اورانس کے فرزندوں کامسکن تجازوشام کے درمیان میں۔ اورطنم کا مسکن عمان و بچان اور جدنسی کامسکن تها مداور صحار کامسکن مابین طالف سے جبال طی یک اور جا مسم کامسکن مابین الحرم سفوان یک اور و ہار کامسکن ارض و ہارتھا جواسی کے نام سے مشہور ہے۔ ان سب کی بولی عربی تھی اور مرسب کے سعب نبیست و نا بو و ہو گئے ان کی نسل ہیں سے کوئی بھی یا تی نہیں رہا۔

را ذُقاً لَ لَهُمْ ٱ خُوْهُمُ ۚ يَ كَذِيب كَ ظرف َ جِينِي جِب ان كَنسب كَے بِھا فَى نے فر ما با علق ﴿ كَ لينى بُر دعليہ السّلام بن شالخ بن ارفحشدبن سام بن نوح عليہ السلام نے فرما يا-

تعارف ہود علبہ السلام اسی لیے الس نام (ہود) مے شہور ہوئے۔ آپ سنے ڈیڑھ سوس ان اسی لیے الس نام (ہود) مے شہور ہوئے۔ آپ سنے ڈیڑھ سوس ان

عریا نی ٔ بیالیس ال کی عربی آپ کوعاد کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ۔ انھیں جا کر فرمایا ؛ اُلَا تَنْتَقُونُ ٓ ۞ کیا تم مثرک سے کنارہ کش نہیں ہونے اورخدا کا خون نہیں کرنے یا بی ' لکمُ ' مَ سُنو ل'' پر میں کر بیار کر ہے۔

بے تک تمہارے برود دکاری طرف سے تمہارے سلے رسول بن کرایا ہوں اُمِدین ' تمہارے ہاں میں انتزار مشہود ہوں فَا تَقْوُلا للّه سواللّه تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو وَ اَحِلِینُعُونِ ۞ اور جن حق باتوں کا میں تمہیں حکم وُوں ان میں تم میری اطاعت کرو وَ مَا اَسْسَلُکُمُ عَلَیْهِ اور بِغَامِ حَقَ بَهِنِیا نے بِر میں تم سے نہیں مانگنا مِن اَجْدِ کو بی مزدوری ، جیسے لعبن نفتہ گولوگ قفق سنانے کے بعد تم سے اجریا انعام ما نگتے ہیں نہیں مانگنا مِن اَجْدِ کو بی مزدوری ، جیسے لعبن نفتہ گولوگ قفق سنانے کے بعد تم سے اجریا انعام ما نگتے ہیں اِن اَجْدِ کو اِلَّا عَلَیٰ مَن بِنِ الْعَلَمُ مِن مِی اُمِورِ علیہ السلام وضاحت فرمار ہے بیس کر مرابینیام بہنیا نا ترمیرا اج یا انعام وہی عطاف من میں مؤد علیہ السلام وضاحت فرمار ہے بیس کر مرابینیام بہنیا نا آب میں کو دی کو اُن من منبیں ۔ حضرت ما فظ متیرا ازی قد کس مرا نے فرمایا ؛ ۔ ۔

تو بندگی چر گدایاں نبشسرط مزو کئن که دوست خود روکش بنده پروری اند

توجمه ، گداگردن کی طرح کسی اجرو تواب کی مترط برتم عباً دت مذکرد کمیونکرو ، کریم خود ہی بندہ پر دری کی روکش جانیا ہے۔

بدہ پروری فی روس جا سا ہے۔ اکٹینٹون ہرواستنہام انکاری ہے -کیاتم بنانے ہو بگر سر یکم براونچے مقام کو۔

حل فعات : المديع بمرالا اوربالفتح مجى - ديعية كى جمع ہے ليني بلندمكان -اسى سے س يع الارض (اونچى زمين) كااستعارہ سے بوجہ زيا د تى وارتفاع ہے -

ایک ایک انسانی بلندلینی ایسے اُونی مکانات جو باقی تمام مکانوں سے مماز اور نمایاں میں تعبیب تُون ن اور تماراحال یہ ہے کہ تم ان مما اِن سے کھیل رہے ہو کیونکہ جو عمارت بلا طرورت بنائی جائے وہ عبث (فقول) ہے ۔

نا رائسگی دیکھ کرصاحب مکان نے اسے گرادیا ہے۔ اس پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ان کل بنا دیدنی وبال علیٰ صاحبہ یوم مرتمیر جو بلا ضورت تعمیر کی جائے وہ صاحب تعمیر الفیری اللہ علی ہوگا۔ القیری ذالا مالابلہ منہ ۔ پر قیامت میں دیال ہوگا۔

ف بہام راغب اور صاحب کشف الاسرار دغیر بما کا خیال ہے۔ اور جلالین میں فرمایا کہ آیہ سے مجوز خانے مراد ہیں۔ مجوز وں کے لیے عمارات اور بڑے بڑے بروج مراد ہیں۔ اور یہاں بروج سے کبوتر خانے مراد ہیں۔ م وعلید السلام کی تعزیر کا موصنوع (جونمنول عمار تی تین) دیجور اندین دی اور فرماید بین کی تین علی این کی طرح کرونر علی این کی تاریخ کی طرح کرونر دو کا اور فرماید این کی طرح کرونر دو کا اور فرماید و کی طرح کرونر دو کا در ترکید کرونر دو کرونر کرون

فت و نساب الاستساب بين ب كري كيل برقيا مت بين حساب به كاده او دلعب اوركبوتر) ذي ب- . فساب المحارث المراد كي المراد المراد كي المراد كي المراد المرد المراد المراد المرد المراد المراد المراد المراد المراد المرد المراد المرد الم

مستعملیہ و شرع القهستانی میں ہے کہ پرندوں اور فرعبوں کو پیجروں وعیرہ میں بندر کھ کر اسمیں وانہ و شاؤواں اور یا فی پلانا اور ای کے دیگر لوازمات نپُر سے کرنا اور ان کی خوب خدمت کرنا ان کو عام بازاروں میں چھوڑنے سے افضل ہے ۔

مستملیر : کمونروں کومکانات میں بندر کھنا مکروہ ہے جکہ لوگوں کوان سے سفر رہنیا ہو۔ ابن مقاتل فیفوایا: اگر چر بلا وجر انہیں قید میں رکھا جاتا ہے تا ہم ان کو دانہ پانی ڈائن نہا بیت نہ وری ہے۔

و سارخانيد ميں سے كرمبل ، طوطى ، قرى وغير إكو ينجرون ميں لهود لعب كى خاطر ركھا جائر مهيں .

کسی اور غرض سے بندر کھنا جائز ہے ۔ مثلاً ابطح اُور مرغابی وغیرہ کو الس لیے قیدر کا جائے کہ انہیں کھنا یا کو مرش بنیا میں ۔
 کھنا یا کرموٹا بنایا جائے یا یہ ہمائیگان کو خرر ند بہنیا میں توکوئی مرج منیں ۔

٥ درنرے يرندوں كوشكاركے كي تيدكرنا جائز ہے ـ

ناونی قاری اله اید میں ہے کہ کیا برندوں (جونوٹش الحانی سے اواز نکا لتے ہیں) کو سبند رکھنا جائز ہے گیا انہیں جوڑویٹا ؟ الس میں کون سے فعل میں ٹواب ہے ؟ اور کون سے عمل میں گاہ ؟ الیسے ہی چہنا وڈیکو مارنا جائز ہے یا منہیں جبکہ یہ مساجد کی چٹا کہوں وغیرہ کو بلوٹ کردیتا ہے ۔ الس کا جوا ہے یہ دیا گیا کہ خوشنوا پہنا وں کو ان کی خوش نوائی سے النس پانے کی نیرت پر قیدر کھنا جا کر سے جبکہ الس پر نمے کر محدد ہے یا شاہ ہا ہے ۔

٥ • وذي بها في رول اور بيرندول و فيزيكو تنل كرنا جا كرز ہے .

ف ؛ لعِصْ مغسرین نے فرمایا کہ تعبیثون کامطلب میرے کر کیا ان بوگوں سے بھسٹھا مخول کرتے ہو ہو تمہا ہے یا سے گزرتے ہیں کیونکہ وہ بہت اوٹیچے مکان بنانے نفے بھراو پر ببیٹھ کر نیعجے سے ہرراہ گیر سے منہی مذاق کرتے تھے ۔

ف ؛ بعض بهت براسيم مفسرين في مكھا كه أيدة سے وُه علامتى اونچے مكانات مراد بيں جو دور سے دكھا كى ديں اورا نہيں ديكھ كرمنزل مقصود بربہنجا جا سكے - باوجو ديكه آگے ان كی نيت اچھى تھى - يكن چز كہ برمارتيں با خروت تقين الس ليا نہيں عبت سے تعبير كيا گياان كى اس ليا خرورت زعنى كومنزل منصود كه لوگوں كا بہنچا تو ستا روں كے ذريعے ہوسكتا تھا بھرادنجى منازل بنا في كا كيا فاكدہ!

ف ، مغی سعدی مرحوم نے فرمایا کہ اس سے انہیں بے فائدہ کہنا نامناسب ہے اس بلے کر دات کو تو ستارہ کے فررای اس کے درات کو ترستارے فررایے منازل کر پہنچے کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں لیکن دن کو تسارے نہیں ہوتے یا بھر کم بھی دات کو ستارے یا ولوں میں جیئے جاتے ہیں۔

ف : فقر (علامر المعلى حقى رشرالله) كتاب كم اليد علامات لينى تعيرات كى ملندى (راسته بتلان كے ليه)
کوعبث كتا الا مناسب ہے اگرچه اس كے بالمقابل اس كابدل مرج دہو۔ جيسے بغذا و وكم كر راستوں پرميل نصب
كيے گئے ہيں انہيں كو أى بجى عبث نہيں كتا حالا تكران كے بالمقابل شارے بمي موجو دہيں اور ان كود وسرے طريقوں
سے داستہ ل سكتا ہے اور مظى كو سُونگو كر اور ديكو كريمى علاقوں ميں مناذ ل مطے كيے با سكتے ہيں ، جيسے روح البيان كى جدا ول ميں گزرا ہے ۔

وَمَنْ حَيْلُ وُنَ مَصَالِعَ اوربسرى عَبي بناتے ہو۔ مغوات بيں مصانع سے اكمنه شريقي مراويے ہيں اور صماح ميں كھاہے كدان سے زمين كے نيچے كے بانى كے مائندمرا دہيں (كذافى القاموس)

حل لغاث : المصنع بفتح اليم وضم النون وفتها و حض كي طرح باركش كيا في كرجيع بون ك حب كد بوئي ب-الس كي جميع مصانع باليني برساحض.

کھ اُکھُ تَاخُلُدُ وُنَ ﴿ تَاکُمُمُ الس وَنَيَا مِنَ اللهِ اللهِ اللهِ لَكِ الْمِدِ مِن رَبُوكُرَ تَمِينَ اس مِن مراومت نصيب بويعني يرتعميرات اس نبت پركرت مورتمين اس ونيا مِن سنْد رونيا سے مير لعل تشبير كے ليے ہے لين گويا تم نے الس ميں ميشر رہنا ہے -

ف ؛ پيان كى مذمت كى كربلا فائده مال ضائع أرد ٢٠٠٠ منسوط بلد نگيس بنا كراكس اميد ميں ريا كئے

کر ہم "مادیر زندہ رہیںگے۔ حضرت صالب نے فرمایا ؛ سہ ور سرایس غافلان طول ابل دانی کرهپیت آشیان گردست ماری در کبوتر حث نه

نو جملہ ، غا فلوں کے ذہن میں لمبی لمبی امیدیں جانتے ہو کیا ہیں یہ کبو ترخانہ اور گرد کے بٹے بڑے سانب ہیں ۔

وَمِاذَ؟ التَّطَسُّ مُعُ ادرجب تم وْنْدُك يا تلوارك بكرات مو

مل لغات ؛ البطش بمن شاكر علم يا قروجرا ورغلب عيلانا -

بَطَشُتُمُ مُ پُرُتِ بِواس وقت تمهارا عال ہوتا ہے جُبتاً مِن بُن ٥ سرَسُ فعیٰ متسلط اور فالم کا کہ الس میں فرقہ را قصد ہوتا ہے کہی پردم کیا جائے یا اوب کھایا جائے اور نہ ہی تمہاری انجام پر نظر ہوتی ہے ۔ نہ ہی تم حق وعدل کو مَرِ نظر محقے ہو۔ اس سے معلوم مُبوا کہ بطش کی ایک قیم جا کر بھی ہوتی ہے اور جبتاً دوہ ہوتا ہے جو خصف میں کو مارف یا قتل کر دے فانقو اللّٰه کی یا مورفینی او تبح اونے مکانات بنانا اور بہترین سے معنب میں کسی کو مارف یا قتل کر دے فانقو اللّٰه کی یا مورفینی او تبح اونے مکانات بنانا اور بہترین سے مہترین تعمیل الله تا ہوئی کرفااور ناحی گرفت کرنا چھوڑ دو اللّٰہ تعالیٰ ہمترین تعمیل میں تمہیں دعوت دیتا ہوئی ، یعنی قوجید و عدل الصاف توک الا بل وغیرہ پرمیرا کہا ما فوانس میں تمہاری جو لائے ہوا اللّٰہ نی آمری گوڈ اور الس فوات سے ڈروجس نے تمہا ری مدو کی ۔ الاحداد محمد دُوس سے کا میسے کے تیجے گئا انتظام میں یا کسی اور معاملہ ہیں ۔ الس کا اکثر استعال مجبوب اشیا میں اور مدت کا کردہ استے میں میں ہوتا ہے۔

سوال: الله تعالى ك تول والبحريماه من بعده سبعة ابحوس وتمارا قانون منس عينا .

جواب: يرمددت الله والا امدها سے ماخوذ ہے استفاعدہ مذکور کے سائز کوئی تعلق تہیں۔

موصب ہے اور یوم کو عظم موصوف کرنے ہیں اشارہ ہے کہ وہ ون بہت بڑے خطوں کا مجرع ہے کہ اس دن سب سے بڑی آندھی ہلے گی۔ قالی آ ہودعلیا استلام کوعا دکی قوم نے جواب میں کہا مشکو آغ عکریہ نئا ہمارے لیے مکساں ہے آؤ عُظٰت نصیحت کرو آئم لکم تسکن میں الو اعظین کی یافسیت ذکر و کیونکہ ہم ان امورسے باز نہیں آئیں گے جن پر ہم زندگی بسرکر دہے ہیں۔ الوعظ وہ ذج و تو یخ ہوخوف ولانے پرشتل ہوا ور و کلام جو دل کو زم کرے وعدیا وعیدسے۔

وت عظم الله و المورم و ول كورم كرس و اور عظمة و موعظة إك شهر بي وق مرف يرب كم السوعظة المح عظمة كالسم ب

ران هائی آئیں ہے یہ جزم ہمارے ہاں لائے ہو الآخکی الا ور کی تمہاری طرح الکور کی کا حکور کا کورٹ کی کا حکور نے عاد ہیں کہ وہ جی سی کھتے کہ م بینجم ہیں اور (معا ذاللہ) جموط السلے ہے ہیں وہ بھی تہاری طرح جمول کو کھونے اور اپنی تکھی ہُوئی نئی بہر کئی نئی کہ کہ کہ کہ کہ ایسے ہم لوگ کی کو ورغلانے ، اور جس عال میں ہم بیں وہ بھی گزار ہے ہیں وہ بھی کھا بی کر دوسرے ہوگ ہوئی کہ ایسے ہی تھے اور وہ بھی گزار کے ہم بھی گزار ہے ہیں وہ بھی کھا بی کر مرسکے ہم نے بھی مزاح ہوئے الس کے بعد نہ اٹھ نااور نزکوئی حساب و کھا نکوئ بم کھی تا ہم کی نہ ہوگا۔ عذا ہو وہ بھی فرا ہے بھی فرہوگا۔ عذا ہو وہ می مواجع بی اور ادکیا فا هلکنگی تو ہم نے قوم عاد کو تباہ کرڈالا بسبب کمذیب کو گئی ہوئے کہ بھی قوم عاد کو تباہ کرڈالا بسبب کمذیب کے فرعت کا ندھی ہے۔

خلاصہ یہ بُواکہ ہُودعلیہ اسلام نے انہیں وغطونصیت کی لیکن قوم عا دین مانی جس پر وہ تباہ وہربا و
ہوستے اِن یٰ فی و لئے لگے یہ ہے شک ایس میں البتہ نشانی ہے جو دلالٹ کرتی ہے کہ عاد کی قرم تباہ وہرباہ ہوگ
و کھا گات اکٹ کو کھنٹم اور عاد کی قرم میں اکر البیے نئے مُو مین نین کے جوابیان لانے والے نہ نئے اس لیے کچھ
و گھا گات اکٹ کو مطلبہ السلام برایمان لائے و اِن کَرَبَّک کُمهُو الْعَیْن نین اور بیٹ کی اور و غالب ہے جو
برلہ لے سکتا ہے ان لوگوں سے جو کمبر کرتے ہیں اور وعنطونصیت کو منیں مائے المریحین من و قوم ماد سے
اہل ایمان کو سنراکی تباہی سے باہر الا کرنجات دبنا ہے۔ اس میں اس امت کو قررایا گیا ہے کہ وہ قرم عاد سے
طراحیۃ پر نہ ہے۔

ف ؛ حکماً فرماتے ہیں انسان کوسب سے بہتر شے جوعطا مُرٹی ہے وُہ عتل ہے جواسے برائیوں سے روک لیت ہے وہ نہ سر توحیا'، بہ نہ ہو تو خوف ، یہ نہ ہو تو مال اس کے جملہ عیوب وُھا نب لینا سبے ۔ بہ نہ ہو تو جلانے والی اُگ آئے گی جواسے جلاکر را کھ بنا دیے گی جس سے بندگانِ خدا کو آرام ملے گا اور شہر کے وگ خوش ہوں گے۔ یر ایسے ہے جیسے زمین پرکانے نچے ہول او انہیں زمین سے ہانا یا جلانا بڑتا ہے تا کرزمین صا ف مستقری ہوکرکام میں ا

مسبی ؛ دانا پر لازم ہے کروہ عبرت عاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرسے اور عادات و ش مریک کرد فردن میں میں میں میں اس کرد

شهوات کوزک کرف من گفات ومنهات پر امرار ند کرسے سه

محرُكم عاوت شُوَم از جنو د البليين است

كرسد راه عبادت شده است عادت ما

توجید ، بری عادت البیس کے نشکر سے بے جبر ہاری عادت عبادت کرنے سے سترداہ

سبتى : جركيد دُنيا مين بهور إسب لُطف بويا فهر، يرسب كيم عقل والول كم ليفسوت وعبرت سه.

عا قلال دا گوش برا داز طبل رحلست برطبیدن قاصدے با ت دل اکا درا

توجعه : دانا مروقت نعاره موت كى آوازيركان كاست بيبيط بيركيو كدم سخت آوازانسان كول كوكاكاه كرسف كريلي سبع -

ف ؛ با وجود کے قوم عاد کو طاقت وقوت حاصل تھی لیکن بھر بھی اللہ تعالیٰ نے اسے تباہ و برباد کردیا ۔ اور وہ بھی نہا یت کر درشے سے بینی بواسے ۔ اور جب جا بتنا ہے کرضیف کو قوی نبا دسے قرکر دکملا تا ہے جیسے مجر سے فرد دکو مروا دیا ۔ اس محضے پر بوا اللہ والوں کے لیے ضعیف ہے تا کین وشمنان فدا کے لیے بڑی طاقت وریج اس لیے اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ کی مختلف شافر الی محرفت نصیب ہے ۔ اس لیے وہ ہروقت مراقسہ میں رہ کر خون نو فداسے بھر بور رہنے میں جیسے با بل لوگ فدا کے خوف سے غافل ہوکر امن میں رہنے ہیں ۔ اسی بیے اللہ تعالیٰ نے ہرز مانے میں ان کی مرزئش کی ۔ اللہ تعالیٰ بھیں حقائی الشیا سے تقویت بجنے اور سروقت میں اہلے مراقبہ سے بنا ہے ۔ ابین

كُلَّ بَتُ ثَمُّوُدُ الْمُرْسُلِينَ فَى إِذْ قَالَ لَهُمُ الْحُوْهُ مُصلِحُ الْاِتَقَوْنَ فَإِنْ لَكُمُ رَسُولُ الْمِينَ فَى فَا اللهَ عَلَى الْمِينَ فَ فَا تَقَوُّ الله وَا عَلِيهُ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهَ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اله

تمود بن عبيدى عوص بن عاد بن ارم بن سام بن نوح عليه السلام.

اس کے علاوہ او روجرہ بھی میں جن کا ذکر مجلسِ اوّل میں اگبا ہے الممود سے لیٹن 🕤 ثمو دیے رسل کرام علیہ السلام كى كذيب كى -اس سے حفرت صالح عليه السلام اور آپ سے يہدينيران عظام عليهم السلام يا حرف صالح عليه السلام مراديس كيونكه ايك رسول عليه السلام كي كذيب رنا كوياتمام رسل عليهم السلام كوجيلاناب بوحب توحيدا وراصول شرائع يرمتفق بوسف كے . اب بتاياكم النوں نے كس وقت اپنے دسول عليه السلام كى كذيب كى . إِ الْحُقَّالَ لَهُمْ أَنْحُوكُكُمْ حَبِ ان كُنْسِي بِعِالَى فِي فِي إِين بِإِدرم اونهي كيونكم اسْبِيا وعليهم السلام نبوت سے پہلے گنا ہوں سے مفوظ اور نبوت کے لیومعصوم ہوتے ہیں۔ اس نسبت کے اظہار کا فائدہ یر ہے كرمعلوم جوكرصالح عليه انسلام ان كى برادرى كے اور ان كے بم زبان تھے تاكد وہ ديني باتوں كو كھيں اور انكار ر كوسكين كمريس منير سه شناساني زمتى اور نه بى بم ان كى بولى سمجة تصحيل في صالح ابن عبيد بن أسع بن كاشْخ بن ما ذر بن مُود أكد تَتَقُون ك صالح عليه السلام في ابني قوم كوفر ما ياكم كياتم خدا ك عذاب سے نيس ورتے کرکمیں دہ تمہیں تباہ کر والے دب کرتم اس کے ساتھ دوسروں کو نشر کیے ظہر النے ہو اِنی کی کوش سول أَمِينًا ﴿ فَاتَّقُوا الله كَو أَطِينُعُونِ ﴿ مِنْهَا رارسول مُون اورميري امانت داريتُم مِن مشهور و قمعروف ہے ۔ اسی لیے میری بات پرتمیں اعتماد ہے . فلہذا میں کننا ہوں کہ تم نوف خدا کو و ^ال میں مجکہ و وادر ميري اللاعت كروان عبله امورين كرحن كي مي تمين وعوت دينا بُون وَهَا ٱلسَّمَّهُ لُكُورٌ عُكَيْبُ لِهِ اسْعُدُو نصيحت اوروعوت وتبليغ بريس تمسي مهيل مانگا مِنْ أَجْرٍ مزدوري اورا نعام كيونكه المِ عفت اورياكدامن وگوں پراس سے دھبتر مگنا ہے إن أجُوري ميري مزدوري اور انعام نہيں إلا على مرتب العلمين ٥ مگر برورد کارعالم یہ ، کیونکد مجھے اسی نے ہی تہا رہے یا رہیجاہے توانس کی مزدوری بی وہی دے کا بلکہ وہ ا ہے مخلص ہندوں کو مہتر مزد دری عطا فرما 'ا ہے۔

جیما کر مدیث قدسی میں اکس کا اینا فرمان سے ، مدیث قدسی من قبلته فانا دیته .

(بھے ہیں قبل کر ڈالوں انس کی دیت میک خود ہوں)

تنوی مترلین میں ہے : سے

عاشقان را شاد مانی دعنم اوست دست مزد و اجرت خدمت ہم اوست

نوجہد ، عُشَاق کی خِشَ اور غم وہی ہے مزدوری ادر اُ جُرت میں وہ خودہی ادا کرے گا۔ (اَ تُشَرِّکُونَ ۞ استفہام انکارونویج کا ہے لینی کیا تمہارا گمان ہے کرتم چھوڑد نے جاؤ گے فئ مسا هُنگُنا بہاں کی مرزمین پر ان نعمتوں میں جو بہاں پر دنیا میں موجود میں ادرید دنیا دار الجزال نہیں اُومِینائی ۞ (تندیکون سے حال ہے لینی کار انحالیکہ تم آفات اور نعمتوں کے فوات سے امن وسکون میں ہولند ہم کی ہے تفسیر فرمانی فی جُنگرتِ باغات میں وَ عَیُونِ ۞ اور جیٹموں اور نہروں میں ۔

ف ، تبعض مفسری کے فرما یا کرصالح علیہ السلام کی قرم کے ہاں کوئی نہری نہیں تھیں۔ السس معنی پر بہال عیدوں سے کہم عیدوں سے کنویں مراد ہیں۔ بہ بھی کہا گیا ہے کہ گرمیوں میں نہریں جلتی تھیں اور سر دبوں میں کنووں سے کاہم لیتے سے کیونکہ گرمیوں میں محلآت میں اور باغات میں گزراد فات کرتے اور ان عزوریات کو نہروں سے بور ا

وَّ ذُرُوعِ اور كھيتياں وَّ نَحْيِل اور كھوريں۔

ف ؛ کھوری اگرچہ با غامت میں شامل تھیں نیکن چونکہ یہ تمام اشجار برفضیلت رکھتی میں اس لیے ان کا علامہ و درکیا گیا ہے اس میں اسلام کی بھایا می سے پیدا کی گئی ہے۔

کلکی (خون کا طلع وہ ہونا ہے ہو تا ارکے نصل کی طرح ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ مجود کا طلع باہر

نکانا ہے اور تلوار کا نصل اس کے اندر یکا بھا کہ جس پر کھجود کے دانے لیٹے ہوتے ہیں بطلوع شمس سے

می شہر ہے ۔ شاریخ شمراخ کی جمع ہے بالکسر مجھے سختکال لینی عذق ۔ اور کھجود کی ہر شاخ شمراخ ہے کہ

یعنی وہ کہ جس پر کھجود کے دانے تریا کچتے لیٹے لیٹے ہوئے ہوئے ہوں کے قنو ، عذق ، کہا سر بالکسر تمر بیں

داسی طرح ہیں جیسے عنقود کھے انگور میں کی هی کھی ہے ہوئی اپنے جسم میں لطیف اور نرم صبم والا لیمنی

اکسی کھجود کا نوٹ زاور شکوفہ نرم اور نازک ہوتا ہے کہونکہ اس کے اندر جو تمر ہوتا ہے وہ نرم ہوتا ہے

دس وجر سے اسے هدمنیم (نرم) کما گیا ہے۔

را و دہر میں المحتم (بفتحتین) بھنے رقبق اور کمزور ہونا - کینی وہ گا بھا مرم اور لطبیف ہے۔

راسی سے هضیم الکشح و الحشی (نازک کمراور نازک بھرتی و الا) ہے۔ اسی سے هضم الطعام ہے

مونے طعام بیٹ میں زم ہوکر حبم میں علول کرگیا ہے (کذافی کشف الا سرار) یا نطیف اس لیے کہ تخیل
مؤنث ہے جیبیا کراس کے بلیے ضمیری تا نبیت ولالت کرتی ہے۔ اور فرم کا بھا ما دہ کھجور کا اور فرم کھجور کا

کا بھا گا ڈھا اور شخت ہوتا ہے۔

ف ؛ ابن الشيخ في فرايا كربر في كمجور كا كابجا ون سے تطبیعت تر ہونا ہے كبونكه برقى عرب كى بهترین مجور سجى ماقى سے اور تمام ملك سے اور تمام سے اور تمام سے اور تمام سے - او

ف : ابل عرب برنی اور عجوه کے سواباتی تمام کھجوروں کو لون کتے ہیں ، اور حب کک وہ غلاف میں میں ۔

انہیں سمضیم سے موصوت کرتے ہیں کیؤنکران کے لعمل تصفے لیعن میں داخل اور ایک و دمرے سے چھٹے ہوتے ہیں اور جب غلاف سے با ہزکل آئیں گی سمضیم منیں کہلائیں گی ۔

ف : الكفرى بضم الكات والغام وتشريرا لراء كعجور كاغلات - كيؤنكه يركمجورك ابتدا في كجور كوا بينه اندر حمائه ركمة ناسير -

ف : الم راغب رحمه الله ف فرايا ؛ الهضم كموركا وه كابها جرزم زم بوتاب ، جيب و نخل طلعها هضيم ليني وه يُخِه جوايك دومرسه مين واخل جي اگرياؤه عجي بركست جي ياهضيم بين الكنواله اود لوشنه والد . كويا وه بوج كي وجرسه يني بوت ادر لوش برت بين كيونكرهضم بين الكسريعي لوثنا ، اور تدتى بين ميكن ادراين جرسه بين كونكره هضم بين الكسريعي لوثنا ،

المختارين بي كد المها ضوم ابك جوادش كانام ب جوطعا كرمضم كرنا ب- بين تورنا - طعام اكس كى وجرب مبت جدمضم بوجا أب -

سے و مُن مُنوَدُن اور تم مُرت ہو گر بنانے کے لیے مِن الْجِیالِ بہا رُوں سے بُیُومًا ملانات ۔ ف بنان کے اسی ان داوں نے بی وں سے دوہزار بار دومزار سنز ملانات تیار کیے ۔ اسی سے

الله تعالی نے انہیں کا دیگری کی صنعت سے موصوف فرمایا ۔ کما قال:

فر هیدین و درانحالیک سنگ ترانشی کے اہر تھے مجیسا کرامام را غب کے اس کا معنی کیا ہے حا ذقین بھنے ما ہرین ۔ بر المفسوا هدة سے شق ہے بھنے نشاط بو چونکہ سنگ تراکش اپنی مهادت پر کوش ہوتا ہے اسی لیے اس صفت سے موصوف کیا گیا اور جس نے اسے فرهین پڑھا ہے اس نے اس کا معنی محر حین کھا ہے لین مرکش اور مشکر ۔ بہلامعنی از فسوہ (جا لفتم) اور دو مرا از فرج (بالکسس) ہے ۔ موسیان کھا ہے کہ قوم ہُرو فیالی لذات کی خور کئی لینی استعمالاً و بقا اور تفر و دیجر کے طالب کے اور قوم صالح حتی لذات میں منہ کہ بتی مثلاً کھانے بینے اور تری اس و غیر میں ۔ اور یہ تمام امور و نبوی ہیں ہا دو رسادات

عن بیکن معدود مے چندلوگ تھے جنہوں نے تفرت صالح علیہ الت لام کوشید کرنے کا منصوبہ بنایا ۔ اس کفیل مسورہ نمل میں آئے گی و این شاواللہ)

بیک قَالُوْ اصالح علیدالسلام کے جراب میں قوم ٹمود نے کہا اِنگیا آنٹ مِن الْمُسَحَوِّرِ فِن O بیشک تم بار بارجادد کئے گئے ہیں بہان کک کراب تمہارے عقل وخیال میں خلل پیدا ہو گیا ہے اور تمہارا انداز فکر گرد گیا ہے تفعیل کا باب محض کمٹیر کے لیے ہے ما آنٹ اِلّا بَشْرُ وَمِّشْلُتُنَا اور تم نہیں مگر بشر شل ہما رے ۔ تم ہما ری طرح کھاتے بیتے ہو ، تم فرشتے تو نہیں ہو۔

ن یکاشفی مرحم نے تکھاکہ برجر شکل بشری حضرت صالح علیہ السلام کی حقیقت کفاد کے ساسنے پر ستبدہ دہی امنیں معلوم ند ہوسکا کہ انسان الس ظاہری صورت کے علاوہ کچے اور بھی تو ہوتا ہے سے چذصورت بنی اے صورت پرست

ر مورت بي الصحورت برست عبان بي منياست كر ميررت ترست

درگزر از صورت و معنی نگر زانک_رمقصود از صدف با شدگ*بر*

توجیله ۱۱ مصورت پرست ایم کک مورت بینی میں کھیلے رہوگ وہ جان بے معنی ہے جو موت وہ جان بے معنی ہے جو موت موتی مقبود ہوتا ، جو موت معنی کے دیکھو کیونکہ صدف سے موتی مقبود ہوتا ، دیکھو کیونکہ صدف سے موتی مقبود ہوتا ، دیکھوت صدف کی ظاہری شکل)

ج وكد قوم تمود نے صالح عليه السلام كى ظا برئ سكل سيفلطى كحاتى اورا بنے مبساسم وكركه دياكم اسے صالح (علىدالسلام) إلى تم نوم جيدبشر بو يعرد عوى رسالت كيسا إ اوراگراس دعى كوترك نيس كرت بلك احرار كرت بو فَأْتِ مِالْيَنْةِ تَرَلانَيَهُ وليل م ليني الإِنْ كُوتَى كارنا مردكها تبيع وخرقِ عادت يُرِسْتَل هو ما نُ كُنْتُ مِن الصُّم بِي قِينَ ۞ اكرتم النَّه وين من سيِّع بور صالح عليه السلام في فراياكم تم كياجا بيت بودا انهول في كها كمراكس عنت بيقر سے اليسي اليسي اونٹني نگال د ہے ۔ صالح عليہ السلام نے دعاً مانگي نوان كا متعا پُور ا ہوگیا ، جبیا کسورہ اواف وسُورہ ہُود مِن تفصیل رُری) قال هلين كا فَاقَة عالى عليه السلام نے فرایا کہ لویہ ہے وہی اونٹی جس کی ٹم نے فرائش کی لگھا شرک اس کے لیے یانی کی باری ہوگ و کھے خر يشرب يَوْهِر مَّعُكُونِم ١ اورمقردون مي تهارك يي يانى بارى برك لعنى تنوي كا يا ف ايكلم ون اُوغنی کے لیے چیوڑوو اور ایک سالم دن تم مانی لیا کرو، لیکن جب اوسٹی کی باری ہو تو اُسے نہ روکنا۔ مستعلم : اس عصوم بواكر لكم شرب معلوم من مهاياة كي صورت بيدا بوكي اوربر مفاعلركاباب ازھید کہ مجنے وہ حالتِ ظاہرہ جکسی نے کے لیے نیا رکی گئ ہو۔ التہائ اسی سے سے ازباب نفاعل۔ مروه کام جے متنفی ہو کرتیاد کیا جائے ۔ گویا وہ سب ایک ہیٹت پر راضی ہو گئے اور شرییت میں ہر اسس منافقت کی کهاجاتا ہے جے وگ باری باری عمل میں لائیں ۔ مثلة ایک مشترکه واربیں ووسٹر بکی آبس میں سط کریں كرنم دارك فلال حقيمين اورمم فلال حقيين ياتم اوري حقيمين اورمم نجك حصيين ياتم ايك ماه ياسال اكس داريس تفهروك اوريم ايك ماه يا سال وغيروغيو يا دو داريس ايك ميستم ايك يسم - يامشترك غلام ہو اورآنیس میں طے کرے کر وہ ایک دن تمہاری خدمت کرے گا ایک دن ہاری - یا وومشرک علام میں ان كم متعلق طے كرليس كم برتمها دى خدمت كرے كا اور وہ ہا رى، وغير - يرتمام صورتيس التها ئى كى بيس اورسب كى سىب مشرعاً ما مُزجِي - السس مبركسي اما م كا اختلات منيس مكراجاع سے كيونكر السي صور توں ميں انسان كو عام مزورت پڑتی ہے فلہذا استحساناً مبائز ہیں ۔اس لیے کہ ظاہرہے کہ بیک وقت تمام مٹر کا وقو مشتر کہ استبیاد سے فائرہ نہیں اٹھا سکتے اس لیے الیت تقسیم برجمجوری جائز قرار دی گئی ورز قیالس کا تعاضایہ ہے کہ ناجائز ہوکیونکرمیادلہ المنافع بجنسہا ہے اور الیہامیا دلہ شرعاً حرام ہے ۔ لیکن تناب وسنت کے حکم سے قیامس مو ترك كرديا كياكاب كى دليل تو أيت مذكوره بادر روايت ذيل كاظم مجي يهي س

رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوه بدر بي أيك اونط تين أوميون مي تقسيم فرمايا تو و البيت من وميون مي تقسيم فرمايا تو دو البيت من داكسته بطي كرف بين امن كا اجاع ب -

روف: فع الرحن ميں ہے كہ مها يا ة كے جا ذوعدم جواز ميں اتمد كا اختلات ہے - حفرت الوصنيف دحتى اللّٰرعن في اللّٰرعن الله عند والد ضدست زكر ديا ہو۔
في فرايا كربارى سے رُكنے والے كواپنى بارى بر عبر ركيا جائے كا حب كرم طالب كرنے والا ضدست زكر ديا ہو۔
ليكن المُمثلاً شرحتى اللّٰه عنهم فرما تے بيلى كہ جا كر ہے جب سب راضى ہوں ان ميں كسى كو عبور دنركيا جائے كا ۔
وكلا تعسيق في اللّٰه عنه فرا ہے اور است كسى قسم كى تكليف نرميني نا ۔ يعنى است نه قبل كر واور نه ما رو ۔ اگر تم انكاد كرو كے فيك خُل كُور عَلَى الله كور مي مقاب بير الله كا است عظيم الس يا كہ كا يا تو الله على الله على السلام كى سخت كواذ سے سب كو عظيم الس يا كہ كہ الله قول عقود البعد و سے بہت نه و تربا و كرونيا فكھ و في عقود البعد و سے بہت نه و تربا و كرونيا فكھ و في عقود البعد و سے بہت نه و تربا و كرونيا فكھ و في عقود البعد و سے بہت نه و تنه و لين اله و الله و ا

سب یعنی کافروں نے اُونٹٹی کا بیجیا کر کے اسے قتل کر دبا ، دہ بدھ کا دینٹیا ۔ اونٹٹی اس وقت مرکئی اور عقر کی نسبت تمام کافروں کی طرف ہے حال کمہ اُونٹٹی کو حرف ایک نے ما را تھا کیو کمہ وہ سب اُونٹٹی کے مار نے پر راضی تھے۔ اسی لیے تمام کافر عذاب میں مبتلا کیے گئے۔

معلی فٹ ؛ حفرت ابُرموسلی استعری دضی الله عنه نے فرما یا کند میں نے اُونٹٹی کے دہنے کی جگر دیکھی وہ ۲۰× ۲۰ گز میں جیسلی جُوئی تھی ۔ اکس کے مارنے کے بعدان کا فروں پر عذاب نازل ہوگیا۔

ے "فاکصّب حُوا میں میں ک پس وہ اونٹنی کو ارفے کے بعد ناوم ہو گئے کیونکہ انہیں بھین تھا کہ اب عذاب اَ سے کا اور تو بھی قبول نہ ہوگی یا ان کو نداست السس وقت ہُو تی جب اُنہوں نے عذا ب کو نازل بھے دعون دیکھا۔اسی لیے السس وقت انہیں ندامت نے فائدہ نہ دیا اگرچہ ان کی یہ ندامت تو برکی مانٹ دننی جیسے فرعون نے یا نی میں ڈو بتے وقت تو برکی کوکششش کی مگر کوئی فائدہ نہ ہُوا۔

معل أفات : النام والناد امة التحسر بعن السواحة برندامت بُولُى كرحب الهول مالح عليه السلام كوييلي كوريكها فأت بها-

۔ قا خیک هفتم العین آب تو انہیں الس عذاب نے گھر لیاجیں کے آنے کی خبر انھیں ہیٹے سنائی گئی تھی وہ تھا جریل علیہ السلام کا جنگھا ٹرنا اور وُہ ہفتہ کا دن تھا اس میں سب کے سب تباہ و ہربا و ہو گئے اِتَّ فِیْ ذیلک لَا یک اُلَّ ایک قاب عذاب نازل ہونے والے میں عبرت ہے جو دلالت کرتی ہے کہ ظہور کیا ت کے لعب مرکزول کا موجب ہے۔ کفر کرنا عذاب کے نزول کا موجب ہے۔

مب بن : الس سے عقامندوں بالخصوص قرایش کو عبرت کرنی چاہئے۔ و کما کات اگٹر کی ھٹر کی میٹر کی میٹرین کے اور سر تھے قوم مثود یا قرایش کے اکثرا کما ن لانے والے۔

ف : تمود ك قوم ميس مص حوف جار مزار اشعاص ايمان لاست -ف : حفرت صالح عليه السلام بربعد ملوغ وحي كانزول جُواا درجُو دعليه السلام كے بعد سب ايك لاكه افراد کی طرف نبی مبعوث ہوکئے اور ان میں ایک سومیس کا کڑا رہے ۔ ورات رتك كهو العريز ادب شك ترار وددكار غالب باس برجواس في قوم تمود المنتام لینے کا ادا دہ فرما ہا جبکہ انہوں نےصالح علیہ السلام کی مکذیب کی تواللہ تعالیٰ نے ان کی ہڑا کاٹ دی۔ سسيت ؛ الله تعالیٰ کے احکامات کی منالفت کرنے والوں کو ڈرناچا ہیے، ایسانہ ہو کروہ بھی ایسے ہی ام سابقہ کی طرح عذاب میں مبتلا ہوجا تیں۔ التركيبيم ومُررامه مان بكراستحقاق كريزكس يرعذاب نازل نبين فرانا -ف : چونکداونٹنی صالح علیہ السلام کی نبوت کی دلیل تی الس کیا انہوں نے اسے قبل کر دیا ، بھر نا دم ہوسٹ مرانس وقت الممت سے كوئى فائدہ نر مُوا۔ سیق ؛ قرآن مجید ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ د آلہ وسلم کی نبوت کی علامت ہے سوجواسے چوڑ دیے گا یعنی سائنس برعمل کرے گا اور نہ ایمس کی عظمت کو مانے گا تو وہ بھی ایک ن ناوم ہوگا اور ایسس پر عذاب نازل ہوگا۔ الس كى عظمت ما ننه كايمعني سب كداس يرعل كما جائے . سبن ، جتنا ہو سے قرآن باک برعل کیا جائے۔ میں عقول وفہوم کا تقاضا ہے عرف زبانی جمع خرج اچھا نہیں. كيونكه عمل بى حقيقت حال كاشا مرسب ر تمنوى شراعيف مي ب د سه حفظ لفظ اندرگواه تولی اسست حفظ عهد اندر گواه فعسلی است مر گواه قرل کژن گوید از د ست و رگواه فعل کژیوبد برسست ول و خل بے تناقف بایدت تا تبول اندر زمان تبیش آیدت

م بیوں ترازوے تو کر بود و دغا

راست چوں جوے مادوسے عزا

ه چونکه پلے چپ بدی در غدر و کا ست نامہ چوں اید ترا در دست راست ع چوں جزا سایہ است اے قد تو خم سایۂ تو کمڑ فقہ درکہیں همسم

م کافرال را بیم کرد ایزد نار کافرال گفتسند نار اولے نعار

م لاجرم افتسند در نار ابد

الامان يا رب از محروار يد

توجیلہ ۱۱۶ نفلوں کی بگرانی حرف قول کی گواہی ہے اسس سے عهد کی حفاظت فعلی گواہی ہے۔ ۲۷) اگر کو فی نفطی گواہی ٹیر میں دیے تو ہ مردود ہے ایسے ہی اگر فعل کی گواہی غلط ہے تو تمام معاطر خواب ہوگا۔

(٣) تول وفعل میں کوئی تناقض منیں ہونا چاہیے اس سے عدم قبولیت بیش آئے گا۔

(م) حب تمها دا ترا زو الرطاع بوتو اسس سے سیائی طلب کرنا کیسا!

(٥) جيتم وحوك اورفريب كاكام كرتي بوتو يوتمارك إن سيائي كمال سيائي ا

(٢) اے ٹراہے قدوالے ایراسایہ تیری جزاہے ، توٹرخا نو تیراسایہ می ٹیڑھا ہوگا۔

(٤) الله تعالى ف كافرون كواك سے ورايا توانون ف كهاكم مم كوعاركى بجائے اوم سرسے .

دم اسى ميدوه بميشداً گير رس اس الله إلى برسعل سدامان ديناه ماسكة بين -

مسبق ، اسے بھاتی ! اہلِ عارسے نہ ہدا ہلِ ہارسے ہوجا وَ گے جس کے کان سننے والے اور دل یادر کھنے والا ہے وہی آیا تب اللی کی طرف متوجہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے علاب سے ڈریے کا اور سر گھڑ ی لینی رات ن اپنے اوقات کی تگرت کرے کا

عظرت سنے شبلی قدس سرہ نے سیاحت کے دوران ایک نوجوان کوکٹرت سے ذکرکرتے دیکھا آپنے حکامین اسے قربا یا مرف اللّٰہ اللّٰہ کی رٹ لگانے سے کام نر بنے گا جب تک سُرع مطہرہ کے حکم کی بابندی زکرد کے کیونکہ بیود و فصاری الس ذکر میں نیرے ساتھ ہیں۔ چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ فرما تا ہے :

ولئن سألتهم من خلقهم ليقولن الله -

(اوراگران سے فی جھو کہ اسیس کس نے پیدا کیا تو دہ کہیں گے اللہ نے)

(باتی رصغیر۱۸۲)

كَنْ بَتُ قَوْهُ لُوْطِ الْمُوسِلِيْنَ عَلَيْ إِذْ قَالَ لَهُمُ اَخُوهُ مُلُوطُ اَلَا تَتَقُونَ عَلِيْ لَكُو كَا اللهُ مُ اَخُوهُ مُلُوطُ اللهَ تَقُواالله وَ الطِيعُونِ عَوْمَا اَسْتُلْكُمُ عَلَيْمِ مِنَ الْجَرِي السُّولُ الْمِينُ لَى فَا تَقُواالله وَ الطِيعُونِ عَوْمَا اَسْتُلْكُمُ عَلَيْمِ مِنَ الْجَرِي الْعَلِينِ لَى فَا تَقُواالله وَ اللهَ عَلَى مَنَ الْعَلِينَ لَى وَ تَذَرُونَ مَا حَكَقَ لِكُوطُ لِكَ عَلَى مَنَ الْعَلِينَ لَى وَ تَذَرُونَ مَا حَكَقَ لَكُومُ مِنَ الْعَلِينَ فَى وَتَذَرُونَ مَا حَكَقَ لَكُومُ مِنَ الْعَلِينِينَ فَى اللهُ عَلَى وَاللهُ مَنْ اللهُ وَاللّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَلّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَلّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَلّهُ اللّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ وَلَا اللّهُ الللّهُ اللّهُ ا

ترجمر ؛ کوطکی قوم نے بغیروں کو تھٹلایا جبکہ اسپیں ان کے ہم قوم کوطعلیہ السلام نے فرمایکا ڈرنے نہیں ہو بشیک بین نمیا رہے ہے اما نت اربغیر ہوں سو اللہ تعالیٰ سے ڈرواور میرا کہا ما نواور میں تم سے اُجرت نہیں مائک اور میرا اج نہیں مگر پرور د گارعا لم برکیا تم جہان والوں ہیں مردوں سے برائی کرتے ہوا ورچھوڑتے ہووہ ہو تمہارے لیے تمہارے رب تعالیٰ نے بیویاں بنا بیس بلکرتم ہوگ حت تجا وزکر نے والے ہو، انہوں نے کہا اے لوطاگر تم بازندا کے توجوہا و کے نکالے مودوں سے فرمایا ہے شار نہوں اسے بیزار مُوں اسے فرمایا ہے شار کو اور میرے گھر اور کی جا یا گر ایک بڑھیا و الوں کو ان کے عمل (بد) سے بیزار مُوں اسے اور اکس کے تمام گھروالوں کو کہا یا گر ایک بڑھیا جو چھے رہ جانے والوں میں سے تھی بھر ہم نے اس اور اکس کے تمام گھروالوں کو کہا یا گر ایک بارشس جو چھے رہ جانے والوں میں سے تھی بھر ہو ڈر ائے ہوؤں پر برسی بیشک اس میں البتہ غبرت ہے اور اس کے اکثر ایما ندار نہ عقورت ہو اور میں البتہ غبرت ہے اور اس کے اکثر ایما ندار نہ مقے اور بیشک تمہا دا رہے تو ت والا حمر بان ہے ۔

د صفحہ ام ۲ سے آگے) نوجوان بیش کر دلس بار الله الله که کربیموش ہو گیا اور وہیں ڈھیر ہو گیا یہ شیخ شبلی تحدین سرؤ تشریف لائے اور یکھا نما "اللّٰه"۔ اس پر تحدین سرؤ تشریف پر لکھا نما "اللّٰه"۔ اس پر ایک پکارٹے اور وہ بہت تھوڑ سے ہیں ایک پکارٹے کہا ؛ اے شبلی ایر اللّٰہ تعالیٰ کے مجولوں میں سے نما اور وہ بہت تھوڑ سے ہیں

الله تعالیٰ نے عارفین کے قلوب کو بیدا کرکے انہیں اپنی موفت سے سنوارا اور بقین سے مزتن کیا انہیں طسیر بق وکر حقانی کے دریعے روحانی نعمتوں میں واخل فرایا جیسے غافلوں کونسیا ن اور گنا ہوں پر احرار کی وجہ سے حبانی و روحانی عذاب میں مبتلا فرانا ہے بہلا آثار رحمتِ اللی ہے اور دوسرا علاماتِ عزت ہے۔ اسس کی طرف وہی راہ بیاتے ہیں جوانسس کے قرب ووصال کے اہل ہیں۔ اس کی راہ سے وہی چھکتے ہیں جو انس کے قہرو عذا ہے مستعدیں۔ ہم اس کریم و زجم سے سوال کرتے ہیں کہ وہ نہیں بڑے دن کے بڑے عذاب سے بچائے جس دن نہ اولا و نفع وے گی نہ مال سوائے اس کے کہ جوانگذ نعالیٰ کے بان قلب کیم لایا۔

(تفييراً إتِ صفحه گذشته)

ف ؛ کاشنی مروم نے کھا کہ یہاں اخوت سے کوط کی شفقت مراد ہے اس لیے کہ کوط علیہ السلام اس قوم کے نسب سے نہیں بلکہ اجنبی تھے کیونکہ انہوں نے جب اپنے چا حفرت ابرا نیم علیہ السلام کے ساتھ ملک شام کی طرف ہجرت فرمائی توابرا نیم علیہ السلام نے انہیں اردن میں آثار کرسدوم والوں کی طرف رسول مقرر فرمایا۔ کی طرف ہجرت فرمائی توابرا نیم علیہ السلام نے انہیں اور وی علیہ السلام صب ذیل ہے :)

تعارب كوطعليدالسلام وطبن إران اور إران تارخ ابى ارابيم كانجائى تخار

الا تشقون و کیاتم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے نہیں ہو کہ شرک ومعاصی کے مرتکب ہو رہے ہو

انی کا گؤٹر می سُول کے بیٹ میں تمہارے بے رسول مُوں لینی تمہاری طرف رسول بنا کر جیجا گیا مُہوں ،
امیان و اما نت ارمشہور ہُوں اور ہرائک کومیرے اُوپر پُور ااعما دہونا جا ہیے و اُکھا اُللہ و اَکھیلا مُون و اُللہ تعالیٰ سے ڈرواور میری اطاعت کرواس بے معتمد کی ہر بات پر اعماد ہونا جا ہے و کھا اَسْتُ اُکھُون کھیلی سے ڈرواور میری اطاعت کرواس بے معتمد کی ہر بات پر اعماد ہونا جا ہے و کھا اَسْتُ اُکھُون کھیلی اور میں تم سے تبلیغ و تعلیم کی مزدوری کا سوال نہیں کرتا مین اُجور ا نعام اور بدلد ونیوی کیونکہ احکام اللہ کے مبتلغ کوکسی سے اعراور مزدوری اور انعام لینا بڑا عمل ہے اِن اَ جُورِک میرا احر و اُواب منیں اِللّٰ علیٰ مَ بِ الْعَلَٰمَ اِنْ وَلَٰ الْعَلَٰمُ اِنْ عَلَیْ مَ مِن اللّٰ اللّٰ کہا ہم میری اس طلب کا نعلیٰ میں سوا نے شواب منہ اِللّٰہ کے اورکسی سے نہیں سے

خلاف طربقیت برد کا دلب تمنا کننداز خدا جز خدا

ترجمه : برطربقت کے خلاف سے کہ ادبیا کرام اللہ تعالیٰ کے سواکسی دوسرے سے کسی شے کی آرزد کری -

اً مَا تُوكُونَ اللَّهِ كُورًات مِنَ العُلِمَينَ ٥ استنهام انكارى بالمعاص على براتيان كا الحسلاق

اليسے سے جيب ملال فعل براس كا اطلاق آيا ہے - كما فال:

فأتوا حرثكم - (اواني كيتونس)

حلِ لغات : ذكران - ذكور ذكرى حَم اوراً نشى كفتين به يكن يهال يرعضو محضرص مرادب يعنى وُر - (كذا فى المفروات) من العالمين - نا تدن سه عال ب - اس سه حوانات سه وطى كرف واسك مرادين -

اب معنیٰ یہ ہُواکہ کیا تم عالمین میں عیوانات کے ذکورپر اُسنے اور ان سے جاح کرتے ہواوریہ الیساعمل ہے کہ اکس میں تمہا رہے سائنڈ اورکوٹی شر کیے ہنیں دینی یہ ایک ایسا براعمل ہے جس کا تمہیں علم بھی ہے اور تمہا رہے یاس اس کے جوا ذکا کوٹی معتول عذر نہیں۔

ف : نیزیریمی بوسکتا ہے کہ یہ الذکوان سے حال ہواوراس سے عرف انسان مراد ہوں -

اب معنیٰ یہ ہُواکہ نم اولا دِ آدم کے ذکورسے وطی کرتے ہوجا لائکہ تمہارے یاں عورتوں کی بہتات ہے۔ گریا دُہ عورتیں تم کومعدوم سمجتی ہیں۔

> ف ؛ مروی ہے کر بر بُرا عُمَلُ نہیں ابلیس نے سکھایا ، وکی آن کرون اور تم چوڑنے بود۔

حل لغات : تذرون - فلان يذرالسنى - ب . ليى فلان فلان شے كو ما معتبر سعير كر الله على الله عبر كرا معتبر كر الله على الله

مَا خُتَكَنَّ لَكَثُمْ اسے بوتمارے نفع كے ليے پيدا فرمانی ہے بِتن اُ ذُو اَجِكُو تَها ري وروں بيت -من بيا نيد ہے اگرازواج سے عورتوں كي حنس مرا بر ، اور اگر عفومخصوص مرا و ہوجس سے فائدہ اٹھا يا جاتا ہے لينى رحم ، نؤيد من تبعيضيہ ہے الس بيں تعريض ہے كہ وہ اليے پاكل تھے كدير لواطت اپنى عورتوں سے مجى ، كرتے ستے ۔ بيى مجيلامنى دليل بن رہا ہے كما بنى عورتوں اورلونڈ يوں سے مجى لواطت حرام سے ۔ د جِشْخص اپنی عورت سے بیزارہے تو وہ اس سے بیزارہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) بین اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ عنا یہ نہیں فرمائے گا)

مستغلم : بعن صحابر کرام دصی الله عنهم نے نو اپنی عورت کے سانھ لواطت کو کفر کہا ہے۔ بَلُ اَنْ تَدُوْوُمُ عَلَى وَنَ) بَكُرْم بوجمیع معاصی میں صدسے بڑھنے والے اور منجلران کے بریجی ہے۔ مستغلمہ : لوطی کی مزامیں اختلاف ہے۔

حضرت امام الوحنبَف رضی الله عنه نے فرمایا ، اکسس برصد نہیں (سخت تعزیر ہے) . صاحبین رضی الله عنها اس کے برعکس حد کی مزا کاحکم فرما تے ہیں اکس کی نفصیل سورہ ہمئو وہیں گزری ہے : امام ما مک دحمہ الله نے فرمایا ، فاعل ومنعول دونوں رجم کے حقدا رہیں وہ شاوی مشدہ ہوں یا نہ ۔ اور امام شافعی وامام احمد رحمہما الله تعالیٰ کے نزدیک ان کی منزا زنا کے مطابق ہے ۔

حل لغات : برقلی کا فاعل ہے بھیے البغض المشن ید مخدوف سے متعلق ہے یہ وراصل لقالمن القالين و مبغض من المبغضين ہے يين الس کا مخدوف قال ہے اور وہ ان کی خر ہے اور من القالین کو ان کی من القالین کو ان کی خرادر قالین کو ان کی خرادر قالین کو لعملکم کے متعلق بنائیں توموصول کی صلہ پرتقیم لازم اسکی کے

ف : غالباً الس سے لوط عليه السلام في ان كے ساتھ سكونت ركھنے سے كرا ست كا افها رفر ما يا اور واضح فرما یا کہ خدا کرے مجھے تم سے چیٹ کا دا مل جائے۔ اسی لیے اب ان سے گفت گو بھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجم ہوسے ا

رَّمَتِ اے میرے پروردگار! نَجِینی عِی نِی اس وے وَ اَهْلی مِتّا یَعْمَلُونَ ۞ اور میرے کنبرکواس سے جودہ عمل کرتے ہیں بینی ان کے ضبیت عمل کی شامت اُور مذاب سے فَنَجَیْنُلْهُ وَ اَهْلَهُ اَجْمَعِينَ ٥ تَوْمِ نِهِ است اور الس كے سارے كنيے كونجات تُجتّی لینی ان كے رستہ وا رو ل مے علاوہ ان لوگوں کوئیمی نجات دی حبنوں نے دنیا میں ٹوط علیہ انسلام کی اتبات کی کر پہلے انہیں انسونسینی سے با ہر نکا لا پھر اليبتى والون برعذاب مازل كيا والدُّ عِجْود المراكيب برهيا جو لوط عليه السلام كي المبرتي الس كانام والهر تقا

نبی علیہ التلام کی املیہ کا کا فرہونا حرج کی بات نہیں کیؤنکہ الس وقت کا فرہ عور فوں سے نکاح ازالمرومم جائزتها اوروه اس وقت كوط عليه السلام ككنبرس شال تقى اسى ليه الميستثنى كياكيا. حلِ لغات : امام داغب في المكرعجوز (عجر) كى وجرس اس نام سے موسوم بو في كدوه بهت سے

امور میں عاجز ہوا کرتی ہے۔

في الغسب يرينين O درانحاليكروه ان لوگون من يحي رسنے والوں ميں سے تنى جن يرعذا ب نازل بواتھا کیونکہ وُہ ان غلط کا روگوں کی طرف مالل ملکہ ان کے ایسے قبیح افعال برخوکش منی اسے روط علیہ انسلام کے سا تقدمانا برا يكن داسته مي اس كي سر ريتم را تو ديس دهر بوگئ-

مروی ہے کد تُوط علیہ التلام کی اسی اہلیہ مذکورہ نے جب عذاب کا دھاکد کُسنا اور پیچھے مُط کر دیکھا ا عجوب قودہ بقری شکل میں مسخ ہوگئی۔اب دہ پہتر ہراہ کے اول میں حین کرتا ہے۔ دکذا فی کتا ب

التعريب للامام السهيل)

حل لغات ؛ المفردات مين بي كم الغابر يمين الهاكث ليني و تفض وكسى كرسائف مواور وه عل في اوريد يحيد ره جائة - جيد الله تعالى في فرايا:

الاعجوزًا في الغابرين-

لیعنی ان پیچے رہنے والوں میں سے جن میں انسسنے زندگی گزاری ۔لعض نے کہا ان کے ساتھ ہولوط علیہ لسلام كے جانے كے بعد بہجے رہ كئے تخے بعض نے كها وہ جوعذاب كے ليے بيح رہے اور لوط علبہ السلام كے مُرِدَة مَرْنَا الْالْحُرِيْنَ وَ بَعِرِ مِم فَى دوسروں كوشّت سے تباہ كر ڈالا كران كے شهروں كوالٹ ديا-حلي لغات: الن مير بجين كسى كو بلاكت ميں ڈالنا ۔ الله الر بجين عجيب طريق سے نباہ كرنا ، جو نهايت ہى ہولناك ہو۔

وَ اَ مُطَّـدُنَا عُلَيْتُ فِي مُ قَطَّلُوا اورهم في اليي بارش رسادي بوكسي كے وہم وكمان ميں نه تھي اور ايني پتقر برسادي بوكسي اور اين كي تقا اور ايني پتقر برسادے فستا عَ مُطَلُّ الْمُنْتُذَرِيْنَ ﴿ وَهِبَ بُرِي لِقَى بارش ان كى حَبْيِس وَرايا كِيا تَعَا اور وه ايمان كى دولت سے محوم رہے -

ف : اس سے کوئی عضوص توم مراو تہیں کیونکہ افعال مدح و ذم کا قانون ہے کہ ان کا فاعل معرف بلام کیش ہویا معرف بلام الحبنس کی طرف مضاف ہویا مضم ممیز بزیکرہ ہوا ور اس کا مخصوص بالذم محدّوف ہے اور وہ معلود سے ۔

اِنَّ فِيْ ذَٰلِكَ لَاٰ يَدَ مَ مَ وَوَم لوط (عليه السلام) كَسَا عَدَيا كَيَا البَهَ عَبِت ہے آئے والی نسان کے ایک البتہ عبرت ہے آئے والی نسان کے لیے رئیس ان بھی قوم لوط کی طرح عذاب نازل نہ ہوجا ئے وَمَا كَانَ أَكُنْ رُحُ هُمُ وَمُونُ مِنْ يُنْ ﴾ اوران كے اكثر مومن له مُو سے -

مروی ہے کہ تُوط علیہ السلام پر صوف السس کی دولاکیاں اور دو داماد ایمان لائے۔
و اِنْ کَرَیّکُ کَلِیْکُو الْعَیْرِیْنُ اور بے شک تیرا پر در دگار البتہ دشمنوں پر فہر کرنے پر غالب ہے الترجیمُ ہی ایسے اولیا دکورد دینے میں فہر بان ہے بایم عنی ہے کہ وہ تنبیہ وارشا دسے عبط کسی پر عذاب نہیں تھے یا اور عذاب کے سنتی کو عذاب دینا بھی اس کی کمال رحمت ہے اور ابل تواب کو تواب دینا بھی۔ کیونکر تم نے دیکھا ہرگاکہ کسی کو اکا کہ کم کا مرض ہو تو تجلائی اس میں ہے کہ وہ عضو کا طی دیا جائے ور ندمریض کا تما م حبم تب اہر جائے کہ اس معنی پر فسادی تمام جہان کے لیے اسی مرض آکار کی طرح ہے کہ حب طرح آگا ہم ہے مرافی کا تمام جہان کے لیے اسی مرض آکار کی طرح ہے کہ حب طرح آگا ہم ہے مرافی کی کہونگ متا ترہ عضو کا طیے میں مجلا ہے ہی اہلی عذاب کو عذاب دینے سے تمام ابلی تواب کی بھلائی ہوگی کہونگ ابلی فساد کے دفع کرنے سے اہلی صلاح کو راحت و فرحت نصیب ہوتی ہے۔ مثنوی متر لیب میں ہے : سے جائے و کہونگ و راحت و فرحت نصیب ہوتی ہے۔ مثنوی متر لیب میں سے : سے جائے و کہونگ و کہونگ و کہا و کیا و

. نیست دندان برکنش ای ادستاد باقی تن تا نگر دد زار از د

گرچه بره ای تو شو بیزار ازه

د باتی رصفحه ۲۸۸)

كُذَّبَ اَصُحْبُ لَئِيْكُةِ الْمُرْسِلِينَ عَلَّا اِذْقَالَ لَهُمْ شُعَيْبُ اَلاَ تَنْقُونَ حَراقَ لَكُمُ مُ مَسُولُ اَمِينَ فَى فَانَقَوُا اللّهَ وَاطِيعُونِ حَ وَمَا اَسْتُلَكُمُ عَلَيْهِ مِنَ الْجُرِّ اِنْ اللّهَ وَالْمَيْنَ فَى وَاوْفُوا اللّهَ لَلْ وَلا بَكُونُوا مِنَ الْمُحْسِرِينَ حَ الْجِرِي اللّهَ عَلَى مَ الْمُعُلِيرِينَ حَ وَا وَفُوا اللّهَ لَى وَلا تَكُونُوا مِنَ الْمُحُسِرِينَ حَ وَلاَ تَبَخْسُوا النّاسَ اللّهُ اللّهُ عُرُوكُ لاَ تَعْمُوا النّاسَ اللّهُ اللّهُ عَلَى وَكَا لَا تَعْمُ اللّهُ اللّهُ وَمَا اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّ

توسی ، بن والوں نے بینم وں کی کذیب کی جبکہ انفین شعیب (علیہ السلام) نے فرمایا کیا ورتے نہیں ہو بیشک میں تمہارے لیے امانت ارسی بیر برکوں سواللہ تعالیٰ سے وُرو اور میرا کہا ما نو اور میں الس برتم سے کوئی اُ جرت نہیں مانگنا میرا اجر نہیں گر برور دگا رعالم بر ، پور ا نا یا کرواور گوئی جیزی کم کرے نہ دو اور زمین پرفسا دبھیلاتے ہوئے نہ بواور اس سے ڈروجیس نے تمہیں اور اگلی مخلوق کو بہدا فرمایا انہوں نے کہا بے شک تم نوجاد و کیے ہوئے ہواور آم تو نہیں گر ہم جیسے بشد اور بے شک فرمایا انہوں نے کہا بے شک تم نوجاد و کیے ہوئے ہواور آم تو نہیں گر ہم جیسے بشد اور بے شک مرابی میں جو کا میں ہوئے ایک تاریخ کا کوئی بیقر کا فرکا اگرا دے اگر تو سی سے فرمایا میرا پر وردگا تمہاں کوئی بیقر کا فرکا اگرا دے اگر تو سی سے فرمایا میرا بروردگا دون کے عذاب نے اس کی گذریب کی تو انہیں سانہا ن وا لے دن کا عذاب خفا جیشک اکس میں العبر عرب ہوئے میں العبر عرب ہوئے میں العبر عرب ہوئے ان کے اکثر ایما ندار مذکر ایمان کوئی تیرا رب ہی عرب والا مہر میان سے ۔

(صنی ۲۸۷سے آگے)

ترجمد ، حب تیرے دانت میں کیڑا پڑجائے تودانت کو اکھیردے ورند باقی جم

درد سے کراہے گا - اگرالیسا نہیں کروگے توسا رسے حبم کو پریشیان دکھو کے اور انس سے پیزار رہو سکے -

مگتیہ ؛ اگر قبروغلبہ براعداء کا کو ٹی فالدہ نہ ہوتا توجرائم کی سزائیں ہرگز: مقرر نرکی جانیں اسی لیے سرب کا مقورلم مشہور ہے ؛

اقامة الحدود خبرمن خصب الزمان ر

(حدورقا يم كرنا نوشحالي زما منسه بهتر ہے)

شہری زیدگی کے قوامد صفرت ادر کیس علیہ السلام نے فرما یا جوالیسی جگرسکونت پذیر ہو جہاں نہ شہری زید گئی کے قوامد سلطان قاہر ہے اور منہ قاضی عادل، نہی طبیب عادل، نہی بازار قائم، نہی نہر جاری ، تواکس نے اپنے آپ کو ،اپنے اہل وعیال، مال اور آل واولاد کوضائع کیا۔

سبت ؛ عاقل برلازم ہے کہ شہوات سے احتراز کرے اور علط عاوات کوچھوڑے اور اپنے نفس کے ساتھ سختی و زمی سے ہرحالت ہیں جاد کرے ۔

(تغییراً یاتصفی گزشتر)

المعرع المائد كالمعلى المسلام كالمؤسلين من وانون نه رسل كرام عليم السلام كالمذيب المسلام كالمذيب المسلام كالمذيب المسلوم كالمذيب المسلوم كالمذيب المسلوم كالمذيب المسلوم كالمذيب المسلوم بيط المبياد عليم السلام كى الابيكه وه بن جن المدين كالمربح و التع مناجمان الماسك قوم قيام بذير تقى ان كى طرف شعيب عليم السلام مبوث برست جبكر بيط الب كو مدين مين جباكي تحاج كاروه مدين وانون كارت و دار تقاسى ليد فرما يا ؟

و الی مدین اخاهم شعبها - (اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ انسلام کو بیجاگیا) اور بن والے آپ کے رشتہ وار مذیخے اسی بھے ان کے بیے فرمایا ، یا ذقال کھٹے شعیک جبار میں شعیب علیہ انسلام نے فرمایا - یہاں اخو هم شعیب نہیں فرمایا -

شعیب علیه السلام کا نسب ناممه بن تیب بن توب بن مرین بن ابراهیم د علیه انسلام) با ابن میکیک منعیب علیه السلام کا نسسب ناممه بن تیج بن مدین ابن ابراهیم (علیه السلام) اور شعیب علیالسلام کی والده لوط علیه السلام کی صاحبز اوی تقییں .

اً لا تَتَقُون ٥ كَاتم بروروكار كے عذاب سے ورتے نہيں كواس كے ساتھ ترك كرتے ہو .

ا بن ألكو كر الله تعالی کی بنی مین مین میں تمها دے لیے دسول بنا كر بسجا كیا موں تمها دسے معاملات میں بھی امین نبول اور الله تعالی کی بنیام دسانی میں بھی میں میں میں اصلاح جا ہتا نبول فَا تَقَدُّوْ اللّه وَ اَکِیانِ عُونِ بِسَمِ اللّه الله کو اَکِیانِ عُونِ بِسَمِ اللّه تعالی سے وُرواور تب کا میں تمہیں تکم ویتا مہوں اسس میں میری اطاعت کرو کیونکہ میرا حکم اللّه کا حکم ہے اور میری اطاعت در تقیقت اللّه کی اطاعت ہے وگا آئشنگ کو عکمی اور میں تم سے اس محمتعلق نہیں ما مگتا جسٹ اور می تعالیم الله تعالی کے منعلی میں اس میں میراع ضاور بدلے کا کوئی سوال نہیں اور می تعالیم بین میں تم سے میراع ضاور بدلے کا کوئی سوال نہیں اور می تعالیم بین میں تم سے میراع ضاور بدلے کا کوئی سوال نہیں اور می تعالیم بین میں تم سے المعام جا تھا ہوں ۔

مسوال: تم في تعليم وين كهال سف كال ليا؟

جواب ؛ لفظ رسول سے يمنى فود كؤ د ظاہر برا .

رانُ اَ جُوِی میری مزدوری اور العام نہیں اِلاَ عَلَیٰ می تِ الْعَلَیدِیْنَ ۞ مگربوردگارِعالم کے یاں ' کیونکہ ترست کے فیصل اور تعلیم دین کا تمام تراب اکس کے یاں ہے ضوصاً وہ حضرات ہو اس کی طرف سے اس کا م بہ مامر دمیں اَوْفُواا اُلکیڈل بھانے کو محل کرو ، وکلا تنگؤنٹو امین الْمُحُخَسِرِیْنَ ۞ اور توگوں کے حقوق کو کم تول کر نقصان کرنے والے نہ بنو۔

> حل لغات : یه خسرته واخسونه سے بیسے نقصته مین میں نے اسے کم کیا۔ وَذِنْوُ اورموزنات کا صح وزن کرد۔

ص**لِ لغات : بروزن بزن و**زنا وزنة كاامرے -الوزن بمنے شے كەمقداركى بېچان-مِالْقِسْطاسِ الْمُسْتَيْقِيْمُ 6 برابرادرصى ترازوكىس تذ-

حمل لغات: القام سي ب القسطاس بالضم وبالكسو (ترازو) يا بمضافوم المعواذين يعن وه ميزان جقسطاس كى طرح ب بالمعرب اوردوى لفظ ب -

وُكَا بَهُ خُسُو النَّاسَ أَشْيَاءً هُمْ - ان كَ عَرَق مِن كَى مَرُو -

حل لغات ؛ بخس حقه سے بے ایرانس وقت بولے این جب کوئی کسی کا حق کم کروے ۔ بر

تخصیعی کے بعد تھیم ہے۔ ف ، کشف الاسرار ہیں ہے کہ اعم الالفاظ سے اس بیے ذکر کیا گیا ہے کہ ان الفاظ سے قافلہ اور وزان اور نخاس (ورمحص اورصیر فی کو مفاطب کیا جاتا ہے۔ لینی لوگوں سے حقوق ہیں کی قسم کی کمی نیر کرد ، مثلاً گنتی کی کمی ، کھیتی کے معاملہ کا نقص ، ایسے کوٹما سکہ وغیرہ دینا ، غصب ، سرقہ ، مالک کی اجازت کے لینر تصرف وغیرہ۔

وَلا تَعْتُو الِي الْأَسْ صِ مُفْسِيدٍ فِي وَتَل وعَارت اور دُاكد زني كرك زُمَن مِن فسا وي بوكر

ن_{ا ک}ھیلو۔

علْ لغات ؛ العتى سخت قسم كافسا د بوكسى طريق سے محسوس نر بهدنے دیاجائے۔ المفسد بن حال مقیدہ ہے البخی صدید نام اور انجاليکو تم فسا و كرنے والے ہو۔

سوال : عتى مي فساوكا ماده توموج دب يراس فساد سيمقيد كرف كاكيامن ؟

جواب ، کہی فسا دنو ہونا ہے لیکن اسے فسا دنہیں کہا جاتا - جیسے وہ ظالم جوابے ظلم میں حدسے بڑھ رہا ہو-اس کا مقابلہ کرنا ابطا ہر توفسا دہے لیکن غورسے دیکھاجائے توفسا دنہیں ایسے ہی بھی اکس فسادسے احسلاح

مطلوب ہوتی ہے ۔ جیسے خضرعلیہ السّلام کا غلام کوفنل کرنا اورکشتی میں سوراخ کرنا ۔ وَا تَنْفُو ﴾ اوراللّٰہ تعالیٰ سے ڈرو الّٰ لِنِی خَلْصَکُورُ وَ الْبِجِیلَآۃُ ۖ الْاُوَّ لِینَ ۖ ٥ جس نے تمہیں اور تم ہے

مهلی مخلوق کو بیسیدا فرمایا ۔

خلق ذى الجبلة الاوّلين يعني وه مخلون جوان سے پيك گزرى -

عل لغات ؛ كمفا - كسفة بالكسوك جمع ب بعض قطة (الكرا) اور السمات باول ياسايروار في ماريروار في م

ران کُنْتُ مِنَ الصَّرِ قِینَ ﴿ الرَّم سِتِح بِوالس وعولی میں کہ عذاب ہُ ئے گا۔ یہ انہوں نے استہزاد و کندیب کے طور پر کہا ہے قال شعب علیہ السّلام نے فرایا می قِی اَعْکُو بِمَا تَعْمُلُونَ ﴾ میرارب نوُب جانتا ہے جانم علی کرتے ہو کفر ومعاصی اور ایسے اعمال جن کے سبب سے تم عذاب کے ستی ہوئے میرورہ وقت مقدر پر ضرور نازل ہوگا ہے

مهلت ده روزهٔ خل لم ببیس فتنه ببین دم برشس و یکمیس اول عالش هم عیش است و ناز

ا خرکارٹس بھہ دن و گدانہ توجید ، ظالم کودسس روز کی مہلت دے کر دیکھوئر اسے چینے سے عذاب کیسے بکرٹنا ہے ، پیلے الس کا حال عیش وناز ہے السس کا انجام ورد گذنہ ہے ،

نرول عزاب برقوم شعیب علیه السلام کر رئی نواند تعالی نے سات دن دات سخت گری ان پر مستحط کردی بیان کرکے حدسے مسلط کردی بیمان کرکہ کہ ان کے جہرا سکام کر رئی کرد ہوگیا۔ گری سے ان کا دم گھٹے لگا۔ گھروں سے ابہر مسلط کردی بیمان کرکہ ان کے جہرا ان کی کرد ہوگیا۔ گری سے ان کا دم گھٹے لگا۔ گھروں سے ابہر مسلط تو گری اور بڑھ گئے۔ جا بی ابر سیاہ اڑتا ہوا ان کے سے تو شعیب خوش ہوئی اور ایک دوسرے کو بلایا کہ آئو اس باول کے سے قواچا کہ باول سے آگ کا شعلہ کلا جس نے سب کوجل کر مسلس کوجل کر سب کوجل کر گھستان کو گھستان کا می کر گھستان کو گھستان کا کا شعلہ کو گھستان کو گھستان

الس پرالله تعالى نے فرایا ، فکک کو الله سواننوں نے شیب علیدال الم کی تحدیب پرامرار کیا با وجودکم ان کے سامنے حجت واضح ہوگئ اور تمام سببات وورہو گئے۔ فاحیک ھٹھر عک اب یکوم الظّلَّةِ وتوانیس

چری کے عذاب فی برالیا جیسا کرا نہوں نے طلب کیا تھا۔

ف بکاسٹ فی مرحوم نے لکے اکد خلکہ لفت میں سنبان کو کہاجاتا ہے اور چونکہ وہ سیاہ با دل سائبان ک طرح تھااسی لیے اسے طلّہ کا عذا ب کہا گیا ہے۔ اور عذا ب کو یوم کی طرف اضا فرکر نے میں اشارہ ہے کہ ان کے عذاب کے ایام اس دن سے شروع ہو سے اور راتیں ان میں صنناً مذکور ہوئیں اسی و ن سے حرارت شدیدہ تھی حس سے انھیں تقین ہوگیا کہ اب جوہ عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

اِنَّهُ بِي تَسَكَّرُهُ مِن الْبَانِ مِعَمَّابِ كَانَ عَنَ اَبَ كِوْهِ عِظِيلُهِ ٥ وَمِقَا بِرِّ ح ون كا بِرَامِذَابِ - ف ؛ السي كي عظمت امي لي يقي كه اس ون ان بربهت برا عذاب أيا .

ف ، مردی ہے کے حضن جسیب ملی الت الم دوا متوں کی طرف مبوت مجوت ، پیلے اصحابِ مدین کی طرف ، محصابِ ایک ایک سائبان کے دن کے محماب ایک کا بات کے دن کے عدال سیسی مدال کے دن کے دن کے دن کے عدال سیسی مدال کی مدال کے دن کے

ف ، حفرت ابن عبالسس دسنی الد عنها نے فرمایا ، جو بیان کرسے کہ عذاب یوم الطلد کیا تھا تو وہ گویا السس کی مندیب کرتا ہے ۔ ان کی مرادیہ ہے کہ اس وقت وہ تمام تباہ و بربا و ہوگئے مجرالس کی خرکون دیتا ہے ۔ (کذا فیکسف الاسرار) دینی السانی جبکہ السس وقت کوئی انسان نہیں بجا تھا ، یا ن منجا نب اللہ جو شجر مل رہی ہے الس کی تصدیق کرنی ہے)

ف ایر ان سات نیسوں کا آخری تقد ہے۔ ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وہم کو تستی دی گئی ہے کہ آب کو قرائیں ت تے ہیں تو ہیں طریقر سابقہ انہیا رعلیہ السلام کی قوموں کا رہا کہ وہ انہیا دکو تساتی برتیں۔ اسس ہیں ان قرائیٹ کو تہدید ہے جورسالتی ہے صلی اللہ علیہ وسلم کو تنا ہے تھے تا کہ انہیں معام ہو کہ جورسول اللہ (صلی للہ و ان قرب و آب وسلم) کو ستا تا اور ان کی تکذیب کر تاہیے اس کا انجام کو لئی ہوگا کہ عذاب میں مبتلا ہوں ہے ہیں۔ ان قسوں میں پڑھا کہ انہوں نے انہیا وعلیم السلام کی کذیب کی قوالیہ عذابوں میں مبتلا ہوستے۔ سوال: اگر کو تی کے کہ عاد و تمود اور قوم لوطو فیر ہم پر کو فروغ نا دو تکذیب کی وجہ سے عذاب نا زل نہیں ہوا ابکہ ان ان کے دور میں ستا دوں کی گروش کچھ ایسے بہتی جب یہ استحال تھی ہے توقعت صفی طبحی نہیں رہے نیز یہ سے ہی ہے کہ بھی اللہ تعالی عذاب اس بینے نازل فرق کو تکلیف و تک سے جیے اہل ایمان کو بار یا الیسے آزا با کیا کو اس سے واضح نہ ہوا کہ خدکورہ بالا اقوام کا عذاب ان کے کو تک تکذیب کی تو وہ لاز ما عذاب میں مبتلا ہوئے اسے اسے اسے جیے اہل ایمان کو بار یا الیسے آزا با کیا اس سے واضح نہ ہوا کہ خدکورہ بالا اقوام کا عذاب ان کے کو تکذیب کی تو وہ لاز ما عذاب میں مبتلا ہوئے لیے آزا با کیا ہوئے لیے اسے جیتے دہ سے جیتے اہل ایمان کو بار یا الیسے آزا با کیا وہ کی تو وہ لاز ما عذاب میں مبتلا ہوئے لیے اسے اسے جیتے دہ سے تھیا۔

ست روں کی گردسش بیمحول کرنا حاقت ہے کیو نکرستاروں کی گردسش اپنی وا تعات کی پابند نرتنی اور نرمی آزمائش و ابتلا کا بردگرام ان واقعات کے ساتھ کوئی مناسبت رکھا ہے۔

ف : عذاب ماضى تومذكور بُواليكن السسمين عذاب مقبل كا اشاره بهى ب-

وی و در اس کی قور برا این اس بر جید انسان دل کوغیر الله مے تعاقی کر لے ادر اسس کی قوج برقت الله می تعاقی کر الله می تعاقی کرے ادر اسس کی قوج برقت المسیمی می می العصیان سے دُور کرنا فروری ہے الیہ بی است اس کی طرف ہو جید ان کا دل کرنا کی روی اور بری علی العصیان سے دُور کرنا فروری ہے الیہ بی الزم ہے کہ دل کو علائق دنیویہ سے دُور رکھا جائے ۔ اور کسنون رب الخلائی کے شام و میں مستفرق کیا جائے کیونکہ بی امر دعذاب فراق سے دور رکھا جائے ۔ اور کسنون رب الخلائی کے شام و میں کسنوق کیا جائے کیونکہ بی امر دعذاب فراق سے چھرکا دا بخشے ہیں اور قبر خلائق سے بجائے تو دل سے مانا جائے کا بریشر لیت سے حاصل ہوتا ہے کہ اس کے الحام کی بابندی کی جائے اور الس کے اجلا اور الس کے جلد اور الس کے جلد اور الس کے جلد اور الس کے جلد اور الس کے بعدان کے تبعین اور الم مجتمدین کے ارش وات کا ایل بند بنانا ہے اور زید و ورع اور و انکی سے خیم اور ان کے بعدان کے تبعین اور الم مجتمدین کے ارش وات کا بیا بند بنانا ہے اور زید و ورع اور و انکی سے بیان تک کر مصابت اور تکا لیف شب ہوگر اُنو دی امور کے لیے مرور بن جائیں تو بھی تھی ہوگر اور دنیا کی بریش نیا ن اور اس کی تعلیف اور شہوات تبدیل اس کے ول پر دیمت کے دھارے جلیس گے اور اکس کی نام منون ہے جس پر ہیشہ اللہ تعالی کا غضب ہوگر اُنو کی مانیندی ہوگا ور اس عزیز کے قور فعلم کے ماتحت ہوستہ مرائیں اللہ کی ما بندی ہوگا ور دو و اس ایس کے دل پر دیمت کے دھارے جلیس گاؤور اس عزیز کے قور فعلم کے ماتحت ہوستہ مرائیں اللہ تعالی کا م منون ہوگر اور اس عزیز کے قور فعلم کے ماتحت ہوستہ مرائیں اس کے دل پر دیمت کے دھارے جلیل کا غضب ہوگا اور اس عزیز کے قور فعلم کے ماتحت ہوستہ مرائیں سے دل پر دیمت کے دھارے جلیل کا غضب ہوگا اور اس عزیز کے قور فعلم کے ماتحت ہوستہ مرائیں سے دل پر دیمت کے دھارے جلیل کا غضب ہوگا اور اس عزیز کے قور فعلم کے ماتحت ہوستہ مرائیں سے دل سے دلیل کا خواد کی دو اس کے دلیل کا خواد کی دیا کہ کو در انگر کی کام شیار کیا گیا کہ کو دیا کہ کی دو اس کے دائی کے دو اس کے دو اس کی دلیل کا خواد کی دو اس کے دلیل کا خواد کی دو اس کی دو کی دو کیا کہ کو در کی کو دو کی دو کیا کی دو کی دو کی دو کی دو کی دو کی دو کیا کی کی دو کی دو کی دو کی دو کی دو کی دو کی دو

باللہ تمالی بم سب کو اہلِ رشت سے بنائے اور ہم سب کو اپنے عذاب سے بچائے اور ہم سے ہرری علّت و ذلّت دُور فرما کے یکسی نے کیا خوب فرمایا ؛ ب

میطازچرو سیلاب گرد راه می شود چراندلیشد کے باعفوق از گرد و لتها توجیله ، وی چرے سے گردراه دھوئے گاعفوق جےنصیب ہووہ ذلتوں کی گردسے کیا فکرکے گا دہی معان کرنے والا بختے والا ہے اسی سے وافر ا جر کا

إِنَّهُ لَتَنْزِيْلُ رَبِ الْعَلَمِينَ قَنْزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْرَمِينُ كُعَلَىٰ قَلِبُكَ لِتَكُونَ مِمنَ الْمُنْذَرِيْنَ ﴾ بلِسَانِ عَرَقِي مَّيِينِ أَوَاتَهُ كِفِي مُرَيُرِ الْأَوَّلِينَ } أَوَلَوْ كَيْنُ تَهُ مُر السَّ ٱنُ تَعْلَمُهَا عُلَمُو ۗ أَيْنِي ٓ إِسْرَاءِ يُلِ ٥ وَكُونَوْ آلْنَهُ عَلَى بَعْضِ الْاَعْجَمِينَ ٥ فَقَرَ أَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوابِهِ مُؤْمِنِينَ ٥ُكَنَابِكَ سَكَنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ٥ُ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتّى يَرَوُ الْعَنَ ابِ الْالِيْمَ لِ فِيَانِيَهُ مِي لَغْتَكُ أَوَّهُمُ لَا يَشْعُرُونَ لَ فَيُقُولُونِ اهْلُ نَحُنُ مُنْظَمُ وْنَ لَ اَفِيعَنَ ابِنَايَسْتَعْجِلُونَ O اَفَرَاءَيْتَ إِنْ مَتَّعْنَهُ مُرسِنِيْنَ لِاثْثُمَّ كِلَّاءَهُمُ مَّا كَا نؤ وُعَلُونَ كُمُا أَعْنَىٰ عَنْهُمُ مَّا كَانُوا يُمُتَّعُونَ ٥ وَمَّا ٱهْلَكْنَا مِنْ قَرْمَةٍ إِلاَّ لَهِ نِّذِ رُوْنَ أَنَّ فِكُلِيَّ وَمُلَكِنَّا ظَلِمِينَ ٥ وَمَا تَنَزَّلَتُ بِهِ الشَّيْطِينُ ٥ وَمَا يَنْبُغِيُ لَهُ مُووَمَا يَسْتَطِيعُونَ أَرِانَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمُعُرُونُونَ أَفَلَا تَكُعُ مُعَ اللَّهِ إِللَّهِ اخُرُفَتُكُونَ مِنَ الْمُعَنَّ بِينَ أَنْ وَانْدِ رُعَسِّيْرَتُكَ الْاَقْمَ بِينَ لِوَاخْفِضَ جَنَاحَكَ لِمِنَ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤُمِنِينَ أَنْ فَإِنْ عَصَوُكَ فَقُلُ إِنَّى بَرِيْ ﴿ مِتَّا تَعُمْكُونَ ۞ وَ تُوتَّكُ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِينِي لِ النَّذِي مَرِيكَ حِينَ تَقَوُّمُ لِ وَتَقَلَّبُكَ فِي السَّجِيلِينَ 0 إِنَّهُ هُو السِّميعُ الْعَلِيمُ ٥ هَلُ أَنْبِتِكُمُ عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيْطِينُ أَتَنزَّلُ عَلَى كُلِّ آقًا لِك ٱشْيُونْ يَكْفُونَ السَّمْعَ وَٱكْثَرُهُ مُركِنِي بُونَ أَوَ الشُّعُوَّاءُ مِثَبِّعُهُ مُ الْغَاوَنَ أَ ٱلْمُرتَر ٱنَهَّهُ فِي كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُونَ ۚ وَٱنَّهُ مُرْيَقُولُونَ مَا لاَ يَفْعُلُونَ ۖ إِلَّا الَّذِينَ اَمُنُو اوَعَمِلُوا الصَّٰلِحْتِ وَذَكُرُوااللَّهُ كَيُّنِيرًا وَّانْتَصَرُوا مِنْ بُعَنِي مَاظُلِمُوا وسَيَعُلَمُ اتَّن يُنَ ظُلَمُوا آكُ

فرجمیر: اوربینیک برقرآن پروردگارعالم کا نازل کردہ ہے اسے رُوح الایین نے کا زل ہوا تمہا سے ولی پر ماکر کا درب ا ول پر ماکر تم صاف عربی زبان میں تم ڈرسناؤ- بیشک اس کا شہرہ اگلی کما بوں میں ہے کیا یہ ان کے لیے علامت زعقی کہ اسس نبی کو بنی اسرائیل کے علما جانتے ہیں اور اگر ہم اسے کسی عجمی آ دمی برنازل کرتے بھرورُ انھنیں پڑھ کوسنا یا تو بھی یہ ایمان پنرلانے یومنی مکذیب کوہم نے مجرمول کے دلوں میں ڈال دکھاہے و اس پرایمان نبیں لائیں گے بہان کک کہوہ دروناک عذاب دیکھیں سو ذہ ان پراچانک آجا نے گااور الفين إلى خرك نربو كى محركهين كي كيابين كالملت ط كى توكياتم بها رس عذاب كى جدى جا به سوذرا دمکھوکد اگریم انہیں کئی رئیس عیش میں رہنے دیں بھرائے ان پروہ جو وعد دیے جاتے تر نہیں بچائے کا ایفیں وہ جوعیش میں اسرکرتے تھے مے نے کوئی استی تباہ نہیں کی مگر السس کی فعیوت کے لیے ورساف والدائة اورم ظالم نهين بن اوراكس قرآن كوشيطان كرنهبن أترسا ورندوه اس کے لاتق ہیں اور مذورہ البا کر سکتے ہیں بے شک وہ وحی شننے سے روک دیے گئے ہیں تو اللہ تعالی کے سواكسى كى عبادت نكر و ورزتم پرعذاب نازل توكااورا معجوب (صلى الله عليه والمراسلم) إ إين زیا ده قریبی *رمیش*ته دا رول کو در استیما در اپنی رحمت کا با زو بچیا بیمان ایمان دا رول کے لیے جمهار ک بیرو کا رئیں بھراگردہ تمهاری نافرمانی کریں تو فرمائیے مبشک میں تمہارے اعمال سے لا تعلق نہیں اوراس يرتوكل كيجة جوعزت والامهرمان ہے۔ وُہ جوتمها رئ شست ورخاست كوحب تم نما زوں ميں كوطب موستے ہیں وہی سمیع علیم ہے کیا میں نمیس تباو ک کرمشیطان کس پراٹر ستے ہیں وہ براے بہتان تر انسش گنه گار پراُ ترتے ہیں شبطان ان ریسنی ہوئی بات ڈالتے ہیں اور ان کے اکثر جھوٹے ہیں اور شاعروں کی بردی وه کرتے ہیں جو گراه بیں کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہروا دی بیں سے رگردان پھرتے ہیں اور بے شک جوزبان سے کتے ہیں اس رینو دعمل نہیں کرنے مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور الله تعالی کو مکترت یا دکیا اور بدلدلیا بعداس کے که ان پرظلم مُوااور عنقریب ظالموں کومعلوم ہو گا کہ وہ کس کروٹ میٹا کھاتیں گے۔

المسبور المان مل الموات المحروب المحروب المراج الربية السراء المرابية السرائي المحالية المحروب المستور المحروب المحرو

يلقى الروح من اموه على من يشاء من عباده -

(اورروح وہی اللہ تعالیٰ مے حکم ہے بندوں پر ڈوالنا ہے جو دہی چاہنا ہے ،

ف ؛ کشف الاسراريس ہے كرجر بل عليه السلام كوروح اس ليے كما كيا كمان كاجم روح كى طرح تطيف ہے ايسے ہى روحانى ملائكر روح بى طرح تطيف ہے اور روحانى ملائكر روح بى ميدا كئے گئے اور روح ايك ہواہے -

بن : فقر (صاحب روح البیان) کتاہے کواکس میں ٹیک نہیں کہ الائکہ اجسام لطیف ہیں اور ان کی اس لطا کی وجرسے ان پر روحانی احکام غالب ہوتے ہیں۔ اس معنی پر ان کا نام اروا حاسبے اور جربلی علیہ السلام کے ساتھ خصوصیت اس لیے ہے کہ وہ تمام ملائکہ پر ایلے میں جسے کسی امت کا دسول ہو۔

ف ؛ قرآن کلام اللی ہے اور انسس کی صفت ہے جواس کے ساتھ قائم ہے اسے الفاظ عربیر کا جامہ بہنا کہ بہلے جر مل علیہ اللہ اس کے بعد انہیں امین بنایا تا کہ وہ اس کے حفائق بین کسی قسم کا تعرف نہ کر سکیں کھیر اسے السہ اللہ علیہ واللہ کے قلب اطہر میں نازل فرمایا ، جسی اکر فرمایا ؛

علیٰ قلید کے جرال علیہ السلام نے آپ کے ہاں حبیب علیہ السلام پڑھا بہاں کہ کہ آپ نے اسے یا دکرلیا اور زول کے لیے قلب کی خصیص اس لیے کہ وحی کی حفاظت و تنجیت اور الهام کا محل و معدن قلب ہے اور انسان کے وجو دہیں سوائے قلب کے اور کوئی شے خطاب و فیص اللی کے قابل نہیں اور حضور علیہ القسادة والسلام ہی اس مرتبہ عالیہ اور کرامت قدر سبد کے اہل میں کیؤ کمہ باتی انبیا علیم السلام کی کتابیں الواح وصحیفوں میں یکیار کی ان کی مور توں اور فلا ہری شکلوں کے آگئ نزکہ قلوب پر۔ دکذا فی اللہ ویلات النجیہ)

و کسی مسلم کردی ہے۔ الاسرار میں ہے کہ جب رسول الله صلی الله علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی ہے توسیعے العمر مسلم کو فی اللہ میں اور آپ ہر وقت باری تعالیٰ کی اسلم کے السم کردی کی بیاس تھی اور آپ ہر وقت باری تعالیٰ کی فرات میں سنتو تی رہنے ول من العلو الی السفل اللہ میں سنتو تی رہنے ول من العلو الی السفل اللہ ما تا ہے اور مراص کا مرتبہ ہے اور وام کا یہ حال ہے کہ وہ پہلے وجی کوسنتے ہیں اسی سلیے وحی پہلے ان کی سمع بر مور میں اور اہل ساوک کا مرتبہ ہے ہیں فہم پر بھر قلب برنا ذل ہوتی ہے مراس کا مرتبہ ہے مرتب مردین اور اہل ساوک کا مرتبہ ہے کہ فہم پر بھر قلب برنا ذل ہوتی ہے مراس کی استحال ہے اللہ کی طرف ترتب ہے ہیں مردین اور اہل ساوک کا مرتبہ ہے۔

(اس سے مجد لیجے که رسول الله صلی الله علیه وسلم اور دیگرخواص اورعوام کے درمیان کتنا فرق ہے)

ف ، جبر بل علیہ السلام وحی لاتے وقت کبی لعبورتِ مک ہوتے اور کبی بعبورتِ بشر- اگراً یات احکام مشرعیه و ذکر حلال وحوام سے متعلق ہوئیں قوبشری شعل میں ہوئے - جنائیہ فرمایا ،

وهوالىدى انزل علىك انكاب

اس میں قلب کے درمیان میں ذکر نہ ہوتا ورحب حدیث عشق دمجبت ہوتی اور عارفانہ اسرار و دموز کا بیان ہوتا تو بھورتِ ملک حاضر ہو نے لینی روحانی اور لطیعت شکل میں حاضری دیتے تا کر حرف آب کے قلب اطهر رہے ہی آبات کا نزول ہوان سے اغیار مطلع نہ ہوں ۔ حبیبا کرحق تعالیٰ فرما تا ہے :

تزل به الروح الامين على قلبك-

جب جبر لي عليه السلام يجله جان تو حضو عليه الصلوة والسلام فرمانة بجبر لي عليه السلام مجر سے جدا موسكة اور يس في يس في ان كا بيان كردة صفون يا وكرايا -

ف ؛ الفنّا ولى الزنية بين ب كرسيد (مفتي زمان) سے يُوجِها كيا كر عنرل عيد السلام حضور نسر ورِ عالم صلى الله علي والله على الله عليه السلام حضور نسر ورِ عالم صلى الله عليه وسلم ركبتن بارنازل موست؛ انهوں في فرما ياكد جربسي مزاد بار .

مشکاۃ الا نوار میں سنائیس ہزار بار کھا ہے ۔ اور دیگر جملہ انہیا علیہ السلام پر حرت تین ہزار بار ۔ اور دیگر جملہ انہیا علیہ السلام پر حرت تین ہزار بار ۔ اور میگر جملہ انہیا علیہ السلام پر حرت تین ہزار بار ۔ اور سندی کی انہیں کو سندی کی انہیں المرونی کے ذریعہ عذا ب اللی سے ڈرائیں ۔ اس بیں بزل اور تنزیل کی حکمت وصفحت کا بیان سے پر اس فعیل سے ہے کہ اس کی ایک طرف ندکور ہوتو دو مری طرف محذوف کیونکر مذکور محذوف پر اس کے کہ زول قرآن حرف اذار کے لیے نہیں بلکر تبشیر کے لیے بھی ہے ۔ ولالت کرتی ہے ۔

مکنتر : فقر (علام المعلى حق عليه الرحمة) كما ب كراصل انداد ب اوراس كي تقديم على اسى يه ب كه يه ب كه يدر لد تخليه (منظ كرصاف وسقر اكرنا) كه ب اسى يه قرآن مبدك اكثر مقامات بر فرف اسى براكف كيا گيا ب . يمين و لدي مشعل ب است و فراس يه كيا گيا كه انداد اس سا زياده ميليان عقر في ميبين في ميب

مم باسان ہے ۔ حل لغات ؛ اللسان بمعے لغت لعن بولی کیونکد زبان برلنے کا اُلہ ہے فعل کو اللہ سے موسوم کرنا جا زہے ۔ لعنی قرآن کوء نی زبان میں مازل کیا گیاہے تاکہ اظهارِ معنی میں خفانہ ہوا ورمقصد پر دلائٹ کرسے میں واضح ہوتا کہ کفار کو قیامت میں کسی قسم کا عذر نہ ہو، یہ نہ کہ کسی کہ نازل کردہ کلام کو ہم تمجھے نہیں ستھے . اس مصمعلوم مُواكد قرآن مجيد عرفي زبان مين نازل شوا انس ميں باطنيه (جابل عوفيه) كا جا بل صوفیول کارد رو ہے ۔ وہ کتے ہیں کر قرآن فلم مصطفے اصل اللہ علیہ وسلم برکسی لنت وزبان پر وارد موا ، پھرنى كريم صلى الله عليه وسلم نے است اپنى عربى بدلى ميں طا مروبايا - بران كاخيال فاسدست اور نص و اجاع كے مخالف ومنافى ہے ۔ اگران كى بات كىم كرلى جائے وقر أن اوجديثِ قدسى كاكو لُ فرق نہيں رہے گا۔ کیت سے اس ہے اور ایس کے نصامل خران اسی زبان میں ماذل ہوا ۔ ایر کوئی اور زبان زیادہ فصیلت رکھتی تو آيت سے ابت ہوا كرعوبى زبان باقى تمام زبانوں سے افضل بے كبونكم قراك أسى مين نازل موتاء اسى يا الله تعالى في است مبين سع تعبر فرمايا س یمی وجرب کر جنت میں عربی بولی جائے گی ، اور دور خوں کی بولی جو گئی ہوگی . حضت کی بولی میں میں اور کا خوات میں عربی معلوم ہوا ہے کہ بہشت میں واضط سے پہلے مسریانی بولی

بول جائے گی اس کے بعد عربی ۔

سوال: بركيے ميح بوسكا برق أن عربي زبان مي ہے حالا كمدالس ميں بہت سے الفاظ غير عربي ميں مَثَلًا سبخسيل فارسی لفظ ہے بمعنے ہتر اور مٹی ۔ صُح هنت رومی لفظ ہے بمعنے اقطعیوں ﴿ انہیں مُکرِّتُ تُکرِثُ كرف) اور فى جيدها ارمينيه بولى م داور ولات حين مناص مين لات محف ليس رياني لفظت -اور کفلین مجنے صعفین صبتی زبان ہے .

جواب : چِنكديرالغاظ ابلِعرب بين معرون حقے أدر آلبس ميں استعال كرتے تھے۔ اس ليے يرالفاظ گويا عربی ہی ہیں۔

حفرت فقیدا بواللیث رحمه الله فرماتے ہیں کمہ چو کم عربیت کو دوسری عربی بڑھنا سیکھنا تواب ہے تمام زبانوں پر تصنیلت ماصل ہے اس لیے الس کا بڑھنااور يرصانا اجروراب ب- اس يهالله تعالى فقرأن ميد كوعر في زبان مين نازل فرما باسد ب سیدنافاردق اظم رضی الله عند فرایا کرجس نے مرف فارسی کی وجہ اس مروّت بی جاتی رہے گا، فارسی کی وجہ سے اس سے مروّت بی جاتی رہے گا، لیعنی جس نے حرف فارسی سیکھنے برہی اکتفا کیا اور عربی نرسیکھی تو دہ تجمی ہی رہے گا ادرع بوں کے ساتھ گفت گو نے کر سکے گا توان کی نظوں سے گرجا ئے گا۔ یکوں اس سے مروت جل جائے گی (حرف فارسی مراد نہیں بلکہ مرزبان مثلاً انگرېزى ، ادود ، مرائيكى ، مسندهى ، پنجابى ، روسى ، بلوچى وغيره بخسيت دين سے اموركرك درنے ، مستعلم ؛ جوغرع في سيكه يا بول جا رُنب الس يركون أنه منيل.

اعجوبہ: مروی ہے کدرسول انڈ صلی انڈ علیہ و سلم نے فارسی میں گفتگو ذوائی۔ وف : میں دصاحب دوح البیان) کتا بُوں کہ فارسی نسانِ عجرکا ایک شعبہ اور عربی زبان کے بالمقابل ہے لیکن اسے باقی تمام لفات پر فضیلت حاصل ہے (اس لیے اسلام میں عربی کے بعد فارسی زبان زیا دہ دائج ہے لیکن آج کل کامهذب مسلمان انگریزی کو تربیح دیتا ہے اسے کیا کہا جائے !) کے حدست میٹر لھٹ میں ہے کہ :

السان اهل الجنة العربية والغام سية الدرية.

(ابلِ عنت کی زبان عربی اور بولی فارسی مبوگی)

ف ؛ الددية بتشديدالاً دكذا في الكراني وغير-

ادرایسے ہی صاحب الکانی والفت تنانی واکن الکمال وغیرہم رحمم الله تعالیٰ نے ذکر فراکر اکس کی تصبح فرائی ہے۔

سوال ، الركوتي كه مديث نتريية مي ب كر: في المسان المركوني كم المركوني كم المركوني والمسان عربي والسان عربي والسان المركوني والمسان عربي والسان المركوني والمسان عربي والمسان والمسا

اهل الجنة في الجنة عربي -

(عربی سے عبت کروتین وجوہ سے : میں عربی ، قرآن عربی اور ابل حبت کی حبات میں زبان

غربي)

السومين تومهشت كى بولى حرف عربى كوكها كياس

جواب : يرتفعيص حرى نهين كداس سے دوسرى كوئى بولى مرادند ہو- يددرست سے كداہل جنت كى بولى مرادند ہو- يددرست سے كداہل جنت كى بولى عن ہوكى - فارسى كو دُنيا ميس بهت سے عارفين نے اسستعدال فاراسى كو دُنيا ميس بهت سے عارفين نے اسستعدال فاراس كو دُنيا ميس بهت سے عارفين نے اسستعدال فاراس كو دُنيا ميس بهت سے عارفين

امستعال فرمایا ہے۔ تمنوی مترلیب میں ہے ؛ سہ ان میں اللہ علامہ منا

فارسی گر گرچه تازی خرکشتر ست عشق راخود صد زبان دیگر ست

توجمه ، فارسی میں بول اگرچر عربی زبان خرکشتر سے دیکی عشق کی سوز بانیں اور مھی میں ۔ ف : اکس میں عربی زبان کو سیکھنے کے بعد فارسی زبان کی تحصیل کی نرغیب ہے ۔ یہاں پر مزیر تفصیل ہے جسے ہم نے "تمام الفیص "کتاب میں کھے دیا ہے ۔ العسم على من حرانة وكل في فريسوالا وكيان و فرد من بود كام من تاب بيساسك المسم على المسم على المسم على المسم على المسم على المسم على المسم المسم

مرکبیب : ہزوانکارنغی کے بیے ہے واوکاعطف فعل مقدر پر ہے لھم 'آیة سے حال ہے اور لہم کی صلمیر مشرکین عرب کی طرف راجع ہے اور آیة فعل ناقص بعنی لم یک کی خبرہے اپنے اسم لینی ان یعلیہ اللہ پر مقدم ہے

اس میے کرانس کی تعدیم کی اور اسم کی باخیر کی خرورت ہے۔

اب معنی مر ہُواکہ پر لوگ غافل ہیں کیا ان کے یاں کوئی ایسی دبیل مہنیں جہتا ہے کہ بہ قران اللہ تعالیٰ کی طرف ان اللہ تعالیٰ کی طرف ان اللہ تعالیٰ کے طرف اور وہ بہلی کتب میں مجبی نکورہ اسے بنی اسرائیل کے علما' جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ بہ جسی جانے ہیں کہ ان کی کتب ہیں قران مجد کے اوصاف ند کور ہیں اور ان میں پرجی مکھا ہوا ہے کہ دسول اللہ صلی اللہ علیہ واللہ واللہ علیہ واللہ علیہ واللہ میں بیان کہ دری واللہ وسلم کی تشریف اور یکی کوخرب جانے ہیں اور اہل علی کی شاور اس کی کتر ہوئی کا موجب ہے ۔

ف ؛ مروی ہے کر اہل کم نے مینہ کے میرود سے معلومات حاصل کیس کر رسول اللہ حلق اللہ علیہ وہ کہ وسلم کی نبوت و رسالت حق ہے یا نہیں ۔ انہوں نے جواب و یا کہ ہم ان کی فعت اور صفات پڑھ بیکے ہیں اب ان کے ظہور کا وقت ہے

(فلهذا اگرتشراف لا چکے بیں تو مان لو)

وَكُوْ اَرْ اَلْمَالُهُ اوراگرانس كَالْمَعِيب وَمَعِرْ وَعَرْيِب كَسَاتِهِم استازل كرتِ عَلَى لَعُضِ لَاعُجَدِين لبعض العَجْدِن بِرجِع فِي مِي كُفْت كُونِين كريكة .

ف ؛ الجمين الجمي كى جمع ب (بالتخيف) - يعنى الجمي كدياً مت دنهين اسى يا اسسى جمع سالم لا أن الله ورند اكر اعبسم كي جمع بوتواس جمع سالم يرنبين لا أن جائ كاس يا كرا عجسم كي جمع عجدا ألا تسب

اورا يسے افعل وفعلا كى جمع سالم مذكر تهيس لا ني جاتى -

فَقُراً کَا عَکَینُهِمِمْ آوده ان کے باصیح قرآت پڑھے نو تا العادۃ کے طور۔ لینی وہ بہتے ہوں کہ یہ عمی ہو کرھیج عربی پڑھ رہا ہے با وجود کہ وہ عربی نرحانیا نفائیں صیح پڑھا ہے تو یہ انسس کا معززہ ہے ۔ اور معجزہ نبی علیہ السلام کا ہوتا ہے فاہذا ماننا چا ہیں لیکن اس وقت بھی یہ کیفیت ہوگی کہ ھُاکا نو آبیدہ ھُڑُ مِندین ہوں وہ ایمان لانے والے نہیں با وجود کمہ وہ تعین رکھتے میں کہ بڑھے والا بھی معجزہ کے طور پڑھ رہا ہے اور جے پڑھا جا رہا ت وہ بھی ایک معجزہ ہے لیکن ان میں آئنا مث رہ عنا واور ضدا ورم شروعی ہے کہ وہ اسے مانے کو تیار نہیں۔ ف : تاویلات نجیریں ہے کداس میں اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت اوراعلیٰ حکت کی طون اشارہ ہے کرو واللہ تعالیٰ مقدت و درتوں واللہ ہے کراگریہ قرکن عربی اللہ تعالیٰ میں اللہ تو اللہ تعالیٰ میں اللہ تو اللہ تعالیٰ میں اللہ تو اللہ تو

امسيت كرديا واصبحت عوبيار

(شام كوكردى تما توضع كوس في جوكيا)

کو میں انہیں انہیں زجرد تو بیخ کی گئی ہے جیبے کہ وہ اس کے ستی تھے اسی استحقاق پر انتخبیں فرانٹ یلائی گئی۔

ف : چۇنكىرۇسىت اخار بالىتى ئىكەتتىلى افۇلى دانلىراساب سەسىپەلەس كىيە اىس كاعام استىمال اخبار ئىرىمىنى يىن آنا ئىسە -

اب منی برے کہ مجھے خردے اے وہ مخاطب جواس خطاب کی اہلیت رکھا ہے اِن تُمتعنی سے اِن تُمتعنی ہے۔ اگر ہم مشرکین کو تمتے ولفع المحانے والا بنا دیں بیسنیٹ © کئی سال لینی دنیا میں ایک وصر تک النفیں اچھے عیش دیں اور مهلت وے کو انفیں عذاب میں مبت لا ذکریں .

ف بطبی نے کہا اس سے ان کی تمام عروادہ ۔ عطائے کہا اس سے دنیا کی ابتداء تما انہا کمرا دہے۔ تُحَرِّجًا وَمَعْسُنَى مَّمَا کَا نُوْا يُوْعَلُ وَنَ ٥ بِعِران كَ بِان وُهُ آئے جَسِسے وہ دُرائے جاتے ہے لینی عذا ب - الا یعاد مینے تح لین لین ڈرانا۔ مَا اَعْنَی عَنْهُمْ مَّا كَا نُوْا يُعْتَعُونَ ٥ تو انہیں السس عذاب سے زبیائے گاوہ جو نفع بائے نفے ۔ لینی ان کی لویل عرب دنبوی عیش وعشرت انفیس عذاب ِ اللی سے زبیا سکے گانہ ہی اس میں تخفیف ہو سکے گی ۔

ف ؛ اغنیٰ کامفول محذوف ہے الس کا فاعل ما کا نوابیہ تعون ہے۔ یا دراصل ای شی اغنیٰ عنهم کو نهم مستعین دالك الممتبع على المورید خلا ۔ لین کون سی شند ہے جرا مہیں طویل ترت عیش وعشرت میں زندگی مسرر نے کے باوج وعداب اللی سے بچائے ،

ف ؛ ما کا نوا بمتعون ہیں ما مصدریہ یا متاع سے دنیوی عین وعشرت مراد ہواں وقت ما موصولم ہوگا السس کا عالمہ فیذون ہے اور اغنیٰ کامغول مقدم ہے اوراست خیام نفی کا ہے اور ما کا نوا السس کا عالمہ فیڈون ہے اور السن کا فوا السس کا عالمہ مین ہے میں ہیلے معنیٰ سے اور الحق ہے کیونکہ است فیار د طلب خبر) کے موافق ہے ۔ اور بلیغ ترین وجہ سے انتفا آفنا ہم دلالت کرنا ہے کیونکہ اس طرح سے ہر مخاطب خبر د سے سکتا ہے کہ ان کوطویل مدت یک نیوی منا فع حاصل کرنا عذاب اللہ سے رئیا سکا اور کوئی شے بھی فائدہ مند شہر کم اُن کے سواکوئی الس طرح کی خبر د بینے یہ قامل کرنا عذاب اللہ سے رئیا سکا اور کوئی شے بھی فائدہ مند شہر کم اُن کے سواکوئی الس طرح کی خبر د بینے یہ قدرت منہیں دکھتا ۔

میمون بن مهران حفرت حسن بھری (رحمہ الله تعالیٰ) کوطواف کرتے وقت ملے عرض کی مجھے نصیعت حکا بہت فرما یا بہتر بن نسیعت ہے ۔ حکا بہت فرما یا بہتر بن نسیعت ہے ۔

حفرت عمرین عبدالعزیز دهمه الله تخت پر مینیجة وقت روز ازیهی آیت پر منطق تنف م حکامی**ت** جال بے دفائیست مردم فریب کم ازل دل رابد قداد مشکیب بكرتا بجائرش بمردى المسيير محردی ہے ماکش اندر زخمیہ که آندم که مردک اندر آید ز راه ر مالت کند د سنگیری مذ جاه توجمه ادا) جان به وفااور فریب دینے والا ہے دل سے صبروغیرہ تھیں لیا ہے۔ (۲) خبردارائس كے ظاہري مرتبہ سے قيدي نر ہوجا ناائس كے مال كي وجرسے دل كوخير و مبلائي (m) جب تیرے سر ریموت اے گی نہ تیرا مال تیری مدد کرے گا نہ مرتبہ -حفرت کیلی بن معاذر تمراللہ نے فرمایا ؛ وہ بدترین غفلت میں مبتلا ہے جواپنی حیاتِ فانی کے وحوکا میں سے اور زندگی کے عیش وعشرت کی لذت میں کھنسا ہے ۔ ا رون الرئيد في كسي كو قيدكرويا ايك دن قيدى في منام جوايا تيرك لذت ك إيّا م اورمير سے و کھ کے ون گزرتے جا رہے ہیں ابھی قیامت آئے گی اور کل حراط سے گزرنا ہے وہا ں حاکم صرف الله تعالى ہے۔ بیٹن کر ہارون الرمشید ہے ہوش ہو کرگریٹا ا[،] جب ہوش آیا تو فرمایا : اکسس قیدی کو وَمَا الْمُولِكُنَّا مِنْ قَرْيَةٍ اورَجُم تِها وسنده شهرون ميس الله كَانْ سَمِ تِها و نهيس كيا إلَّذ كسو مرد المرون 0 مرانس كے ليوران والے بھي حضوں نے الحس خداتما لي كے عذاب سے درايا . ف : منذرون جمع كے سينے سے اس علاف كنبى عليم السلام ادر ان كے معاونين مراويل (كما في

کشف الاسرار) ذکری نصیت و پنداوراتمام جمت کے لیے پرملاً منصوب علی العلۃ ہے وَمَاکُتُ اَطْلِمِینَ ٥ اور ہم نلالم نہیں کر ہم غیر ظالمین کو تباہ کر ڈوالیں ،

۱۰ و این از از ارتباه نه کرنے سے طلم کافعی کائنی ہے حالانکہ ینظم نہیں، حبیا کر امِلسنت کا بذہب ہے حرف تنزیر و تقدلیں پر کمر انس زات سے ظلم کا تصوّر بھی محال ہے ۔ رقعم ہے نفس اور اکس ذات کی جس نے انہیں برابر بنا با اور اسے فور و تقولی الهام کیا)
و ماکنا ظلمین اور ہم ظلم کرنے والے نہیں کر عذاب کوغیر علی بنیں رکھتے یا رحمت کوغیر محل میں نازل فرائیں ۔
و ماکنا ظلمین اور ہم ظلم کرنے والے نہیں کر عذاب کوغیر علی بنیں رکھتے یا رحمت کو غیر محل میں نازل ہوتا ، اور باو
معنی معلی میں تعدید کی ہے ۔ اب معنی یہ ہُوا کر قرآن مجید کوشیا طین نازل نہیں کرنے یا با و طابست کی ہے ۔ اب معنی یہ ہُوا کر قرآن مجید کوشیا طین نازل نہیں کرنے یا با و طابست کی ہے ۔ اب معنی یہ ہُوا کہ قرآن مجد کوشیا طین نے کر نہیں آئے ۔

مقاتل نے کہا کہ مشرکین قراش نے کہا کہ دسول خدا حضرت محمصطفی صلی اللہ علیہ وا کہ دسلم کا ہن ہیں مشان فرول اوران کے ہاں ہوں آئا ہے اور جس قرآن کے متعلق وہ مدی ہیں کہ وہ کلام خدا ہے یہ اسی جن کا بنا یا مہوا کلام ہوا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنایا مہوا کلام ہے جا نہیں آکر سنا آئا ہے جیے کا ہن کوجن آکر بنا تے جید اکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنت سے پہلے ہرکا ہن کے ساتھ ایک جن ہو تا تھا جھے وہ آسمان کی خبر میں اور دو ذخ کی باتیں بنا آسکھ آتا تھا مشکون نے سمجھ کہ شاید قرآن مجد بھی اسی قسم سے ہے اللہ تعالی نے ان کے اس غلط اور حجمور کے تھور کا رو فرایا کہ وہا تھا تھا ہے۔

و ما یک بنین کی گفت اوران کے لیے کوئی جواز نہیں کہ وہ کا سان سے قرآن لائیں و ما یک تیلیں ہوت و میں اندا میں اور نہ وہ اس قسم کی کوئی طاقت و قدرت رکتے ہیں اِنگاف ہم بیٹ رسول اکر مجیب جستی حضرت محرصطفا صلی الدا علی کی بیٹ پاکے بدعین السمنع کم کوئون ن وہ طائکہ کے مطام کوسنف سے رو کے کئے ہیں جبکہ اس سے قبل امنیں کھونہ کوئی اب امنیں چنگاریوں سے رجم کیا جاتا ہے اور امنیں کا سمان برج طف نہیں دیا جاتا ہوت ، بعض ابل تفاسیر نے فرایا کہ امنیں ہلا کہ کا کلام سنف سے اس لیے روکا گیا کہ ان میں صفات ذات ک مشادکت برطائکہ نہیں ہے بینی پر طائکہ کی طرح افوار حق کے فیضان قبول کرنے اور صورعلوم ربانیہ و معارف فوائی ہوئی کو ورب میں میں میں میں میں میں جب میں ہوں جبکہ ان کے لفوس جبیش طلحا نہیں ہرائی ہی ہے جن میں دور و بین فیضان حق کے قبول کرنے کی است معدا در کھی گئی ہے جن میں نے وہ بیان فیضان حق کے قبول کرنے کی است معدا در کھی گئی ہے جن میں خیرو مجلا ان کا فشان میں نہ ہو مبکہ وہ مداسر شری میں میٹر بیل والعتران عشت تمل علی حقایت و صفیدیا ت (اورقرآن حقایق و حضیدیا ت (اورقرآن حقایق و صفیدیا ت (اورقرآن حقایق و حضیدیا ت (اورقرآن حقایق و صفیدیا ت (اورقرآن حقایق و حضیدیا ت (اورقرآن حقایق و حضیدیا ت (اورقرآن حقایق و حضیدیا ت

منیبات برشتل ہے) اور یہ امور طالکر کوام سے ہی حاصل ہوسکتے ہیں۔

و و و الدین خوال کے اور یہ امور طالکر کوام سے ہی حاصل ہوسکتے ہیں۔

العسب صوف اللہ من اور نہ اسے المنانے کی قرت ہے اور نہ تھنے کی 'اس لیے کہ دُو آگ سے پیدا کئے گئے اور قرآن نور قدیم ہے السمنی پر آگ کو نور قدیم کو اٹھانے کا کیا معتیٰ ۔ کیا تمہیں معلوم مہیں کہ دوز نے اہلِ ایمان سے ورود پر قریا دی ہوگی۔

جزياحومن فقل اطفا انورك لهبىء

(اس مومن! جلدی شی درجاانس لیے کو ترا نور مبری آگ ججا دیا ہے)

حب ان کو قر اُن کوا تھانے اور سننے کی استنداو منہیں تو بچر و کہ اسے نازل کیسے کہ سکتے ہیں اگرچہ وہ اسے سُن بجی لیں لیکن ان میں ایسا اور اک فہم منیں جوہ وعوت اس لام کو قبول کر لیں اسی بیے وہ عذا ہے کہ ستی تھہرے من اکا بر سنے فرط یا کہ اللہ تعالی نے فروم توگوں کے تعلق فرط یا سے کہ ان کے کا فوں اور آئھوں اور قلوب پر خفلت کا بردہ ہے کہ وہ قرآن کو نہیں کسن سکتے ورز حقیقہ سمن قلی علی عبی رکوی جے نصیب ہے وہ اکوان میں برصوت و مبرح کمت سے بر لحی خطا ب حق سبحان و تعالی سنتی ہے بھر اس کا ول و دماغ اور رقیح اس کی طرف مشتی تربئ ہے ۔ توکش بخت ہیں وہ توگہ جو گائی ہی اللہ تعالی سے یا ستے ہیں اور مشر لیعہ میں موجود اس سے دو الو ایس پر مفید طرح و اس لیے کہ علم صدور وقلو ہ میں ہے نہ تواس کے نایا ل

(۷) مکلفین بربطف وکرم کرتے ہوئے نصیحت ذما تی کرجب ایسی ذات کو غیرا نقر کی پرسنش سے روکا جارہ ؟ کہ ان سے ابسے قبیح فعل کا صدور محال ہے تو بھرتم کو ن ملتے ہو کہ تم کو نرر دکا جائے اور بھراگر البی ذات لفرض کا السافعل مرز دہو تو بھی ہم عذاب دینے سے مہیں طلتے تو بھرتم خود سوچو کہ تمہار اکیا حال ہوگا۔ مروی ہے کہ اللہ تعالی کا مال میں اللہ تعالی نے بنی ا مرائیل کے کسی نبی تنی ارمباعلیہ السلام کے وہ اپنی قرم کو کہ دیں کہ دہ گذاہوں سے باز آجائیں در مدین ور میں انہیں عذاب میں مزاب میں میں مزاب میں مزاب میں میں مزاب میں مزاب میں مزاب میں مزاب میں مزاب میں میں مزاب میں مزاب میں مزاب میں مزاب میں مزاب میں مزاب میں میں مزاب میں م

حشات الابرارسيات المقربين فالابرار اهل الجنة وحسناتهم طلب الجنة والمقربون اهل الله وحسناتهم طلب الله وحدة لاشويك له.

لا برار کی حسنات مقربین کی سیئات ہیں اکس معنی پر ابرا را بلِ جنہ اور ان کی حسنا ت طلب الجنہ ہیں اور مقربین اہل اللّٰہ ہیں اور ان کی حسنات طلب اللّٰہ وحدۂ لاسٹر کیے ہیں >

ور المعنى المنظم المنظ

مور منتیدة انسان کوه درخته دارجن سے ده کسی شا دیں آسکے یی ان کی وج سے ده بمبسندله علی افغانت کا مل عدد کے جوجائے ده اس یا کہ عشرہ کال عدد ہے لیکن مشہوریہ ہے کہ عشیرہ سے انسان کا دہ تب جو انسان کا دہ تب جو انسان کا دہ جوجائے دہ دار ہوں ادروہ ان کی دجہ سے کثیر التعداد سمجھاجائے۔ اور العستید ده دوگر جکسی معاشرہ کے مشرکک ہوں وہ قریبی درخته دا دہوں یا بعیدی۔ دائدا فی المفردات) میاں بر بنویا سنتم د بنوعبد المطلب مرادی ہوں وہ قریبی درخته دا دہوں یا بعیدی۔ دائدا فی المفردات) میاں بر بنویا سنتم د بنوعبد المطلب مرادی ہوں۔

ف : ان کے ڈرانے کاحکم اس لیے ہے کرمه ارثرہ بیں انسان کے لیے یہی لوگ مہتم بالشان متصور ہوتے ہیں۔ تر بھر انذار میں بھی ان سے ابتدار بہتر ہے - جیسے احسان ومرقت اور صلر رسی میں میں سب سے اولی و اول

ہوتے ہیں۔

فٹ ہاس ایس کی نظر ایس یا ایم الدین امنوا قاتلو الدین ملونکم ہے۔ لینی اسے ایمان والو ااق است کی کروج تمہارے قریب ایس عالانکہ اہل اسلام کو جنگ کرنے کا حکم تو تمام کا فروں کے لیے تفالیکن ان میں سبت پہلے ان کے قریبی رستہ داروں کو اولیت وی گئی۔ ایسے ہی انذار کو سمجیے (کررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انذار کا حکم توسب کے بلیے ہے ۔ لیکن سب سے پہلے رستہ واروں کو انذار فرما نہیں۔ تبلینی جاعت ویو بندی کے مربرا ہوں کو آئکھ کھولنی جا ہیے کہ وہ جن کو بھائس کر چلے کرا رہے ہیں اور تبلیغ کے بھیرے لگوا رہے ہیں ان کی اپنی مالت یہ ہے کہ میں تبلیغ پر ہے تو بڑر ہے ماں باب گھر ہیں اپنی حالت یہ ہے کہ میں تبلیغ پر ہے تو بان کی تبلیغ دین تو ہے نہیں بیالیس کے مارے ایر یاں رکڑر ہے ہیں۔ بہرحال تبلیغ وین کے تفاقے کیے اور ہیں۔ اُن کی تبلیغ دین تو ہے نہیں بیالیس کے مارے ایر یاں رکڑر ہے ہیں۔ بہرحال تبلیغ وین کے تفاقے کیے اور ہیں۔ اُن کی تبلیغ دین تو ہے نہیں بیالیس کے مارے ایر یاں بی تبلیغ دین تو ہے نہیں بیالیس کے مارے ایر یاں بی تبلیغ ہیں۔ بہرحال تبلیغ کرکیا جانیں۔ افسوس تو عوام الناس پر سے جو ان کی جبی پوٹری باتوں کے جال میں تھینتے چلے جا رہے میں۔ عوام سے التجا ہیں کہ وہ تبلیغی جاعت دیو بندی کے کھرمیں نہ آئیں گ

منگرنته ، حبب قریبی بوگوں کو انذار صروری ہے تو پھر بعیدی اور رمشننہ داروں کے علاوہ اور بوگ بطریق او کی انذا ر کے ستی ہیں -

خفود مرودعا لم صلی الله علیہ وسلم نے اعلان فوایا : روایٹ اے بنی ہاشم 'اے بنی عبدمنا ت!! اینے آپ کو جنم کی آگ سے بچاؤ میں تمہا دے کام زآؤں گا۔

میر فرمایا : اسے عائشہ بنت ابی کمرا سے صفحہ بنت عمرا سے فاطمہ بنت محد (صلی اللہ علیہ وسلم) اسے صفیہ عمر اصلی اللہ علیہ وسلم) ! ابنے آپ کو آگ سے بچاؤیں تمہار سے کسی کام نہیں آؤں گا۔ صفیہ عمر اصلی اللہ علیہ وسلم)! ابنے آپ کو آگ سے بچاؤیں تمہار سے کسی کام نہیں آؤں گا۔ خبر میں ہے کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے دسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روکر عرض کیا کہ " اب ق مت میں ہارے کا م نہیں آئیں گے ؟ آپ نے فرایا: با 0 -انس کے بعد فرمایا ،

" ا مع عائشة إلى تبن مقامات البيه بين جها ن بين تمها رسه كام نهين أوْن كا- الله تعالى فرا ك كا :

(1) ونضع المهوائن ين القسط ليوم القيامة -

(سم قیامت میں انصاب کا ترازورکیس گے)

(۷) حبب الله أنمالي نور دوشن فرمائے كا جي بيا ب كاس وقت فرعطا فرمائے كا بيسے كا ظلمات بيس اوند صاكر وسے كا .

(١٧) لمصراط بجه چا ہے گامیج وسلم اس پل سے گزاروے گا جھے جا ہے گا اوٹرها لسكا و سے گا-

. اس سے ابل ایمان کونسیت ہے کہ شرافت انساب سے کوئی دھوکا نہ کھا سے کیونکہ ایمان سے بغیر اس کی نغیر نسب کوئی فائدہ نہ دے کا ۔ کنعان بن فرح علیہ السلام کو دیکھنے یا اُزر ابراہیم علیہ السلام سے

اب نعنی جا کو د کیسے ۔ عبرت کے لیے یہ دومثالیں کا فی ہیں۔

حفرت سيخ سعدى قدلس مرؤ في فرمايا وسه

پوں کنعان را طبیعت ہے ہمنر بود سے زارگی جسٹ نہ

پیمبرزا دگی قدر مش نیفسندود ہنر بنا سے اگر واری نه گوہر

كل اذ فارست و آبراهم از آزر

ترجمه ، جيد كنعان كماكس كى طبيت بيم بنريخى بفيركى اولاد بونا اس كى فدر برها نرسكا -

سنرد کھا اگر تیرے پانس ہے گوم ری طرورت نہیں درند کا کا نٹوں سے اور ابراہم ازرے۔

المورد و من ما وبلات عجميد مي ب كدير فلاانساب بينهم يومئذ كى طرف اشاره كرياً بهاور صفور عليالسلوة المسير موفي السام في والسلام في و

كلحسب ونسب ينقطع الاحسبى ونسبى -

(مرحب ونسب منقطع ہوجائے گا سوائے مرسے حسب ونسب کے)

اس سے معلوم بوا کرانسان کو اہمان و تقوی لازم ہے جبیا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرط یا:

آ لي كل مومن تقي .

(ہرمتقی مومن میری آل ہے)

نیز انس میں اشارہ ہے کہ اگر کسی کے دل کا دِیا ایمان سے روش ہے تو خروری منیں کم اس سے قریبی رشتہ دار کے دل کا دیا بھی روشن ہوجب کک کہ وہ روشن دل والے نئے سے نورحاصل مذکرے۔اس لیے نبی علیہ السلام كى اتباع اورولى كى اقتدا فرورى بيد اورحضورعليد السلام في بى بى فاطروض الله عنها كوفروايا ،

اسے فاطر بنتِ محد دصلی الله علیه وسلم) إا بنے آپ کوآگ سے بچا میں تھے کوئی فائدہ ندوں گا۔ وہ مجی اسی معنیٰ کی طرف اشارہ کرنا ہے یہ ایلے ہے جیسے کوئی سیٹ میں نبعائے گا حب مک وہ خود نرکھا نے۔اس مصملوم بُواكدة ابت اور رستندوا رئ مفيد نهيس اور نرجى ان كى ان كے متعلیٰ شفاعت برد كى داگروه كا فرومشرك ہوں) کیونکر اصل میں ایمان فروری ہے اور اعمال بمنزلہ شاخوں کے میں۔اسی بلیے اللہ تعالیٰ نے واندٰ س عشیوتات

وَاخْفِضُ جَنَا حَكَ لِمَنِ المَّبِعَكَ مِنَ الْمُورُ مِنِينَ ٥٠ ان كيارى كيمُ مرع مماسم اور الهنين اين صبت بين لاستي اوران كي غلطيول سے در گزر فرما سيے ان كے بُرے احوال سے چٹم پوشی فواکران کے ساتھ التھے اخلاق کا برماؤ کیجئے۔ اگروہ محروم رکھیں تو انہیں عطیات سے نوازیں اگروء تم پرظلی کریں جاوز کریں اگروہ تمها رسے حقوق میں کوتا ہی کریں نوائنیں معان کردیجئے بلکہ ان کے لیے مجشش مانگئے اورد سندواروں کے ساتھ عاجری و تواضع اور انکساری سے بیش آئیے لینی مهر مان بن جائیے

اورزیا وہ سے زیادہ ان کی عزت و مکریم کیجئے ۔

حلِ لغات : الخفص رفع كانقيض ادرادنك كازم ميركوهي كقيم بس السويي زمي قلب ادرالقبادي رغيب -(المفردات) و جناح العسكو بمين شكركي ووجانبين - به خفض الطائو جناحه سے مستعار سے ليني رينے نے پرزم کے ۔ یا اس وقت ہوتا ہے جب اور سے نیج کا ادادہ کیا جائے ۔ اقارب واجانب (اینے پرائے) کے ملتے وقت زمی اور تواضع وانکسا ری کوپروں کے زم کرنے سے تشبیہ وی گئی ہے۔

ف ؛ منافق وفاسق کے ساتھ زمی ادر تواضع کی خرورت نہیں یا ں تعبض اوقات واسوال میں جا کر ہے کہونکم زم وسختی کا بھی وقت ہر ا ہے جیسیا کر قرآن دلالت کر ہا ہے اسی لیے لازم ہے کہ دونوں کے اوقاست کی رعایت کی جائے مِن ببینہ ہے کیوکرمطلق اتباع اور ہے دین اور اسلام کی اتباع اور یا هن تبعیضیہ ہے۔ انس وقت مومن سے وہ اوگ مراد ہیں جوا بمان کی طرف متوجہ ہوں اور صرف زبان سے تصدیق کرتے ہیں۔

• واخفض جناحك لمن اتبعك الزين ايك نكة ب ده يدكه برتا بعادمومن ب مولی مع میں مفردری شبس کر مرمومن تا بعدار ہوتا کرمومن ایما ن لاکر دھوکا نرکھائے اس لئے مرمن معیقت سے نام سنارہا ہے جب کساتباع نرکرے۔ عاقل پر لازم ہے کر وہ بزرگوں کی صحبت اختیا رکرے اور ان سے اعمال وکروا رکی اتباع کرے ان کے اخلاق واحوال كى تحصيل بيرسعى كرسيركما ويكھتے تهيں ہوكہ نيك لوگوں كى صحبت ميں حيوانا ت يمك بهشت كمستى بن كئے . اصاب كه كے كئے كا حال و يكفے ـ شاعركا بھلا ہوكيا فرب فرمايا : ت مگ اصحاب کھٹ روزے حین یے نیکاں گرفت مردم سند .

ترجمه ،اصحاب کمف کے کتے کو دیکھے کر جندروز نیک وگوں کے قدموں برگرا تو اُدمی ہوگیا -ف ؛ اصحاب كهف كائمة مين الص ك شكل مين بهشت مين جائے كا الله

عالمان في معدود - عالم المرادي بكررسول الله صلى الله عليه وسلم يحدرشة دارون في حب آپ سے مدا، ت و من الفت اور زبان ورازی کی تو نا زل مُوئی فان عصول بس اگر وہ تماری نافرانی کی یعنی تماری برا دری سے وک اگرتمها ری طاعت سے محل جائیں ادر مخالفت کر کے تمہا ری اتباع ندکریں فکھُلُ إِنی ق بَرِيكَ مِن مِشَمَا تَعَمَلُونُ ٥٠ وَ فِهِ اللَّهِ مِن بِزِار بُهُون اس سے وعل تم كرتے ہوليني تمها ري بُت رِستى جيسے بعل سے ہیں بیزار بُوں - نا ہم ان سے علیحد گی اختیار نہ کیجے ملکہ آپ انھیں وعظ ولصیحت کے طور اچھی اچھی یا تیں سُٹائیں محراميدكرين كرت يدوه تماري طاعت كى طرف آجائين اورتمهاري وعوت تبول كرلبي .

ف : فقر (صاحب رُوح البيان) كنا ب كريس في الني سيخ و مرشد قدس مرة كوير فرمان بموسك مناكم مرااور میرے خلفاد کا برطرح کا تعلق ختم ہے سوائے وصیت کے جبیبا کر اللہ تعالیٰ نے فرایا :

وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبور

وهيت بالتي قر برمي اب مجه صبرے كام لينا ہے كدان سب كے حق ميں مبركروں -و تو سے ل اور تم اپنے جارحالات میں بھروس اگرو عکی العیر ٹیز انس غالب وات بربز کھی کے وبل رنے سے کو ور ہوتی ہے اور ندکسی کی تھمنی سے اسے کمی ہوتی ہے ملکہ وہ اپنے و کمنوں پر قہر وحبسبر پر قدرت رکھتا ہے اکتیجیم ورمیم ہے ان نوگوں پرجوالس پر مجروسا کرتے ہیں اور جواپنے عملہ امور اُسی محمیرو کرتے ہیں ان کی فتح ونصرت فرما نا ہے کیونکر اپنے اولیا وکی ہمیشہ مدو فرما نار ہنا ہے ۔ وہ فودکسی پر محروسا نہیں کرتا حرف دی دمشمنوں کے سر کیلنے والا ہے اور کسی کو اس جیبی قدرت نہیں اسی لیے جلہ امور میں عرف السسی پر

مجروسا کیجئے اور غیروں کا مہمارا ترک کیجئے اور جلہ عالم سے رُوگروا نی فرمائیے سوائے اکس کے خاص مجبر بوں کے یاللہ تعا بمسب کو انتیں کے ساتھیوں سے بنائے (اکبین)۔

الَّيْنَى يُولِكُ وُهُ ذَات وِ يَجْهِ دَكِيتى إلى يُركد الس كا ديكهنا اس كى رحمت كے ليے بمنزله سبب كے ہے لینی اسس پرتوکل کیجئے جمہیں دمکھنا ہے جیٹن تھو جمہ نے من مرات کے وقت تہ جدکے سالے اُسطتے ہو سوال : نم ف تقوم كعرم سے خاص نماز تبدكامعنى كان سے الكال ايا؟

جواب: تاعد ميعون شرع من قيام كااطلاق الس نمازير بوتا سيع جدرات كوايو كراداك جائد اور ده

مر بدر ترجد نعالم مندرجه دیل مین از فضائل مهجد (۱) عدیث رشرید می سے:

افضل الصلاة بعد الفريضت صلاة الليل ـ

﴿ فرائص كے بعد افضل نماز تنجد سے) (y) بی ب*ی عائشہ رصی* اللّٰہ عنها فرانی ہیں کہ رسو ل اللّٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بھی تہجہ نظما نہیں فرما ہے تھے ، بہار ہ

له تهجد بهترین عبادت ہے کسی شاع نے اشعار میں اکس کے فضائی بیا ن کئے ہیں : سے

یائے ساتی یہ گرادی ہے روح کونشہ بلا دیتی ہے تن کے آنگن میں ترشینے والی جان کرمام مشفا دیتی ہے طلعت عرش علا دیتی ہے خاک پر مجھتے ہوئے ماستھے کو شكمستون كوبرسنگام سجود عجُوم کرخمسن رضا دیتی ہے سافدلی رات کے آواروں کو گُے خوا ماں کا بیا دیتی ہے چند ا کوری بُونی سانسوکی وض عرماراں کو بقا دیتی ہے ماک مہندی مل تھا دیتی ہے دل کی دُنیا کوشیس رحمت کی ہاتھ کو جاند بنا دیتی ہے دے کے البیلی دُعاوں کا نور شاہ فوباں کومنسادتی ہے الدُكداتي ب مشبتت كو بھي رنشمس نبند کے متوالوں کی

ا نکھ پر داں سے لڑا دیتی ہے

ا ولىسى *غ*فەلە^م

ادردیگرعارضر کے وقت بیٹی کرادا فرمانے تھے۔

(١٧) حضورمرورعالم صلى الله عليه وكلم بيا رى كى تطبعت وغير سے اگردات كو تهجدىنى براھ سكتے نودن كوباره ركعت

كم يه ديكر نمام زوافل سے افضل بے كيونكم نوافل كى فضائهيں .

وَتُقَلِّبُكَ فِي السَّجِدِينَ أورتمها واسجده كزار لوكون مين مينا بحرنا لين تمها وابرورد كارتمين السس وقت د مجمة ب حبب تم تنجد كرا د لوگول كيفحص ا وال كه ليه چلته بهريته و ماكرمعلوم كرسكو كركون تهجد برهما ب

تہ کا حکم منسوخ بیرانس وقت ہے جب آپ پر تہجہ فرض کئی ایلئے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ، پھر تہجید کا حکم منسوخ بعد میں بیرحکم منسوخ ہوگیا ۔ بہی اصح ہے (لیکن انس کا استجاب باقی ہے) عنه کے گھروں میں بنچ جانے تاکہ معلوم کر سکیں کرکس نے نتجد بڑھی اورکس نے نہیں ۔ بھریہ حکم شعبِ معراج بالج

مكته : آب (صلى الله عليه وسلم) كاتشراعية جا كرصحابر كرام رضى الله عنهم ك حالات سے أكا بى حاصل كرنا ولالت كرنا سب كراسي الله عليه ولسلم أمت كے سيے عبادت كم متعلق كمن واوق ركھتے تتے ۔

مروی ہے کہ تہجد کی اوائیگی میں صحابہ کرام کے ذکر اللی اور آلاوت کلام اللی کی آواز سے ایسے معلوم ہوتا لعلی علم مسرکہ گویا ان کے گھروں میں بھول شور کر رہے ہیں۔ مسرکہ کار مار مسرکہ کی میں اس کے ایک کار میں میں اس کار میں اس کار میں کار میں کار میں کار میں کار میں کار میں

إِنَّكَ هُوَ السَّيْمِينَعُ مَ بِينَكُ اللَّهِ تَعَالَى تَهَارى كَفْتَكُواورابِيْ تَمَام بِنُدُون كَ دُعَاوُن كواور مناجاة الامرار کومسُنهٔ ہے الْعِیلیمُ 🖰 اور تمهاری نیآت اور مصالح ضا رُکے امرار کو جانبا ہے۔

ا بعض مفسري نے کها الس سے وُہ بچرنا مرا دہے جورسول الله صلی الله علیہ وسلم نما زیوں میں اما مت کے تت بحالتِ سجودوركوع وقودمترك بوت تحداس تقريرير الساجدين مجع المصلين مع الجماعة ب. ا ب معنیٰ یہ مُواکدوُہ وَات تمہیں دکھیتی ہے جب اکیلے نما زیڑھ رہے ہوتے ادرانس وقت جب تم نما زیوں

کی امامت کرا رہے ہوتے ہو۔

بعض مفسری نے فرمایا کہ اللہ علیہ وسلم نگاہ حق میں اورکب سے فرماتا ہے ،

كنت بسوأى مناحين تقلبل فى عالمرا لارواح فى الساجدين بان خلقنا روح كل ساجد من روحك انه هو السميع فى اكان ل مقالتك انا سيد ولد أدم وكا فخركات الرواحيم خلفت من روحك العليم باستحقاقك لهذه الكوامة انتى - (روح البيان ع ٢ ص ٣١٣)

(عالم ارواح میں تم ساجدین میرے سامنے ہو کیونکہ ہم نے ہرروح کو تمہاری روح سے پیداکیا وُد الله تیری بات از ل ہیں تُن را تھا حب تم کمو گے کہ عملہ اولا و آوم کا سرار ہوں اور اسس پر میں فرخ نمیس کرتا، وہ اسس بیے کہ عمل ارواح تیری روح سے بید اکی گئی جیں۔ اللہ تعالیٰ جاتی ہو) اسس بزرگ و مترافت کے ستی ہو)

حفرت ابن بالسرائد و على سبنيا و السلام الصلوة و السلام يرب كه مين تهبين و يحدد إلى الدي على السلام سه منتقل موكر دور سرن عبيا السلام كي بسب السلام بين ساجدين سع ماوا بنيا وعليهم السلام بين منتقل موكر دور سرن عليه السلام كي بيشت مين تشريف له جائد و البني ساجدين سع ماوا بنيا وعليهم السلام بين كداً وم عليه السلام سلام المرافق المنافق المنتقل موسع يهان مك كدا منين أتى في خباء سوال وحفود مرود عالم صلى الله عليه واله وسلم كنسب مين تمام حفوات فني ند منت بيم يرتمنسر كيب مي المرافق المبنياد كا مونا مراوب ندير كرجمانسب كورك و

المس أيت سے دافقد ف استدلال كيا ہے كه نبى عليه السلام كے جملاً باد مومن عضاس كي كرساجد بوتا ہى مومن ہے كوبا ساجدين ف : يراستدلال مرمرى ہے لينى تحقيقى نہيں -

را فضیول کا استدلال بول کرمؤمنین مرادبیاگیا ہے۔

حدیث تشرلوب سے اسدلال جفر ربرورعالم صلى الدّعليه وسلم نے فرایا :
لم اذل انقل من اصلاب الطاهرين الى اس حام الطاهر ات (بين اصلاب طابري سے فتقل مورارحام طابرات سے تشريف لايا جون)

فت ؛ الس عدیث سے بھی استدلال درست نہیں کیونکہ طہا رت ایمان پرد لالت نہیں کرتی بلکہ اس سے تویہ تابت ہور ہا ہے کہ میں کاح صح کے ذریعے و نیا میں آیا ہمول اگر چہ وہ نکاح جاہلیت کے تنے ، (یعنی زنا سے نہیں بلکہ کاح سے ، حلال اولاد کی حیثیت سے) ل

ف : (اس سے رسول الله صلى الله عليه وسلم كى وسعت على كمال كا اظهار سب كد تا ادم البخ نسب كى صفائى بيان فرادى اور تم البنى بحرصفائى نهيں دے سكتے كرحلالى ہويا حوامئى بحرجى مقابلے يہ ہوكم نبوت سب كيا ، لبس و مراح بحاتى بين بح

(روانفن کے جاب میں ہارے قول کی ٹائیدالس مدیث سڑلیٹ سے ہوتی ہے) مزمل ما سب کے حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرایا ؛ حتی اخرجبنی من بین ابوی لسم یلتقیاعلی سفاح قط۔

(بہان کرکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہرزیا نے بیں ان والدین سے ظاہر فرایا جن سے زنا کا ارتکابُ ہوا)

ف اس کے متعلق محتق بی مجے ہرزیا نے بیں گفت گو کی ہے۔ سورہ اراہیم کے آخر بیں یہ بحث پڑھ لیں۔

انتہاہ : مسلمان برفرض ہے کررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سٹر بعین کے متعلق معولی ستی فقیص بھی ذکرے۔ بلکہ جس بات سے عوام کے بیکنے کا خیال ہوائس سے بھی احرّ ازکرے۔

سوال: تو بھر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ دسلم کے آبا کے متعلق کیا عقیدہ ہو۔
جواب: یہ سلما اعتقادیات سے نہیں (عکر حسن عقیدت سے متعلق ہے ۔ عقیدہ اور عقیدت میں فرق ہے)

ك و ك اضافدازادلسي غفرك

کے اس سے و بابیکا المسنت پراعز اص اُ کھ گیا کرمٹنی لوگ حضورعلیہ السلام کے اُ بائے بارے بیں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جردوا فعن کا سب توسسم کے میں دبائی میں کا گرعفل سب توسسم کے ایس میں میں کا گرعفل سب توسسم کی بوگا کہ برعتیدہ دافغیوں کا سبے سنیوں کا مہیں ۔

عقیدہ معقبدہ وعقبدت میں فرق روایات فعید بلکہ آیات ہوتا ہے اس کا منکر کا فر ہوتا ہے۔ اور عقیدت عقبدہ وعقبدہ کے دباقی برصنی آیندہ)

اس سے قلب لینی عقیدہ کا کوئی تعلق ہے البنہ زبان سے تعیدت کا اظہار احس طریقے سے ہو۔ جیسے ہم بہلے سبب ان

(بقیم استیم می دات می می اشارات سے بحق تا بت برجاتی ہے ۔ اس فرق کو تستیجتے ہوئے جابل وہائی اور بندی بلکہ ان کے پڑھے نیک کس دلو بندی بلکہ ان کے پڑھے لئے بالکہ ان کے پڑھے لئے بالکہ ان کے پڑھے لئے بالکہ ان کے پڑھے اس کس است میں ہے ۔ تو بیک سکہ ایمان آباد نبی علیہ السلام میں ہے ۔ تو بیک سکہ ایمان آباد نبی علیہ السلام میں بند میں میں میں میں ہے ۔ فائد الب ہما را اور روا نفس کا اتحا درون نفس مسئلہ میں ہے اور اس تفسیر میں بہلے مسئلہ کے اتحا و سے بھائی ہمان ۔ اس موضوع پر فقر نے علیم و کتاب کھی سب اور اس تفسیر میں بہلے مسئلہ کے اتحا و سرا ہمی کھا ہے اور اس تفسیر میں بہلے کھی کھا ہے اور اس کھی اسے۔

مستعلد : حضورتی کریم صلی الله علیه کوسلم کے آباد و اُقهات حفرت عبدالله تا حفرت اُوم علید السدام ، اور از حفرت حقّ انا حفرت اُ مند رضی الله عنهن سب ہی موحد مومن منے ۔ اَ پ کے سلسائہ نسسب میں کوئی مشرک یا کا فرنہیں۔

د لائل از قران حد دان و لعب لا مومن خیرمن مشولا - دالقران) دلائل از قران حد دالقران)

برسٹ افعلی ہے کرمسلمان جا ہے حسب ونسٹ میں کتنا ہی کمزورکیوں نہ ہووہ مشرک اعلی قوم و اولی نسب سے بدرجہا بہتر ہے۔

حديث مشرلعي : حضورنبي كريم عليه السيلام في ارشا و فرمايا :

بعثت من حيوقرون بني أدم قرناً فظرناً حتى كنت من القون الدوى كنت منه .

(رواه البخاري عن ابو مرمرة)

(ہر قرن وطبقہ میں تمام قرون کے آدم سے ہنتر بھیجا گیا مہوں یہا ت کک کمراس قرن میں ہوا جس سید باروں

اب المس مدیث کو آیتر مذکورہ سے طا دیاجائے نودعولی بالکل واضح ہوجائے گا کیونکر آیت میں فرمایا گیا ہے کو مشرک سے مومن غلام مہتر ہے ۔ اور حضور علیہ السلام کے ارشا دسے بتا چلا ہے کہ " بین خبر قرون سے ہوں ۔ سے موں ۔ سے ہوں ۔ سے موں ہے ہے موں ہے موں

صديب مشركف : حضوراكرم على الله عليه وسلم في فرايا :

لم يزل على وجسه المدهد (الاس) سبعة مسلمين فصاعدا فلو لا ذلك هلكت الاس ض و من عليها _ (اخرج عبدالرزاق و ابنِ منذرلسند صبح على مثرط الشيخين) د با قي بصفي آينره ا الربيح مين (حائث يريمي الاحظه مو) -حفرت حا فطائب يوطي دهمه الله في ما يا كرحضور مرورعا لم صلى الله عليه ومسلم

(لِتِيرِمَا مُشْيِرِمِ ٣١٩)

(دُوستَ زمین پر مرزا نے میں کم سے کم سات مسلحا ن رسیے میں ۔ ایسا نہ ہوٹا تو ذمین و اہلِ زمین سسب مبلک مہوجا ہتے)

اب ان دونوں صدیتوں کوصغری کبڑی سے طرفتی برطایا جائے تونتیجر (مطلوب) برآ مدہوگا اس لیے کداول صدیت میں صاف طور پر فرمایا گیا کہ" میں خیر قرون سے ہوں "

كبرلى واضح ب صغرلى بروليل احملى كرون الام طبيل جلال الدين سيوطى في اشاره فرا باكر والمععنى ان الكا فولا بيستا هدل شديعاً ان يطلق انه من خيو العشرون - يعنى نثرعاً كا فربرگز الس كا الل نهيس بوسكنا كروه خير فزون سه بو بخير قرون مومن بى بوسكنا ب لذا حفور عليه الصلوة والسلام ك اصول سب مومن بى قرار يلية -

(م) إنبا المشركون نجئ والقران

(كافرتوناياك بي بيس)

صرببت مشركات وحضورني كريم عليه السلام كا ارتبا وب،

لم إنه لَ آنفنل من اصلاب الطاهرين إلى ادحام الطاهر ات- (واد ابنعيم في دلاً لل النيوة عن ابن عباكس رحني الله عنها >

(میں بعشہ باک مردوں کی لیشتوں سے پاک بیبیوں کے بیٹیوں کی طرف منتقل ہوتارہا) اب مندرجہ بالا آبت و صدیث کو آبیس میں طایا جائے تو مطلب بالحل واضع ہوجائے گا کیونکہ قر آن عظیم الشان نے بلاٹ برمشر کین کے نجس ہونے کا فیصلہ فرمایا اور حدیث پاک ہیں حضور علیہ السّلام نے اپنے آبا دواحہات کو طیب و طام فرمایا ۔ مشرکمین نجس میں کھی طاہر منہیں ہو سکتے اور حضور کے اصول طامر میں کہنجی س نہیں ہوسکتے تو لازمی نتیجہ نمالکم د باتی برصفحہ مواجع)

اجداد مباركراً ومعلبه السلام سے مرہ بن كعب رضى الله عنه مك تومون بين اور السس كي تصريح احاديث باكسه بين

(لغيرماستنيرصفحه ١١٤)

عضور علیه السلام کے آباً واجداد ۱ مهات وجدات مرمن موجد سقے مجمعی مشرک وکافر نہیں ہو سکتے۔

(سم) ولله العبرة ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون - (القرآك)

(عرب ت توالله اورائس كے رمول اور مومنين بى كے بلے ہے گرمنا فقبن كوعلم سيس)

الس أيت كريم بن عزّت واكرام كاحصر الله على وعلاف مرمنين من فرمايا - اور كافريا به كيسا بى اوني قوم كاكيون بهو و بيل ولتيم عظيرا- نبى كاكسى وبيل ولمنيم كى بشت اورنسب سے بهونا كوئى مرح نهيں عال كد السرا يت ترير كو الله تعالى ف حضور كے مقام مدح ميں نازل فوايا - اس سے معلوم بُواكه حضور عليه السلام كے آبا واجدا واسراف خطے اورا شرف كافرومشرك نهيں بوسكة بلكومن وموحد بى انزون واكرم بوسكة سے -

عقلی دلیل اکسی دلیل ور دیل شخص برنسب مین فو اکرنا عقلاً وعرفاً باطل ہے.

م انتید ؛ لیکن نبی کریم علیه السلام نے اپنے فضائل کریکہ کے بیان بین دجز اور مدح کے منعدد دفعہ اپنے آبا و کرام و اقہات طبات کا ذکر فرمایا ۔ جنگر جنین میں جب کچہ دیر کے لیے کفار نے غلبہ پایبا ادر چند لوگ بناہ رسالت بیس باتی رہے اللہ کے بیارے رسول پر حلالیت طاری ہوگئی۔ فرمایا ؛

انا النبى لا كذب انا ابن عبد المطلب - درواه احدوالبخارى يمسلم ونساني عن يراد ابن عازب رضي الله تداليون

(مين بُول كي حُبُوط نهيس ، مِن بنيا بُول عبد المطلب كا)

حضر عليه السلام في برجز راعة بُرست سوارى سعة زول فرايا - ايك شي خاك دست مبارك ميس الدكا فرول كى طرف يعيني اور فرايا :

شاهت الوجوه - (گرا گئے چرس)

وه خاكسب كفاركي أنكمول ين منحي اورسب كم منه محركة .

لعض روایات بس رجر کا افرسے ،

اناابن العواتك من بني سليم.

لعنى ميں بنى سلىم سے ان چندخوا مين كا بيا بُوں جن كا نام عا مكر تحا۔

بعض علماً کے نزدیر حضور علیہ التلام کے جدات میں نوبیبوں کا نام عا تکد نفا ، بعض کے نزدیک (بانی جغر ۱۹۱۹)

طتى باورا قوال سلف صالحين دهم الله تعالى مين عبى صراحت ب حرف جارت تيس از مروتا حيد المطعاب ضي الله عنها

(لقيرما مشيصغي ۱۳۱۸)

- 6016

لعِف روایات مین صفورعلیرالسلام نے اپنانسب نامراپنے نفناً کل کرئیز ہیں اکھیائی توں کے بیان فروایا کرمیں سب سے نسب میں افضل باپ میں افعل ہوں اور کسی مشرک یا کا فربا پ دادا پر فی بکرنا نہ تو عفلاً جائز ہے اور نرہی عرفاً ۔

ربی رو توپرحضوطیدالسلام کے لیے کیونکرمکن سب کرمعا والڈ آب مشرک یا کا فربا پ وا وا کے نسب پرفخر فرا تین توکچم نصوص ٹا بت مبُواکرحضور کے آباُ واحہا ن مسلمین ومسلمات نضے ۔ (و ہو المطلوب) (مم) انہ لیس من (ہلک) نہ عمل ُ غیرصب المح ۔ (۱لقسرائن)

> (اے فرح ایکنعان ترسے اہل سے منیں یہ تو علی غرصا کے ہے (تدا نا فرمان ہے)) ایت کر میرمیں اللہ تعالی نے مومن وکافر کانسب قطع فرمایا ، اور صدیث یا ہے ،

نعن بنونضربن كنائه لامنعى من ابينا . (رداه احدوا بن ماجروالطرائي)

(مم نفر بن كنافر كريي بي مم اين باب سه اينانسب بدانس كرت)

ا گرمها والله حضور علیه الت لام مےسلسلۂ نسب یں کونٹ کا فرتھا یامشرک تو باقی رکھنے یا ان پرفخر کرنے کاسوال میں پیدا نہیں ہونالیکن حضور سلی الدّعلیہ وَسلم سکہ آ با وامہات سب موحدمومن منتے لہذا ان پرفخر کرما ان کا نسسی

باتی رکسااپنی جگه باعلی درست اور بجا بے اس میں کوئی قباحت مہیں۔

(٥) حفرت الراسم عليه السالم في كعبر بنا كرد عاكي في :

ومن دريتناامة مسلمة لك- (القرآن)

(اسدا للّر إبها رى اولا دين اير مسلما ن جماعت ركمنا)

مجفر فرمایا :

وابعث فيهم سولا منهم-

(اوراسي مسلمان جاعت مين أخرى نبي تعيينا)

عصرت ابرابيم عليدالسلام كى دُعاحضورعليدالسلام عديدُورى بُونى -

د بانی برصغه ۳۷۰)

دلقب*يرها مشيصفخه ۱*۹۳)

اسسے واضع طور پرملوم ہوا کرنی علیہ السلام مسلم جاعت سے بیدا ہوئے اور بہی ہارامقصود ہے۔ () لقد جاء کوس سول من انفسکو - (الفسر آن)

دب شک اے تمهادے بالس عظیم دسول ہونم میں سے میں)

ایک قرأت میں دن کی فتح کے ساتھ ہے جب کے میں میر بٹرے کر تمہارے پاکس بیٹلمت والے رسول نفیس ترین جاعت میں سے نشرلیف لائے۔ اور کا فرچ کو نغیس نہیں میکن حیس ہے۔ معلوم مجوا کہ حضور علیم السلام سکے اجدا و ماجدیں و جدات طا ہرات اعلی فتم کے مومن موحد تقے۔ وہ کفرورٹرک کے تمام انواع سے پاک ومبراً تھے۔

() وتوكل على العربز الرجيم الذي يراك حين تقوم وتقلك في الساجدين - (القرآن)

(بجروسا کرغائب مهربان پر جرتجے دبکھتا ہے جب تو کھڑا ہراور تیرا کروٹیں برلنا سجدہ کرنے والوائیں) امام دازی فرماتے ہیں اُیت مشرفین کامعنی یہ ہے کہ حضورعلیالسلام کا زُریاک ساجدوں سے ساجدین کی طرف شقل ہوتا رہا ، تویہ اُیت اس بر دلیل ہے کہ سب آباد کرام سلین تھے۔ امام سیوطی وابن حجروعلا مرزرقانی نے اس تقریر کی تا نید د توثیق فرمائی۔

(٨) ولسوف يعطيك فترضى - (القرآن)

(البنة عنقريب تجه ترارب أتنا دے كاكر توراض موجائے كا)

نى كريم عليه السلام كى دجابت اجابت كاتويه عالم بيكران كے حق بي رب فرما أبي :

سنرضيك في امتك ولانسۇك به - (روا مسلم)

(قریب ہے کہم تھے تیری امت کے بارے میں راضی کرویں کے اور تیرا ول بڑا ارکویں گے)

امت كى معاملے ميں تو حضور عليه السلام كى شفاعت دونر فرائے قركيا والدين كے بارسے بيس حضور علب السلام كو يرگوارہ بوكاكد وہ معافر اللہ جنم ميں دبايں -

حدیث مشراعی ، صبح مدیث میں نبی کری صلی الله علیه وسلم نے ابوطالب کے بادے میں فرایا ،

وجدته في غيرات من النادفا خرجيَّهُ الى ضحفاح - (دواه البيَّاري ومسلم عن العباكس

ابن عيد المطلب رضى الله تعالى عنهما)

ر میں نے ابُرطالب کو سرایا آگ میں ڈویا یا یا تو کھنچ کر تخنوں کے آگ سے نکال دیا) د باقی مِسفحہ ۱۳۲۱)

اكرج ان كو دعوت اسلام نهير منيي كيونكر حضور يسرورعالم صلى الله عليه وسلم كى عرميارك المره سال تقى حب حضرت

(لبتيرمانشييسفي ٢٠٠)

حديث بشراهي : دوسرى دوايت سي كمصحاب في وجها :

یا رسول الله صلی الله علیه وسیلم! ابوطالب نے آپ کی بست خدمت کی ، کیا آپ سے ان کوکوئی فائدہ ہوا؟ حصور اکرم صلی الله علیہ وسیلم نے فرط یا ، یا ں -

ولولاا مَا لِكَانَ فِي الْدِي لِكَ الاسفل مِن النَّارِ-

(الكيس نربونا تواو طالب جمع كسب سع نيع طبق يس بوما)

د وسری صدیث میں ہے :

أهون اهدل النارعة ابًا ابوطالب-

(دوزنیوں سیسب سے بکا عذاب ابوطالب یر ہے)

ظ برہے کہ حضور اقد کس صلی اللہ علیہ و کس میں جو قرب والدین کرمین کو حاصل ہے ابوط اب کو اس سے کوئی نسبت منیں کیے والدین کرمین کا عدد کمی معقول کہ نہ تو انہیں وعوتِ اسلام مہنی اور نہیں انہوں نے زہ نر نبوت یا یا ور نہیں کا عدد کمی معقول کہ نہ تو انہیں وعوتِ اسلام مہنی اور نہیں انہوں نے زہ نر نبوت یا یا در تھے ان کے لیے عقیدہ توحید ہی کا فی ہے کسی ضعیف صدیت یا تا ریخ سے ان کی طرف نزک کی نسبت تا بت نہیں ۔ اور اللّٰوع وجل قرا تا ہے :

ماكنا معذبين حتى نبعث رسولا-

(ممكسى قوم كوبغيران مين رسول بيعيم بكوت عذاب نهين ديتے)

معلوم بُواكر حب والدين كريمين كو دعوت بهى نهين بنجي توعذاب كاسوال بي بيدا منيس بونا، بلكه وه حضرات دين ابرابيمي پر غف يحضر عليه انسلام كى والده ما جده في جواشعا ربونت رحلت ارشا دفوما سنة ان سه ان سكه ايمان كى دليل ملتى سب حبب والده ما جدد في البين فرزند عبيل ستبدالمرسلين كي چراه افور يرحسرت مجانظ كى اوران كي تيمي كاخيال آيا او فرمايا: ٥٠

باس لسئ النه فيك من غلام في البنى الذى من حسومة المحمام كا لعون العلك السمام فودى عدة الضوب بالسهام

بماته من الابل السوام وانصح ما ابصرت في المنام

فانت مبعوث المالات م تبعث في الحل والحسوام

ر باتی برصفی ۳۲۳ ۵)

حفرت اکمنه فاتون کی اسس مبارک وصیت میں جو فراق دنیا کے وقت اپنے ابن کریم علید انسلام کو کی توجید و روشرک افقاب سے زیادہ روشن ہے ، اور اس کے ساتھ طب ارام ہی کا بھی پور ااقرار وایمان سے اور دہ بھی بیان بعشتِ عامر کے ساتھ ۔ (المحدملَّ علی فالک)

(٩) الله اعلم حيث يجعل مسالت م - (القران)

(خدا نوب جانا ہے جہاں د کھے اپنی سفیری کو)

رب العرب سب سے زیادہ مورز دو محرم جگہ وضع رسالت کے لیے انتخاب فرفانا ہے۔ لہذاکسی کم قوموں و ذبول میں رسا منہیں رکھی مجھے کفروشرک سے زیادہ ر ذیل کون سی چیز ہوسکتی ہے وہ کیونکر اکس قابل ہو کہ اللہ مورّ وجل فو ررسالت اس میں و دیست رکھے کفار محافظ میں اور فور رسالت کے وضع کو محل رضا رحمت و دکار ہے تو معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کا نور اصلاب طیب سے ارحام طاہرہ کی طرف گردیش کرتا ہوا صفرت عبداللہ اور اس منه خاترن کے دربان کا مربوا ۔ وہ سب کے سب کفروشرک اور الحادہ بے دبی کی الود گیوں سے پاک ومنز ہونے۔

(١٠) ان الذين كفروا من اهل الكتاب والمشركين في نارجهنم خالدين فيها اوليك هم

شرّالبرية ان الذين أمنوا رعملوا الصالحات اوليْك هُم خيرالبرية . من رئيته من ندي من من من المسلمة عمد شده من من منه المسارة في

ربے شک سب کا فرکتا بی اور شرک جہنم کی آگ میں مہیٹ دہیں گے وہ سازے جہان سے برتر ہیں ،

به شک جوامیان لائے اور اچھے کام کئے دوسار سے جمان سے بہتر ہیں)

صری**ت نثر**لعی ؛ حفرت الس منی اللّٰہ عنہ سے مردی ہے کہ صفورعلیہ السلام نے فرمایا ؛ (جاتی برصفے ۳۲۳ ہے) عبد المطلق الله مشهور ترب كرصرت عبد الطلب رضى الدعد ملت الراسي رسط ، انهول فع عبد المطلق في كارا ب المحل المحال في المحال في المحال في المحال المحال

(نعی*رما مشیدص ۳۲۲*)

انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصى بن كلاب بن صوه بن كعب بن لوى بن غالب بن فرس بن مالك بن نضر بن كنا نسر بن خوريمه بن معد بن عد بن الوى فلم يصب بن شي من عمد بن المجاهلية وخرجت من نكام ولع اخرج من سفام من لدن كدم حتى التهيت الحالي وامى فاناخير صحر نسبًا وخير كم البًا -

(میں ہوں محسقد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن عامشهم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فهر بن المک بن نظر بن کمنا نه بن غزیم بن مدد کہ بن البیاسس بن نزار بن معد بن عدنان - لوگ دوگردہ نہ ہوئے گر ایکر مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر گردہ میں کیا تو میں لینے مال بات معد بن عدنان - لوگ دوگردہ نہ ہوئے کی کوئی بات محمد بک نہ مہنے اور میں خالص نکاح سے بیدا ہوا کہ در این کا قرمیرانفس کرہم سب سے افضل اور میر نے با ب تم سب کے ہوا کہ میں ہوئے ہیں۔

آيت مندرم بالايس رب العرّت في كفا داور شركين كوشرالبرير فرايا اورحضور في الايت مندرم بالايس رب العرّت في كفا داور شركين كوشرالبرير فرايا الم

ر میں تم میں سے ذات اور باپ کے اعتبارے اچھا ہوں) حس سے آفا بنیم روز سے طلوب زیادہ روکشن ہواکہ سلسلۂ نبوی میں کوئی کا فرمشرک داخل نہیں ورز حضور علیدالسلام کا خیراک ہوناکس طرع ٹابت ہوسکتا ہے!

ا قوال علماء

(🌓) حفرت علّا مرحلال الدين سيوطى و ديگر محدثين فرات يين :

د باتی برصنی مهرس)

ھک اُ نیکنٹ کھڑیے خطاب کر کے کفار کو ہے۔ شان بزول و کفاد کھتے سے کر (معاذ اللہ) رسول اللہ صتی اللہ کے باس شبطان حاضر ہوکر ہاتیں بنا ہے ہیں

(بقیه حاشیه صفحه ۳۲۳)

ان آباء النبى صلى الله عليه وسلم غير الانبياء و امهاته الى آدم وحوّا ليس فيهم كافرلانه يقال في حقه انه مختار ولاكريم ولاطاهر بل نجس و قسد صوحت الاحاديث بانهم مختارون وان الاباءكرام والامهات طاهرات و ايضاً قال تعالى وتقليك في الساجدين على احد التقاسيد فيه ان المواد قنقل نوره من ساجذ الى ساجد الي

لینی نبی کریم کے سلسلۃ نسب میں جینے انبیا میں وہ تو انبیا مہی ہیں - ان کے سواحضور علیہ السلام سے حس قدر آبائوا تنہا دہم وقوا تک ہیں ان میں کوئی کا فرنہ نخا کہ کا فرکولیٹ ندیدہ باکریم یا پاک نہیں کہا جا سکتا اور حضور علیہ السلام کے آبائوا فہات کی نسبت حدیثوں ہیں تصریح کی گئی ہے کہ وہ سب لیسٹ دیدہ قبار کا والما ہے کہ او امہات کی نسبت جدیثوں ہیں آور آیہ کریمہ و تقلب ک فی الساج ن نے کہا کہ میں آبار کا والما ہے کہ بی علیہ السلام کا نور ایک ساجہ سے دو مرسے ساجہ کی طرف منسفل ہوتا آیا۔

اب اس سے صاف نابت ہور یا جے کہ حضور علیہ السلام کے والدین احدین ابل جنت میں کیو کہ ساجہ مشرک و کا فر

سوال : قرآن كريم في آزركوا براجيم عليه السلام كاباب بتايا حالأنكروه بت تراكش تقواد بمشرك بمي -تو عنور عليه السلام كاسك النسب مين مشرك اليا-

جواب ، مُغمرين وابلِ مَاريخ كا اكس بِراتفاق بي كم أزر حفرت ابرابيم عليه السلام كا جِإِنفا باب نيس تعاد تر ندى بين حفرت الومبررة كى روايت سے حديث موجودت كم :

عم الرجل صنوا ابيه-

مہیں ہوتے مومن وموحد سی ہوتے اس-

(آدمی کا چااکس کے باب کی بجائے ہونا ہے)

نيز قرآن كريم مي مريح آيت موجود بي جب مي جي كوباب كما كيا ب- -

سوال: روایات سے نابت ہے کہ حضور علید السلام کے والدین کو زندہ کیا گیا اور وہ حضور علید السلام برایمان لاتے -اس سے نابت ہو اکراک کے والدین کغری حالت میں مرسے ۔ (باقی برصفحه ۳۲۵)

(بقیه حاشیه صفحه ۳۲۳)

جواب: اوّلاً تواسس مديث سے حضور عليه السلام كے والدين كا إيمان أنابت ب -جولوگ اب مين ايمان كے قامل نہیں جواب توان کو دینا ہے - بر حدیث ہا رہے مقصد کے خلاف نہیں ۔ نیز حضور علیہ الت لام کے والدین کا دوبارہ زندہ کیا جانا اورایمان لانا معاذا ملہ السب لیے نہیں تھا کہ وہ کا فریقے ۔ اُن کا کفر تو کسی ضعیعت روایت سے مجمی تابت نہیں ، بلکدان کواس نے زندہ کیا گیا کہ وہ حضور علیہ السلام پرایمان لاکر حضور اکرم کے منزون صحاب سے مشرف بهو گرخیرالامتر میں داخل بهوجائیں۔ان کا زندہ کرنا اور حضور علیہ السلام پرایمان لانا مزید افعام واکرام کے ایتحا ورند و الويهك بى ملت الراهمي يد من حس طرع كرست قصيده من نابت بريكا كيد

نانیا ایمان سے تجدید مراد ہے اس لیے کہ ان کا اہل قوجدسے ہونا ہی ان کی نجات کے لیے کا فی ہے۔

اس ليے كدوء تواحكام كے مكلف بى نسيل سے يحس طرح كريميل كرز ركا ہے -

سوال الحفدرعليدانسلام في ابك صابي سے فروايا:

ابى وابالشهما فى النار ـ

(ميراباب ادرتها راباب دوزخ مين ين)

جواب ، ١١) باب سے مراد اور طالب آب كا جيا ہى ہے - درندالس عديث كے مقابلے ميں جر آيا نب قرأتيه اور احاديث بوي مين ان كاكما بواب بوكا -

(۲) حضورعليه السلام كوامستغفار سے بھى رب العزت نے اسى ليے منع فروا ياكم آپ كے والدين گنه كار تھے ہی نہیں۔استغفار تو گئر کاروں کے بلیے ہو تا ہے ، اورگز گاروہ مجرم ہے حس کونبی یا رسول دعوتِ قرحیرہ احكام د ب اورو و في عض اعراض كرف يحضر عليه السلام ك والدين ك لي بد دونو ل ا مرفا بت نهين -سوال ، فقد اكرس بي كر ما تاعلى الكفنو- لين ان كيموت كفرير برُوني - (معا ذالله)

جواب : اول تريمستلماجهادي بنين كرم اسين كسى الم مي بروي يا تعقيد كرير.

دوم فقد اكبركي عبارت ما وّل ہے۔ بعني ما تا على عهد الكف . وحضور عليه السلام كے والدين كاانتقال عهدِ كفريل بُوا) اوريدسلم بالس سے انكارتهيں -

سوم برعبارت مامانا على الكفرى جسياكم اصل كاب س ب-

جادم رعبارت لعف ننول می سرے سے موجودی نہیں - ترجین انس عبارت کا جواب دینے کی خرور نند (باقی بوصفحه ۲۹ ۳)

ربط: بسط يرتباياكة معنوداكرم صلى الله عليه وسلم ك إل مشياطين كا قرآن لاناممتنع ب اب تباياكم ان كا

(بقيه حاشيه صفحه گزشته)

ہی نہیں۔

انتباه : يرستداس قدرنازك ب كراكرا حتياط باعتر سے تكل جائے توايمان سے محودم بونے كا خطوب -كيا حضور عليرالسلام كے والدِن ما جدين كے كفر كي تعلق بات كرناكوئي أسان كام بنے - الله تعالى فراتا ہے :

والذين يؤذون وسول الله لهم عذاب اليم-

(جولوگ رسول الله على الله عليه وسلم كوايدا مينيات بين ان كے ليے وروناك عذاب سے)

ا خری گزارشس

عقلمندكوچا سے كداليي رُخطر عكر احتياط سے كام لے -

کوچہ الاسلام امام غزالی نوراللہ مرقدہ احیا دالعلوم میں فرماتے میں بکسی مسلمان کی طرف کمنا و کبیرہ کی نسبت
 میا ٹرز نہیں حب یک پرلفین سے ٹابت نہ ہو کفر کی نسبت کا معاطر تو بہت ہی دنٹوا رہے ۔

امام اعظم ابرحنیفہ رصٰی اللّٰہ تعالیٰ عذکے قول سے سبتی لیاجا ئے ۔ فرما تے ہیں ،" اگر کسی میں نشا نو سے استحالات کفرکے ہوں اورا یک ایمان کا ' نواس کے لیے بھی کفر کی نسبت کرنا جائز نہیں''

خودساختر مقلدین کے پاکس امام کے اس ارشا دکا کیا جواب ہے :

هاتوا برها نكران كنتم صادقين -

(اگرتمهارے پائس كوئى رون بان سے ورتم سيتے بوتووه برون لاؤ)

زنده مجره اورابلسنت کی نا تبد

ہر منورہ میں سجد نبوی کی توشیع کے سلسلے میں کی جانے والی کھدائی کے دوران انخفرت صلی اللّر علیہ وسلم دبینر منورہ میں سجد نبوی کی توشیع کے سلسلے میں کی جانے والی کھدائی کے دوران انخفرت صلی اللّر علیہ وسلم

ما عز ہو کر کھ بائیں سکھانام بی ممال ہے۔

اب معنی یہ مواکد اے مشرکو ایما بین تمہیں خرووں علی من شائز ل انشیلطین O مشیاطین کس پر از ل بوتے ہیں۔

ف ؛ تنزل دراصل تتنزل تقا-ایک تا کندت کردی گئی ہے من استغمام کومتضمن ہے۔ سوال : اگر من استغمام کومتضمن ہے تا استغمام کا قاعدہ ہے کہ وہ ابتدائے کلام بین آ آ ہے مثلاً ؛

اعلی نرید صورت ہوگا علی آن یو کم مورت مہیں ہوگا، اور بہاں من ابتدائے کام بیں نہیں۔ جوا ب : اس کا مطلب یہ نہیں کہ من اسم ہے اور اس میں حرفت کا معنی ہے بلکر اس کا معنی ہے ہم یہ در اس امن تھا حرف استفہام لینی ہمزہ عذف کرکے میں اسم کو اس کے قائم مقام کیا گیا ہے جیسے ھل در اصسل اکھ ل تھا کیسے اکّ اس قاعدہ پرجب حرف جرمین پر واخل ہوگا تو حرف جرسے پہلے ہمزہ استفہام مقدر ماننا ہوگا گویا اصل میں برعبارت اعلیٰ من تنزل الم تھی۔

تَ نَزَلُ عَلَىٰ صُلِلَ ا فَالِي افاك كثيرالافك والكذب بهت برا بهتانى اور حَبُولا -حل لغات : الم مراغب رهم الله في فرايا افك بروه بات جس كوا بينه مقام سي بيركر دوسسرى طرف لا ياجائي حب كے يابح ير نفاكم الس طرف سے فرلاتی جاتی -

(بقيه حاشيه صفحه ٣٢١)

کے والد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کا جسدِ مبارک جس کو دفن کیے جودہ سوسال سے زیادہ عوصہ گزدچکا ہے بالکل صحح وسالم حالت میں برآ مدہوا ،علادہ از بن صحابی رسول حضرت ما تک بن سنوائی کے علاوہ دیگر چھرصی اسرکرام رضی اللہ عنم کے اجساد مبارک بھی اصل حالت میں یا تے گئے جنمیں جنت البقیع میں نہا بیت موزت واحرّام کے ساخذ وفنا دیا گیا جن لوگوں نے پیمنظرا بنی آئی تھوں سے دیکھا ان کا کہنا ہے کہ مذکورہ صحابہ کے حسم نہرا بیت ، تروّنا زہ اور اصلی حالت میں مخفے ۔ (روزنامہ برجنوری)

نوت : فقرن اس خرر تفعيل كسائف صداع نوى شرح متنوى مي مكه دياسي العلي عفرلا

مقدّ میں - اسی بیے شیاطین کا ان کے ہاں حاضر ہونا محال ہی نہیں بلکہ مُتنع ہے کملقون السّم مع جملہ محلاً مجرور ہے اور حل افاك اثیم کی صفت ہے اس بیے کہ كل افاك اثیم جمع کے معنی میں ہے لینی افاک و اشیم شیاطین کی طوف كان لكا تنا ہم كی صفت ہے اس بیے کہ كل افاك اثیم شیاطین کی طوف كان لكا تنا ہم اور علامات یا نے ہیں كيونكم ان كا كمی كی ہے اسی ليے اپنی طرف سے جن کی گو اقع کے ساتھ مطالبقت نہیں ہمانی - اسی اپنی طرف سے چند ما تیں گھو كرسنا تے ہیں جن كے اكثر كو واقع كے ساتھ مطالبقت نہیں ہمانی -

خلاصد بدکرید کرید لوگ سٹیاطین کی طرف کان انگاکر سٹنے بیس پھرکھ با نیں اپنی طرف سے گھڑلیتے ہیں۔ وَ اکْتُرَوهُم اوران بِسَانِیوں کے اکثر کُلْ بُوْنَ ۞ ان بانوں میں بھر نے ابن جواپنی طرف سے گھڑتے ہیں۔ میرے مجو صلی اللہ علیہ وسلم الیے تہیں کیونکہ وہ صادق فی جیسع ما اخیر من المعنیبات بیں لعنی غیب کی باتوں کی خرد ہنے میں ہتے ہیں۔ ف : (اَس سے وہا بریکا بھی رد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب کیاجا نیں اور ان کے علم غیب کو ما نما نشرک ہے۔ ان بھیلے مانسوں کو کون سمجائے کہ ج غیب کی باتیں جائیا نہیں وہ غیب کی خرکھیے دے سکتا ہے ک

سوال : اكترك الملاق سے معلوم بُواكدان كے نعبى كابن دغيره حجرُ في نستے . جواب : ١١) كمبى اكتر بمن ، كُل آنا ج لينى ان كے سادے كے سادے حجو في سے بكر نعب كا نفط بھى كمبى كل كم منى بير آنا ہے - جيسے اللہ تعالى في فرمايا ،

بى سى كى يى المالى مورم على مروي . ولاحل لكم بعض الذى حوم عليكم -

(اورتاكه تمهارے ليے وہ لعض لعنی كل الشياء حرام كی متی س

اب حلال كالميس مر بلكر بجرت قلت كااطلاق عدم بربجرت أيا س

(۲) بعض مشایخ نے فرما یا کریداکٹریت با عُتبار اقوال کے ہے ذرکہ براعتبار ذوات ۔ لینی ان کی اکثر با تیں جُبُوٹی تقبی وغیرہ ۔ اس سے لازم نہیں کا کہ ان کے تعبی سیتے سقے ملکہ پر لازم آتا ہے کہ ان کی تعبی باتیں سیجی تھیں معبیا کہ معلوم ہوا ۔ اور افاک کامعنی بھی میں ہے کہ الس سے اکثر باتیں من گھڑت صا در ہوتی ہیں ۔ اسس کا یہ معنی نہیں کہ وہ سروقت من گھڑت باتیں کرتا رہا ہے۔ یہان نک کہ اس سے سے کا صدور نامکن ہوگیا ہے ملکہ وہ اکثر توجموٹ بولتا ہے اور کھی کہ جو لیآ ہے۔ یہان نک کہ اس سے سے کا صدور نامکن ہوگیا ہے ملکہ وہ اکثر توجموٹ بولتا ہے اور کھی کہ جو ارسے بھی بول لیتا ہے۔

(بھیے عربی مقولہ ہے ؛ امکذوب قند یصدر قد لینی کا ذر کھی ہے بول لیآ ہے ک^{تاہ}

سك اضافداز مترجم غفرلهٔ

سله روح البیان به ۲ ص ۳۱۸ شکه اصافرازمترج،غفرلهٔ کشف الامرادیں ہے کہ اکثرهم میں طبع وشق وسواد بن قارب کو ستنیٰ اللہ صلی اللہ علیہ و آل قارب کو ستنیٰ اللہ صلی اللہ علیہ و آلم و آلم کے ذکریاک کی سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکریاک کی سالت کی گوم کی تصدیق کے صد سے سرشا، رہتے ، آپ کی تصدیق کرتے اور آپ کی شوت کی گوا، می دیتے اور ایک دیتے اور ایک دورت دیتے دہتے ہے لیے اور دیگرں کو آپ کے دین کی دورت دیتے دہتے ہے لیے

حادة الحيوان مي سبيحكم ،

دو العجوسية (الشق كوشق الله ليج كهاجاتا تقاكداس كي حبم كاايك ايك حصدكم تقاء مثلاً لا تقايك، بإوَّل الك والكي الكرام الله الكرام الله الكرام الله الكرام الله الكرام الله الكرام الكرام

(۲) سطیع کے دوانیے میں نہ ڈرماں تفیں نہ رگیں اور نہ پہلے (حرف گوشت پوست تھا) کوہ چاتی کا طب رح

ليسك لياجا ما .

پیسے یا بابدہ ہوں دستی وسلیم) کا ہن تنے ، زمانۂ لبشت کونہیں یا یا بلکہ یہ کسڑی لینی ساسان کے زما نے ہیں تھے۔ والشَّعَوْآء می کَتَّبِعُیکُ عُیْکُ وَالْعَا وَنَ 0 اورشوا دکی اتباع گراہ لوگ کرتے ہیں۔ لینی نرقر اَن شعرہے اور ندرسول اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وسلی اللہ علیہ وسلی اللہ علیہ وسلی اللہ علیہ وسلی کے تابعدارا بیے نہیں بلکہ وہ دانا کے روز گار ہیں ، ان کی باتیں عوام کے زردیک وقیع اور ان کی دانا کی خاتی مستم ہے ۔

مشرار فی سفعرا اوراسلام کی برگرئی کرتے-ان کی اتباع میں بیوقوت اور پاگل قسم کے دوگ ہوئے ، بخو مشرار فی سفعرا اللہ علی میں بیوقوت اور پاگل قسم کے دوگ ہوئے ، ان کی اتباع میں بیوقوت اور پاگل قسم کے دوگ ہوئے ، ان کی اتباع میں بیوقوت اور پاگل قسم کے دوگ ہوئے ، ان کی دہی بچر باد کریں - بچروہ اپنے علاقوں بیں جا کر مجالس قائم کر کے بچوکر کے فیصتے فیسا نے ۔ (جیبے آج کا وہا بیر اسلام کے علم غیب و اضعیا ر و نور وغیرہ کی فی بیں اشعب ر بڑھتے ہیں اور اولیا دو مزارات کی تنقیص و تحقیر میں ابیات سنا نے بیں ۔ اور روافض صحا برکام کی ہجو یکتے اور جالس قائم کرکے اشعا رمیں کا لیال دیتے ہیں) ت

ر خلیفہ وقت کے ہاں شعراء کی جاعت حاضر ہُر تی ان کے یہ کے ایک طفیلی (جسے آج ہم حکا میت و اصحو کم مفت خورہ کہتے ہیں) چلا گیا بیشعر اُنے خلیفہ کو قصا مدسنا کر انعا مات حاصل کئے

له و نكه اليه واتعات فقير كي كتاب" أوم ما ايندم " ين ويكف اوليي غفرلاً كا اعتدم " ين ويكف اوليي غفرلاً كا اضافه از اوليي غفرلد "

اورطفیلی ادانسس عیضا نتها - بادشاه نے کها ، تم بھی کچیکر تا کرتمہیں بھی انعام کے یطفیلی نے کہا ؛ بیں شاعر نہیں بکد ایک گراہ آدمی بڑوں جصے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ،

والشعراريتبعهم الغاؤن ـ

انس پر بادشاہ بہت ہنسا اورطفنیلی کو بھی انعام سے نوازا۔ (کذا فی الروضہ لا بن الخطیب) ف : بعض مفسرین نے فروایا کدا یت کامعنی پر ہے کہ کا فردں کے شوا اُوہ ہیں جوان کے طریقے پر چیلتے ہیں وہ گمراہ ہیں

اور دا و حق سے کوسوں دور ہیں ۔ اس سے اہلِ حق شوا مراد منیں ۔

الم مسلم و من اویلات تجمیدی ہے الس میں اشارہ ہے کہ شواُ حب اپنے صب مقامات و بموافی مطامح الم مطامح الم مسلم و الله معالی مطامح الله و منشائے تصدونیات کے مطابق اقدام تعن کے دمنا وزیذکر پہ طلب معانی ونظم و ترتیب عروض وقوا فی و تدبر تجبنیس واسالیب میں چلتے ہیں تو مشیاطین اغواء واضلال کے لیے ان کے دیتے ہے رہاتے ہیں ۔ رہاتے ہیں ۔ رہاتے ہیں ۔

ت کی لغوی همین شعوت کذا ۔ لین میں ہے ، شعرت مبعنی اصبت الشعر-اس سے استعارہ کیا گیا ہے استعری لغوی همین شعوت کذا ۔ لین میں نے اسے دقت میں بالوں کی طرح پایا ۔ لیمن لوگ کتے ہیں کہ شاع کو بھی اس کے شاع کہ کہ اما تا ہے کہ وہ اچھی ذیا نت اور دقیق معوفت کا حامل ہوتا ہے ۔ اکس سے معلم ہُوا کم در اصل شعر بھے علم الدقیق کو کہا جاتا ہے ۔ اس سے لیت شعری کا مقول مشہور ہے ۔

عرف میں شعر کی تعرفیت اس کو که جاتا ہے جو فن سعر کا ماہر ہو کا قال تعالیٰ: عرف میں شعر کی تعرفیت اس کو که جاتا ہے جو فنی شعر کا ماہر ہو کہ آقال تعالیٰ:

بل افتراه بل هوشاعو- تجر ببح الصائد المراجع وه ماع دجول بعد معادالله

بل ا فتوا ما بل هو شاعر کی تفسیر اس این مین می کفار نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو شاعر بل ا فتوا ما بل هو شاعر کی تفسیم و اسی می تفتی و مسیم و

موزون کلام ہے ۔مثلاً ،

و جَفَان كَالْجُوانِ وقدوروا سيات - ترجر: اوربل عرصون كم باركر اورشكروار ويكي -

ل. يمطلب صيح منبن كيونكد كفار عرب كامتفعدرسول الله صلى الله عليه وسلم كوشاع بميض معروف اورشوم مرووف كي تهمت نهیں لگائی اس لیے کیمی جا ہل بھی سجھتے ہیں کہ قرآئی آیات اور جیلے شوم وون کی صنعت پرنہیں جہ جا لیکراہل ہوب اوروہ بھی فضی و بلغا اس سے ہیں مراد لیں۔ مکبر اس سے ان کی مراد شور سے کذب ہے۔ لا ہمی منی مم المستت کرتے ہیں اور کھتے ہیں کہ و ما علمنا ہ الشعر ہیں شعو سے مراد گذب ہے۔ اب معنی و مطلب وا منع ہے۔ ولائل فقیر اولیسی کی کتاب احسن التقریز میں ہیں) گئی ہت ذکو دہیں شاع بھنے کا قرب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک قرم (منطقی) اولہ کا ذبہ کوشور سے تعبیر کرنی ہے۔ (چائج منطقیوں فیشور کی ٹوں تعرفیت کی ہے: ایک قرم (منطقی) اولہ کا ذبہ کوشور سے تعبیر کرنی ہے۔ (چائج منطقیوں فیشور کی ٹوں تعرفیت کی ہے: الشعر ھو قیاس سے علط اور السعد ھو قیاس سے علط اور السعد منہا النفس او تنقبض ہو جائے تواہ اس سے علط اور جو لیے مقدمات میں مراب ہوجی سے جی توشش ہوجا نے یام غمرم و منقبض ہوجا نے تواہ اس سے علط اور حیک میں قرایا :

والشعواء متبعهم الغاؤن - ترجم: شاعرده بين جي كمرد الكاتباع كرتيب

ف با مام مرزوق شارح عاسمہ نے فوا یا کہ درجہ اوّل پر بلغا ہیں دو کرے غمر پر شعران - دہ اس لیے کہ عرب میں منظوم کی بجائے نے نٹری کلام کو ترجے ہے اس بیے طوک عرب اسلام سے قبل اور اسلام کے بعد خطا بت پر نازاں تھے اور ابنی با دشا ہی کی مفبوطی کے لیے اسے قوی ترین اسباب سے شما رکرنے لمکن شعر کوئی کوردی اور بریار سمجھتے کیونکر شعر کوئی میں کسب کو دخل ہوتا ہے اور یہ ایک تجا رتی عمل متصور ہوتا ہے ۔ ہی وجہ ہے کہ طمع کے وقت لئیم اپنے دانا کو کریم سے تیجے ہے تو اسے لئیم کہا جاتا ہے ۔ ورسری دلیل برائے ترجیح نثر برنظم اعجازی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وال ام وسلم کے زمانہ اقدام میں فصاحت کا زور تھا۔ (اسی لیے فاتو البدورة من مشالہ کا چیلنے کیا گیا)

الكر تو الكرون المراق الكرون المراق المراق

د تقبیر حاست یعنو گزشته کا در در در ماعتمدناه المشعران بیش کرتے میں اور کھتے میں کر حضور شر (معروف) نہیں جانتے تھے اور اس شور معروف) کی اللہ تعالیٰ نے آپ سے نفی کی ہے حالا تکہ یہاں عکر حمله قرآن میں شعر سے شومعروف مراد نہیں عکر شعر سے کذب مراد ہے جبیا کہ روح البیان میں تکھا گیا ہے۔ لے وقت فرائ

اور اظها رفضل و دنائت وخشت اورطم ولا پچ اور ذلت وخواری و دیگر قسم نسم کے اخلاقی ر ذیلر وطعن علی الانساب و الاعراض (عز توں اورنسبوں برحملہ کرنا) و دیگر ایسی افات و بلیات سے چکر میں نہیں، جبیسا کہ فنی مشعر گوئی میں عوماً ہونا ہے یکھیٹے میں وقت 0

حل لغات : هام يهيم على وجهه هيمانا (بفتحتين) ازباب باع يبيع بمعنى ذهب في العشقة وغير لين ووعشق وغيره مين دوب أيا (كذا في الحقة وعيره لين دوعشق وغيره مين دوب أيا (كذا في الحقة راه منين بات بكرده فضول باتون كى وادى مين بعظة اوروم وخيال اور كرا بي مين كم رست بين-

ا مام راغب نے فرما باکہ وادی دراصل اسس جگر کو کہاجا نا ہے جس میں پانی بننا ہواور دوبہاڑوں کے درسان کے کھلے داستہ کوجی وادی سے انجیرکرتے ہیں - استعارة طریقہ مثلاً ذہب واسلوب پریمی اس کا اطلاق ہوتا ؟ جلیے کہاجا نا جے :

فلان فی واد غیروادیك ـ

(فلان ترے طرفیے (فرمب) کے غررہے)

اور اب الد تواندم فى كل واديهيمون كامنى به بُواكدو كلام كاساليب مدح ، بجو، عزل ك جدل من بطكة دبة بين - خلاصه يكم كلام كرم مرطريق مين غلوكرن بين الم

ف : وسيطيس كدوادى فنون كلام كى كما وت اوراكس مي مركزدان محرف كا وت سے كونكه وك

ا پنی با توں میں مرقسم کی لغویا ت اور باطل گفت گو اور مدح و ذم میں غلو کرتے ہیں ۔ مَّ اَ مَنْ اَحْدُ مُلَقِّ مُنْ اِنْ اور دُووا نے اشعار میں ڈسٹگیں مارینے اور غلط دعا و

 اوران میں حکمت وموعظت اور زبد فی الدنیا و ترغیب نی الا خرت کا ذکر ہے۔ یا یمعنی ہے کرنٹور کو تی انہیں ذکرا الهی ماڑ نہیں رکھتی اور زہی امہوں نے شعر گوئی اپنی عادت ومشغلہ سار کھا ہے۔

وانتصوروا اورمتركين سع بدلهبا-

على نقات : ناج المعادرين ب الانتصار بمن العاف لبنا (بدلاليا)-

مِنْ كِعُي مَا ظُلِلْوُ ابعداس ككران يظم مُواكر ان كمشركين في بحك جبيا كحفرت حسان بن أا بن اوركعب بن كا لك أورعبد الله بن دواحه وغيرتم رضى الله عنهم حفرات رسول اكرم صلى الله عليه وسلم بركفار و مشركبن كى بجو كا جواب ويتے سففے اور رسول الله صلى الله عليه وسلم پر وار د كرده اعر اضات كے جوابات لكھتے اور

پرتے ۔۔ حضرت حمال حضوری نعت خوان رضی اللّٰہ عنہ رضی اللّٰہ عنہ رضی اللّٰہ عنہ کم اللّٰہ علیہ وسل حفرت حمّان پر وه رسول الله صلى الله عليه وسلم كى بجراك بتراية حفرت كال اصفها في فرايا ومه

بجأ تُعْنَى اربير ليسنديده نبيسن

مبادا کے کالت آل تدارد

یواک شاعرے کی بچاکو نبات

چوشیرے کرچنگال و دندا ب ندار د

توجمه ، بجر اگرجم اتھی مندں ہوتی ۔ خداکرے وہ شاعرنہ ہوجو بج کی طاقت نہیں رکھنا ۔ الیسا شاموج دو نبس ما ننا اس كى منال السستيركي سے جو بخراور دانت منيل ركھا .

ستعرگوئی کے فضائل

صربیت شرفی المرسی دارد وست کوب بن ما مک رض الله عند سے مروی میں کررسول الله صلی الله علیه دا له وستم ف

ا ہے کعب اکا فروں کی ہج کرد انس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مشورگونی ان پرتیر سے مجى زياده سخت سے " معضر بن مشرف المعند المعند الله على الله على والهوس اور نابول سے جهاد كروئ الله على وغير الله على الله على وغير الله و ا

موں درور ہوں کے اور است نجیم میں ہے کہ اشعار میں ارباب قلوب کے لیے فر رائیان کے ساتھ اقدام کفکر کھیسے موسوں کے استعاد میں ارباب قلوب کے لیے فر رائیان کے ساتھ اقدام کفکر کھیسے موسوں کو میں موسوں کی اور قائید الذکر الکثیر ہے تاکہ وہ قرب کے اعلیٰ درجا کو منبوں کیم دقائق معانی کے ساتھ ان کی ملائکہ تا ئیک کرنے میں بھر حقایق کو حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالے الحضیں توفیق کم شیا اور الفاظ دقایق کے ساتھ ان کو الہام فرمانا ہے ۔ بھروہ الهام کے ذریعہ مواعظ حسنہ اور کھیس بالغہ اور ذم و نیا اور اللہ تعالیٰ کی مجت محکت بالغہ اور ذم و نیا اور الس کے ترک و تزیین الاخرة اور اس کی طلب و تشویق العبادة اور اللہ تعالیٰ کی مجت

کہ جیسے اعطفرت فاضل بریلوی قدس سرہ سنہ وہا بیوں دیو بندیوں نجدیوں کے متعلق فرایا است میں احساسد یہ شدّت کیجے م وشمن احساسد یہ شدّت کیجے محدوں کی کیا مردّ ت کیجے

اورفرطايا ءسه

غیظ سے جل جائیں ہے دینوں کے اللہ اللہ کی کرست کیجئے

ك الحدالله السن تفسير ربيم المستت خولش نصيب بين كه رسول الله على الله على والم وسلم كي تنقيص وتحقير كرنه والون كو دندان ك كن تقيم وتحقير كرنه والون كو دندان ك كن جواب ديت بين شوركوني سي بعي التحرير سي بعي ، تقرير سي بعي .

سے الحداللہ م المسنت کو یہ تمام امورشورگوئی کے لحاظ سے نصیب ہیں۔ ہمارے دور کے خوارج کو باقی اشوار سے تو انکار نہیں البتررسول اللہ علیہ وسلم کی نعت سے ناک مجول چڑھاتے ہیں۔

بيدا كرنے وسترح المعارف وبيان الموسل اور كسيرالى الله بير بر انگيخة كرنے و ذكرو ثنا سے اللى و مدح النبي حلى الله عليه و البي حليه و برله لينے كى نيت پر بحر كفا ركى وادى بير بجرتے رہتے ہيں۔ عليه و الله وسلم نے حضرت حسّان رضى الله عنه كوفر مايا: فعست خواتى كى فضيلت الله عنه كوفر مايا: فعست خواتى كى فضيلت الله عليه و السنة ركين فان جبويل معك .

(كافرون كى بجوكرو بي شك جريل تمهارك ساته بين)

مستلمہ ؛ جمور کے نزدیک شوگوئی مباح ہے بشرطیکدالس میں کذب وقع نر ہو۔ دُوسری شرط یہ ہے کہ اگر سنع کر آن کا وقت بھی نرسلے تو یہ مؤمر م فنل ہے اگر سنع کر آن کا وقت بھی نرسلے تو یہ مؤمر م فنل ہے اس لیے بھا کہا ہوں ۔

در تیامت زرسد شعر بغیریا د کھے کو مبرا مرسخنش حکت یونان گرد د

توجهه ، قیام میں اکس کا شعرا سے کوئی فائدہ نر دے گا حب کا سفن مرا مرحکمت یونان رہنی ہو۔

اگر مذکورہ بالا رشر الط ستعریں باتی جائیں نوشترگوئی مذموم سے .

مربیث مشرفیت میں ہے ؛
ان من الشعر لحكمة .

(بعض اشعار مین حکمت ہوتی ہے)

يعنى وه كلام إيسا ما فع بوراب كرجبل وعاقت وسفامت سع مجايا سب .

حضرت على رضى الله عنه كى شعر كوئى: سيدناعلى رم الله وجهدا كريم تمام خلفاً سے زيادہ شر كاستے. بى بى عائث رضى الله عنه كى بلاغت: أم المرمنين حفرت عائشترضى الله عنها سب سے بلى يافعي وليني ختيب -

جنب کاشت فی مرحوم کی تفرید بین مرحوم کی تفرید بین مرح م فوات بین کمن حقائق بنا لیق سیّدنا على رضی الدّ عند نے م محصرت کا کشت فی مرحوم کی تفرید دیا اور اس فرایا درام استخراق کا کمندان کی گرون میں ڈواکلر کبی توانین استا و دون کی ان شعداً - (جوبوشور کے تیراک ہوتے ہیں) جمع کرے ذکر فوایا اور وام استخراق کا کمندان کی گرون میں ڈواکلر کبی توانین استان کی عدمیں گران ہے ہیں قشر لب کرے وادی جیرت وضلالت میں چران کرتا ہے ان سے بستے خوش قسمت اصلاح علی وصدتی ایمان کی وجہ الدالدة میں آمنوانی کمشتی میں ہیں گرد کے دا اللہ کی کرکت سے کنارے لیکے ہیں اور جات باتے ۔

کی شاعرنے کہا:

~

شاعراد اگرچه غاوی گفت در تسرآن خوا ست از الیت ن بم بقرآن ظل براستشاک ترجه: داگرچ قرآن می شاعرول کوالله تعالی ندگراه که به به نیم الاالذین آمنوان می به می مشتنی قرایا ج)

چاکھ شور کا بیدالسلام کی سن عری نبی پاکسلی الله علیه السلام کے شایانِ شان نہیں اس لیے حضور حضور عضور علیہ السلام کی سن عری نبی پاکسلی الله علیہ و الله وسلم نے شور بنائے نہیں بڑھے خودین اور بے تصدیشر بھی بن گئے، اور یہ دونوں آپ کے باکمال ہونے کی بشری دمیل ہے کیونکہ آپ کواللہ تعالیٰ نے نے علم جامع عطا خوایا ۔ آپ ہرفصیے و بلیغ وشاع ملکہ الشعر کو اس کی لیاقت پرجواب سے نوازتے اور ہر قبیلہ کی لغت و عبارت اور لہر کے مطابق جواب بخشے اور کا تبین کو کتا ہت بتاتے اور ہرصا حب صنعت کو ہرقسم کی صنعت سمجھا نے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رجمۃ العالمین بناکر مبعوث فرطیا ۔

وَسَيَعُكُمُ النَّذِيْنَ ظُلُمُوْ اورعنقريب ظالم لوگ جان لَيس كَلَ يَهِ مِنْ عُرِكَى سے انہيں روكا كِياتِهَا اس سے زُرْك - يہ عام ہے سرِظالم كو - سين استقبالية اكبدك ليے ہے آئ هُنْ قَلْب يَّنْ فَلْبُوْنَ ٥ مَرَكِيب : اى منقلب سيفلبون كى وج سے منصوب على المصدريہ ہے سيعلم كالمفتول وغيرہ ہے اس ليے كہ اى اور اس جيسے اور امعاد استفہام يہ كا اقبل على نہيں كرنا اوريد اپنے عامل پر مقدم اس لئے ہے كہ اى استفہام كري مُقدم سي اور استفہام كے ليے تقديم چا ہيے اور يہ عجله سيعلم كے متعلق اور منعولوں كے قائم مقام ہے - المنقلب مجمعے الانقلاب ہے جمعے الرج ع -

اب معنی یہ ہوگا کہ کون سی کروٹ بدلیں گے اورم نے کے بعدکماں کوٹی گے بعنی بڑی سے ال کا طرف ان کا رج ع ہوگا اور یہ بہت بُرا لوٹ ہے کیونکہ اس کا انجام جہتم ہے ۔ کاشفی نے کما کہ ظالموں کومعلوم

ہوگا کہ وہ کون سے مکان میں والیس ہوں گے ۔ وہ ببرکہ ان کی والیس جتم میں ہوگی ۔

الدي كرسيد الله عنه كا وصبيت ما مه الدين المريض الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه الله عنه كو الله كو ا

وهوه ذاماعه دابن ابی قعاصه الی المؤمنین فی الحال التی یؤمن فیها الکافی-

المس كے بعداً ب يرشى طارى بوگى افاذ مجوا نو تكوايا :
انى استخلف عليكو عمر بن الخطا ب
مرضى الله عنس، فانه عدل هنسذالك
ظنى فيه وان لم يعدل سيعلو السذين
ظلموارى منقلب ينقلبون -

میں تم بر عربن خطاب دھنی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا تا ہوں کیونکہ وہ عاد ل میں اور یہ میر ا گمان ہے اگروہ عدل نہ کریں گے توانیس معلوم ہے کہ ظالمین کون سی کروٹ لوٹیں گے۔

يروه عهدنامر بي جوابن ابي قيا فرنے إمل يما

كى طرف البيروقت مين مكها حب كالنسر

ایمان لاتا ہے (لینی موت کے وقت)

وت ؛ الظلم بمن انحواف عن العدالة اور عدول عن الحق يني المس بق سے رُورُواني جو وائروين بر انظلم كے سب ،

الله م كى اقسام (1) ظالم آين قسم بين : قول : ان الشرك نظالم عظيم (شرك بهت براظم س) سے يى مراد سے -ول : ان الشرك نظالم عظيم (شرك بهت براظم س) سے يى مراد سے -(۲) ظالم الاوسط - وُم جو احكام سلطانی كو استے اوپر لازم نرجائے -(۳) ظالم والا حسن - وہ جوكاروبار سے بہاردة كراوگوں كے منافع كھا جائے اور انہيں منافع سے حوم ركھے -

و است کی فضیلت مدالت کی ایک ففیلت برہے کہ ظلم السس کی تقیض ہے اور ظلم کی قربہ نام کل ہے عدا لئت کی فضیلت برہے کہ ظلم السس کی تعیش ہے اور ظلم کی قربہ نام کل ہے مشار کا گئی ہے مشار ہے ہیں۔ مشار کی ایک کی مشار کی ایک مدالت کے مشار کی ایک خلط کام عدالت کے بغیر منہیں جل سکتا ترجیرامور سلطنت کیسے عدالت کے بغیر منہیں جل سکتا ترجیرامور سلطنت کیسے عدالت کے بغیر منہیں جل سکتا ترجیرامور سلطنت کیسے عدالت کے بغیر منہیں جل سکتا ترجیرامور سلطنت کیسے عدالت کے بغیر منہیں جل سکتا ترجیرامور سلطنت کیسے عدالت کے بغیر منہیں جل سکتا ہیں۔

سے عاقل پر لازم ہے کروہ وعدو دعید کو ہروقت متر نظر رکھے اور جرد کستم سے بازا مبائے اگر پی^{عا و}ل ہو تب بجی الس کا خیال حزوری ہے ۔

ہم بناہ مانگتے ہیں ترقی کے بعد تنزل سے ۔ اللہ تعالیٰ ہرسا تک کا معین اور رائستوں کی ہلاکت سے نجات وینے والا ہے۔

(صاحب روع البيان قد مسر والعزيز ما ريخ انتقام سوره تشعرا ا زصاحب رقع البيان فوق بين براء موره شواء كا اختام بروز خميس و د لقعده من اله بين براء فقر المنافر سابها به فقر المنافر عنها في فارغ بواء فل فارغ بواء فلله الحد على فالك

و کل شب نظر قبل عشاء موصفر سلالی کو گوان کی تغییر کے ترجم سے فراغت پالی۔ اس سے العلبا ہی کو ٹی اس غلط فہمی میں مبتلانہ ہو کہ اتنی بڑی سورہ شوادی تغییر کے ترجم میں کیسے کمل ہوگئی۔ اس کا ازالہ خردری مجھتے ہوئے فقیراد لیے مفرلہ غرضاً ذاشت ہے کہ نقر تغییر کے ترجم میں ترتیب بلحوظ نہیں رکھتا تھا بلکہ سفوح خرمی جہاں سے جیسے ہی موقع ملنا کھولیتا۔ آج سے چند برس پہلے فقر نے ان وونوں سورتوں کا ترجمہ کرلیا تھا۔ نظر تمانی کے وقت ان کے باقی ما ندہ مضامین کو کھا تو خرسن اتفاق سے سورہ فرقان کا بقایا بھی ایک شب وروز مین ختم ہوا اور سورہ شوادی تفسیر کھی شب وروز مین ختم ہوا کہ خوا اور سورہ شوادی تفسیر کو کھی انہ واصی ہم الحمد میں مقرارہ وصلی اللہ میں خوصین احداد اور میں مقرارہ وصلی اللہ می جیسہ الکریم وعلیٰ آلہ واصی ہم احمد میں۔

سوره المل

سورة النمل مكيّة وهى ثلث وتسعون إية وسبع ركوعـ بسه الله التَّحَملِ الرَّحِيثِير ٮ ^{قَّى} بِلُكَ الْبِتُ الْقُرُانِ وَكِتْبِ ثَبِيبِي ﴿ هُدًى وَّ بُشُرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ۖ أَالْسَـذِي يْنَ بُمُونَ الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكُوةَ وَهُمُرِ بِالْأَخِيرَةِ هُمُ يُؤْتِنُونَ ۞ إِنَّ الَّيْنِيْتَ ﴾ بنُونَ بِالْاخِرَةِ مَنَيَّنَا لَهُ هُ اعْمَا لَهُ وَفَهُ وَلَعْمَهُ وَنَ ٥ُ أُولِنِكَ الَّذِنَ لَهُ وُسُوَّى لْعَنَّابِ وَهُمُوفِي الْأَخِرَةِ هُمُ الْآخْسَرُونَ ٥ وَإِنَّكَ لَتُكَفِّي الْفَكُّانَ مِنْ لَكَدُنُ حَسِيلَةٍ عَلِيُوِ إِذْ قَالَ مُوْسَى لِاهْلِهُ إِنَّ الْسُتُ أَارًا ﴿ سَاتِيْكُوْ تِنْهَا بِخَبَرِا وْ ارْتِيكُو لِشِهَا بِ بَسِ لَعَلَكُمْ تَصْطَلُونَ ٥ فَلَمَّا جَأَءٌ نُوُدِى أَنْ بُوْمِ لَكَ مَنْ فِي النَّارِوَمَنْ حَوْلَهَا الْمَ يُحْنَ اللهِ رَبِي الْعُلِينُ ٥ لِيُوسَى إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَرِزُنْ الْحَكِيمُ 6 وَٱبْقِ عَصَاكَ فَلَتَّارَاهَا تَهُنَّزُكَا نَهَا كِآنَ وَلَى مُنْ بِرَّا وَلَوْلُعُقِّبُ لِمُوسَى لَا تَخَفَّ انْ لَا يَحَانُ لَدُيَّ الْمُؤْسَلُونَ فَمْ الْآمَنُ ظَلَمَ ثُمُّ ابْدَّلَ حُسْمًا أَعَدُ سُؤُجٌ فَانِي عَفُورٌ رَّحِيدُون وَادُخِلُ يَكَ كَ فِي جَيْبِكَ مَخْرُجُ بَيْضَاء مِنْ غَيْرِسُونَ عِنْ لِسَعِ الْيَتِ إِلَى فِرْعُونَ وَقَوْمِ انَّهَمُ كَانُوا قَوْمًا فِيقِنَ ٥ فَلَمَّا جَآءَتُهُمُ النُّنَا مُبْصِرَةً قَانُوا هٰذَا سِحُرُمَّيبِ بِنُ 5ُ وَجَحَتُ دُوا بِهِكَ وَاسْتَيْقَنَتُهَا ٓ اَنْفُسُهُ مُرْظُ لُمَّا وَّعَلُوًّا ۚ فَانْظُرْكُفُ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ 6

ترجمہ : یہ قرآن اور روکشن کتاب کی آیات میں ایمان والوں کے لیے نوشخبری اور ہراہت ہیں وہ جو نی زقایم کرتے میں اور زکوٰۃ دینے ہیں اور وہ آخرت پرلقین رکھتے میں بے شک وہ لوگ جو آپ پرایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں سنگار دیئے تروہ مجھکتے پھرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے براعذاب ہے اور بہی آخرت میں سب سے بڑھ کرخسارہ والے ہیں بے شک تم متر آن سکھا سے جاتے ہو حکمت اور علم والے کی جائب سے جبکہ موسی (علیہ السلام) نے اپنی اہلیہ سے کہا بیشک ایک آگ نظر اگر ہی ہے میں انہی تمہا رہے یا س اس کی خبر لا تا ہُوں یا انس میں سے کوئی جبگار چارائی ان کہ تم سینکو سوجب وہ آگ کے قربیب آیا اواز دی گئی اے موسلی ! برکت دیا گیا وہ جو اکسس اسک میں ہے اور جاکس کے اور کی ہے اللہ کو جو پر دردگار عالم ہے اے موسلی (علیہ السلام) نے بات یہ ہے کہ میں ہوگ والا تحق والا اور اپنا عصا ڈال دے بھر موسلی (علیہ السلام) نے اسے دہلے المرانا ہوگا گویا وہ سائپ ہے جی بھر چلا اور گھا کر نہ دیکھا (ہم نے فرایا) اسے موسلی (علیہ السلام) مت قر میرے ہاں تیم بول کو خوف تنہیں ہوتا ہاں جو صد سے تجا وزکر سے بحر بُر ا فی کے بعد السلام) مت قر میرے ہاں تیم بول کو خوف تنہیں ہوتا ہاں جو صد سے تجا وزکر سے بھر بُر ا فی کے بعد نکے گا السلام) مت فر میں تو کونے ساتھ کی ہوتے ہو اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال وہ سفید تم کیلا نے عیب نکلے گا فرنسان میں ڈال وہ سفید تم کیلا نے عیب نکلے گا فرنسان میں ڈال وہ سفید تم کیلا نے عیب نکلے گا فرنسان میں ڈال وہ سفید تم کیلا نے عیب نکلے گا فرنسان کے دلوں کو ان کا لفیتین ہوگیا تھا سو و بیکھئے کہ فسا دیوں کا انجام کیسے بربا دہوا۔

عالانکہ ان کے دلوں کو ان کا لفیتین ہوگیا تھا سو و بیکھئے کہ فسا دیوں کا انجام کیسے بربا دہوا۔

سورة النمل کي ہے اس کي ترانوے يا چورانوے آيات بير ـ لِينسيراللَّهِ الرَّحَمُن الرَّحِيمُدِ السَّحِيمُ الرَّحِيمُ الرَّحِيمُ اللَّهِ اللَّهُ الللَّهُ الللِهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُو

یعنی یه وه مورت ب جس کانام طلس ہے۔

میں میں سیست کی اور اسین میں اس سر افغار میں کونتات کے قلوب کی پاکیزگی کی طرف اور سین میں اس سر افغیر میں میں اس سے افغیر صوفی اسم رواز ورموز) کی طرف اشارہ ہے جواس کے اور اس کے بندوں کے درمیان ہے کہاں نہ کوئی فرشتہ دم مارسکتا ہے اور نہ کوئی بنی مرسل ۔ (اس سے مرسل وانبیاء کی نفی بظاہر مبالغہ ہے ورمز وہ مقام توانمی نواص کا ہی تو ہے) ۔

سر ان دونوں نفظوں میں تم مطلوب ہے نین قیم ہے طالبین یعنی عُشّاق کے قلوب کی اورقم ہے ان کے قلوب کی سامتی کی کروہ ماموائے می نعالی کے بے نیاز ہیں ۔ سلامتی کی کروہ ماموائے می نعالی کے بے نیاز ہیں ۔

سو کشف الاسرار میں ہے کہ طاع میں طہارہ قدس کی طرف اور سین میں اس کی عزت کی سنا بعنی جیک کی طرف انشارہ ہے۔ گویا اللہ تفال مزمان میں طہارہ اور عزت کی جیک کی قسم کرمیں کسی اُرز ومند کی اُرز و کونہ ہیں طہارہ اور عزت کی جیک کی قسم کرمیں کسی اُرز ومند کی اُرز و کونہ ہیں طول اپنے اس کے فضل کی طرف اور سین اس کے سنا ' بعنی اس کی بلندی کی طرف اور سین اس کے سنا ' بعنی اس کی بلندی کی طرف اور سین اس کے سنا ' بعنی اس کی بلندی کی طرف اور سین اس کے سنا ' بعنی اس کی بلندی کی طرف اور سین اس کے سنا ' بعنی اس کی بلندی کی طرف اور سین اس کے سنا ' بعنی اس کی بلندی کی طرف اور سین اس کے سنا ' بعنی اس کی بلندی کی طرف اور سین اس کے سنا ' بعنی اس کی بلندی کی طرف اور سین اس کے سنا ' بعنی اس کی بلندی کی طرف اور سین اس کے سنا ' بعنی اس کی بلندی کی طرف اور سین اس کے سنا ' بعنی اس کی بلندی کی طرف اور سین اس کے سنا ' بعنی اس کی بلندی کی طرف اور سین اس کی بلندی بلندی کی بلندی کی بلندی بلندی

ف إ طلسه ميں اس قىم كى كافى بحث بيان كى گئى ہے و مال و مكور ليجيئے -بعدانى قدمسس مروكام تفاله حرت مين القفاة المدانى قدس مرة كم مقالات مي به كدار قرآن مجيد من مروت مقطعات نر مهوتے تو بس مرکز ایمان زلاما -كفركا فتوكى فقر (ماحب روح البيان قدس مرة) كتناب كم موصوت كه اس كلم ريران كي بم عفركثير علما ا نے آپ برکفر کا فتو می صاور فرمایا بران علما دکرام کی عجلت کا نیجہ تھا ورنہ اہل ملم پر اس مقولہ کا سمحنا آسان ہے وہ یہ کر ان کا مطلب برے کر ان تروف کے باطنی معانی پر آگاہی سے بھیں ایمان کا موقع نصیب بواہ جیسا كرار ماب حقالت كاطر نفیر ب كروه ايسے دفیق امور سے معرفت اللي ما تے ہيں جس سے ان كے ايمان عياني كانوار ين اضافركاسيب بنت بي -تِلْكَ يرْظيم الشّان سورة ما وه أيات بواس سورة بين بي" البتُ أَلْقُنْلِن " قرأن كي أبات بعني وه قرأن جو اعلى شان والامعروف ومشهورب يعنى ان ك بعض أبات بوتفوص نام سے موسوم بس ليكن فراكن مجير سے بحار قراكن وار ہے ہو اس سورة كے نزول كے وقت نازل ہو جا مفاكبونكر جب مجى ہى نفظ بولاجا آبا ہے توفرا فنم ميں سي نازل كرده كلام اللي اجانا ہے۔ كركتاب اور ظيم الشان كتاب صبيبين صحتون اور عمون اور الترت كاموركو فل مرکرنے والی ہیں مبنحاد اس کے تواب وعذاب ہے یا برکہ اس کا اعجاز اور اس کی صحت ظام رہے۔ حل كفات برابان سے ب معن بال لين طهراس كاعطف كتاب برطف الصفة على الصفة سقبيل ب جي عنا فوالدنب وفابل النوب بمن مينة والااور توبر قبول كرف والا - يعني براس كلام كي أيات نهيس بوفرانيم وكمنامير كاجامع ہے بعنی ہائمنی کم اسے پڑھاور لکھا جاتا ہے قرآنیة کی مفت کی تفذیم اس لیے سبے کہ بڑھنا میلے ہے اور کھنا بعد میں۔ سوال ا سورة ع من قرأت كيون مؤخر ا ؟

سواب إس مين يرانناره مطلوب مي رينمام كناب كتب الليدس متنازم ملكان تمام كي جامع مي كويا کران تمام کنب کی بھی ایکسے۔

ف إكشف الاسماريس ب كقرآن وكتاب بر وونول اس كلام اللي كعلم بي تو رسول الله صلى الله عليوستم برنازل وا ہے اور دونوں وصف بھی ہیں بامینی کر اسے بڑھالکھا جا آ ہے۔

ف إجب ان برالف لام تغربیت داخل بهو تو وه علمیت پر دلالت کرنا ہے کداگر نکرہ جول توان کی دصفیت مراد ہوگی۔ هُدُكَى وَ لُشُورى للْمُؤْهِدِينِينَ ٥ وهم بات اللهايمان كى بدايت وبين والى اوروُسْنورى سنانے والى بين -مصدر فاعل قائم مقام ہے مبالغہ کے لیے گوباکدوہ سراس مالبت وبشارت ہے۔ سوال ؛ ابل علم تو بدأيت يافته مين فيران كومدايت وسيف كركب مصنى؟

جواب إن كي برايت من اضا فرفراتي بين جيباكم الله فرمايا فذاد هد ايسمانا "ان كايمان كو برهايا -اوتبير كالمطلب ظاہر سبعه كراكيات الله تعالى كى رحمت اور نفسل كى ان كونونشيخېرى سنا تى ہيں ۔ سوال ؛ ایمان والوں کی تفعیص کیوں حالانکہ برسب کے لیے مرابہ ہے ؟ مچوا ب اپنونورسی لوگ ان آبات سے نفع بائے میں اس لیے ان کی تخصیص کی گئی۔ الَّذِينُ يُظِيمُونَ الصَّالَةَ لَا وَيُؤْتُونَ النَّزِكُونَةُ _ يرمُونين كَصفت مادحه -موال : ابل ایمان کی به دوسنتیں کیوں مذکور ہوئیں ؟ سرواب إ ابمان كريري دوسفتين قرين اورعبادات بدنير وماليدك دوامهم شعب بلكر باتى جمار عبادات ال ك توالع بين اسى ليمان كى تفيص كى گئى -اب معنی یہ ہواکہ وہ لوگ نماز کاس کے نٹرالکا و ارکان کے ساتھ اوقات میں اداکرتے ہیں ادر صدقہ مفروضہ تحقین کو وَهُمُ مِالُوالْحِرَةِ هُمُ يُؤَقِنُونَ ٥ اور وهُ أَرْت بِرَقِينِ ركتے بين مديماتتم باور واوحالير بي ليني ان كا حال يرسيك و و تصديق كرت مير كر قيامت يقينا أست كي اوران كاس برعلم يفيني ب - خلاصه يرب كران كاعتياد ہے کہ وہ بیٹک دو مری دار میں عزور جامیں گے اوٹیمر کا آگرار اشارہ کرتا ہے کہ انترات کے اپنے کا عرف انسیں لیقین ہے یا پرجل معترضہ ہے گویاکہا گیا ہے کہ برنوگ ایمان لانے اور نیک عمل کرتے ہیں اورحرف ان کو بھین کا مل سپے کہ آخرست ا کے گی زان کے ماسوا کواس لیے کمشقات اور تکالیعن کی برداشت انجام کے نوف سے ہوتا ہے اور ڈرتے رہتے بس كم نامعلوم ان كاحساب كر طرح بوكا-إِنَّ الَّذِينِي لَا يُؤُمِنُونَ مِالَانْحِدَةِ بينك وه لوكي أخرت يرايمان نهيس لات يعنى مرف كي بعد الحفي كي تصديق نہیں کرتے ۔ رہیں کا کھٹھ ہے ان کے کردارمسٹ کارسے لینی ان کے قیے اعمال جوسرائر شہوت ہیں انہیں اچھے مگتے ہیں اور بغض کوان سے ببیار ہے۔ حد میں منٹر کیوٹ صنور مرور عالم صلی اللہ علیہ واکیر وستم نے فرمایا شہوات نے جنم کو گھیرے میں لیا ہوا ہے اور پڑنے کر یعنی جہنم کو ایسے امور نے کھیرا ہوا ہے جولفس کیلات اور میت برشتل ہیں -معتر کہ وقدر برکارد ہرمشبیت اور نزیبن واضلال اور اس بھیسی آیات اللہ نعالی کی طرف حقیقنا دو مرول کی طرحت بالتبع مجازاً منسوب بي البيي أيات معزّ لداور قدريه كا رديين كه وه ايسے افعال كى طرف الله نغالي كونسو

کرنا حرام میصنے میں -فَجُدُدُ يَنْحَهُونُ نَ ۞ تو وہ ايسے بيسے أمرور بهيئه متح ومنهك رہتے میں انہیں ان کے قبائع مفز كا تصور اور خيال بھی نہیں گذرنا۔ فاءمسیب کی زنیب علی اسبب کے بہے ہے۔ فلاصر بہ کہ لوگ ہمیشہ مرگردال میرنے رستے ہیں العربعة یکی معالمہ میں تیجر کے ساتھ مرتردد ہونا "اُولاَ اِگ " وی لوگ ہو کفروعمہ سے موصوت ہیں " الَّذِیْنَ لَهُمُ سُوءَ الْعَذَ أَبِ" یہ وہ لوگ ہیں جس کے بیے دنیا میں یوا عذاب ہوگا جیسے بدر میں قال اور قبید۔

صل لغات ؛ السوء بعني بروه فعل جالسان كويراك ادر منوم كرے -

و کھنٹری اُلاخورۃ کھ می اور وہ اس بریت بریمت بڑے خصارے والے ہیں وہ تمام لوگوں سے بہت کھائے میں ہوں اُلا خصروں کے بہت کھائے میں ہیں۔ اس وج سے بدایت کے بدلے گراہی تریدنے سے دہ بہشت اور ان کی نعمنوں اور دونرخ کی نجات سے مورم ہوگئے۔ میں اس ویا بال دنیا بنت کے خسارہ میں ہیں اور طالب جنت مولی کے دبیارسے محروم ہیں جس نے کوئین کی طرف توج نہیں کی وہ مولی کے دبدار سے مشرون ہوگا۔

حکامیت: سیدنا الدندیا والاخدة به دنباادر الخدی در مرفی نیست الدندیا والاخدة به دنباادر الخدی دنباادر الخدی در می ایک کوری بانی می را می الدندیا والاخدة به دنباادر انزید در می کرد ویست اور کوری کو جوعت لگ اور فرایا بر کوری کسی صوفی کی سیطی اس کا خساره مرف ای کوسید برای ایست کی بالیا اور جو کل کومول کے سوایا لیتا سے مجموکہ اس نے بیکی فائدہ نہیا ۔

محزت حافظ قدس مره فيفرمايا

اوقا*ت نوکش آن* بود که بادوست بسر رفت باتی همر بی حاصس و بی خسسری بود

توجمه اس کے جمد وقات نوش بیں جو زندگی اپنے محبوب کے ساتھ لبرکی اس کے سوا باقی تمام بے حاصل اور

بے جری ہے ۔ حکامیت ابعض عارفین کو جالیس جورین اسمان برجادی سے اُٹر تی ہوئی نظر آئیں جن کا لباس سونے اور جاندی کا

حرکا بہت ابعق عارمین نوجا بیس توربن اسمان پر مبلدی سے ارائی ہموئی نظر اہیں جن کا نباس سو نے اور جاندی کا اور مو تبول سے مجربور تھا۔ فرمایا میں نے ان کی طرف نظر اٹھا ٹی توجیح جالیس دن تک بمزا میں رکھا گیا ۔ اس کے بعد اننی ہی اور حوریں دکھا کی گئیں جو حسن و جمال میں ان سے مجھی بڑھکر تھیں جھے حکم ہوا کہ میں نظر اٹھا کر ان کی طرف کہجوں میں سنتے ہی مجدہ میں گرگیا اور انگھیں مبدر کے کہا کہ میں تبرے سے بناہ مانگنا ہوں میرے ان کی کوئی خورت نہیں میرو تا اور انگھیں سند کر کے کہا کہ میں تبرے سے بناہ مانگنا ہوں میرے ان کی کوئی خورت نہیں میرو تا اور انگھیں سے او تھیل ہوگئیں ۔

ف ؛ عارفین کابی حال ہے کہ وہ ماسوا اللہ کی طرف النفائ بہیں بلکہ وہ عالم ملک و ملکوت، سے بے بیاز ہوتے ہیں۔ چونکے جہال کو ماسوی اللہ سے محبت ہوتی ہے اسی لیے ان کے دل کی انکھیں اندھی اور کان بہرے ہوتے ہیں۔ یمی وجہ سے کی سمالم معنیٰ میں بمرے گونگے ہوتے ہیں۔ اسی طرف اشارہ فرمایا سے رسول اللہ صلی اللہ عالیۃ آلہ کہ آلہ نے "حبك الشنى بعمى ويصد" بھے كى كى عبت اس كے بيوب و بكينے سننے سے اندھا وبمرہ كرديتى سے بخلاف وظاہرى اندھے كے كراس كى سم بحال ديتى ہے كہ وہ وعوت كو سنتا اور قبول كرنا ہے ۔

مستمن إعاقل برلازم ہے كدان اعمال قبير سے اجتناب كرے جواسے دل كى سبابى اور ملاكت كى طرف لے جانے والے بيں اور ان اخلاق ر ذبابہ سے دور رہے جو دل كو اندها كرنے والے بيں يكرعل بالقرآن كے بيے جد وجد كرسے جو واصل باللہ بنانا ہے اور ہر كھائے سے محفوظ فول آئے ہے ، لبذا مرماقل كو جاستيے كہ وہ ا يسے ہى عمل صالح اور ماز برطر صف ميں كونشال رہے ۔

ف ؛ عارفین کے اداب سے ہے کہ مر نماز میں نواہ فرض ہو یا نفل معین کر کے کسی خاص سورہ کی تلاوت کرے نہ ہی کسی خاص البت کا موقع بخت ہے۔

ہی کسی خاص اکبت کا نعین کرے کیونکہ اس کیا معلوم کہ اس کا موالی کس طریقہ سے اسے مناجات کا موقع بخت ہے۔

بیں عارف کو وہی کا فی سے جو وہ اپنے مولا سے ہم کلامی کرتا ہے یا اپنے دل میں اس کاتصور لاتا ہے اس بے کہ صفور قلب کے بغیر جو نمازا داکی جائے وہ مردے کی طرح بلا روح ہے اور حس میں روح مز ہوتو وہ اپنے مولا کے صفور قلب مے بغیر میں مامز مز ہو سکے گا۔ اعمال صالح میں (فرکورہ) ذکوۃ وصد قر مجھی ہے افضل وہ ہے جو بحالت صحت و شفور متیامت میں ہے۔

ف ؛ مرقے وقت اگر صدقہ وزکاۃ دیا جاہے تو نہت کرے گاکہ میں امانت والے کی امانت دے رہا ہوں اس طرح سے وہ قیامت میں ان امانت دار کے ساتھ اشھے گا جو مرتے وقت دہتے ہیں کیونکہ اس میں کستقیم کی فیلات نہیں۔ برحیلہ سبے اپنی صدقہ کی ففیلت حاصل کرنے کا کرنزی بھی ہواور نفع کم ہوتو گھائے کا سودا ہو ا اسے اب ایسے جبلہ سے اس صدقہ کی مثال اس وانے کی ہوگی جو زمین میں ڈالا جائے توجید دنوں کے بعد وہ ایک کے بجائے سینکر اول وانے بنا ڈالنا ہے ۔

تعبیرعالمانه وَإِنَّكَ لَسُنَكَفَّى الْفَرَّانَ اور الع ميوب محرصلى الدَّعليه وآلوسلم يد شك تم ماصل العبير عالمانه كرته بوقرأن كو-

حل لغات ! تلقى السكلام من فلان ولقت السير عنى فلال فى فلال كلام با بايس وقت بوسة بي

جب كونى إس كم من كي بات بلاواسط حاصل كرے اور اس سے براہ راست سمجے (تاج المصاور) ميں ہے كم التلقية یعزی پیش کسی ا ورد کسی کے اکے کوئی شے لانا۔ تلقی و تلقن و تلقت کافرق سورة نور میں بیان موجیکا ہے۔ بیرن پر بی من سر می اسطار جرابی علیه اسلام حکیم علیم سے نکر ابنی طرف سے اور نز ہی کسی اور سے جلیے کافروں رمین کند کئی سندگرینیر علیہ پر میں اسطار جرابی علیه اسلام حکیم علیم سے نکر ابنی طرف سے اور نز ہی کسی اور سے جلیے کافروں

حل لغات ؛ لدن بمعنی عبندلیکن لدن عبند سے زیادہ بینغ اور زبادہ خاص ہے اور حکیم علیم کی تنوین تعنیم و تعظیم کے یا سے لینی برت بڑی حکمت والا اور برت بڑا علم والا ان کی فیے فران باک کی عظمت کی طرف اشارو ہے اورنبان اب كرصنورك رورمالم ملى الله عليه والبوسلم بى قرآن باك كو پورے طور سمجے اور مكمل طور براس كے علم كا احاطرر کھتے ہیں اور آب کو ہی اس کے جملہ جلائل و رقائن کا علم ہے کبونکے ہو ذات ایسے حکیم و علیم سے علم حكمت براه داست حاصل كر تى ب عيراس ك علم وحكمت كاكياكنا -

جریل علیرالسلام کے ہاتھوں سے پیننے اور بیغامات جریل علیرالسلام کے لفظوں سے حاصل کرتے لیکن آپ میں کاکپ ِ فَرَان عبيداكر سِي جبر بل عليه السلام كے نازل كرنے سے حاصل كرتے ہيں ليكن قرآن كے مقالُق حكيم وعليم سے باتے ہي کہ وہ ایپ کے قلب مبارک پر براہ راست جملی ڈاتاہے جسسے آپ کا قلب مبارک قرانی حکمتوں سے ابریز ہوجاتا ہے اور یہ خاص صفت ہے جو اللہ کے ساتھ فامم ہے۔ اس معنی بر آپ کا علم خفائن القرآن پر شمل ہے اوراللہ نے آب کو بلاوا سط فیفن قرآن کے قبول کرنے کی استعداد بختی ہے اسے عدمدنی کما جانا ہے اور وہ اللہ بہت برا علم والاب میصے رسالت کا اہل جانا ہے تواسے بی رسالت سے نواز ا کہے۔

مُكَنَّنَهُ ۚ إِلَيْ عَلِيمِ دُولُولِ الممول كُو بِكِيالاتْ مِينِ انشاره سِهِ كُهُ قُران كَے علوم عقائدُ وشمائل برمشمل بین بانجر ان مِقْصِص واخبار عبيبيل -

(س بط) اب ان علوم ك بعض كا ذكر فرما باكر إذ فال مُوسلى لِ هُ لِهِ ال معيوب مِرص الله عديه والموسلم ياد دلائي ابى قوم كو وه وقت حبب موسى علبالسلام ن ابني المبراور ديگرايي ان سائقیوں کو فرمایا جو وادی طور میں ان کے سا تھ تھے ۔ اھل انسان کے مضوص گھر والے (اس میں شیع کا روہ ہو ا ہلیبیت کااطلاق حرفت اولاد فاطر و محزت علی رضی الله نعالی عشم بر کرتے ہیں صالاتکہ اس کا اصل اطلاق ازواج بر ب اور مجازاً أن مذكوره بالاحزلت بر -واقعه رو انگی موسی علیدان لام

. تھزت موسلٰ ننعیب عبیہاالسلام کے بال دس سال

گذاد کر شعیب علید السلام کی صاحر ادی معنی اپنی البیر کوساتھ سے کرم رواز جوے اس الادہ پرکراپنی والدہ اور اپنی دوہنوں سے ملاقات کریں -

حل لغات؛ الا بسناس بمعنى دمكيف (تاج المصادر) يرباب ظهود الشي برولالت كرتاب اور مروه في جوطرليّه ع توحق كه منا في مور

ف ؛ مقاتل ند فرها یا که تاریجی دراصل بور نفا اور وه رب العزة کا نور نفا - برجمعه کی رات تفی ارمن مقدسه میں بیار م

هن انجلَى فركاناركى صورت من ظاہر ہونے كاراز ہم سورة ظاميں مبان كر آسے ہيں -"سكانت كذر صنها بختابر" عنقرب ميں نتمارے بال خيرلاؤں گا۔ يعنى داسة كى نقيق كركے لاؤں گاكد وہ كهاں ہے-سين بُعد مساف قبر دلات كرتا ہے يا خيرلان كى باوعدہ پواكروں كا - اگر جد دير بايداس معنى پر بيرسين تاكيد بر ہوگا يعنى بهت جلدى ميں آپ كو آگ سے خبرلاؤں كا با جو تھى وہاں موجود ہوگا اس سے پوتھ كرمال حيال كى خبرلاؤں كا -"اذارت كند يستنها ب قبئيس" يالاؤں كا بين متمارسے بال آگ سے جنگارى -

فٹ؛ قبس بڑی سی اگ سے جیون مل سی نیکاری کوکها جا با ہے بسرحال وہاں اور کچ بھی ندہو گا تو کم از کم کوئی راہ بتانے والا تو ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ابنے بندوں کے بیے دو محرومیوں کا باعث نہیں بنیا ۔

حل لغات؛ اقبست مدند فارا وعلم ابعن استفدته مدند بعنی میں نے اس سے استفادہ کیا۔ المفرد است میں ہے الشماب بمعنے وہ نزرانی شعلہ ہو جلنے والی اگر سے جبک اٹھے اور قیس وہ روشنی جو اس شعلہ سے حاصل ہوادر اقتباس بمعنے اس شعلہ کے طلب اب اس کا استعارہ علم در امیت کے لیے ہے۔

سوال ؛ سورة طلامير فرايا "لعلى آشيكم" امير علاؤل كالمسارس فالداوريمال فرمايا ساكتيكم جمار خرريقيني طور ادر ان دونول مين تضاد اور كلام اللي تضاو و إختلاف سے پاك ہے ؟

یواب اکونی تفاد نہیں کیونکہ عرفا جس بندے کو کسی کام برامید غالب ہوجاتی ہے تو اس طرح کہ ہے " سا فعل کذا" اگر بروہ مجھتا ہے کہ اس کے خلاف بھی ممکن ہے بہاں بھی اہی عرف کے مطابق کہا گیا ہے۔ لَعَتَّلُکُمْ تَصْطَلُونَ کَا اللہِ ہے کہ تم اس گرمی ہے مُصْدُّرُ عاصِل کرو گے۔ المصلاء بیسے بڑی اگر اور الاصطلاء بیسے اگر سے

كرم بونا-

قانده طبیبه اگرسینکنا دل کو سخنت کرتا ہے ہی وج ہے کہ رسول الدُسلی الله طلیہ واکم وستم سے اگرسینکنا مروی نہیں۔
"فلکماً بحاکوها "پر مولی علیہ اسلام آگ کے قریب گئے تو دہاں اور ہی اور تھا جو درخمت سے نکل رہا تھا اور اس بیں جلانے کا نام نک نہ تھا حالانکہ آگ کا کام جلانا ہے لیکن وہ آگ ایسی مزتھی ۔ اور جس درخمت سے روشنی لکل رہی تی وہ کیکر کا درخمت نتھا۔ "فِذُوی " ثدا و بیٹے گئے بعنی موسی علیہ السلام کو ندا سنائی دی اور وہ کلام طور کی جانب سے سنائی دیتا تھا۔ دیتا تھا۔

مَنُ فَي السَّارِير بودك كاناسِ فامل عِربين بركت والاب ومواكد كى مِكدمين سهاس مراد ومبارك مِكسب) مو " نودى من شاطئ الوادى الابحن في المنعة المباركة " بين مذكور ب

۔ اور وہ ہو ان کے اردگرد ہے اور یہ ظاہر ہے کراس میں مبارک عام ہے ہمراس کے لیے جواس جگر میں مبارک عام ہے ہمراس کے لیے جواس جگر میں مبین ۔ اردگرد کے مقامات لینی نشام کے ملاقے کیونکہ یہ انبیاء علیماالسلام کے مبعوث ہونے کا مرکز ہے اور یربرکت ان کی ذندگی اور موت ہم کلام ہوئے ۔

ف ؛ موسی علیہ السلام کے سائھ انبدائی کلام میں بشارت تھی کرموسی علیالسلام کے بیا ایک یمت بڑا کام مقرر ہونا ہے۔ کرجی کے برکات زمین کے افطار میں بھیلیں گئے اور وہ بڑا کا م بھی کلام بر ذات اقدس اور بنوت کا حامل ہو ٹا اور انطہ ار مجر ات وجیزہ اور ظاہر ہے کرحس جگہ مشا ہر مہن اور کلام اللی فعیب ہو تو وہ جگہ لیفتنا مبارک ہوگی ۔کسی قائل بے فرمایا۔

اذا زونت مسلمی بواد ممساؤه زلال ومسلسال و بتخب نثر ورو ترجیله: جب سلی کسی وادی میں اتر تی ہے نواس کابانی صاف ستفرا ہوجاتا ہے۔

ف ؛ الله والول كے بهمال قدم مجتے ہيں وہ جنگل ہوں يا بہاراتو وہ سرمبز و شاداب ہوجاتے ہيں كيونكران كے مالات ہيں لا بر ہذن بر

الله ك هنال وكرم سے بركات وفيوضات موتے إلى -

ف البعن مضرین نے اس بورك كو دعا بر محمول كيا ہے جيساك كاشفى مرتوم نے فراياكہ خداكرے بركت دى جائے مس فت إبعض مضرین نے فرما يا "صن في المناد" سے ملائك مراد ہيں (اب معنی يہ ہو گاكہ اللّٰ نے بركت دى اس حكم سے جونور

ظا بر بیوا اوران ملائکر کوجو اسی بور میں تھے۔

صوفیاں آفٹر کیر بھن عارفین نے فرمایا میں بی المنار "سے خود ذات باری تفالی سے بعنی وہ دات بی جسنے موسیٰ علید السلام کو برکت مشاہرہ سے فیفن یاب فرمایا کیونکر اللہ مالک ہے جاہے تو وصعت نور بیں تجلی فرائے یا نار میں یا شجر میں یا طور میں یاکسی اور شفی میں جو اس کے ماشق کے حال کے لائٹ ہو با وجود کیر اس کی ذات وصفات جنت وعیرہ سے منز ہے ۔

مديث متركيث ان الله يرى هيشة ذات كيديشاء -

موجمه : ب شك الله تعالى اللي ذات كوجس بينت مي جلب وكهائ _

الوكسيك الله برب العلميين " اورالله بروروكارك يه باي اس تنام كلام سعس كے سابق نداء وسے دى كى تاكديد ويم منهوك الله تعالى كاكلام كسى شفىكے مشابر ہے اور تعجب ولانے كے يالے فرماياكيا ہے كروہ برت بڑى عزت وعظمت والاہے خلاصريك الله تعالى برتشرسے ياك ومنزه ہے۔

ف : منقول ہے کر حزت موسیٰ علیالسلام نے جب تدائشی توکہا کہ پکارنے والاکون ہے اس کے بعد دو مری تدا

"يبكونسكى إلى الكرائي " اب موسى عليالسلام ب شك شان يهب ك" أنا الله "ير شان كے ييے جمد معنم و ب يعنى ميں الله تعالى - الكور أبر الك كيكور و جم وخيال ميں الله تعالى - الكور أبر الك كيكور و جم وخيال سي الله تعالى - الكور أبر الك كيكور و كور اور برقى حكمت اور نهايت "دبير سے وہ كام مرابن م ويتا ہوں سے بالاتر ہوتے ميں ميں انہيں كر دكھاتا ہوں اور برقى حكمت اور نهايت "دبير سے وہ كام مرابن م ويتا ہوں سوال ؛ الاست المقدمة ميں ب كر" ان انالله "كا كلم موسى عليالسلام نے درخت سے سنا اور يرتو مدوث بر دلالت كرتا ہے كيونكر جو أواد كسى جمت سے سنى جائے وہ حادث ہوتى ہے -

، و امبی ہم اللہ کے کلام کو جمت و مکان سے منز و سمجتے ہیں - ایسے ہی اس کی ذات کو ایسے ہی اس کے کلام کو اموات و حروف سے بھی منز ہ سمجتے ہیں - ہال مومیٰ علیالسلام کو کلام اللی کا سماع ورخمت سے نصیب ہوا اس معنی پر بیر جمت برائے سماع موسیٰ علیالسلام ہے خکہ کلام اللی کے لیے ۔

موال : موئ علیہ السلام نے کلام اللی کوھو ت وحروت وجمت کے بغیر کیسے شنا ہوگا۔ بحواب الريرسوال بي كيفيت كلام توسم عديرسوال اى خلطت كيونكرذات وصفات اللي مي كبنيت كاسوال عال کے مثلاً یوں کیا جانا کر اس کی ذات جم وجوہر و عرض کے بغیر کیسے ہے یا کہاجائے کرکسب وعزورت کے بغیر اس کا علم کیسے ہے اليے ہى بىلاصلابة اس كى قدرت كيسى ب ايسے بى بغير شهوة وامنية كاس كا اراده كيا ہے ايے موت و حرف کے بیزاس کا کلام کیا ہے ۔اور اگر سماع مولی علیانسلام کی کیفیت کے متعلق سوال ہے تواس کا جواب بر ہے كر الله تعالى في موسى على السلام مين علم صروري بدا فرا باجس سي حفرت موسى على السلام كومعدوم كراكه برجو مين في من سے یر کلام اللی ہے اور وہ ازلی ہے قدیم ہے اور وہ کلام حرف د صورت کے بغیرہے اور جمت سے بھی نہیں ویا النول في كلوم جمات سر سے سنا اور أب كاتمام عبم بمزاء كان كے موكيا - اور انشا اللہ محرت ميں بھي اليعي بي بوكا-اورونیا میں کامل دا صل اخرت کے حکم میں ہے۔ راے ۔ یمی قاعدہ و بابیر اور جا رہے ورمیان اختلافی ہے کہ ہم اللہ والول کے عادات واطوار انفرت کے حکم کی طرح مانتے ہیں اور وہ اپنی مثل دینوی حکم ہیں سمجھتے ہیں اسلامی اللہ اللہ عصال در برامبارک ہوں اللہ عصال در برامبارک ہوں اللہ عصال در برامبارک ہوں بر الراك ميں ہے او كار وال دے اپنا عصا ۔ تفسیر صوفیان تاویلات بخیر میں ہے کہ اس میں اشارہ ہے کو اللہ کا کلام من لیتا ہے اور اس کے الوار کا مسیر صوفیان مشامرہ کرلیتا ہے توابی ہمت کے ساتھ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے توکل کے باتی تمام مہاروں کے ڈیڈے پھینک دیتاہے تعبروہ مرف اور عرف اللہ کے ففنل دکرم پر تعبرو سر دکھنا ہے اور لس ب يمكيه برعنب رسنسدا كفرمبيت از كفرطريق جسنر بفصن ل ي كمن كبردين رهاى رفيق مرجع ؛ طریقیت کے فانون پر میز خدار کی کرنا کفرہے ۔ اس راہ میں اسے دوست سوائے اللہ کے محسی اور کا مہارا بر لیے ۔ فَكُمُّ أَكُا الْهَا تُدَهُ نُكُو فَا نِصِيحيه جملة محذوفة كى وضاحت كرتى بي كوياكماكي سي كر موسى عليه السلام عصا زمین بر مارتا تو دور یا ہوا سانب بن جا تا - بجرجب موسی علیالسلام نے اسے دیکھا تو بمرت تندید سرکت کرتا اور برطرف دور النقا - كَانتَها جَالَتُ لَوا وه الدوها تقا -

ف _ا جائن وہ سانپ ہو ملکا ہو لیکن تیزرفنار ۔ موال: اتنے بڑے از دہا کو جائن سے کیوں تشبیر دی گئی ہے ؟

بواب : سرعة حوكة اورالنواء من مشابهت به اورجان سابنول كي مم برعموما مينكول مي رينا

ہے اورایذانہیں دیتا - (کانی القاموس) ۔

ف: ابواللیت ریمة الله علیه فضر ما یاضی یه به کرتعبان فرعون کے باس اور جات طور کے نز دیک رہتے تھے - ف : اس بین اندارہ ب کہ بویمی عیراللہ برسماراکر تاہے اس کے باس معنوی لغبان ہوتا ہے جیساکرمنٹنوی نراج میں ہے -

ہر خیب نے کو کمٹ در دل وطن روز محریث رصورتے خوام سندن

مترجهای : بروه خیال جو دل مین جاگزین جو جاتله وه قیامت مین کسی ایک صورت مین ظاهر

ف ؛ کشف الامرار میں ہے" ادبر عنها وجعلها تلی ظرورة" اس سے مزبھرے رہنے سے دومرے کو بیٹے دی۔ وُکُدُ یُکفّیک اور مرک نه دمکھا بعنی عقب المفائل جنگ نے بیٹے بھری یاس وقت بولئے ہیں جیب

مجماکنے کے بعد ووبارہ تیجرے ۔

ف : حفرت موی علیالسلام کو حو نگر خوف طاری ہوا تھا اس خیال سے کہ شاید اس سے ان کی ہلاک کا اوادہ کیا گیلہ باہمورسہ بلیکو سلی لا تشخصت تن ولالت کرنا ہے بعنی موی علیالسلام کو کہاگی کنوف زکیجے میرسے سوااور کی برہمورسہ نہیجے ۔ (فن لا کینخاف گذی ہے نئے کس میرے ہاں خوف نہیں کرتے ۔ اگم سک لوگ بغیران علیام علیالسلام برجملہ ولالت کرتا ہے کہ نفی الحدوث معلقاً ہے تہ یہ کہ جمعیع الاوقات ان کوتون نہیں ہوتا بلکراس کا معنی یہ ہے کہ بوقت خوان اللی میں مستفرق ہوئے میں اور ماموااللہ کا ان کو النفات نہیں ہونا اس فرد نہیں ہوتے کی کا موقت نہیں ہونا اللہ علی کا در دہ ہم وقت اللہ تعالی سے نمام اوگوں سے زیادہ خوف در کھے والے ہوتے میں یا اس کا معنیٰ یہ ہے کہ ان کو سور خانم ہی کا نوف نہیں ہوتا۔

جو الله کی طرف رجوع کرنا ہے اور ماسوی الله سے روگردان ہے ایسے الله ماسوی الله سے مامون و محفوظ الله معنی معنی الله سے مامون و محفوظ الله معنی محمول الله معنی الله معنی الله معنی الله معنی میں اللہ معنی میں اللہ معنی میں اللہ معنی میں اللہ میں ال

میں ہے لا تخف از دہاسے نر ڈریجے اس لیے کہ تم میری ظلمت کی تبائی در کی رہے جواور مقام النباس میں مجھ سے میر سے جلال و فطمت کے مشاہرہ میں انبیا السلام نہیں ڈرتے اس لیے کہ وہ میری ربوبہت کے اسرار کو جانتے ہیں -مورعا کماند (مربط) جب اللہ نے جانا کہ موسی علیہ السلام اس شخص کے بارے بیں پوجینا چاہیئے بہرجس نے معمور عالماند قبلی وقتل فزمایا اس لیے تعربیناً فرمات -

الأَّمَنُ ظُكُمَ مُرْسِ نَعْلَمُ إِلَيْ استَنْ مَنقطم ب إلى وه انبياء عليم السلام بن سے كولى لغزش مولى .

جیسے آدم ولوئس دواؤد وموٹی علیہم السلام -علم کااطلاق ان کے اپنے اعر اون کی مناسبت سے ہے بینا بنے ادم علیرالسلام نے کہا''رہنا خلسما من اروب میں

ر انفست اور دولن على السلام نے كها رب ان ظلمت نفسى، نثم بدل حسن بعد سوء بيرجس

برانی کے بعد نیکی کی بعنی بری کے بعد نیکی کرتا ہے بغزش کے بعد تو ہرکی ا

- فَكَرِنَ عَفَوْ زُرِ حَدِيمِ فَ اسْ يَكِيبِ عَفور حَيم ہوں - يعنى تؤمرك والوں كى نفرت فرما اسے اوران بُرِغتي وحريم به و عليم السلام سے كناه كا صدور ہوتا عصمت انبياء عليم السلام كى تقبق ہے الم علي البياء عليم السلام كى تقبق ہے يا نهيں - امام رازى دعة الله عليہ نے فرمايا كر فحار مذہب اہست كے نزد دبك يہ نہ كوان سے بحالت نبوت گناه كا صدور نهيں ہوتا نرصغيره كا نركبره كا اوران كا ترك اول اليه بى سب سے بحارے يد كان صغيره سے كورك قاعده ہے حسن اسالا بواد سيات المقربين - ابواد كى صنات مقربين كى جيد ہمارے يد كناه صغيره سے كورك قاعده ہے حسن اسالا بواد سيات المقربين - ابواد كى صنات مقربين كى

سیات ہوتی ہے فتوحات مکیتہ کی تقریب فنومات کمیہ ہیں ہے کہ نواص کے معاصی وام کے معاصی کی طرح تنیں ہوتے کیونکو عوام فتوحات مکیتہ کی تقریبہ سے گناہ کا صدور شہون طبیعہ سے ہوتا ہے۔ بخلاف نواص کے کران میں شہوات

طبیعہ کا تقاضا نہیں ہوتا اور خواص کے معاصی سط پر خمول کی جاتی ہیں اور ان میں نا وہل ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اللہ کمی خاص بندھ ہے کہ لغز بن طاہر قرباً جا ہتا ہے تو اس کے سامنے وہ گناہ بناوہل نیکی ظاہر فربا کا ہیں جو ہاتھ ہو جاتی ہے وہ اسے خطا حق محسور ہوتی اس لیے کرعار دن باللہ کو معرفت می خصیاں سے مانے ہو جاتی ہے لیکن تا ویل مانے نہیں ہوتی ہی وہ سے کہ مارون باللہ کہ بھی سر ماسی کی ہتک منبی کرتا مجر جب وہ ناویل کے مطابق عمل کرلینا ہے اس کے بعد اس فعل کی حقیقت سامنے ظاہر ہوتی ہے تو میر اسے غلطی محسوس وزماکر تو ہرکر تا ہے جب آدم علیہ السلام سے

بعد ہوئی تو تاویل سے ۔ عارف باللہ ابنی الیسی نفز ش کو صبیاں سے تعبیر کرنا ہے کیونکہ اس کو سر لیست کی اصطلاع میں حصیباں کہا جا تاہے اور وہ نشد علی اصطلاع میں استعمال کرتے میں سے عوام نہیں سمجھے ورمز وہ اس تاویل سے قبل صیا

سے پاک ہیں ایسے ہی تاویل کے بعد مجی -

مجتد حب اجتما دكرتا ب تواس وفت اس كاعنقا دعصيان كي طرف منبس وزنا بلكه اس كالماده به الكِيْجِبِ المُسْدِلال مِق إظهار بهوتا به عجنه دكايراجتماد اگرچيخطا پر بهونب بھی اسے گناہ نہيں کهاجا سکنا کيؤکر وہ اپنے اجتماد میں مشروع امر کا مرتکب ہو رہا ہے بھرجب اسے اپنے اجتماد کی خطافحسوس ہوگی تو یہ سمھے گاکر پڑھا ہے۔ اس پر وہ اظہار تو برکرے گا اس معنی برا سے گنگار نہیں کہا جانے گا۔ اس سے واضح ہوا کہ بندہ غلطی کرتا ہے تو تاویل و تزئمن سے بالسبان سے اورالیمی خلطی کو تشرعی غلطی نهیں کہاجا سکتا۔ جب ایسی غلطی کوغلطی نہیں کہا جا سکتا تو بھیران کو گنگارکمناکییا ۔ ہاں اسے اصطلاحی خطاسے تعبیر کیا جائے تو سرج نہیں اوروہ بھی ان خواص کے یلے وه جيسے جاميں کہيں۔

ستيدنا ابايز يدسطامي قدس رأه سير سوال بواكركيا عارف بالله اورابل ما بر بدلسطامی قدم مرہ کی تقریم کشف سے بھی عدی مرہ سے یہ سوال ہوالہ لیا عارف باللہ اور اہل ما بالد اور اہل کے با بر بدلسطامی قدم مرہ کی تقریبا کا صدور ہو سکتا ہے آپ سے فرایا ہاں اور دہ ان کی شان اعلی کے منافی بنیں اس لیے کرجے ہم عصیاں کتے ہیں وہ اللہ تعالی کی نقد برہے ہواں کے یہ مقدر ہوئی تھی جس کا ظاہر ہونا مزوری تھا۔ اور یہ بھی عارف کے ادب بدرگاہ اللی کی دلیل ہے کبونکر وہ جانت ہیں کرجب یہ تقدیر ربانی ہے تو بھر سرانی کبول اس لیے ان کے آگے تا دیل جاب بن جانی ہے اس حجاب میں تقدیر آباتی كا ابراء بوجانا ب اس طراق سے ان كى كون خطا اسے الي طرح سمج لو-وَادَّخِلُ سِيدَكَ فِيُجَلِيبِكَ شيرعالمانه

اور اين كريان مين بالله وللسيخ -

موال: في جيبك كي باغ فن كك كيون نبين فرايا ؟

م پیواب: اس وقت موسی علیالسلام اون کا بیرین بینے ہوئے تھے اورا لیے بیریمن کی مراستین ہوتی ہے نہ بین۔ أب كي بير بن سع والتفك موئ تقراسي ليد الله في فرما بالبيرين مين والتو والياء

ف ا مدرعة وه جونا ساجة بوتاب بوتمي كربجائي بهنا جاما ،

وه نتطلے گا۔ بیکے کہ اُن سنبد نوانی اس کی سورج جنسی روشنی ہوگی لینی اُکرتم اپنے بیر ہمن میں م تھ ڈالو گئے تو بھر تنا را ما تھ روشن موکر ظاہر جوگا جس عکر گدموع بنیرکسی ہماری کے بعنی وہ برص حبب بماری کی طرح رز ہو گا ۔ فی لیسٹر ج ا بیات نون انبوں میں ، یہ نبر ہے اس کا مبتدا، محذوت ہے درا صل عبارت ، هما

داخسلتان فی نسع آبات لیعی برمعرض معی ان نومعرول می داخل بین -

موسیٰ علیرالسلام کے نومیمزے یہ تقے ۔ ۱ عصا ۔ ۲ میرسفیا، موسی علیالسلام کے لومجرے سے جنگوں میں سرسزی و شاوانی م کافروں کے لیے قط۔

۵- طوفان ۲. کمنری ٤- يوني ۸ - بينگل ۹ - نون -إلى فرراعون وزون كرطوت كا - درامخاليم لم فزون كى طرف مبدوث مو - و قوميلة اوراس كى قوم كارت بن قطی قوم - إن الله م كانواقوماً فرسقين مين ده فاس قرم ب براعات كالعليل بي فرعون اوراس كى قوم كفران وعدوان مين حدسه متما وزكرف واليمي -فككمَّا بحاء تنه مُرايستاً برس وقت ان ك بالماري اليت كبريني ووفوم وات مرعالات بو موئ على السلام لائ اور أب ك إن سن ظاهر بوث - مُنْجِدون الله الله وافع اور روشن میں - اسم فاعل کا اسم مفعول بر اطلاق کیا گیا ہے اس میں انشارہ سے کروہ اننا روشن اور واضح تقیس کر دیکھنے والماكوالي فسوس بوق تفيل كرويا يي نود واض اور روش بي - قَالُوا هذا مِنْ حُرَّصْبِ بِي ٥ كماكه يو جاود كرظام بهاس كاجادو مونا يعنى تمام لوك جانت بيركم برجادوب - وجحك وابيرها كذبواجها زبانون ان كى تكذيب كى اور ان كے معجز ات جوفے كا انكاركيا . حل لغات: الجحود جائة وريقين كرك مركثي سه الكاركرنا بهال يرمرت كذب مراد مه تاكوات دراك لازم مات. يجالي وأستنيفنتها أنفسكهم وادحاليب اور استقان بحف بالمان ونالعي وراكاليكم ان كے تلوب كوبيتن بردگيا تفاكر واقعي يرالله كي نشأ نيال بين اور يرجادونهين بوسكتين -وت : جناب الوالليث رحمة الله عليه في ولياكم برمعيب مين تعين كيف كوليد موسى عليالسلام سع فزياد كرنة تومشكل حل ہوجاتی توان کوبفین ہوگیا کہ لیفیناً پراللہ کی جانب سے ہیں۔ خلکا گا ظلم نفسان سے جحود (انکار) کی ملت ہے۔ وَّعُلُوّاً ﴿ انکار اور شیطان بیجرسے فَانْطُنْ وَ كَيْفُتُ بِس السلحيوب محرم عطفي صلى الله عليه وآله وسلم وكيه كيب ب عاقب ألفنسيدين معتدین کا اینجام ، مثلاً ان کا دنیا بیس در با بیس طور ب کرم زا اور استرست بیس دوزج بیس جانا - بعنی دنیا میس ان کا ا بخام برباد ہواکہ دہ دربا میں ڈوب کر مرسے ۔ ادر اسخوت میں دوزخ ہیں جلیں گے ۔ بم مالتِ مغرب إن نوشُ است سرانجام ابل فسادأتش است موجمه : مفدول کی حالت برباد ب ابل ضاد کا انجام دوزخ ہے -ف ؛ اس میں کفار قرایش کی تمثیل ہے کہ تم مفسداور سمکش ہو نو جو ذات فرعون کو تباہ کرنے رقادیسی ذات بہیں میمی تباہ کرنے کی قدرت رکھتی ہے کبونکہ وہ اپنی اس صفنت سے دائمی طور موصوف سے کبونکہ کر دشمنوں پر . اس کا حلال دائمی ہے جیبے اس کا جمال اسپنے محبو بول کے بیلے دائمی اور م رز مانہ میں ہے اور ابیے ہی تا قبیا مت اپنی جملہ

عاقل ير لازم سد كروه دوم ول سے تعبیحت حاصل كرے اور وه اسياب بالكل زك كر دے جوتبا بى میں اور ملاکت کی ڈالنے والے ہیں جیسے ظلم اور سرکٹی جوکہ نفس امارہ کے عادات ہیں اور جا ہیئے كرابية جمله الوال كوسنوارك جيس عدل وتواضع وتغيره كيونكرية فلوب كے صفات عاليه سے ميں -ایت میں ان لوگوں کی طرف انٹارہ ہے جہنوں نے وہ استعدا دمنائع کردیں جو انہیں بلاواسط موفياتم فيفن الني سے تقبيب كرنے والى بين ان كا انجام يرسيد كر وہ جانوروں اور درندوں کے مرتبہ کو پہنے جاتے ہیں اور شیطان کے سامفی بن جاتے ہیں - اور جبتم کے گرمھے میں واخل ہوں گے اس سے معلوم ہواکہ طبند مراتب پر مینیا مشکل ہے لیکن برے انجام کے گرم معے بیل گرنا مان ہے کیونکرنفس اور اس کی طبعیت اس پھر کی ما نند ہے ہے اوپر سے نیچے بھینیکا جائے وہ اس طرح نیچے کو بہت جلد گرے گااگر کوئی بنده خداعجا مدات و رباصنیات سے اسے زم کرے نوان مرائب عکیا کا پہنچنا کسان ہے اور کم درجات میں گئے سے بیاؤ ہوجاتا ہے۔ حضرت حافظ شیرازی قدس مرا نے فیز ما با سے بال كِتْ وُصفى د از تنجب رطولي زن حييف بالمشديو تومرغ كراكسيرقض ترجمه: بال كعول اور جرة طوبي سے اوار في برااف اس بوكاكة تيرے ميسا برنده ينجر سے ميں تعيسار ہے -کیا تبیع تربی ہے وہ تفص جوا پنے آب کو ظاہری طور سنگارناہ اس کی مثال اس مرمیزوننا داب باع النياه کي ہے جي كا مكران الو جويا مكريوں كے اس ريورى ہے جي كاپيروا والعبيرا ہے اور اس كے مال و اساب اورظاہری مقام باللہ کی مثال اسبل کی ہے جس کوزیورات سے سلکار دیا جائے۔ پرفضیلت وہانسان ہے جواپنی عالی بہتی اور اتباع بالحق اور ادب وعقل سے ارتکاب منہیات سے بے کر بڑے ابخام سے معفوظ ہوماتا ہے۔ الله تعالی مم سب کو اپنے ارتباد کے قابل اور اپنی کتاب کا عامل اور اپنے عذاب سے فحفوظ

ہونے والوں اور جن کے مراتب پر رشک ہوگا سے بنائے۔(آئین)

وَلَقَنُ اتَيْنَادَا وُدُوسُكُمْنَ عِلْمًا وَقَالُا الْحَمْنُ لِللهِ الَّذِي فَضَّلْنَا عَلَى حَيَّارِهِ فَي عِبَادِة الْمُؤْمِنِينَ ۞ وَوَرِثَ سُلَمُنُ دَاوْدَوَقَالَ يَاتَثُمَا النَّاسُ عُلَّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوْتِنْ مِنُ كُلِّ شَيْ يِرُ إِنْ هِٰ مَالَهُ وَالْفَضْلُ الْبَهِينُ ۞ وَحُشِرَ لِسُلَمُنَ جُنُو دُهُ مِنَ الْجُن وَالْإِنْسِ وَالقَّلِيْرِفَهُ مُرُكُوزَعُونَ ۞ حَتَّى إِذَا اتَّوْا عَلَى وَادِ النَّمْلُ قَالِتُ نَمْلَهُ ۖ كَأَيْهُا النَّهُ لُ ادْخُلُوا مَلْكِنَكُمْ وَلَا مَحْطِمَتَكُمُ سُلَمُنَ وَجُنُودُ مَا وَهُمْ لِاَكَتَنْ عُرُونَ ۞ فَتَكَسَّمَ صَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا وَقَالَ مَ تِ آوْزِغِنْ آنُ آشَكُو لِعُمْتَكَ الَّتِيْ آنْعُمْتَ عَلَيٌّ وَعَلَى وَالِدَى وَانْ اعْمَلُ صَالِحًا تَرْضُهُ وَ ادْخِلْيْ بُرَحْيَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّلِحِينَ 0 وَتَفَقَّلَ الطَّيْرَفَعَالَ مَالِى لَا اَرَى الْهُلُ هُلَ اللَّهِ مَا كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۞ لَا عُنِ بَتَكُ عَدَابًا شَيْرِينًا أَوُلَاذُ بِحَنَّكُ أَوُلِيَا تِينَيُّ إِسُلُطِينِ مُّنِينِنِ ۞ فَتَكَتَ عَبُرَكِعِيْدِ فَقَالَ ٱحَطْتُ بِمَا لَمْنُ حُطْ بِهِ وَجِمُنُكَ مِنْ سَبَاإِبْنَا يَتَقِينِ Oِ إِنِّى وَجَدُ تَتَّ الْمُرَاةَ تَمُلِكُ فُمُ وَٱوۡتِيَّتُ مِنُ كُلِّ شَيْءٍ وَٓلَمَاعُرُ ثَ عَطِينُو ۞ وَجَنْ تُمَا وَقُوْمَهَا يَسْجُلُونَ لِلسَّهُ سِ مِن دُوْنِ اللَّهِ وَزَيِّنَ لَهُ مُ الشَّيْطِانُ ٱعْمَا لَهُمْ فَصَلَّا هُمُ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهُمْتَكُونَ ۞ ٱلَّهَ يَسُجُكُ وْالِيَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوْتِ وَالْأَكْرُضِ وَلِعُلُومَا تُخْفُونَ وَمَس تُعُلِنُونَ ۞ اللهُ لا إله والآهُوربُ الْعَنْ شِي الْعَظِيْمِ الْحِنْ قَالَ سَنَنْظُو اصَّدَ قُتَ أَمُ كُنْتَ مِنَ الْكُلْدِينَ 0 إِذْهَبُ تِكِتِّبِي هِلْهَا فَاكْفِيهُ إِلَيْهِمْ تُثَّرَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرُهَا ذَا يُرْجِعُونَ ۞ قَالَتُ يَا يَهُا الْمُلَوُّ الِنِّي ٱلْقِي إِلَيَّ كُتُبُ كَرِيْعُ۞ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمُنَ وَ إِنَّهُ بِسُيِ اللهِ الرَّحْمِينِ الرَّحِيثِ إِلَّا تَعْلُواْ عَلَى وَالْتُونِي مُسُلِمِينَ وَ

ترجمہ ؛ اور مبنیک ہم نے داؤدوسلبمان کو ٹراعلم عطاکیا اور دونوں نے کہا تمام تعرفیب اللّہ تعالیٰ کے لائق بین کرم کے لائق بین کرمیں نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پرفضیلت دی ۔ اور سلیمان داؤد کا وارث ہواادر کہا اے لوگو اہمیں پرندوں کی بولیوں کا علم عطا ہوا ہے اور سرچنز میں سے

ہمیں عطا ہوا بیشک میں فضل ظاہر ہے اور سلیمان کے لیے اس کے کشٹ کرجتوں اور اُ دمیوں اور مرندوں سے جمع کئے گئے تووہ رو کے جائے بنے یہاں تک کرجب جونٹی کی وادی میں اُنے تو ایک جونٹی نے كهاا ب حينتليوا اينے گھوں ميں گھنس جا وَكرتم ہيں سليمان اوران كالشكر بے خبرى ميں كيل نہ أوّا كيس -سوامس کی بات سن کرمسکرا کرنسا اورعرض کی اے میرے پرور دگار! مجھے نوفیق بخش کم میں تیری نعمت کا بٹ کرکروں کر زُنے مجنے اورمیرے والدین کونعمتوں سے نواز ااور پرکر میں ایسا نیک عمل کروں حب سے نوراصی ہوا در مجھاینی رحمت سے اپنے نبک بندوں میں شامل فرما اور پرندوں کا جا رُزہ لیا ترکها کیا بات ہے کہ میں مرفر کو نہیں دیکھ رہا کیا واقعی وہ غائب ہے میں اسے فرور سخت مسزا دوں گا یا ذیج کر ڈا لوں گا یا میرے پاکس کرنی واضح نتبوت لائے سوزیا دہ دبر ند مظہرات اسم عرض کی میں وہ الیسی بات دبکھ آیا مہوں جو آپ نے نہیں دیجی اور آپ کے پاس شہرسیا سے ایک بقالی خرلایا ہوں بیشک میں نے ایک عورت دیکھی جوان پرشا ہی کر رہی ہے اور اسے ہرشے میں سے عطا ہُوا ہے اوراس کا تخت بڑا ہے اور پینے اسے اور اس کی قوم کواکسس حال میں یا باکدوہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کرسونی كوسيده كررسي بي اورشيطان في الالك اللي اللي نظر بين منوا ركر الفين سيدهي راه سب روك د باسے سودہ راہ نہیں ماتے اللہ تعالیٰ کوسیدہ کبوں نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین کی چیسی حیزین سات اور جو کھے تم چھیاتے ہوا ورظا ہرکرتے ہوؤہ جانا ہے اللہ تعالی ہے کہ اس کے سواکوئی معبود منیں وہ بڑے عرش کا ما لک ہے سلیمان نے کہا اب ہم دکھیں گے کرکیا ڈوٹے سے کہا یا تو جھوٹوں میں سے ہے میرا پرخط کے جااورا سے اس بر وال دے پھران سے ہٹ کر دیکھنا وہ کہا جواب فیتے ہیں عورت بولی اے دربار بومیری طرف ایک شا ندار خط والاكبا ہے بینک ووسلمان كى طون سے باور بينك و والله تعالى كامام ہے جوبرا امر بإن رقم والا ہے يركم جمير ملوا ند کردادرمسلان ہوکرمبرے با ب حاضری دو۔

من وَلَقَلُ التَّيْنَا بَمَوَا بِيَنَكَ بِم فِي طَافِرِ مِا يَدَا وَكَ وَسُلِينَا وَاوَدُ وَسَلِمَانَ عَلَيْنَا القسيم عالمان وعليهم السيلام روونوں کو۔

ف مبیکاة الافایین کرسلیمان علیرالسلام کوچیونی نے عرض کی صنور آب کو معلوم ہے کہ آپ کے والدگرامی کا نام داؤداورآپ کا نام سلیمان کمیوں رکھا گیا آپ نے فرمایا توہی بنا دے عرض کی اس لیے کہ آپ کے والدگرامی نے اپنے قلب کو اتفات عن الغیرسے باک کرکے اللہ سے عمیت کی اور آپ چونکرسلیم (تبصفیر) ہیں اس بلید آپ کو آپ کے والدگرامی کے ساتھ لاحق کم باگیا ۔ گویا "داؤو" داولی فلب الخ کا مخفف اور سلیمان (سلیم آن الله کا مرکب ہے)

عِلْمًا ؟ علم كا يك حصد بعني ترائع واحكام اور ومكير وه علوم جو ان كالني ادران كي ليه خاص سق جيب زره

بنا نا و بپيارُون كن بيخ اور پر ندون اور جانورون كي بولي -١- أدم عليه السلام كو امماء كے عليم عطا فراف جو ال كوسجده محتير كاسبب بند سات علوم سات انتخاص کو ہے۔ خور علیہ انسلام کو علم الفراسة عطافر مایا بس کی وجہ سے موسی و اوشع جیسے فریر ، ان کے شاگر دینے ہو۔ یوسف علیالسلام کو "علم تعبیر بخشاجس کی وجہ سے بیٹے خواہل ملکت کویایا۔ مہم۔ واؤد ملالسلام کو ژره بیٹنے کا علم سکھایا جس کی وج سنے کپ کو ریاست و درجات بلندعطا بہوشتے ۔ ۵ - میلیمان علیہالسلام کو پرندول کی بولی سکھا لی جس کی وجہ سے آب نے بلقیں کا تخت حاصل کیا۔ ۹۔ عینی علیالسلام کو کتاب و حکمت و نورات و انجيل كا علم عطا فرمايات كى وجد سے تهمت كى ترسے بيج كئے - ١ - معنور صلى الدّعليه واله وسلم كو ترع و توميد كاعلم عطا فزمایا جل کی وجرے ام ب کو شفاعت کل کا احتیار تقدیب ہوا۔ حزت الهاوروى رحمة الله عليه في ما ياكم بهال علماً سه مرادعلم الكيميا سه اس ليه كربرعلم عليم البيام م ممیل و مرسلین اور اولیاء عارفین سے ب حضرت مولانا روم فدس مرة الاعلی نے حزمایا ، از كرامات بلسف وادلياء اقلاشعرست وأحمت كيميا توجسهك ؛ اولياءك بندكرامات سے بہلى كوامت شعر گونى اور آئزى كيميا ہے -الكيميا اصل ميں بير ب كر جو ال جلئ اس بر قماعت كرنا جو مز ال سكے اس بر يميائ والمفتسليم که در اکسیر درصناعت تیست رو قت اعت کزیر که درعالم توجهها المين تحمير بناؤل كروه اكبيراور دوسرى كمى صنعت بين نهين يا فاعت كوقبول كيجير دينا مين قفاعت سے ممتر ادر كونى كيميانمين -شف الا*مرار بی ہے کہ واؤ دعلیالسلام بنی امرائیل کے بنی وا*لے میووا واؤدعليه السلام كاتعارف إبن تعقوب عليه السلام كى اولارسے ہيں ، آپ موسىٰ عليه انسلام سےٰ يك سوائمتر سال کے لعداس دنیا میں تشرلف لائے اور ایکی شاہی طالوت کے لعدسہے ۔ اب کی الطنت میں تمام بنی

امرائیل متّغق ہوگئے تھے اس لیے آ ب کی سلطنت میں کرام وعیش تھا۔ اللّٰہ نے فرمایا وشدد نا صلک اور مم نے

Ý

واؤد مليرالسلام كي نشابي كومضبوط كيا-ت : مروی سے کو ہر شب کو بنی امرائیل کے میں ہزار مردار آپ کی میرہ داری برِمقرر تھے آب کو علم و ملک دونون عطا تھے۔ يبنا كير الله نعال في فرمايا "وانتينا داؤد وسليمان علمًا" اوريم في واؤد وسيمان عليهاالسلام كوعلم عطافز البا-واور وسلیان علیماالسلام کے احکام کا اجراء اور اعمال صالحہ کی مفین توراة سے بتی اسی لیے آپ الحجوب كى كما ب زبور صرف مواعظ پرشتى مى اس بى احكام اور ادام و نوابى نهير تھے -من من عطاقدس مرة وزمايا كرعلم من علم بالرب وعلم بالنفس مرادب الله تعالى فيان فالكرة صوفيا نه دونون (واؤر وسلمان عليهاالسلام) كعيلي علم بالرب اورعلم بالنفس ابت فزمايا اور علم بالنفس ورحقيقت علم بالله بعينا بخرستيرنا اميرالمونين على الرضى رضى الله عنا على وران ب-من عرجت نفسسهٔ فقدع بی مهبهٔ بحجه : جَس لنے اپنے نقس کو بیجا نا تولقِناْ اس نے اپنے دہب کو بیجا ان ایا سے ير ديود خرائے عسر وجل تهست تفسس توحجت قاطع حِين براني تو نفنس را واني كوست معنوع وايزدكش صانع نتر جبها ؛ خداع وجل کے وجود بر نیرانفس ہی جست قاطع ہے جب تونفس کومعلوم کر لے گا تو تھے جی کی حقیقت معلوم جو جائے گی ۔ اس لیے کہ وہ مصنوع ہے اور اس صابع اللہ آباک ف ؛ علم دوقسم كا ب ا علم البيان يروه علم ب يوسالُوا نزيد سه حاصل بو- (١)علم العيان بر علم وهب مبو كشوفات غيبيه سے مستفاد بهو ر صنور سرورعالم صلى المعليدواكد وسلم في فرماياكم: سائل العلاء وسالط الحكما مريث تركي وجالس الكبراء-موجه: ماماس سے سوالات کر اور حکام کے باس المورفت رکھ اور مشائح (بزرگان وین) کی

صحبت اختیار کر۔ علم سے صرف علم البیان کاسوال کر کبونکہ مسائل تنرعیہ کاحل ان سے ہی ہوتا ہے مشعر ح الحد میں اور حکماء کے پاس ان جانا علم العیان کی وجہ سے ہوتا ہے اور مشارکے کی صحبت بیں بابن بھی ہوتا ہے اور احکام شرویر بھی اور ملم المکاشغہ والاسمار بھی اور ان کی معبت کا حکم اس لیے ہے کہ ان کی معبت کے دارین دنیا اور اُسمَر منت کے جائے شمار منافع حاصل ہوئے ہیں۔۔۔

تو خود مبست دی جوی و فرصت شمار که با پرون خودی گم کنی روزگار متر جسمه : تو خود بهتر سه است تلاش که اور فرصت کوغنیمت سمجھ ور نر اپنی طرح روزگار کو منا اُک سن

وَقَالاً الْحَمْدُ بِلّٰهِ الَّذِي فَضَّلَتَ اوران بر دونوں نے برایب نے اس ملم کا افسس مرعالی نے اس ملم کا الْحَمْدُ بِيْنِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهِ اللّٰهِ مَا اللّٰهِ مَا اللّٰهِ اللّٰهِ مَا اللّٰهِ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهِ مِنْ اللّٰهُ مُنْ اللّٰهِ اللّٰهُ مُنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ مِنْ اللّٰهُ اللّٰلّٰ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمِلْمُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمُ اللّٰمُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰمِ اللّٰمِلْمُ اللّٰمُ اللّٰمُ

عرب کے دستور کے مطابق یماں عبارت کل منھا فضلنی ہوتی اسٹوب عرب کے فلاف جمع شکم سوال کے میغہ کے ساتھ کیوں لاما گیا ہے ۔

جواب : انتقبار دا بجاز کو مدنظر رکه کر اس سے سرون واد عاطفہ کو بجائے فاء کے لانے کا حن اسلوب بھی معلوم ہو گیا اس لیے کہ واؤ عطف اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ علم ہر دونؤں (باب بیٹے) کو طفے پر حمد کر رہے ہیں مرف علم کے طفے پر حمد نمیں کی گئی فاء عاطفہ ہوتی تو بھی دو سمرامعنی بن جاتا اور اس میں اتنی لطافت نمیں ہو بہلے معنی لینی واؤ عاطف ان فد عد

ف ؛ بینیاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فروایا کہ واؤ ماطفہ لانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ عطائے اللی کے مقابلہ میں ان کاحمدو خسکر کرتا ابکہ معمولی سکوانہ ہے کیونکہ اس کی حرف ابکہ نعمت کا شکرانہ ہمارے لاکھوں یار حمد وشکر کرنے سے اوا منیں ہوسکتا۔ گویا انہوں نے اپنے فعل کا شکر ہے اور کہا اُلی اور کہا اُلی گھٹہ ۔ النی

ف ؛ الكتبر سے وہ لوگ مراد بیں ہو ان كى طرح سے نراؤازے گئے نروہ تبیں مرے سے دولت علم نفییب .

مجى نہ ہوئى ۔ كتب كو كو مؤمنين سے معيدكيا ہے اور طاہر ہے كرفيز كوئنين جب ايمان سے محوم بيں تو كھران كوئسلم
سے بطریق اول محرومی ہوئی كيونكر ايمان سے خالی السان لا اجابل ہے اگر جہ وہ خود لينے آب كوابل علم سمجھ يا لوگ اسے
علامہ باكوئى اور ديگر اوصاف ديں - كياتم الوجبل سے نہيں سمجھ كروہ با وجود كيرائني بار في ميں بهت برط والنشور
سمجھاجانا نفا بلكراس كى ان كے نز ديك الوالحكم (حكمتوں كا سمرتنيم) متعا - اسى بيے حكماء نے فرط إكم بوروب كو عالم يا
كوئى بالا عمدہ دے كر بلانا و بخرہ كروہ ہے -

توی برا ملده و مصر جداد مراه خروه مسبح ف باکثیر کے نفظ میں اشارہ ہے کر لبعل دیگر مقرات ان بر ملمی فغیبلت رکھتے ہیں -

S. J. J.

ا بیت میں علم وعلماء کی فضیلت اور بزرگی پر واضح تربن دلیل ہے کرسلیمان و داوُر علبهاالسلا فعنی بلت میں علم وعلماء کی فضیلت اور بزرگی پر واضح تربن دلیل ہے کرسلیمان و داوُر علبهاالسلا فعنی بلت میں ان کا تاتی علم پر شکر ہیر ورز علم کے علاوہ ان کے بال علک و مال کی کمی نرتھی اور دبی الله و مولمت بیس ان کا تاتی نفا - اور اس میں علماء کرام کو بھی تحلیص ولائی گئی ہے کہ وہ اپنی اس علمی دولت برخوا نعالی کا شکر کریں کہ رہبی برخی دولت انہیں اللہ نے عطاف مائی بھراس دولت کے تصول کے بعد متواضع و متی شعر درجی برخوری منہیں بلکہ ان سے بہت براہ سے میت بڑسے ابل علم موتود ہوں گے ۔ جیسا کہ اللہ تعالی منہ موتود ہوں گئے ۔ جیسا کہ اللہ تعالی منہ موتود ہوں گئے ۔ جیسا کہ اللہ تعالی منہ موتود کی دولت کی علیم علیم براہ الم براہ در زیادہ علم والا ہونا ہے ۔

(یران کی تواضع ہے لیکر شیعہ لوگ ان کی نواضع سے فائدہ انطاب ہوئے تاشر دیتے ہیں کہ معا ذاللہ آپ معا ذاللہ آپ معا داللہ آپ معا ذاللہ آپ معا داللہ اس معا داللہ اس معا داللہ اس معا مل ادر عز فقیہ عقے تفصیل فقیراد لسی عفراد کی تصنیف "رداللذاب" میں ہے) کے

کی میں موردہ کے اہلے علم سے المام دباتی اور اور سیمان سے قلب اور ان کے اہلے علم سے المام دباتی اور وہ اور سیم مورد کی اور میں مورد کی اور ان کا محدکر ناان اسما اور ان کا محدکر ناان اسمنا اور کی وجہ سے سے جو انہیں عیو دیت کی ادائے کی میں کام کرتے تھے۔ اس لیے کراعضا کا کام سے عبو دیت وعمل اور دوج و قلب کا کام سے علم و معرفت ہو کہ علی کا اصل و بنیا دہیں۔

صفرت محرصطفاصلی الله واله وسلم سے کی نے سوال کیا کہ افضل الاعمال کیا میں توائی العمال کیا میں توائی صحرمیت ممرفت اللی اور دین کی فقر سمی اور اسے بار در ایا بھراس نے عرض کی یا دسول اللہ میں آئی سے عمل کا سوال کونا ہوں اور مجے عمل کی خر دیتے ہیں آپ نے فر مایا ،

العلم ينفعك معه قليل العمل وإن الجهل لا بيفعك معة كشير العمل . ترجمه ؛ عمل الرجر قليل بوليكن على كن سائق بوتو وه فائده وس كا اورتبل سيعلم كن ا

بی کینر کیوں مر ہوتب مجی کوئی فائدہ نہیں _

ف : علم کے تعبر علی ایسے ہے جیسے گدھا چکی کے اردگرد تھر رہا ہو۔ اس طرح سے وہ سفرطے نہیں کر سکے گا۔ نسخہ تمیر(ا) روحانی : فتح الموصلی قدس مرؤ نے فر مایا کہ مریض کوجب طعام اور بانی اور دوا زسطے تو مرجائے گا۔ نسخه روحانی فمبر(۲) ؛ ظاهری خذایسیه میم کر کهانی جائد . بچ قلب میں باطنی خذا داخل نه جوسکے گی . سخرت شیخ معدی قدس مراه فرماتے میں کرایک خص دس میر خذا کھاکر ساری دات عبادت میں گذاریا حکامیت نظامی ولی اللہ نے سنا تو فرما باکہ یہ شخص اگر آدمی رو فی کھاکوساری دات سوتا رہتا تو اس بہیے بھر کر عبادت گذاری سے افضل ہوتا۔ ۔

اتدرون ازطعسام عنسالي دار

۴ درو اور و معسدفت بینی

نهی از محسستنی بعلت آن م می از محسستنی بعلت آن

ترجیمه : بیٹ کوطعام سے خالی رکھ تاکر اس میں نور و معرفت باؤ ، حکمت سے تم اس میے خالی ہوکر تم طعام سے ناک تک پُر ہو۔

نسخ روحانی ممبر (٣) : عب وكبر نوروصفان كو روكت بين ه

رُاکی بود پرون چسسراغ التهاب که از خود بری هیچوقت دیلازاب

ترجمه: ترب براغ مين روشى كان ب التي ببكرتيرا براغ باند يرب-

استعاد المستعاد المستعاد المستعد المستعدد المستعد

اس سے مسلد فدک کے لیے نتیع کا اعراض رفع ہوگیا۔ سے

اس کیے میاں مالی ورانت مراد نہیں کیونکہ انبیاء طبع السلام کالات نفسانبہ کے وادث ہوت ہیں مال واسباب نیور کی ان کی ان کی نور کی ان کی نظر ول میں کول تدرو قیمت نہیں - مبیا کر صفور علیہ العماؤة نے سخرت من رضی الله عند کو وزمایا تم میرے بھال اور وارث ہوں کہ میں کہ میں کہ ہیں کہوں می وراثت کا وارث ہوں کہ سے نظر مایا جمیرے کہ میں کہا جائیا جمایا اللہ کی انہیا جمایا اللہ کا میں کتاب وسفت کے وارث ہوئے تم میرسے وارث ہو۔

(کے اس سے شیعہ یہ تر مجھیں کہ خلافت کلافصل نابت ہوگئ اس بیے کملی دراثت ایب کے برصحابی کونفییب ہوئی کیونکر ایس کے کمالات محدود نر نفے کہ حضرت علی ہی بالینے تو باقی محروم ہوجاتے ،

کسی قطب وقت نے مرض کی یا اللہ میرے بیٹے کوہی میرے مقام ولایت کا دارت بنا دے۔ اللہ فی اللہ میرے بیٹے کوہی میرے مقام ولایت کا دارت بنا دے۔ اللہ کا میں جوتی ہے یا اللہ میرے بیٹے کہ میں کیونکہ وراثت یا ملمی جوتی ہے یا اللہ سامی دراثت مرف اس مردیو معالق کا وارث میں این کی استعداد ہوتو مجر وہی مقامات انہیں نصیب ہوئے بیں اسی بلیے حضور مسرورعالم معلی اللہ علیہ والم وسلم نے فرمایا "العدا ورث الانبیاء" علماء انبیاء کے دارث میں۔

بناب کاشفی مردم نے فرمایا کر محرت داؤر علیالسلام کے آیس داؤر علیہ السلام کی اولاد کی تفصیل صاحبزادے تھے ہرایک نے شاہی کی دراثت کا مطالب کیا اللہ نے آسمان سے ایک مکتوب مہر شدہ داؤ دھلی السلام کو بھوایا اس میں بیند مسائل نفے اور کھا تھا کہ تہاری اولاد میں سے تو بھی جو اب دسے وہی تہارسے ملک کا وارث ہے ۔ داؤد علی السلام نے تمام صاحبزادوں اور ابی شاہی کے تمام علما مومشائع کو بلایا اور وہ مسائل اپنے صاحبزادوں کے آگے رکھ دیئے وہ سوالات یہ تھے

ا۔ سب سے زدیک ترکون کی شے سے اور سب سے دور ترکون کی شے اور سب سے وست ال ترکون سی شے ہے ان کہ سے سے اسے الس زبادہ ہے ؟ ۲- وه کون سے دو ہیں جو قایم ہی اور دیگر دو عقاعت اور دیگر دو دشمن ہیں؟ م- ده کونساکام ہے جس کے اسخریس اس کی تعرفیت کی گئے ہے ؟. م وه کون ساکام ہے بیس کا انجام فرموم ہے ؟ سحزت دا کو دعلیالسلام کے تمام صاحبزاد دوں نے معذرت کی جغرت سلیمان علیالسلام نے فرطیا اگر اجازت مہوتو ان کا جواب ميرع ص كرول داؤد عليه السلام في ابعا زت بخنى توسليمان عليه السلام ن كما يسط سوال كاجواب يرب كمالنان کو قرب ترموت ہے اور سین حبید تر اس کا وہ نزگہ ہو دہ مرنے کے نعد تیور تا ہے اور اس کے لیے زیارہ دحشت والادهم ب بوروح سے خالی بوجائے جس سے اسے بہت زیادہ انس ہے وہ روح ہے -دو سرسه سوال کا بواب برسید که ده تو رو قایم بین ده اسمان اور زمین بین اور دو مختلف مصراد دن اوردت ہے اور ایک رومرے کے دشمن موت وحیات ہیں -ئيسرے كا جواب برہے كە دە كام جى كاانجا م مح_ود سىھ وەسىھ توصلە بوقت نفيه-پوتھ کا جواب یہ ہے کہ وہ کام جس کا انجام مذموم ہے وہ ہے تیزی جو اوفت غصر اسے -جب ا كابر علما أومشائح نف كتاب منزل كے موافق جواب بإيا تو فزما يا ان تمام معاجزاد ول يرحفرت سليمان علیہالسلام کوفینبلت حاصل سےفلندا نشاہی اب کے ٹیرد کی جائے اس کے دومرے ون حفزت واؤد علیرالسایم كا وصال بوكي توسيمان علبه السلام أب كے جانشين بوئے۔ وكال نعمت اللي كي شير اور ان لوگول كوائي طرف ملاف اور اين تقديق كے يد ان معجوات بامره كا ذكر فرما بايو انهيل اللُّه كي طرف سے عطا بهوے يه ذكر رتو بطور فخر تھا زار راه مكتر ف ؛ جناب بقلی نے فرمایا کرسلیمان ملیرانسلام نے عطاکر وہ معجر ات کا ذکر اس سے فرمایاکہ قانون ہے کرمتمکن جودر جمکین کو پہنے جائے جائز ہو ناہے کہ وہ ا پہنے بیے عطایائے النی کی نیروے ناکر اہل ایمان کے ایمان میں امنا فر اور منکرین رپر عِت قايم بو- چانخ الله ففراي واما بنعمة م بك فحدث اور استاور نعمت بق كوبيان كيمير . يَّا أَيُّهُ كَالنَّا سُ عُكِيمُنَا مَنْطِقَ الطَّليُرِ ال وَلا مِح بِندول كَي دِديان سَكُما لَ كُنُ مِن -سوال: سیمان ملیرانسلام کوہی پر فغمت می نفی تو بھرآپ نے جمع کے صیغہ کو استعمال فرمایا اس ہے تو کمبر کی مُو الهتی ہے ؟ بحواب (1): سیاست کے طور ایے مواقع برجمع کا صیغراستعمال کیا جاتا ہے اس سے کبر وَلَغَرِّ کا کوئی تعلق نہیں ہوتا یمی اوت بینا کے متعلق سوال و حواب ہوگا ۔ ہے اور ساروں سازور علامان میں ان کے محاصر زیا کی بینے دورگاہ کی موروں کے دور میں شاہد سے اس

بحواب (۲): سلیمان علیرالسادم نے جمع کاصبغہ بول کر اپنے والد گرامی کو بھی مرادلیا ہے اس سے بر تابت بوگا کم پر ندول کی بولی مررونوں جانتے تھے یہ معجزہ حرست سلیمان ملیرالسلام کے ساتھ مخصوص نہ نفا جیسا کہ مام شہور ہو گیا ہے۔

منطق نطق مون بی بروه مافی الصند بر نوان برلایا جائے معزد مردیا مرکب اور مجی معلات اس کلام پر بولا جاتا ہے ہو من الصند بردیا مرکب مفید بردیا عزم فید جویا عزم فید جیسے کما جاتا ہے ہو من سے لکلے خواہ معزد ہویا مرکب مفید بردیا عزم فید جیسے کما جاتا ہے ہوں حب کمیونز اپنی بولی بولے ۔ امام راعب اصفہانی نے فرایا کم نفت مون انسان ممند سے بولے اور جہنیں ول محفوظ کر سکے ہی وجب کم یہ مرف انسان مستعمل مونا ہے اور جہنیں ول محفوظ کر سکے ہی وجب کم یہ مرف انسان مستعمل مونا ہے اس کے لیے مستعمل مونا ہے مناطق وصاحت ناطق وہ

کلام جس میں اُ داز ہوا درصامت وہ جس میں اُ واز نہ ہو اسی لیے حیوا نا ن کو ناطق نہیں کیا جا تا سوائے مقید کے یا بطریق تشبیر کے ۔ معوال ؛ حیوانات کے بیے میاں منطق کیوں کہا گیا ؟

یواب ؛ سلیمان علیه السلام کی وجهسے کروہ ان کی بولیاں تحقیقے ہو بھی کسی کی بولی سمجھے تواس کی وجهسے بالامنا بولنے والے بیوان کو ناطق کہ سکتے ہیں اگرجہ وہ فی لفسہ صامت ہوا ور ناطق نرسیھنے کی وجہسے صامت ہے

الطير طائر كى جع سے ميے داكب كى جع راكب أنا ہے اور وہ حيوان تو بردكھا ہواوراراتا ہو-

ف : سلیمان علیرالسلام پرندول کے علاوہ دومرے جانورول کی بولیا ربھی جانتے تھے جیبا کہ آپ نے چین کی اس کا منتق کے جیبا کہ آپ نے چین کی بات سن کو بندے مواید اس کا مفقل مصنون آگے آنا ہے - اور دومرے جانوروں کی بولی جاننے کو واو تبینا من کل شنٹی (اور بم کومرنے عطالی گئیں ہیں۔ سے تبیر کیا گیا ہے ۔

منحنه ۱ الطبری تخصیص اس طرف انساره کرتی به کربرندول کو دو مرسے جانوروں برفضیلت ہے۔ اگریت کا معنی بیہ ہو گا کر ہم برندول کی بولی سکھائے گئے ہیں جیب وہ بولئے ہیں ہم ان کی مراد کو سبھ جاتے ہیں۔ اور پرندول کی مرجما کی الگ انگ بولی ہے جیے عرف ہم سمجھتے ہیں رو مرسے لوگوں کو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا گئے ہیں۔

ف إحفرت سليمان مليم السلام مر مرف ان كى بولى مجفة عقم بلكم ان كى مراد ومعقد بهى معلوم كريت تق -

ا ماحب الشان العبون فرماتے میں اس سے مراد وہ برندسے ہیں ہو ابی بولی صافت تفظوں میں منہیں تباسکتے ورند بہت سے درند بہت سے درند بہت سے درند بہت سے درند بہت سے برندسے البیے مبی بہی ہو ان کی بولی سے مطلب صافت معلوم ہوتا ہے ۔ بینا بخر لعبن کو و ل

عاماً علم وه كيت بن (الله حق).

ع ایک بین کامل فرماتے ہیں کرمیں نے ایک کوے کو مورہ سجدہ تلادت کرنے ہوئے منا۔ آبت سجاد علی میں اسلامی کی اسلامی کی میں انہا ہوں کی اسلامی کی میں انہا ہوں کا اسلامی کی میں انہا ہوں کے اس کوتے کو سجدہ کرنے میں دیکھا -اورکسجدے ہیں کہتا تھا:

سىجدىك سوادى وامن بك فأدى.

توسميدة: نيرك يه ميرك حيم ف ميده كيا اور تجمير ميرا ول ايمان لايا -

صاحب روح البیان قدس مرؤ سف فرما یا کرمیمی المدر دمیمی صاف گفتگو کرتی ہے جنا پخرشنخ کری ایک دوست گو گئے فرناتے ہیں کرمچھے الدرہ نظر نمیں آتا تفالیکن اس سے صاف لفظوں میں سنا وہ کد رہا تھا صوحبا بالشیم الدبکری اسے کشیج کری قدس مرؤ نوش آئد میر اور وہ اس کلمرکو بار بار دہم آبار ہا ہیں اس کی فصاحت پرمتعجب جوا۔

ا کیک شخص بغداد سے بام کمیں جا رہا تھا اس کے پاس جیار سو درہم بتھے۔ راستدیں ایک س جدر دے : ار دن جرا در ان کونچروں الی درائی پر نگر سے کا فقتم الوزراتی کو بخت د کھے کر ان درائی سے دہ تمام خرید لیے والیس اوٹ کر ان کونچروں میں بند کرکے دوکان میں رکھ وسینے وات کو گھنڈی ہوا سے وہ تمام مرکئے ان میں مرف ایک کروری رہا۔ میں انجاس عَلَى يِر يَوْبِ روروكر اللهِ كو عُرِص كرتاتها يا عنيات المستغيث اعْتَى اے فراديوں كے فريادرس ميري مدو فر مائے۔ ابوزریق کا بچوٹا بچرممرے ماتھ ۔ یاغیاث المستغیشین اغتنی پر معتارہا ۔ لوگ اس کی اوازس کرجع مو كُے اور اس كے ایسے فیسے الفاظ سن كر تعجب كرتے تھے اور مجر تو وہ ایک تما شر بن كيا ۔ ایک وفعہ خلیف وقت كى وندى و بال سے گذری اس کا بر نما شرد یکھ کراس نے ایک ہزار درم وسے کر خربدایا۔ (کذافی حیوة الحیوان) - س ف ؛ علامه امام دمیری نے فزمایا ابوزرین قنق کوکتے ہیں - یر ایک پرندہ ہے جو کبو ترجتنا ہوتا ہے اسے شامی لوگ زریق کتے میں اور وہ انسان سے بہت زیادہ مانوس ہوتا ہے اور تعلیم کو نبول کرتا ہے اور یو کچے کہا جائے وہ مجے جا ماہے۔ سيدناميلمان عليدالسادم مبل ك قريب سے كذرے جو ورخت پر ببيغ كر جي اتى ہونى وكم كرتى حکایت ملیل اور دم بھی ملاتی تھی آپ نے اپنے محابوں سے فرماباکدید کہا کہ رہی ہے قرمن کی اللّٰداعلم ونبية له الله تعالى اوراس كابى ملف وزاياكس عبد اذااكلت نصف ترة فعلى الدنبيا العفاء العفاء معنى ملى حب تم کچورکا اُ دھا حصد کھاؤ تو دینا کے مر پرمٹی ۔ نشاید ملبل اس وقت کچھ کھاکر فارغ ہونی متی بھر نہی کلمہ پڑھا۔ اس کے بعد فاخر کی اوا دسی گئی اب نے فرایا یہ کر رہی ہے لیت ذالحلق لم بیخلقوا

411/2

سله دورج الببال من ۲۹۱ - ۲۵ - معنوم بواکرمج عقبره قدمیروبن حق والول کا ہے الحداثشری تقیرہ البسنت کونفیرہ ہے – اور احا دیٹ پڑھنے والے جانتے چہن کرہما رے نبی پاک صل اللہ معید واکد دسلم کے صحارکرام کا بھی ہی طریق تھا ۔

فا شهر كى بولى كاش مناوق بيدا مروى - شاير وه اس وقت كسى مصيب مين گرفتارهى -

م المراز اس كے بعد مور ابولا اور كه رہاتھا كما تدين تدان " - طاقو س (مور) كى تفتكو اس كے معنی ير بوئے جدين كرنى ولاي مرنى -مر كركر كي لولي : اس ك بعد مدمد بولا اوركه روا نها استغفر إلله يامذ نبون - اس مجرمو الله نفالي سي معاني مالكو-يرط با بهى مذكوره بالانفيون كرنى ب اسى ليد رسول الدُّصلى الله عليه والدوسلم في جره يا كوقل كرف س پڑیا بھی مذکورہ بالاسیوت اری ہے رس سے ایک خاص پڑھیا مراد ہے ہو عام طور پر باقی پڑایوں سے بڑا اور بھوٹی چڑوں پر طرا کی بولی روکا ہے ۔لیکن اس سے ایک خاص پڑھیا مراد ہے ہو عام طور پر باقی پڑایوں سے بڑا اور بھوٹی چڑوں كاشكاركراب اس كاطرلقة وتنكاريرب كربريزرك كى بولى بولمائ تو ده يزره اس كے قريب موجاتا بيب اسے اپنے قریب بایا ہے تواسے جمیط لگا کر کھالتیا ہے۔ مَرْ مُركى وومرى بولى : ايك روايت بن يرب كر بُر بُدكتا ب من لا يرحم لا يرحم - بوكسى ير رحم بين كرا اس بر رجم نہیں کمیا جائے گا۔ ان دوفنتف فولوں میں تطبیق بوں دی جا سکتی ہے کہ وہ کبھی میلی بولی بولتا کہی دومری-طيفوى كتا ربهام كلحىميت وكل جديد بأل مرزنده في مرنا باور طبيطوى اورطوطے فى بولى برنے نے پرانا ہوناہ - كشف الاسراريس بركامات مدھے كى طرف منسوب كيے ہي-يمكادر بوليا ب مدموا خيرا تجدوه فيكى كرواس كاليل باوك اوراكشف مي بیمگار اور الف المین المین المین اور سورة کے استرین ولاالف المین اور سورة کے استرین ولاالف المین کو الم کمین کر برصاب مید مارے قاری برصف میں -ف : خطا من (بعنم المخاء المعجمة) بروزن رمّان اس كى جمع خطاطيف ب اس نوادالبندكماجاماب یران پرندوں میں سے ہوانسانوں کی طرف بہت کھنے کر اُتنے میں ۔اور مبت طویل سفر کرتے ہیں اسی وجر سے اسے انسانوں سے بہت الس ہے اسے موا لوگ عصفور الجسنة لين بشت كى برط باكتے ميں كيونكريوكول کے ہاں رکھی ہوئی ہے کی لائے شیں کر تا اس لیے لوگ اس سے اُنس کرتے ہیں یہ محیر اور کھیوں برگذادا کر ماہے۔ قری کی آواز؛ فری کنی به سبحان می الاعلی باک ب بندمرته خدا تعالی کے لیے۔ كبوترك متعلق محزت سليمان عليال الم في نفر دى سيمكر ووكما ب سبعال ر می باکبوٹر کی اولی معلق معلق معزت سلیمان علیمال کے جر دی ہے مر وہ ما ہے سبت وہ میں ہے سبت وہ میں ہے سبت وہ م رخمہ باکبوٹر کی اولی میں بی الاعلی ملع سماعه وارمنسه الله تفال کی باکی زین وا عمان کے براہیے۔ ف ؛ دخرایک گونگا بمره برنده سه جو را سنتا به راوتا ب-محمرٌ ؛ اسی لیے حکماء کہتے ہیں کہ رخم طومل العمراسی لیے ہے کہ وہ بولتا نہیں ۔کم بولنے سے سلامتی عمر اور برکت نصب ہوتی ہے ۔ بيل كى بولى إجبل كمتى ب كل شئ لك الاالله الله ك سواسب كوفات - ف : الحداثة كوفارسي مين زعن اور فليوراج اردومين - معزت امير خمرو رحمة الله عليه في فرما باست

بهسه این مردار بپنرت کاه زاری کاه زو

پون ملیواجی کوسنشش مر ماده و شش مر زمت پ

ترجمه نزاس مرار دنیا) پرکټ کم فریفید رے گا که کهی کیسے اور کمبی کیسے مبیے چلی کر چد ما و و رسمتی ہے اور چد ما و شر س

قطاه فی ایولی: قطاه کمتا ہے من سکت سلم عوضاموس را سلامتی میں را -

ف ، قطاء مارم بنا ب فی کدوه اس کی بولی بولنا ہے اس کو اس وجہ اس نام سے موسوم کیا گیا ہے ۔ اس کیے وہ حیب بولنا ہے توان اس کے دوجی بولنا ہے اس کے دوجی بولنا ہے توان اس کی مرد اللہ عنوان ۔

وت: ابن طعرف فرایا کہ یہ برندہ اپنے بچ گھولنسے میں جھوڑ کر دس بااسسے زائد دنوں تک باتی کی الاش میں رہتا ہے اور بابی صبح سے طلوع شمس کے درمیان لیّاہے اس کے بعد اپنے گھونسلے میں لوٹنا ہے توہوتیا

نهیں اس کیے اس برعرب کی مثال مشہورہے۔"اهدی من قطاۃ" قطاہ پرندے سے زیادہ راہ جانیا ہے۔ ملس ایک اس بیادہ میں

طوطے کی بولی : بغاکتا ہے ومل لسن کا نت الدینا فرانی ہوا سے جس کی در اور دنیا ہی ہے: بنا سے داد

ف إ حيوة الحيوان من ب بغا وه مبر يرنده - لعني طوطا-

باركى لولى ؛ كأشفى مرحوم ف كلهاكم بادكتاب "سدحان من العظيم و محدة" عظيم الشان پروردگاركى بإلى اس

وت احیوة الحیوان میں کھا ہے کہ بازی ہمیشر مؤنث ہی ہے اس کائر گدھ کے ایک فنسرا ورشا میں سے ہوتا ہیاسی

لیے پر مختلف نشکلوں میں ہوتا ہے یہ تمام جا بوروں سے متکبر ہے اوراس میں نرمی بہت گیم ہے ۔ میں اور امٹرال کے دلد کی بردن راہ تا ک تا ہے انہ ہے دیئے کا دار در بردن نوٹر کا انہاں کے درجہ

مرزارداشان كى بولى ؛ بزار داسان كتاب اذ صروالله ياغا فلون اله غافلو خدا تعالى كوياد كروسه

دلا برخسیینه و طاحت کن که طاعت برنه مرکارمت سعادت این کسی وار د که وقت صبح به بدارمست

نوج ای دان دل الله عبادت کر اس بید کر عبادت سے بهتر اور کولی کام نهیں وہی سعادت مندہے برد صبح بہت جلد الله آہے -

مرغ کی بولی ؛ مرغ کما ہے قدم یاایماالغادل اے عافل الله کورا ہو۔ ۔

حتدومان در مح گوسیند قم باایهاالغافل توارمسنتی منی دانی کسی داند کرمشیارست

تویمله: اے فاقل الط کوا ابوص موگی ب فرمسی ے منیں جانا اسٹرے بوہشیارہے۔ حن ن سليمان عليه سلام كاليك سفيد مرغ منفا - حدميث متراجب بير بي سيلما لن عليه السلام كامرع ٥٠ معبد مراع مرے و وستول كا دوست اور ميرے وشمنوں كا وشم ب (كغذا في الوسيط) مي مرغا فرشة كو دكيه كراكواد دتيا ب اورگرها مشيطان كود كيه كردهينو ل دمنيو ل تناج گرص كى بولى ؛ كرص كى إيى بولى ميركتى بااب آدم عش ماشت اخرك الموت ـ اسه ادم زادم جتنايا مو زندگی مبرکرو اکرتم نے مراہے۔ ف اس وجرامناسبت سے گدھ کوطویل عراضیب مہولی ہے بمال مک ریا ایک بزار سال مک رہ سکتی ہے اورائنے میں بہت تیز اوراس کے بہ جی بہت را ہے مضبوط بیں ۔ یمان ککروہ دن میں مشرق ومغرب کی درمیانی مسافت طے كريتى سے اور عام يندول ميں سے سب سے بڑا پرندہ ہے ، اسے تمام برندول ميں سے غوبركماكيا ہے - (كذا في عَمَا بِ تَى بُولِى ؛ فَعَابِ كُمَابِ فَى البعد عن الناس النب ، لوكور سے دور ربنا الله ب مینڈک کتا ہے سبحان ربی القدوس باکی ہے پروردگارا قدس کو- یاکتا ہے سبحاً ت مینڈک کی یولی المعبود في لجع البحار -معيودكي ماكي درياكي كمرايُول مي -ستيدنا داؤد عليه السلام كو كمان تفاكه ان حبيي الله تعالى كى مدح وثنا اوركوني منيس كرما بر ملام کا اور نزہی ان سے بڑھ کر اور کوئی تمد گو ہو سکتاہے اللہ نے فرشتہ بھیجا جب کراپ جرے میں موذکر خدا تھے اور آپ کے قریب ایک بانی کا گراها تھا۔ فرنتے نے کما اللہ لقالی فرنانا ہے اے واور اس گڑھے والے مبٹرک سے سُنیٹے وہ کیا کہ رہا سے کہ ب نے خامونی سے اس کی طرف کان لگائے تو وہ کر رہا تھا: سبحانك وبحدك صنتهى علك يالله تيرى بإلى اورتيرى حمدتير مستهائ علم كمطابق فرشتے نے پوچیا اے داور دعلیہ السلام اب ایس کا کیا شیال ہے آپ نے درمایا بخدا اس جیسی میں نے کہی حمد منبیل کسی -بیال کا معتورتی باک صلی الله ملید والد دسلم نے فرایا کر میندگ کو نه مارواس لیے کر جب حفزت الاہم علیہ میندگ میندگ میندگ میندگا کی تو بر منه میں بانی نے کر آگ بجماتا تھا۔ اسے معزت الس ضی الدور نے روابیت کیا۔

عفورنی پاک صلی الله علیه واکه وسلم نے پانخ جانوروں کے قبل سے روکا سبعہ: پارنح جانوروں کو نرمارو ۱۔ چینٹی ۱۔ نئمدی کمھی ۲۔ مینڈک ۲۔ فاص چڑا ۵۔ کر کر ۔

ورشان كتاب لدواللوت وابنواللخ إب موت ك يدتيار رمو اور ورالى ك يديكان ورسان میں ہے ساد سور سور **ورنشا**ل کی **بو**لی بناؤ ۔ بعنی ننا ہی ننا ہے ۔ ف إيرلام عاقبت كى ہے۔ اعجویہ ؛ الورنان فاخذ وحما مرکے ورمیان کا ایک برندہ ہے جے اولاد سے بہت بیار ہوتاہے بہاں تک کردب اس کے بچوں کو کوئی اٹھانے توایت آب کو مار دنیاہے۔ میر کی بولی : بیر کتاب الرحل على العرمش استذبى رائ اللي البي نشان ك الأن مستوى ب-فقر (ماحب روح البيان رحمة الدُّملي) محدواً ل محدواً ل محدواً ل محدواً ل محدواً للهم العن مبغضي عمد وال عمد - محدادراب كال سابعن ركف والول يرخداكى لعنت - (صلاالله طلبه واله وسلم) كرصاكي بولى ؛ كدما بإناب اللهم الن العشام - رايدا مترعث ربعنت بيج) ف إلعف في يركلمات كوت كاطرف منوب كيه إي-كُورُ السَّامِ بيب بنگ كي دومني أمن سامن بوتي بين سبوح قدوس ب معور مع الدين الدينكة والروح - باكى والاتعدايس والا وه ملائك اور روح كا يرور دكار -ر رور كى بولى : زرزوركما ب اللهم ان استلاقوت يوم بيوم ياراس ق - اس روزى رسان مي حرف تجم نے روزی مانگیا ہون ۔ ف : در دور ایک (بالف) باریک آواز والا پرنده به - یر ایک برا یا کی قنم به اس کی این آواز براس کا نام در زور به - در زور مین (محصوص آواز) - محرت مولانا روم قدس سرهٔ نه این اشعار مین فرایا : شيخ مرغانست لك لك لك لكن والي كرميسيت الحدلك والامرنك واللك لك يامستعان توجمه : تميس معلوم ہے كم تمام برندول كام شدكون ب وه سب جو تين بارىك برتاب شلا كتاب الحدلك، حدتيرے ليے - امرتيرے ليے - ملك تيرے ليے اسے مستعان -معزبت مبلمان مليدالسلام من فر اباكر تمام پرندوں سے بنی آوم سے بڑھ کو ناصح اورمشنق آلوہ اوم كا وعظ اوركولى جا درنمين حب وه ال كوالبس من عبرات و ميقاب توكساب اين الذي ميتون فى الدنيا واسعون فيها ويل لبنى آدم كيعت بنامون واماً مهم الشدائد - كمال بي وه بو دنيا فابي تعامستمتع دے اوراس کے جع کرنے کی کوشن میں رہے۔ بنوا دم کے لیے افسوس ہے کہ وہ سونے کیوں ہی جب جانتے

پی که آگے نند بذلکالبیت بین - آخرین کتا ج، تر و دوا یاغا فلان و تاهیوا لسنز کم ، سے فائدولاد یا آبار کولو۔
اور سفر کی خوب تیاری کرو - حفرت حافظ شیرازی قدس سرؤ فی فقد جسمی شل

درع السکاس تغنم فقد جسمی شل

کر زاد را برواں سیستیت و چالا کی ،
مزجمه استی جبور غینمت سمیروقت کواس لیه کریر شل مشهور سے کوسفر کا زاد را و شیتی و عالا کی ہے ۔
چالا کی ہے ۔

است من اشارہ ہے کہ طیورارواج ناطفہ اشباح میں بن کی بولی بولتے ہیں۔ لغت الوار کے گھسیم صوفی کی بولی بولتے ہیں۔ لغت الوار کے گھسیم صوفی کی برائی ساتھ دموز واسم ارفام کر سے بین لبکن امنیں مرف وہی سنتا ہے جے فراستے صادقہ تضیب ہوئے ہوئے کہ جس کی نقل و قلب شہادت ہیں ہو اور لطبعت ترین اشارہ میں کہ ممان ان کے برندوں کی بولی جانتے ہیں ہو کہ وہ ذات کے ملام سیختے ہیں ہو تکم ازلیات باطنی امراد کی خبر

د بہے ہیں -ف : ابوعنمان مغربی رحمة الله علیہ نے فرمایا جو الله تعالیٰ اپنے بہتے احوال میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ صدق وصفائی کرے تواس کی بات کو ہر سے مجھتی ہے اور وہ بھی ہے۔ آپ کی بات کو مجھتا ہے جیسے طبل مجنے پر سراکی کو کو پت اور زول اسلم سروجانا ہے الله تعالیٰ اپنے بندول کو (مخصوص) سماع اصوات و تشہود احوال مرئیات کے فون کا علم عطافر ما آب ۔ اگر سر کتیا ہی محمد میں ۔ جیسیا کر کہا گیا ہے : سے

اذاله کان له منکرة

ففى كل شى لىن عسبرة

نوحمه: برمرد كو فكركرني جابي اس نيه كرم شفي مين عرس وموفظة ب-

و اور المسلم المرود المراكم ا

در جام و جے ۔ کے۔ اس سے وہ بیر دیوبندیر کے سوال کا روہوگیا کہ اگر رسول العصلی اللہ علیہ واکم وسلم کے لیے تعبیانا کل شیخ میں علم کی مرازے تو بھر سلیمان و داؤر علیما السلام کے لیے بھی کائنات کی بر نے انو۔

ف ؛ كاشى مراوم كي اس أكبت كے جدا كا ترجم كھاكہ م كو ہر وہ جيزيں عطا ہو في باي جن كي بين فرورت بتى يه وابيد

اور کشف الا مرار میں ہے کل شی ہے ملک و نبوت و کناب رہاج (جوائیں) جن و نشیاطین کی تسیّر ، جانوروں اور برندوں کی بولی ، محرابیں، تشالیں ، لگن ، دیگیں ، سسکا بنے نیل کا جیٹراد عین الصفر اور دیگر کئی قسم کی فعمیس -

إِنَّ هَٰ ذَا لِيَ مَنْكُ يَهِ مَذْكُور لِعِنَى الطلاعَ اللي وتعليم المُركَو الْفَضُلُ الدية وه فضل اوراحسان والاسب

المُرْبِينَ كُلمُ كُلا بِنِي اليها واسع اور روش بوكسى لي بوشيده نهين -وت الوسط بين به كريمال برزيادتى سفط مروه نعمين مراد مين جواور لوكول سے ال كورا مُدلفيرب موكين -بر اليه جيب رسول الله عليه والروسلم في فرمايا اناسيد ولداً دم ولا عن بين اولادا دم كامروار بون اور

یہ ایسے چینے رحول الد علی مدسینہ وا مروسم سے ترا ہی المصنیف وقاد کا الاس یں روی المان علیالسلام نے بی یہ کوئی فر سے شہر کہ رہا ۔ یعنی یہ می بطرانی شکر وحمد کے کہ رہا ہوں فر سے با گیر سے نہیں کتا - سیمان علیالسلام نے بی فخر سے شہر بلکہ شکر ا کہا -

اعجور المحضرت سيمان مليدالسلام كوداور عليهالسلام كى نفتول كے علاده والد برانعامات عظام وستے:

۱. تسنیرالجن ۲ تسنیرالری ۳ - برندول کی بولیول کاسمحفا ۲ - آپ کے زمانے بیں الیے عمید و مات ایجا دمونیس جن سے خلق خدا فے بہت فائدہ اٹھا با اور سلیمان علیا اسلام نے ساڑھے سائ سوسال ک شاہی کی۔ جہوں تا اما ک میں حامز ہوئے سوائے جیونی کے۔ یہ آب کو مبارک باد دینے کی بجائے تعزیت کردی تھی۔ سلیمان علیرالسلام نے جوینی کو چراکا اس نے کہامیں اپ کو کیے مبارک باد دوں حب کہ مجے لقین ہے کہ اللہ اتعالیٰ حب کی مبدے سے محیت کرنا ہے تواس سے دنیا سمیٹ لیٹا ہے اور اکٹرن کی طرف اسے لگا دیتا ہے لیکن سلیمان ملیہ السلام دان دن دنیا می متغرق بی تو تجربه میارک باد کی بجائے تعزیت کے زیادہ سی دار بیس ۔ (ذکرہ السیوطی فی قیادہ) وت إسخرت عرضى الأعن في رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سے بوجها كروه كون سا بادشاه ب حس كے ليے كرد بين تحكير اور جسم وجان قربان بہوں ۔ آب نے فرمایا ایسا بار شاہ تو زملی پراللہ نقال کا سایہ ہوتا ہے بیب وہ نیک کر ا ہے تو اجر پام به اور رعا پاکواس کا شکرلازم اورسب وه برانی کرسے تو اس کوگناه اور رعایا برمبر مزوری جونا به-ف إيزد جرف ايك وانا سے يوجياكر ملكى عمل سے اجھارہ سكتا ہے اس فيجواب ديارعايا سے زمى كرف سے اور ال سے زمی کر کے سی طلب کرنا اور ان سے عدل والفاف کے ساتھ پیارکرنا اور ان کے بیے سفری کسانیاں پیداکرنا ناکدام ق سلامتی کے ساتھ مفرکرسکیں ۔ علاوہ ازیم ظلوم کے لیے انصاف کرنا سے رعيت لثاير بمب داد كشت كه مر ملطنت داینا بهت دلیثت مراعات ومخان كن اله بمب منولیش كه مزدور نوش دل كمن د كار ببش نزجمه ؛ رعین کوفلرے ذرع نمیں کرنا چاہئے کیونکررعا پاسلطنت کے لیے بناہ واپشت ہیں۔جاٹ رعام ادمی کی رعامت اینے لیے کیے اس بیکاؤش دل مزدور بہت کام ا اس -وُحُشِيْرُ لِسُلَمِينَ جُنُودُهُ اور سليمان عليهالسلام ، ك بيه للكرج كياكيا -حل لغات : المحتفر بعض انواع الجماعة الخ جماعت كوابي قرار كاه سے لكال كر جنگ د مورہ كے ليے بامر لے جانا اور يرجائن كے انواع كے سوافرد واحد كے لياستعل نبيں ہوتا - (كذا في المفردات) المعشر كاختيق معنى بجح كرنا (كذا في الباح) . المجدد اجسندكى جمع ب - الشكركو تبنوكها جاتا ب - وراصل اس خت زمين كوكن مي جي جي مين بنيرويزه جول - تير مرمجنم كو تندكت مين - جيب حديث نفرلين مي ب :

الارواح بسند مجسندة ارواح ايك الشكر عظرانك مجتمع كحطور بيتطب راسي مناسبت سي لشكر كومبندكها

ف إكشف الامراريي بي كم الجدندكي جمع نهيل بال جنور جمع وا تع مولي ب م الْمِ السَّلِي عِنْمَ الْجِنْسِ مِن الْجِينِ وَالْإِنْسِ وَالطَّلْيُرِ مِنْ وَالسَّاور يدول مع - اس مع كواس كم سواادر كون منين مانتا - نس تعومن (مزودكا فيقر) تشكرب اور ابابيل (اصحاب فيل ك) يزند الشكرب مرور عمكر فن الشكرب - عنكبوت (كرس) الشكرب - حمامة رسول الله صلى الله عليه وألم وسلم الشكرب وعيره وهيره-اب معنی یہ مہواکہ سلیمان علیہالسلام کے لیے شام کی طرف میروسفر بیں لشکر جمع کئے گئے ۔ و فق الرئ بيسه اصطرت من ك - اصطر (بكسر الهدرة وفتح الطاء) فارس ك شهرول كالك شهريه اور می شهر سلیمان علیرالسلام کا داراً کخلافه تھا۔ وہیں پرجن والنس اور پرندول کے جبیرہ پچیرہ جمع ہوتے آپ حب سغر کرتے تو ان لوگوں سے مشورہ کرکے رواز ہونے اوسی کا ذکر بہلے ان کی تیز رفیاری کی وجہ سے ہے کیونکم تیزرفیار اورتون وطافت میں ریگرا جناس سے پرگروہ بظا ہرزا مدہے۔ فهم يُوزَعُون و بمرجاعتين بنان جاتين -الوزع بينه إلكف والمنع يعنى تفرق وانتشارس روكنا اور الوبرام بمعض تفرق وانتشارس روك والا اور و شخص تولفالم و فسادر عايا والم ظلم وفساد سے روكے - اس كى جمع ويزرعة آتى ہے اب معنی یہ ہواکہ آپ کے لشکر کا کھے پھیلے سارے ایک جلگہ رو کے جاتے تھے تاکہ تنام لشکر ایک جگرجمع ہوجا میں اور مجتمع ہوکر چلیں اور انتثارے بحیبی جینے کیٹر لشکر عمومًا انتشار کا شکار ہوجا تا ہے۔ ون إسلمان على السلام ك الشكريس برجن كوعلى وعلى الكروك والاتفاجوانهيم منتشر بهون سے روكات الله ف اس میں انشارہ ہے کے نشکر سلیمانی اگر جر بکٹرت تھالیکن مجال ہے کہ وہ منتشر ومتفرق ہوں۔ ایسے نظر وضبط سے چلتے تھے اور رہتے تھے کر کو یانسینے کا دانہ میں ان میں سے ایک تھی اپنے مرتبے سے آگے تیجھے نہ ہوتا تھا امکن ہے كريه ترتيب صغوم كى بوجيباكر الخيار (كتاب لغت) مين سه كر الوزان بروه تنفس وصعت كے آگے بواوراس كى اصلاح كرے الم كے اور سے والول كى نگدانست ركے -سوال الك والول كوروكن كالخفيص كيول حالانكر لشكر والي كيملي يصير سيميى غلطى كركيتي بين مثلاً يحيير مهم جائيس ياره مِائين ـ بواب: ترى بس جتنا بيلے عصے والے سبقت كرسكتے ہيں وہ كھيلوں كو حاصل نميں - مواك ميريس بالفسوص،

اس کالحاظ فروری موتا ہے۔

ف إكسف الامراريس مه كر فهم بودعون و والنهي خرد في اطاعت سه روكة عنه اورامي سه مه وصل يزع منهم عن امر ناسندف قد من عذاب السعير و اور بوان سه ممادي حكم سه روگرداني كرس كا- مم اسه دوران كا عذاب بيكما يمن مك -

سورت سیمان علیه السوم کالشکر تین سومیل لها و دنین سومیل جوا اتھا۔ بجی میں پرانسان کی کی تعدال بچی میں پرجیات اور بجی میں پر پریدے اور بھی میں پروشنی جا بور بجیلی ہے تھا وہ اس بیں ایپ کی تین سومنکو حات اور سات سوکنیزی ایپ کے بین سومنکو حات اور سات سوکنیزی دہائش پذیر تھیں آپ کے بین سومنکو حات اور سات سوکنیزی دہائش پذیر تھیں آپ کے لیے جنات نے بین میں اس اور تین میل بوڑا سونے اور التم کا قالین افرشی ایرادیا ۔ اس کے ورمیان میں آپ کا سونے کا ممبر بچھا ہے آتا اس پر آپ دوئی افروز ہوتے اس کے اردگر و سات لاکھ سونے اور جاندی کی میں آپ کا سونے کا ممبر بچھا ہے آتا اس پر آپ کے نامیس اور جاندی کی کرسیوں پر علماء مبیقے ۔ ان کے اردگر والن کو اور ان کے اردگر و بنات و شیاطین مبیقے اور اس نوری جماعت پر پر ندے پر بجھاتے کہ ذرہ تھر بھی سورے کی کرن ان اور ان کے اردگر و بتی تھی ۔ اس پورے لشکر کو ہوا اٹھا کر عیلتی جوامک ماہ کے را پر سفر کر تی رہتی تھی ۔ اس پورے لشکر کو ہوا اٹھا کر عیلتی جوامک ماہ کے را پر سفر کر تی رہتی تھی ۔ اس پورے لشکر کو ہوا اٹھا کر عیلتی جوامک ماہ کے را پر سفر کر تی رہتی تھی ۔ اس پورے لشکر کو ہوا اٹھا کر عیلتی جوامک ماہ کے را پر سفر کر تی رہتی تھی ۔ اس پورے لشکر کو ہوا اٹھا کر عیلتی جوامک ماہ کے را پر سفر کر تی رہتی تھی ۔

پر تنہیں بڑتی تھی۔ اس نورے نشکر کو ہوا اٹھاکر علتی جوا مک ماہ کے برار سفر کرنی رہتی تھی۔ حزت سیمان مدیانسلام کا تیز بہوا کو حکم تھا کہ وہ آپ کے تخت کو اٹھائے مہوا پر شاہی اور مراواز کامنینا اور زم ہوا کو حکم تھا کہ وہ اسے بہلائے اللہ نے فرایا اے سیمان علیالسلام

آب زمین و اسمان کے درمیان علیے وقت زمین کی آوازیس سکتے ہیں اس کاحکم ہم نے ہواکوفر مادیا ہے کے

ملہ اس سے ہمارا استرال سے کم محبوبان خوا دُور اسٹری دی ہوئی قدت سے سن سکتے ہیں۔ اس کے تفقیلی ولمائل

توفیقرنے اپنی کمناب النخفیت المسعلید بی المسماع عن المبعب میں تھی ہے۔ بہاں مرف ایک حوالہ ہد

اکشفاکیا جانا ہے۔ حضرت انس بنی المندلا الا عذب دوایت ہے کے حضورا قدسس صلے اللہ علیہ ولم فریاتے ہیں کہ میں جنروں کو قون سماعت دی گئی ہے۔ ایک دیکہ حیثت سنتی ہے اور دور خسنتی ہے اور وہ فرشنز جبکہ میرے پاس مقر ہو

چکاہے وہ سنتا ہے۔ جب میری امن کاکوئی بندہ جاں کہیں ہور جب بندہ کہتا ہے (اللّٰہم انی اسٹککے المجانی اسٹککے الم اسٹککے الم اندہ مجھے حذبت عطاقی الوجنت اس کی اوارس کی جا در کہتی ہے اور کہتی ہے یا اللّٰہ اس کو مجھ میں واحل فراے اور حب میری امدے کا کوئی بندہ یہ وعاکن اسے واللّٰہم اُ جَذِینٌ میں النّار) یا اللّٰہ مجھے دوزج سے بچا و تو

دور خ سن لبتی ہے) اور کمبنی ہے پالنداس کو تھے سے بچا - اور دیب میری امت کا کوئی بزرہ میرے او پر سلم جبحت سے وہ فرشنز مٰدکورسسنگرع ض کریا ہے پادسول انٹر صلے النٹر علیہ کوسم پر ملاں ہے کہ سسل

عن خدست كرد إ مع - اس كوسل م كاجواب د يا جا ناسع - الذاخرادي

منقول ہے کہ ایک وقت سورت سلیمان علیہ السلام کا تخت آممان میں بالای وقت سورت سلیمان علیہ السلام کا تخت آممان کے اور سے گذرا وہ کہ ربا تھا کہ گفت ایک کسان کے اور سے گذرا وہ کہ ربا تھا کہ اللہ تغالی نے واو دعلیہ السلام کی اولاد کو کتنا بڑا ملک عطا فر مایا ہے رکا س بی ملک مجمع بھی عطا فر مانا) یہ آواز سورت سلیمان علیہ السلام نے سن لی تھی ۔ اسی وقت آب ب نے تخت کو نیجے آبار نے کا مکم دیا آب نیچ اقرت ہی اسی کسان کے ہاں تشریف لائے اور فر مایا کہ میں تہ بی حکم دیتا ہوں تاکہ تم اکستدہ البی اور و مولیم ارساس سے اس اللہ کی اللہ کی اللہ کی تعموں سے مبترہ ۔ یا تنہا دے لائق مربو ۔ بھر فر مایا تنہا والیک بار سمیمان اللہ کمنا وا فود علیہ السلام کی آل کی تعموں سے مبترہ ۔ ما تحت روج البیان رثمة اللہ علیہ ص ۱۳۳۳ کے اساس سے اللہ کا میں میں سامی کا اللہ علیہ ص ۱۳۳۳ کے اساس سے دوج البیان رثمة اللہ علیہ ص ۱۳۳۳ کے اساس سے ساحب روج البیان رثمة اللہ علیہ ص ۱۳۳۳ کے سامی کا ساحب روج البیان رثمة اللہ علیہ ص ۱۳۳۳ کے سامی کا سامی کا سامی کا سامی کا سامی کا سامی کا سامی کی اللہ علیہ ص

صاحب روج البيان رئمة الرعليه صليمان عليه السلام كى حاضرى منبوداستهول جديد من المحقة بي سليمان عاليسلا مربة الرسول صلى الله عليه وأله وسلم فقال هدده و ار هجرة بني آخرال مان طوبي لن آمن به وطوبي لن أتب وطوبي لن أتب وطوبي لن أتب وطوبي لن البعه وطوبي لن أتب المن المن به وطوبي لن البعه وطوبي لن المن به وطوبي لن البعه وطوبي لن المن به وطوبي لن البعه وطوبي لن المن المن به ومراكب وجواب كرانبواك في المراكب وجواب كرانبواك المن عليه السلام كى المرت كاه ب أبعه مبارك موجواب بر الميان لائد و است جواب كرانبواك كرانب

حَتِی اِذَا یمان تُک کرگذرے اُتُواْ عَلیٰ وَادِ النَّمْالِ چیزبیُوں کی وادی کے اور ہے ۔ وہ میں اون ناک کر انڈ کرم اور اسٹ کی مال اُتا اور میں قطر می افتار ہے جو کہ کا ا

ف ، بعض نے کہاکہ ان کا صد علی ہے کہ بہاں امتیان بمین قطع مسافت ہے صیبے کہ اجاتا ہے انی علی اللّٰئی یہ اس وقت برلتے ہیں کا یہ خیال اس لیے ہے کہ اس وقت برلے ان فائلین کا یہ خیال اس لیے ہے کہ معزت سلیمان علیالسلام کے لشکر سے اس وقت خطرہ ہوتا تقاحیہ وہ کمیں جاکر انزتے ورز ہوائے الرّستے ہوئے

کسی کو ان سے خطرہ نہ ہوتا تھا۔ (کذا فی الارشاد) اس سے مزید اُ گے عبل کر بیان کیا جائے گا۔ *** ان سے خطرہ نہ ہوتا تھا۔ (کذا فی الارشاد) اس سے مزید اُ گے عبل کر بیان کیا جائے گا۔

وادی ہر وہ جگہ جان سے بانی بر نکلے المندة من کا واحدہ بعنے چیوٹی برتمل سے مشتق ب حل لغات بعض مرکت کرنا پونکہ یہ کمٹر ت حرکت کرتی رہتی ہے۔ باوجود کیراس کے ہاتھ یاؤں قلیل ہیں۔ اس بیے اس نام سے موسوم سے اور وادلف ل اس بیے موسوم سے ان کی کٹرت کی وجہ سے برا بیے ہے جیے کہا جا آ ہے بلاد المشلح برفائی شہرے یہاں پرشام کے علاقہ کی ایک وادی ہے یاطانف میں یہ وادی واقع ہے کیونکوہاں جیونٹیاں مکرت ہیں اور مشہور یہ ہے کہ یہاں جھوٹی جیونٹیاں مراد ہیں۔ لیعن نے کہا کہ وہال کی چیونٹیاں جھرٹی اور جی فی میں اور مشہور یہ ہے کہ یہاں جھوٹی جیونٹیاں مراد ہیں۔ دعن نے کہا کہ وہال کی چیونٹیاں جھرٹی اور جیونٹیاں مراد ہیں۔ دعن میں دوران کی دیونٹیاں میں میں دوران کی دوران کی دیونٹیاں میں دوران کی دورا

عربی ونٹوں جتنا مونی تھیں بعض نے کہا وہاں کی وادی میں حق رہتے تھے جن پر جیونٹیاں سواری کرتی تھیں۔ ••• قالتُ سُمُلُدُ لَیَا کَیْشُاالٰمِنَّا اِلْمُنَّالِ اَکْسُکُ اَلْمُنَالِی اَلْمُنْکِ اِلْمُنْکِ اِلْمُنْکِ لفسیم عالمانہ جاوُ اپنے بوں میں یہ اذا کا جواب ہے گویا جب جیونٹی نے انہیں دیکھاکہ سیمان علیوال مدم

لشکر ممیت ان کی وادی کی طرف متوجه میں تو چیونٹی بھاگی اور وہ نمام موجودہ چیونٹیال بھی متنبر مہرکئیں - اس کے بیھے تمام جبوزشیاں دور ب سوال أ يرخطابات توعقلاء كے جوتے ہيں اور جيد نظى توجيز ذوالعقول ميں سے تھى ؟ سچوا ب بسیر مروا موتا ہے جیز ذوی العقول کو ذری العقول قرار دے کران پر ذوی العنول کے احکام جاری سے میں میں اور وہ فادر ہے کہ بیز ذوی العقول کو عقل کینے اور میں اور وہ فادر ہے کہ بیز ذوی العقول کو عقل کینے اور مجران پر ذوی انعقول کے طرایق پر اعمال دافعال صادر ہوتے ہیں۔ میر پیونی منگؤی تھی اس کے دو پُرتھ ہو مربا یا ختر مربا کے بدول کے رابر تھے۔ یا بھیڑئے کے قد کے رابر الحجوبير اور وه بيبونظيول كي ملكه فيي سدوار تفي - اس كانام منذره يا طاخير بايزمي تفا - اس كايه نام توراه يا الجبا باكسى محيفة مين الكهاطناب اوراس كايرنام الأف ركها بإسليمان عليدالسلام سي ببلد انبياء عليم السلام اسال نام سے موسوم کرتے علے آئے ۔ اس کا نام اس کے بولنے کی وج سے مشہور ہوا ور مدینی کے علمیہ اسماء کے اور ر ہی چید نمٹیاں ابنی ایک رومری کو خاص نام سے موسوم کرتی ہیں اور نہ ہی السالان کو ان کی شکلوں سے پہیا ہوتی ہے کہ بہ فلاں ہے اور وہ فلال اور مزہی ابنائے اوم کے مانحت ہیں کہ وہ انہیں اپنے کھوڑوں اعلوں وعیرہ كى طرح نام سن يا وكرب (كذا في القراعية والاعلام للسهيل رحمة الشعليه) وت و منله مؤنث حقیقی ہے اس لیے کر اس کے فعل میں تاوا نبث ہے اگر فعل میں تاء جو تو مسله کو مذكر سمي جاتا ... كيونكم لفظ مندكا اطلاق مؤنث ومذكر مردولوں كے بيے برابر طور سخس ميتا بي حيب

ان بی انتیاز معارب بوتای توکی خارجی امرے مزق کیا جآتا ہے شلا که جائے ؟ مسلة انتی و نلسة ذ حصر ایسے ہی حسیاسة و بسیامسة و دسگر مؤنث نفظیہ کا حالی ہے -

حاشیہ انجوبر: عربی بین ہر اندائے کو بھین کھیں گے سوائے بیمونی کے کہ اس کے اندائے کو بنظر (ظام) کے ساتھ تکھتے ہیں ۔ اکنز ملافون)
ون: اس وجہ سے ہم کہتے ہیں ولا الصالّ بی سے ضاء کو ظالا کے عمزے میں نہ پڑھنا جاہئے کہ اس سے نماز فاسد ہوجاتی اور عمداً بڑھے اسے کفر لازم آتا ہے کمیونکہ لبا اوقات معنی ہیں تغییر فاحق ہو جاتا ہے ۔ تفھیل فقر کے رسالہ میں موہود ہے ۔ رسالے کا نام یہ ہے:"رفع الفساد فی الفاء والفنا وی۔

امام دفرالدین نے کہا کر صفرت قا وہ کوفیر سی تشریف لائے آپ نے اعلان کیا کر مجد سے جربیا ہو لیر تیوام البر علی السره او حکامت ایمی بیجے تصابہ نے توکوک فرمایان سے سول کر وکر کیا مان عالیہ مالی کی چیوٹی نرتھی یا اور دسترت قارد سے سول کر کی گیا ہوؤات دسے سے ام ابر عنیفر رحمہ السّد فوا یا وہ مادد تھی اس لیے را سکا تعلی قالت دمزت ، ہے اگر نہ ہوتی ترقال ملتہ کها جاتا ف ؛ سلة حاصة و شاة كرير مذكرو مُونث بر دولول كى طرح مستعل بوقت بين - التياز كے ليے خارج قريني كى مزورت يرلى بيد منالاً كها جا تا بعد حماصة ذكرو حماصة انتى اور فائ هواور فى مردونون (مؤنث وفركر) راجع روست مي ورز قامت طلحة ومموزة نهيل كهاجاتا-لأيحطِمنكم تمين دروندي -حل لغات: عطم بعنی توطنا - کعبر کے عظیم کو بھی اسی لیے عظیم کہا جا آہے اس کا ایک حصد اس سے سُلَمِنَ وَجُنوُدُكُا يَهِ مِرْسَالُفْ مِ يا امر (لا معطمنكد) سے بدل بے ليكن يرام دہ سے جيجواب كى مزورت نهيں - قاعدہ بے كوامريں نون تاكيد (تقليم وحفيف) وعتابلام كے وقت داخل نهيں اوري جواب کے مطالبہ سے بے نیاز کو دیٹا ہے -ف : بهال امر سے معنوی امر مراوب ورنه لا محطمنک توصیفنی کلید می در دی کرنے علم سے روکا ہے اس سے مراد کھرنا اور سیمے بعنارہے ۔ اب معنی بر مبواکر اشکر تنہارے بلوں کوروند نر دے اس لیے ان کے مینی سے میلے ہی باوں میں کوس جا و ۔ سوال: بیونٹی کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ نشکر سیمان ہے اوراس پین حزت سیمان علیالسلام بھی ہیں؟ جواب: سب کومعدم ہے کرسیمان علیہ السلام کی فر مانبرداری کا حکم جیسے النانوں کو تھا ایسے ہی

کے اند حطیم ایک وس نماسنگ مرمری دیوارہے۔ بندی ڈرٹرھ گرنہے۔ یددیور کھیے ساتھ واقع ہے۔ دیوار کویر اور حطیم کے درمیان ایک راستہ ہے۔ یہ میں نوافل اوراجا بت دعاکا مقام ہے۔ اس کا اندرونی حصر م فٹ سے ۔ اس کا معلی درمیان ایک راستہ ہے۔ یہ میں نوافل اوراجا بت دعاکا مقام ہے۔ اس کا اندرونی حصر م فِٹ یا نے ایک میں میں میں میں اس کا دیوارکور اندرونی حصر م فِٹ یا نے ایک ہے۔ اس کا دیوارکور اندرونی حصر م فِٹ یا نے ایک ہے۔ اس کا دیوارکور اندرونی حصر م فِٹ یا نے ایک ہے۔ اس کا دیوارکور اندرونی حصر م فرٹ یا نے ایک ہے۔ اس کا دیوارکور اندرونی حصر م فرٹ یا نے ایک ہے۔ اس کا دیوارکور اندرونی حصر م فرٹ یا نے ایک ہے۔ اس کا دیوارکور اندرونی حصر م فرٹ یا نے ایک ہوئے کا مقام ہے۔ اس کا دیوارکور اندرونی حصر م فرٹ ہے۔ اس کا دیوارکور اندرونی حصر م فرٹ یا نے دیوارکور کی دیوارکور کیوارکور کی دیوارکور کیوارکور کی دیوارکور کیوارکور کی دیوارکور کیوارکور کیوارکور کی دیوارکور کیوارکور کی دیوارکور کیوارکور کی دیوارکور کیوارکور کی دیوارکور کی دیوارکور کی دیوارکور کی دیوارکور کیوارکو

مسئله : اس كيابرس طواف كرنا انفل ب- اكرفر اند س كرز را واف كرنا بى جائزت - مورفين كليق مي كرمان حفات المنوعليد السلام اور لي في أجرا كم مزارات من جورگ مزارت ك حافريكونترك كهتة إن وهلواف جسيرى عبادت بي ان مزارات كرد كلد منة بركيا فتوى فيتي إن ؟ التفعيل فقيركي سفوام "مدين كرامي" بي بين بين بين بين بين ا . مند بیوانات اور برندول کو می تصااور بردویی می میندائی می سے تعی اور قامدہ سے کردوکسی کی اطافیت بر مامور بروتا ہے اوراے جانتا ہی ہے۔

پیونٹی دومرے جانوروں سے زائر فرکھے ۔ مثلا اسے معلوم ہے کہ مردیوں کے بید بیروکی کے بید بیروکی کے بید بیروکی کے بید وہ کارگا ہاں اس کے اور کو کہ کہ مردیوں کے بید وہ کار آتا ہے یہ سوائے اس کے اور کو کہ تمنیں جا نستا ایسے وہ کزرہ کے دانہ کے چار کروے کر دیتی ہے کیونکم اسے چارصے دہ اگر آتا ہے یہ سوائے اس کے اور کو کہ تمنیں جا نستا ایسے وہ کزرہ کے دانہ کے چار کروے کر دیتی ہے کیونکم اسے چارصے دکیا جائے تو وہ مجر دوبارہ آگ کر تاہے ۔ یہ بی چیونی کے نم کی اعمل دلیل ہے ۔ اس کے باوجو داگر دانے پر بابی کی تری پڑجائے تو اس کے بامرے جاکر دھوب میں سکھاتی (نشک کرتی ہے) ہے تاکہ یہ دانہ دوبارہ اُگنے کے لائق نرر ہے کیونکم خشک لانے بر بابی برخوائے تو وہ اگر دو اور ہاگئے کے لائق نرر ہے کیونکم خشک لانے بر بابی برخوائے تو وہ ہے کونکم خشک لانے بر بابی برخوائے تو دہ اُگنے کے لائق بن جا تا ہے ۔

سیوہ الحیوان میں ہے کہ جیونی دوسرے مالزروں نرا مادہ کی طرح جنتی منیں ہوتی اور نہی اسس بحرق کی میں ہوتی اور نہی اسس بحروقی کے انگرے میں نر مادہ کی کیعنیت ہوتی ہے ران کے توالدو تناسل کا تقتہ یوں ہوتا ہے کہ مرجیونی سے معولی سی کو فی کننے زمین پرگرائی ہے تو وہ شے بھر الرصف گبتی ہے بیمال نک کہ دہ انڈے کی شکل اختیار کرلیتی ہے بھراسی سے بیرونی کے بچائان بیرا ہوتے ہیں ۔

ف ؛ مرائدہ کوعربی میں میں (بالصناد) کا جائے گا سوائے بیونی کے کماس کے انڈے مذکورکو بیفر بالفاء سے تعبیر کیاجائے گا –

و کھنم لاکیشی می روندناان سے الا یحطمنکد سے حال ہے بین ان کا یہ حال بعنی روندناان سے الشوری سے موسکنا ہے کہ فرحین و معلوم کرئیں گے تواسے ہر گزمنیں کریں گے اس لیے کہ حزت سلیمان علیالسلام اور آپ کے لشکر کے عدل و فضل کا تقاضا یہ سے کم نہ وہ جیونی کو روند سکتے ہیں نہ اس سے بڑے جانوروں کو روند تے ہیں نہ اس سے جھوٹے کو۔

گویا چیوشی کاعقیده تھاکر انبیاء السلام ظلر وایداء سے معموم ہوتے ہیں سوائے اس کے کریر علالان بیریوں کا مال عقیدہ کی اس مقیدہ کی نظر الشکر حبیب محرصلی اللہ علیہ والروسلم کاعمل ہے کہ اس کے اس عقیدہ کی نظر الشکر حبیب محرصلی اللہ علیہ والروسلم کاعمل ہے کہ اس کے لیے بھی الانے فرمایا: فتصیب کمد صنعد معددة بغیر علم تو تمیں ان کی لاعلی سے تمیں خرر بہنچ کیونکر ان کا پرشیبوہ نیں کر وہ کسی اہل ایمان کوخرر بہنچائیں۔

لشكر سليمانى اور الشكر محدى كافرق مشكر سليمانى كے ليے اس فعل كا استنا وج بنى سے كيا ہے اس سے فرق مسلم سے كركا استنا فو الله بقال نے رايا ہے اس سے فرق خودى معلوم كيجے كرك كرمدى كوك كرسلى الله عليه واكم وسلم معلوم كيجے كرك كرمدى كوك كرسلى الله عليه واكم وسلم معلوم كيجے كرك كرمدى كوك كرسلى الله عليه واكم وسلم

مردی ہے کوسلیمان علیدالسلام فے چیوٹی کا یہ مقولہ تین میل سے سن لیا سيلمان عليدالسلام كا دورسي سُننا تها بعيهوا في بنك يرا وازبينيان-

في إمرا براً وازكو برايك كان مير بهنياتي مي حزن سليمان مليرالسلام كم يلي تفييص بون كراب كوبراً واز مطلب كے مطابق بنينے كے بعدم كا جاتى متى اور بہت بڑى دورى كے ليے حائل ذمنى بخلاف بما رسے كرا وازم كو

سلیمان علیرالسلام بیرونی کی بات سے منبنے لگے ۔ اس سے سلیمان علیہ السلام كے سنینے كا مبالغہ كا بیان ہے كہ ان كے سنسنے كاانتہائى مرتربہی تھا دومرسے عوام جبیبا بسنیان تھا كہ ال كے سنسنے کا انتہا قدفیہ ہوتا ہے اور انبیا رعلیالسلام سے فتع نہیں ہوتا یہ ان کی شان کے خلاف ہے اور انبیا رعلیالسلام كى بىنسى كاانتها بهى عسم سے اور صناحكاً حال مقدرہ يا مؤكدہ سے اب معنى يه برداكر محزت سليمان عليالسلام حيوني كي درسے رُدا نے سے بجب کرتے ہوئے مینے۔

المتبهم بمعنے وہ مبننا ہم ہے آواز صادر نہواب آبت کے معنی پر ہوا کہ وہ مبنے - دراتخالکہ صل لغات وه مناحک تق لین بیان محک سے منبے میں شروع ہونا مراد ہے حبیباکر اور گذراہے اور سلیمان علیالسلام کوتیویل کی جوشیاری پرمنی ای که وه کیسے اپنی برادری کو ڈراتے بوئے رمبری کردی ہے اور

انہیں ان کی صلحتوں سے آگاہ فرما رہی ہے۔

مستلم ؛ یا د رسپ کرانبیا دعلیالسلام کا بهنشانبیم کار محدود به تاسید اورفاعده سپرکرمبب کوتی نئی بیمیز دیجها -

بعض مفسرين فيدفرها بإكرسليمان عليه إلسلام كافلا برأ فوجيوني كي كميعنب عجبيه سيسبسا متحاليكن درحقيفنت ابني حاصل فامكره كردة ورخوتني كررب سے كواس كريم نے مجھ جيني كى بات تھے اور دُور سے سنے كى توفيق بخش اور اظهار فرحت مطلوب تفاكراس مالك من مجيم بمرّ بن كرعطا فرمايا ہے كرس كے تقوی وسفقت كا عرّ ان جيونيٹيوں كھے۔ محت : مم نے يافر براسلام كے اس فا مدہ سے سمھا ہے كم مربنى علىالسلام دنيوى امور كے ليے نہيں موتے بلكه انہيں دمینی اموز سے فرحت اور خوشی سولی ہے۔

مروی ہے کرمیونٹی نے مرون انٹکر کی مرون آ داڈسٹی ا سے بیعلکم سلیمان علیالسلام کے داکر طے کا برمک رہوسکا کرنشکر اسمان پر ہے یا زمین براس لیے اس في عموى حيثيت ہے كدديا شايد ككرزين برب اسے بيونٹيو للول ميں كفس جاوا بھرت سلمان علي السلام

نے ہوا کو حکم فرما یا کہ تخدے کو روک نے بہال کا کہ چیونٹیال بلول میں داخل موجائیں جینا بجرا سے الکھ وہی تین میل دور فرک کی میرخیک تمام میریشیاں ملوں میں داخل نر سوگٹیں راکٹ روار نر ہوا۔ الوسيط مبن ب كرسفرن سليمان عليال الم كم الشكرت تعص موادلول مرته الشكر زمين برحل روائها اور بعض بيدل جل رئية. تقيماسي بيے جيد نتي كو اپنے لشكر كے روندے جانے كا خطره ہوا اس تقرير ير مروا تعداس وقت كا ب حب سليمان عليه العلام كو مواكي تسير كامعير عطامه بين موانفا كيونكرا لأكسمان يربهوما نوچيونظى خوت نركھاتى -مردی ہے کہ مفرت سلمان علیالسلام نے وز مایا کر جونی کو میرے بال مروى عبد المركبيمان على السلام برنمل لاور بينا بخر يبوني ما مرك كن توذيل كا مكاله (گفتگو) مولى -سلمان على السلام: السبعيني كيا تقيم من تفاكر ميرانشكركسي يرطلم وسم نهير كرنا یا بیشک میرا عقیده بهی به کداپ کانشکرظام وستر منبی کرنا نیکن یو نگر مین ان سب کی مردار بیون اسی لیم میرا يتيوسي فرص منصبي تقاكر مين انهين مرنشيب فراز سيه الكاه كرون -مبلیمان علیدالسلام الیاتهیمعلوم انتقاکه اشکرتوا سمان پرخها تو تیجران سے روندنے کا نظرہ کیسا۔ بچہوٹی ؛ معلوم تھالیکن میں نے سجھا کہ میرالشکراپ کے اشکری شوکت کو دیکھ کر دنیوی مشاغل میں مشغول سوجائیں كاس طرح ذكرالى سے فروم بوجائش كے -الى ك روندے جانے سے ظاہرى معنى مراد نرتھا بلكم باطنى معنى مرا دیشج که ذکر اللی سے محرومی باطنی طور تباہی و بربا دی ہی بربادی ہے۔ سلیمان علیبالسلام ایسیونی تیری اس نفر رسے تیری قدر وقیت میرے دل میں برط مگئی ہے فلمذامیراجی چا ہتا ہے تو مجھے کولی پندولفیوت سنا دیے۔ بعیونی ایک ومعلوم ہے کر ایب کے والدگرامی کا نام داؤ دعلیالسلام کیوں رکھا گیا۔ ليمان علىالسلام: نبير-يدول : أب ك والد كاسم كراى داؤر علي السلام اس ليه تهاكم انبول نے زخى دل كا روا (علاج) كيا- كويا ان کا نام دادی جراحی قلب کا عنفف ہے۔ مھر چیونی نے سوال کیا کہ اے سیمان علیرالسلام کیا آپ كويرجى معلوم بي كراب كا نام سيمان عليرالسلام كيول ي-سليمان على السلام النين-چیونی اس بیکراپ سیرالصد روالقلب میں - گویا سیمان علیالسلام انہی الفاظ کا مخفف ہے -چیونی کے اشکرا ور اس کی سلطنٹ کا صرورارلجہ اکشف الاسرار میں ہے کرسیمان علیالسلام نے

چیزش ہے بچپاکر تماری سلطنت کا حدودارلیواور تمہارے اشکر کی نعداد کتنی ہے ؟ چیزش نے عرض کی کر اشکر کی نگرانی کے لیے میں ۔ چار مزار کو توال رکھتی ہوں اور ان میں سے ہر ایک کے الحت جیل مزار نقیب میں بھر ہراکیٹ فنیب کے تحت جیل مزار پوٹیاں رمنی ہیں۔

حزت سلمان علیه السلام نے بیونٹی میں گئے اور کیون نہیں جاتی جونٹی نے کی تھا تھا کی اسلام کے روئے نے کی نے بھی السلام مجے روئے زمین کا اختیار دیا گیا لیکن میں نے بھی ادبا مرف اس لیے کو مجھے اپنے لنکر رعیت کو تھیوڈ کرکسی جانا گوارہ نہیں بلکم موض کی کرا ہے پرور دگار عالم ہمیں زیر ذین رکھنا تا كرتيرے سوائيس كوئى نرجاف اور يم يجى تيرے سواكس كو زجاني -

سيدناسليمان علىالسلام سعيبينى فيكماكراميمي سيدناسيمان عليه السلام كابجيوني سيضبوت بذير بهونا توجيع بنادير البركوالد تقال في سي سيري كارد المراقة الم مى فعت عطافر الى كے - سلىمان على السلام نے فرا باكرالله نے ہواكو ميرے تابع كر ديا ہے - يس من كومشرق ميں موتا ہوں اور شام کومغرب میں ۔ پیویٹی نے کہا برنو کوئی ٹرامحال نہیں بلکہ اس میں تواشارہ ہے کہ اپ کی شاہی اس کی مثال یمی ہے کو گویا وہ ہوا پر سماراکر رہا ہے

مفرت شیخ سعدی قدس مرؤ نے فر ایا ہ

ز براد دنتی سمسترگاه و شام سعرير لليمسان عليالسلام بالتحنيد تدييي كم برباد رفت نتک آگر با داکش و دادرفت

وترجب له بركيا سليمان عليالسلام كاتخت صبح ونشام هوا برمنين جلتا بنفالكين انجام كميا جوامبي كمروه مرك كرره گیا فلنانوی ستے وہ انسان جو وانانی اور الضاح سے زندگی گذارگی۔ يرسُ كر سخرت سِيمان عليالسلام نے دِعامائل فَال مُرتِ اُوْرِعَنِي اَنَ أَشَكُرُ بِعِيدًاكَ الْتِي كما سے مرے بودرگلر

مجھے توفیق دے ماکہ میں تیری فعموں کاشکر اداکروں -

اوزع کام زه تعدیہ ہے الوزع بہنے تفرق وانتنارے روکنا جبیاکہ میلے گذرا ہے۔ اب معنی برجواکم حل لغات اے پرور دگار مجھے توفیق دے کم میں جمع کروں تیری نمت کو اور اسے الیما مفہوط کر نوں کہ وہ مجھے سے د ور نر ہو۔ یمال مک کم میں تیرے شکر کو ز مجولول ۔ خلاصہ یہ کر مبلیمان علیالسلام نے دعا مانگی کر مجھے ا بینے لشکر شکر کو جمع کرنے والا بنا رہے۔

و ، شركوج اعت نافر سے تنبیر دینا استعاره مكنیه ہے اور انبات الوزع والرلظ تخیل ا دراس تنبیر کا قربیز ہے -تنكر ايك وحتى جانورے اسے شكر سے قيدكرو فكركيا جائے تو نعمت قرار كيون سے ذكو حدیث تمرافیت توبیاگ جات ہے۔ ستیدنا امراله منبن ملی النفی منی الدین امراله منبن ملی النفی منی الله عنی الله علی المراد من الله عنی الله عن می الله عن كانتكرادا نهيركرتا وونعمت بيرحاصلكوخاك بليك كا- -پون بالی تو نعسستی وردب د نود بات رونقط موروم شكر أن يافت مزد عمل زار که زنا یافت شوی محسدوم موجم المرا حبنه بنعت نسيب و اگر ج تعوري سي تو تحجه ده ايك نفط موجوم كي طرح معمولي محسوس ہوگی لیکن تیرے لیے لازم ہے کہ اس حاصل کردہ لغمت کوشکر کے بغیر نہ جیور ورنہ غیرحاسل شدہ نغت سے بھی محروم ہوجا و گے۔ النَّمَاتُ عَلَيٌ وه بوكُ تُو نِهِ مِي نُعْمَت عِطَا فر ماني - علم و بنوت اور ملك وعدل اور برندول وعيره كى يوليول كاسجمنا وعره وغره - يرعلى والدكى اور مرك والدين ير مير اب واؤد بن اليا وكونبوت - بهارون اور يرندون كان ك ساته سيح رها اور زره بنا اور لوسه كاموم موجانا ويزه وغيره اورميرى والده برلول كه: يه دراصل اورياكي بوي تحقي اسى بى بى سى سى سخرىت داۇد علىدالسلام كى ازمائش جو ئى تىقى - يە بى بى سلمان باكىزەمنت اورطیب وطاہر ، تھی میں وہ بی بی ہے جس نے نفیعت فرمانی کر اے بیٹے دات کو کم سویا کرو کیونکر رات کو زیادہ نیند کرنا السان كوتيامت مين زياده تنگ وست بنا دے گا- (كذاني كشف الاسبوار) ماں باب كا ذكر درميان ميں اس ليے لائے ہيں كم مال بب پرعطاكرر فعميں كو إ اولاد كي تعمول سے نوازاگيا ہے. مكته اسى ليے اولاد برنسكر كا اظهار ضرورى ہے كيونكراعلى اور شراعب اب كى طرف منسوب بونامجى اكب بهت برى نعت ہے تو میٹے کو اس نعت کا ہمی شکر کر ا جاہئے۔ سلمان قلب نے کماکم اے پروردگار تونے میرے اپ روح کو اپنے فیض سے فیض اب میر صوفی نم فرایا - اور میری ال جم کوارکان تنزییت بس استعمال فزما نے کی نفست سے نوازا اورائی رواؤل امرول سے تغمت مکمل ہوتی ہے اسے اللہ ہمیں تغمت والول اورٹ کرگزارول سے بنا۔ آئین

واک اعکہ ل صالح اندہ ہے۔ ابوالایت و مجھان اٹال کی توفیق بخش ہی ہے تو اِضی ہو۔ ابوالایت و تقیم میں المسلم معلی اندہ میں اسلم میں ہو۔ ابوالایت و تقیم میں اسلم میں میں اللہ ملیہ نے فرا با کو اسلم اللہ کی توفیق مطافر ما جنہیں تو قبول کرے۔ و او نیجے اُندی اور نیجے اِشت میں ان مل کے دائر کی بہشت میں واضل نہیں ہوسکتا ۔ اعمال کا کوئی مجروسہ نہیں ۔ وی الصلح اُن کے این ایک الصلح اُن کے این میں میں میں میں کوئی مجروسہ نہیں ۔ وی میں اندوں کے ساتھ لیوی مجموا نہی کے ساتھ کو دے یہاں عباد صالحوں سے انبیا و اور ان کے وہ نا بعدار جو نیکیوں میں ان کی اقدا کرتے ہیں ۔

وت : الأنفال كی اصلاح دوقع ہے: ۱- پیدائشی نبک ۲- ازالا وضاد کے بعد بہلا دو مرے سے زیادہ برگذیمہ اور ایسے انسان نادرالوجود کنبڑہ میں عجوب ہوتے ہیں -

وث إبن الشيخ رحمة الدُعليد نے فر اباكر الصلاح الكامل سے نيكى مراد ہے عب ميكسى تسم كے هيبال كى ملاوث نه ہو اور نهى وه كسى بُرانى كا اراده كرسے - ير وه بلندم تبر ہے جس كاطلب كار مرمني و ولى ہے -

مون کرالخائق بیں ہے کہ وادی نمل سے نفس ترامیں کی نوا ہشات برائے دنیا اور نمل منذرہ سے نفس اوامر معنوس موامر معنوس کی مع

ماقل پرلازم ہے کروہ سلیمان ملیہ السلام کے مرتبہ مالی کے صول کے بعد ان کے مرتب کا کار سند ہوکر بہت بند

عمر میں کا میں کا اسمانوں پر ارٹ نے کی بہت دلائت کرتی ہے کیونکہ وہ زمبن کی گرا ٹیوں سے بہٹ کر اسمان کی بلندی پراٹے اور وہ بھی بہت بڑے شاتھ باٹھ سنے کوئی معمولی بات نہیں ۔ بال آپ کا بیوینی سے گفتگو کرنا وراس کی باقول کو ایپ کا بیوینی سے انقاق ورز کہاں نبوت کا اعلی مرتبہ اور کہاں جونی سے موزت حافظ قدس مرہ نے فرفایا سے

نظر کردن بدروبشال منافی بزرگی نیست سلیمان باچبرخشمت نظر م بود بامورش در

توجه ؛ فغرول مسكينول پرنظركرنا بزرگى اميرى كے خلافت سيس سيمان عليه السلام باوجوداونيے مرتب كے چونى برنظركرم فرانى -

ر وربیے عشق کے پرندوں سے بچھ ماصل نہیں وہ پر ندول کی بولی خاک تھے گا۔ اور جوسلیمانِ وقت کوئمیں باسکا وہ صورت کامعنی خاک سمے گا ہے

> پون ندیری وسص سسبیمان را تو پ والی زبان مرمشان را

توجيه : جب توف ومسليمان كونهيس ديكما توتيم برندول كى بولى كى بإخري

سلیمان سے وہ مرشد کا لئ کا دہے جہ ان کی سے انتھائیں سختینت کی انگشتری ہوا وراسی کے زریعے ہی افالیم فا کر مصوفی ان کے سلیم ہوتا ہے۔ ایسے مرشد کا ال کے ساتھ ہر شے بات کرتی ہو اور بھی سفا میں ہوتا ہے۔ ایسے مرشد کا ال کے ساتھ ہر شے بات کرتی ہے۔ کوئی ٹور بخود کوئی بالاجار والاگراہ اور بالاجار والاگراہ اس کی بابعدادی ہے وہ شیاطین ہیں باان صبیع مرشد کی اور (جوادلیا ، کرام کے تفرقات کے قائل نہیں وہ سوچیں کیا وہ اس ارشادگرامی کے مصدات نہیں اگر نہیں وتفرقات اولیا ، کا قرار کریں ورز ، ، ، ، ،) اسی لیے لازم ہے کرامام وقت کی معرفت سامسل کی جائے ۔ (جیسے مرشد کا مل)

کاا فرار کریں درنہ ۰۰۰۰۰۰) اتنی لیے لازم ہے کرامام وقت کی معرفت حاصل کی جائے ۔(عبیے مرشدہ حورمیث تمر لویٹ ؛ جوامام وقت کونمیں میریا نیا دہ جا املیت کی موت مرے گا -

ف : حرّت سلیمان علبالسلام نے جنت کی دعا مانگ کر شکر پڑنا ہت قدمی اصلاح و بھلائی اورخانمہ بالخیر کی دعا مانگی ہے جیسے آپ کے آباء کوم علیم السلام کا طرفیہ تفاکہ وہ بھی اسی طرح کی دعا میں مانگتے جلے آئے اور بران کی خلمہ اور سوم خاتمہ سے کہ محفوظ نہیں ۔ دسوائے اپنیا حلیم لسسلام سے)

اس میں است کوسبق دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ نزلیدے کی ابھی حالت اورطرافیت کے ابیند بدہ مرتبہ ادر مرفت کی استین کو کر دہ ہمیشہ نزلیدے کے برند گری کے برکذیدہ مقام اور حقیقت کے برند درجہ به زندگی کی کر کریں ۔ کیونکہ چشخص معرفت اور معاملہ عبود بہت کو شرکی سے ساتھ ہوگا اسے ذرہ مرابیت کے ساتھ ہوگا اسے ذرہ برا برجی امور باطنہ وظاہرہ میں فرجی الحمین کا ساتھ نصیب نہ ہوگا ۔ ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں المال معند واحوال لیندیدہ کی توفیق سجنے اور زہد و تقوی کے علادہ ہم ایچھاور نیک امر سے سنواد سے وہی اجابت کے لائق اور مربہ شے پر قادر ہے۔

كفسيرعالمان وَتَفَقَّدُ الطَّيْرُ اور خراي التَّعَ عالادون ك-

 ا ب معنی یه بهواکر محزت سلیمان ملیه السلام سفه پرندول کاحال علوم کیا توان بس بُد ْمَدِ کوگم یا یا اور وی تمام بزندول کا مردار تفااس کا نام بیغور تقیا -

فَفَالَ هَا لِي تُوفِرُا اِ فِي كَيا بَولَي جِهُمِ اِ مال بيب كُلْآ أَدَى الْهُدُهُدُا بِي بُرُمُ كُونِين وكي والمح يردك كَارُ هِ مِن حَهِ ياكولُ اورسبب معتب واضح موكيا كروه غيرموجود به توسابق كفتلو سه مبث كروزايا المُكاكَ مِن الْغُالِبِ مِن كَياوه فائبِ به بكربات يرب كركياوه فائب به اس تقديم برام منقطعه المُكاكَ مِن الْغُالِبِ مِن مُحدُوف به اب معنى يرمواكم بين مُرندكو يرندول كي تولى بين نهين ديك ديا - يا يرب كم ميرى المكر سه اوتجل سه يا بماري جماعت سد فائب جواكم الله عند المنظيم المنافقة المنافقة

وت : الوسط میں ہے کہ مالی لااری الهدهد کامعنی ہے مالهدهد لم ارد مر مرکو کیا ہے کہ میں اسے منہیں دکھیے ریااس بے کراہل موب کتے ہیں مالی ارال کئیا اور اس کامعنی کرتے ہیں سی کھے کیا ہے کہ میں کیے شکین دیکھنا ہول نیکن پر قلب اس عبارت سے ہے جس کامعنی وضاحت کرتا ہے۔ اگر اس کامعنی وغناحت فرکر سکے وہ کلام عمل

ہر جاتا ہے۔

ا مول شا فالم رکھیں اور قیام امور کا سلیقہ درست کریں اور رہا یا کے جمد امور پر کڑی نگرانی ہموا ور بحیت کے معمولی اسلیم کر بھوٹوں نے اور قیام امور کا سلیقہ درست کریں اور رہا یا کے جمد امور پر کڑی نگرانی ہموا ور بحیت کے معمولی سے معمولی فرز کے حالات سے جب بخبری نر ہو۔ باوشاہ وقت پر جیبے بڑول کی فیرگری مزودی ہے اس سے کہیں بڑھ کر بھوٹوں کے حالات آگا ہی ہو بہاں مگت ہر چوٹا بڑا اس کی معلومات سے اوھبل نر ہو جیسے سید ناسیمان طیالسلام کا طریقہ کر بد بہنا کر آب پر ندول تک مرافقہ کی میں میں میں میں موسکتی تھے اور بلک بحر بھی کوئی شخص اس سے بے تیم نمیں سہتے تھے اور بلک بحر بھی کوئی شخص آب سے بوجو دیکھ بر کوتا ہی مرافر ہو کی نیون سے موسلے مرافر ہوئی کہا ہمان کے موال سے باوجو دیکھ بر کوتا ہی مرافر ہوئے مرفر دی ہوئی سیامان علیا لسلام نے شفقت کے طور پر اپنی طرف منسوب فرمایا کمان مالی اس مالی اس الہدب دورز ذرائے ماللہدب دلم اس اسلام اس میں بھی مزوری ہے۔ بینا بخرتا دیبا فرمایا : ام کان من الغائب یں ۔ یعنی بر بھی مبخدان سے ہوگیا ہوئی میں ۔ جا جو میری اجازت کے بغیر خائب ہوجا تے ہیں ۔

ف ؛ جبوة الجبوان میں ہے کہ مُرْ میں مرابو ہوتی ہے ، س لیم یہ اپنا گھولسند گندگی کے دمھریس بنا آسے ۔ جنول کا علاج جہنے وشت کی موقع موقعے سے جنون جواجا اے ۔

مندس کا علاج : عورت کے جماع سے فادر نرمونے والے کوم مرکاکوشت مونکھایاجائے تواس کی بندسش دفع ہوجائے گی ۔

چادو کا علاج ؛ اگر کسی پر جارو ہوتو مر بد کے گوشت کو سونگھنے سے جارو رفع ہوجائے گا۔

مسئله ; فآوى زينيمين ب كرېد بد كاكوشت حلال ب -ولط استرت سلیمان علیهالسلام فرمایا کی تا دیب دینه کے بعداب فاتون کی خلاف ورزی برتهد برسنا کی ۔ اور مزَّما يا لأُعَذِّ بَتَّكَ عُدَّا أَبَّا شُدِيكُا البَّرْمُرور سخت مزا دول كا-العداب بعن الإيجاء الشديدكي كوسخت ورديني ناوركها جِانًا هم - عدب تعديدًا براس وقت حل لعات ہے مب کسی کو کل عذاب کی صورت میں زیادہ دیر فیدر کھے۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایاکیں بدہد کوسخت مذاب کروں گا ۔ یہ کراس کے بال نوب کرا سے دھوب میں ڈال دول گا یا چیوٹیوں کوسکم دول گا دہاست کھاجا میں گی یا اسے اس کے دشنوں کے ساتھ پنجے میں مقید کردوں کا کیونکه شہور میں ہے کہ کسی کو سخت مزا دینی ہوتو اسے اس کے مخالف کے ماتھ مقید کروبالسے اپنے پیاروں سے علیمدہ کر دو۔ وت العن بعض جفت (زوجر) يا اے كسى غلط كار كى خدمت كرنے براكا دول كا -ف الويلات بحييس م كرسلمان عليالسلام ففر ماياكمين مدمركوان سے ووركر دول كا اور اپ ساليا علیمدہ کر دول کاکر بھرکہی منہ مزلکا وس کا باس کاکسی بڑھیا سے نکاح کر دول کا (السّان العیون) باا سے اس کے ہم جولیوں کی خدمت برلگا دوں گایا اسے اپنی خدمت سے فروم کر دوں گا۔ سوال: الاسئلة المقعه مين بكراتي بمبت بطي مزا البي شف كے ليے بو عيز مكلف ب بواب (ا): بینادی کاروانی ہے بوسانی کسی کے لیے جاتی ہے اور عل درائی کسی اور کے لیے ہوتا ہے **ہوا ہے (۲**)؛ جابوروں اور بچوں بریعی نادیج کاروا کی کیجاتی ہے اور دہ بھی عزم کلف مہں اور بریھی مزوری منیں کہ فیز مكلف پر تا دىي كاروالى مزمو بالنصوص وه غيرمكلف جيے كسى كى اطاعت لازم ہوا ور وه كوتاہى كرے تو كيم وہ ایسی سرا ول کامشی ہوتا ہے۔ صرت سلیمان علیه السلام کے زمانہ میں کمر نبر کے علاوہ مریزندہ بلکہ نمام من والن ن معرف سلیمانی اور شیاطین اور جمادیوانات سلیمان علیہ السلام کے تابع فزمان تھے اوران کے تشاسب احوال پر وہ مملف بھی تھے اوراس کا انہیں فنم وادراک مجی تھا اوران کے احوال اس وفت البیے تھے جیسے نکلیف میں انسان کے حالات ہوتے ہیں دینی وہ اوامرو نواہی کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے بر سخرت سلیمان علیم السلام كامعجره تها (كذاني الباويلات البخيير) أُولًا ذُبُحَتُ أَهُ يا سے ذبح كر ڈالوں كاكم اشذہ اس كى نسل بھی تم بوجائے ياس كے ابنا ئے مبن اس ہے ا ور نادبادت بجبير سے كرمي اس سخت عذاب مين ذريح كر ڈالوں -

صل **لغاث** الذبح بمض الساق غيرهان حيرنا -الولكيًا رِثيني بردرام الميسين لونات مع مما يا مسكلم مع ميل والع وال كومد ت كراياكيا بمسلطل مباين یالائے دلیل ظاہر بعنی الیے جبت کرمس سے اس کا حذرظا ہر ہو ۔ لیعنی کوئی ایسی دلیل لائے کہ جس سے اس کی گمنند کی کہا قا کی فیول مدر ہو بھر برمیری مزاسے کے جائے گا۔ شائى سياست كربغيرنيين حلى سكتى اور دنهى ورل والفناف كے بغير حلينااس كامكن وسلتا ہے. بچلا کے کاکر ای لیے مزوری ہے کہ مجرمین کے جرائم سے زائد مزانہ مواور مزہی واضح عذر کے با وجو دکسی کو سزا دی جائے عذر کا قبول کر ناہمی بحث دلحیص کے لعدہو۔ وت إمم المعانا ميك دومين سالك كريون يراور لفظ اوييل دومي تحييك يهادر مرس من زديد ك ي جد مردی ہے کر سندان ملیدالسلام کی مکر میں المدور فرت سے فارغ ہوئے تو مکر منظر کی طرف ج کے الردہ سے روانہ ہوئے اور ترم ترلیب ہیں جی تھرکرا قامت پذہر رہے اوراپنی اقامت گاہ پررو زانہ بانح ہزار اوٹیٹیاں اور باپنج ہزار گائیں اور بیس ہزار مکربال خرات کرتے ۔ مجرمین کی طرف روانگی فرمانی مسے کو مکد مگرمہ سے روا نہ مہیے مسیل تک جنا نے کا پروگرام تقا- دوہبرکے وقت تک صفادیمن تہنیے گئے ۔ مکر سے صفا و بمن نک ایک ماہ کاسفرنفا۔ مسفا و یمن کی زمین اتھے گئی کو کر یماں رمکھاکہ یہ سمبر علاقہ تفالین اترتے ہی یاتی ما پایچونکہ بابی کی الاس پر مرجد ما مورتھا اس لیے کم وہ زمین کے اندرسے بان كو ديكيولتياتها جيب بم كمى شے كوسشينے كے اندر سے ديكھ ليتے ہيں اور وہ يانى ياپ جان ليا مفاكر بيال نيعي انىكت ہے۔ یانی کی مگر پر سویج رکھ اتھا تو شیاطین آگراس زمین کے مگر سے کو ایسے دور مجیدیک دیتے تھے میسے جانور کا پیرا ا وحيرًا جانا الهاس طرح سے بالى أسانى سے طبراً بانا . ﴿ وَمُرْتُ سَلِيمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامِ فَي بلا يا تو تغير موجود تفاء تقدر ربالی جب آتی ہے تواسے کوئی نیے نہیں روک سکتی بہت مرمر المانی کو ملقیس کے مرمر کی معوت سے بندگان نمدا رومروں کے لیے تو کڑھاکھورتے ہیں لیکن نود اس میں گر کر مرجا نے ہیں ۔ مرمد پر تقدر واقع ہو لئے ہوا یوں کہ مد ہد جب دیکھناکرسلیمان علیالسلام اقامے گاہ میں ا المرام فزما میں تو وہ او کیا اورکر زمین پرنگاہ ڈالتا این آزادی سے میروسیاست میں مھروف ہوجا تا - پیال برنامی ا دینیالی کے دمکھا تواسے ایک اور مدمزنظر آیا جس کا نام عنفیرتھا ہوایک جگہ پر وہ محرا ہوا تھا تواسے د مکھر وہ نیج از م یا وونول تھے ملے مسلمال مدمد نے محرت سلیمان علیدالسلام کے اوصاف کریمیہ بتائے اور اس کی شاہی کے حالات ، سنامے اور بلقیس کے مد ہد نے اپنی ملکہ کی ہاتیں سنائیں اور کہاکہ اس کے ماتحت اکالکھ لیڈر ہے اور ہر لیڈر کے ماتحت ا بک ایک لاکوافراد رمنے ہیں۔ سبلیما نی ہر مہر کو بلقیس کی شاہی کے در بکھنے کاشوق ہوا توجلاگیا اور بلقیس کی شاہری سے

کرتے تھر ہوگئی -اس کواللہ نے مزمایا فسمکٹ ۔ لوتھڑا -

جانئے کواحاط کہاجا تا ہے کے۔(حاشیرانص خورپ)

حل لغات ؛ العكث بحضائظار كے تعدكسي جگر تعهرنا بعني هرمه تعمرا -

عَکُرُ لَکِعِینِ لِمِنْ فُوْری می دیر - اس میں اشارہ ہے کراس کی فیزمو ہودگی اگر پر عذاب نندید لینے سلیمان علیالسلام کی حاضری ہے مودمی ودیگرمنانع کافقصا کیکن در مقیقت وہ سعادت ہی تھی کہ دالیسی کے لیے نیز رفیاری ادر عبر نقصان کی سرک

سخرت سلیمان علیهالسلام کو بربه کی بیزمو یو دگی براسیاس سواله بیزگی دسور مرمرکی والبی اوراس سے باز برس سے بینے کے لیے پرندوں کو مقررک ہواتھا اور حب بدیدانی باقیار میا تودهوب محسوس بولی تو بوتھاکہ مر درکهاں ہے نہ پانے پر گدھ کو بلایا اور فر ایا دیکے کہاں گیا۔ گدھ نے از کر دیا جا تو اسے نظر زم یا اس کے بعد عقاب کوحکم ملا۔ عقاب نے اڑ کر دیکھا تو والیں اُر ما نفا اُ گے جاکر ملا ہدمہ ڈر گیا ۔ عقاب کو کما تمیں اس رب کی قسم نے تھے قدرت وقوت کنی تھے کو زکدا بلکہ بنائے سلیمان علیالسلام میرے متعلق كيا فرماتے ہيں - مفاب نے كهاكروه تسم الطاحك ہيں كر مربد واليس أيا نواسے فرور بمزا دوں كا - مربد نے كها قسم مطلق ہے بااس مصوات تنا مجی فرمایا نھا ۔مفاب لیے کہا ہاں ساتھ ہی فرما یا نھاکہ اگر کو ٹی معقول عذر لایا تومعا کر دول گا۔ مدمدِنے کہاا ب خیر ہے بینا بہتے مدمد ہوئنی تھزئت سیمان علیالسلام کی بارگا ہیں بینیا تو پر پھیلائے اور گردن ٹی کر کے نمیابت عجز وانکسار کے ساتھ سیلمان علیہالسلام کی خدمت میں صاحری دی توسیمان علیہالسلام نے اس کے مربر باتھ رکھ کواپنی طرف کھینیا تو ہد مدے کہا اسے بیبارے بنی آپ اپنی حاجزی بار کا ہمتی کی یا دکھیٹے برسن کر سلیمان علیدانسلام تقرا گئے - مردی ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے مدید سے حز ما یا اگر توجیا ہے توتیر سے بر و الی اٹرا كرتجے دھوپ ميں مجينيک دوں برمدنے که انسب البها مرگز نميں کر سکتے کيونکہ برتوشکاری کرنے ہیں اور اکپ تو پیمبر ہیں۔ میرسیمان علبہالسلام نے کہا میراجی چاہتاہے کہیں نبرے گلے برہیری چلا دوں۔ ہرمد نے کہا یہ بھی آب سني كر سكتے كيونكه بيقصابوں كا كام ہے اور آب تونى ہيں - ميرسليمان علىبالسلام بنے فز مايا ميں جا ہتا ہوں تھے نامبنوں کے ساتھ قبد کر دوں وض کی کہ آپ میری نہیں کر سکتے کیونکریہ کام خبیں لوگوں کا ہے اور آپ کواللہ تعالی نے نتان مغیری سے نوازا ہے - سیمان علیہ السلام نے فرمایا تو کھرکیا کروں عرصٰ کی معاف فرمادی کمونکرمعاف کرنا اندی علبالسلام کی سان ہے - اس پر اب نے اسے معامت فرما دیا بھرحالات بوجھ: ودم في كما فكال أحطت الاحاطة العلم بالشي من جميع جهات في كواس كرجيع جمات ي

ب ماکن کر کے طوب میں نے اس کا گھراکیا ہے حس کا تم نے گھرائی کیا ہے علم ومعرفت اور اس کی جمیع بھات سے تفظامیں کی کیونکر اس سے سامی اس کی جمیع بھات سے تفظامیں کی کیونکر اسے سلیمان علی السلام لئے مشاہرہ شہیں فر ما با نتما اور نہی کسی تبق والنس نے آ ب کو اس کی خردی تمی اس میں انسادہ ہے کہ اللہ کارم وسیع ہے کہ وہ ایک بجر ندرے کو کسی شے کا علم دے دے حب سے اس وقت نک بجر کول کی معلوم نہ جو اموا ور یہ نبوت کے نشان کے خلاف بھی نہیں کیونکہ بنی ورسول کو بنوت کے سواکسی اور بیز افع با توں کا جانبا ان کے لیے مزوری نہیں ہوتا - بلکہ ایے بیز نافع علوم سے سے مورینی کر بھرصلی اللہ علیہ واکہ وسلم بنا ہ ما ملکتے تنتے ۔ کما قبال علیم اللہ علیہ واکہ وسلم بنا ہ ما ملکتے تنتے ۔ کما قبال علیم اللہ علیہ واکہ وسلم بنا ہ ما ملکتے تنتے ۔ کما قبال علیم اللہ علیہ واکہ وسلم بنا ہ ما ملکتے تنتے ۔ کما قبال علیم اللہ علیہ واکہ وسلم بنا ہ ما ملکتے تنتے ۔ کما قبال علیم اللہ علیہ واکہ وسلم بنا ہ ما ملکتے تنتی میں بنا و مائی اس میں بار میں میں بنا و مائی اس میں بار میں میں بنا و مائی اللہ علیہ میں بنا میں میں بنا و مائی اس میں بنا و مائی اس میں بنا و مائی اللہ علیہ بنا و مائی بنا و مائی بنا و مائی میں بنا و مائی بار و میں بنا و مائی بار و میں بنا و مائی بنا و مائی بار و مائی بنا و میں بنا و مائی بار و مائی بنا و مائی بنا و مائی بار و مائی بنا و مائی بار و میں بار و مائی بار و

علیہ اصلام ہود میں سر ایستر ہیں ہوں ہوں ہوں ہوں ہے۔ اسان اعلی سے بڑوہ جانے کا توہم غلط سے کبو کہ بدہم خلاصر برکر فلا ہری طور مد ہر کا احاطہ سلیمان علیہ السلام کے نسان اعلی سے بڑوہ جانے کا توہم غلط سے کبو کہ بدہم کا امور حبتہ کا احاطہ اور سلیمان علیہ السلام کا عدم احاطہ مااس سے بے خرد مہنا ایپ کی نشان کی تھی کی وجہسے نہیں۔ اس بیے کہ امور تھے ہور کے اور اک وعدم اور اک میں عقلاد میٹر عقلا برا ہر ہیں۔ اس میں فوقیت کا کوئی اعتبار نہیں۔

الاسئلة المقعة مي بي كرايسانطاب لعنى اولي اعلى كوك كرمين فاحاط كياب الين توف اعاطم المست الاسئلة المقعمة مين بي توسل المناجي بيت المناجي بيت المناجي بيت المناجي بيت المناجي المناجي بيت المناجي المناجي بيت المناجي المناجية المناجية

بواب ، بونگراصل مقعد کو لعدمیں بیان کیا گیا ہے جب ایسے فوائد کا ذکر فوراً بیان کر دیا جائے ا بیے خطابات اکا بر بر داشت کر لیتے میں م

ر لبط ؛ مربد نے مقیقت واضح کرنے ہوئے کہ دیا کہ میں اگریج کم را لیکن وہاں بھی آپ کی خدمت کے لیے گیا تھا۔ چنا پنج سن تھے اگر خلط ہو تو محرسزاویں -

و مجنتُ الله من سَبَام اور من أب كه إل عام جوا بول سابك شهرت عيد مارب بھى كت بين -ب ننجا كِية بي تقيني تقيني خرادر ہے بھى بهت بڑى عظيم القدر اور اس ميں بالكل شكر بنيں اس ميں انتارہ ہے كہ مخبر بر لازم ہے كہ دہ خرسائے حبس بيں سولراً سے تعين ہو بالحفوص با دنتا ہوں كى بارگاہ ميں -

ف اسبامنفرف ہے اور میں کے ایک فبیلے کانام ہے اور اپنے جداکبر کی وجہسے اس نام سے وروم ہوئے۔

سیابی نشیعب بن تیرب بن قحطان - تبین نی اس کا نام عدائمی نسب نامرسیا اور اس کا تعارف اور سیااس کالقب تقا اس لیے بی سب سے بلاتھااس کے بیر

کے (ماشیر صغی گذشته) اس سے رد ہوگیا دبو بندی و ہا بی فرقه کا حب که وہ اسی آیت سے مفرت سلیمان علیہ السلام کے ملم کی نفی کرتا ہے -

مارب كي شركانام رِبُرُكِيا . ضغام ادراس كي درميال من دنؤل كا فاصله هيا بطاع الله على وه إدشاء سيحب في مب سے بيلے شاہى تاج مر برركھا۔اس كے دس لوك عقے چومن ميں دہتے يہداور جار شام ميں . بوشام میں رہتے تھے ان کے نام برہیں : ١- لخم ٢- مذام ساعا مد مر عثان -

اور وه يو پيمين بين رغت تھے ان کے نام برين او كنده را - اشعر سر- ازد مر. لدج ۵ - انار - حضور سرورها لم صلى الله عليه والله وسلم عصور في كني يارسول الله اف ركون تقال بب في وال

خشعم وبجيله كاباب تعا-

ف المزدات مي بكرسيامكان كانام بجرال محمقرق قبيليد دومر علاقول مي سيلي حبياكه كماجا آب ذهبوا ایا دی سبا بین اس ملک کے لوگ دو سری ملکوں میں متفرق موے -

موال بحب بلنتيس اتنى بري ملكمتي توميرسيمان عليرالسلام ساس ك حالات مخفي كور رسيد؟

بواب ببياكه كويد بناياكياب كرسليمان على السلام ضعاء مين نازل موث اور ده مارب مين رستي تفي جس كا درمیانی فاصلہ مین اہم کا تھا یا ٹین میل ہین فرسخ بعنی نومیل کا فاصلہ بریفی آج کے دورس اگرحے اتنا بڑا فاصله نهیں فکمن اس دور کے لیاظ سے بہت بڑا فاصلہ ہے میراس میں اللہ کی حکمت کا تقاضایی تھا جید بعقوب علیہ السلام کے متعلق ہے کہ بوسعت علیہ السلام با وجود کیا ول ریوں میں قریب کے فاصلہ پر نھے لیکن بعیقب علیہ السلام کی توجہ و ہاں سے مٹنا لى كَنَّ اور براللهُ لَعَالَ كَي حَمَيْنِ إِل

کئے ہر طارم اعلیٰ کش کئے ہر پیٹٹ یائے ٹور نر مینم

نزجيه : كبهي تومم موش اعلى بر عبيقة مبن اور كبهي اپنے باول كى نشت مجى نهيں ركھيے -إِنَّ وَجَدُتُ الْمُواَ لَا تَشْكِلُهُمْ بِينَكِينَ فِي الْمِي وَرِت كُودِ كِيمَا جِوان يرِ سَابِي كُررَبِي سهد برجمام ستانغ ہے ہو مدر فرالا یا ہے اس کا بال ہے

ف إ برابية كو وجدت اس ليه كما كما كرم مرتصرت سليمان عليه السلام كوليتن د لانا جا بها به كروه اس عصر میں ان کی خدمت کے لیے باہر رہا ہے۔ اگریوان سے دور رہا تب بھی ان کے کام میں لگا رہا کرامک ایسی عورت کے مالات کے متعلق واقفیت ماصل کی جوگو باسبمان علبرانسلام کے بیم مردرت کی نئے تھی سیبرہ وہ ماسل کر کے آپ کے سلسنے

ف : همر کامرجع باتواس لیے ہے کہ وہ تبیارکا نام ہے یااس لیے کہ اس کے اہل مراد ہیں میں پر ان کے شہرکا 🔫 زکر دلالت کرا ہے۔

سباء کے لوگوں پرشاہی کرنے والی مورت تھی۔ بہاں پران کے ماک۔ بونے عیس کانعارف وراس کی شاری ان کی گردن کی مکیت مراد نهی باکرشا بی مرادب - اور وه بعرب بن قطان کی اولاد سے تھی اس کاباب میں کا باد شاہ تھا۔ وراصل اس سے مبتنیں بنٹ شرعبیل بن مالک بن ربان مراد ہے۔ اور بھی معرب بن قرطان کی اولاد تھی - ان کی شاہی جالیس کٹیوں سے تطور ودانت طی ا رہی تھی -اسی بنقیں کے اور کوئی اولار رسی اور وہ باب کی وراثت پر میں کی مکدینی اور تنام لوگ اس کے زیر فرمان رستے تھے - وہنوداور اس كى قوم آكشى رسىت تقى -

بغیں کے باکچے شا بان وقت نے نکاح کی پٹیرکٹ کی تو وہ کشا میری کفؤ کاکوئی نہیں عيس كى مال جنيد ملى اسى ليدين في شادى نيس كى - اسى ليد جنيد عودت سے اس كانكاح كيا كيا يوس نام فارورتها باركياد منت السكن تقااس سے ميى ملفيس پدا موتى عس كا نام بلقه يا بلفيس (بالكسر) ركها كيا-

(كذاني القاموس)

فائده ؛ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن والس میں سے ایک دومرے کا نطقہ مظیرنا ممکن ہے ۔ اس لیے کر اگر چرجنات اک سے پداکیے گئے میں لیکن وہ اپنے عفر ناری پر باقی نہیں رہتے - جیسے السّان اپنے عفر ترانی پر باقی نہیں

تواس معنی بر ان کا الیس میں نکاح مکن ہے (مزید تھیت آکام المرجان میں ہے)

مروان الحمار نے مکم فر مایا کر تدم (بروزن تفر) شهرکو تباه وبرباد مردان الحمار نے علم فرمایا کر تدمر (بروزن مقر) سهرلو باہ ورباد **بعد و فات ملقیس کی کہانی عجیب** کر دو سبب شہر پر ہلا بولاگیا اور اس کی اینٹ سے اینٹ بےائ كُنّى تواس ميں اكيـ مكان ما يا گيابس ميں ايكـ مُرُدہ عورت ملى جس كاحبم ادوريه (مصروعيزہ) سے صحيح ملعا كميا

نفار اس کی شکل وصورت سورج کو مفر مارہی تھی۔ اس کے باس امکے تنی بڑی تھی جس ریکھاتھا: انا بلغتيس صاحبة سليمان بن داؤد عليهاالسلام حرب الله ملك مس ميزب بديتى -

ترجمہ: بیں بقیس زور پر سلیمان بن داؤ و علیماالسلام ہوں الله تعالیٰ اس کے عک کو تیاہ وہرباد

كرے ہو ميرے اس كم كو تواب كرے كا - (دوج البيان من ٢٠٩ ج٧ مطبوع استبول مديد) وَاوُتِيتُ مِنْ كُلِّ شَكِي مِ اور وہ دى گئى ب بروہ اللها ، جن كى باد شا بول كومز ورت يولى ب-(اس سے وہ یہ کارد بوگا کہ اگر صفور علی السلام کے لیے کل شے سے کلی علم تابت ہے تو ہم بلقیس کے لیے بھی کل شے ہے) کے جیبے گھوڑے اسکر اور مھر کبڑت سیاست اور ہیب و حشمت اور مال و تعمت -

كى اضافداد اولى عفرار -

مكن اس كے من وجمال كا ذكرادب كے نعلات مقااس كيے كا نبيا عليه السلام كے ساشنے بيز عورت كاس و بمال سنا ا

صد بیث نثمر لیب : بهترین حن تین جیزی ہیں۔ اسین بیرہ م- اچھی آواز م- نوش خلقی -ف إحزت ذوالنون مصری رحمة الله عليه نے فرما پامجو اللّه ہے عمت کرنا ہے اسے ہر ملیح شے سے انس وعمیت ہوتی ہے اس لیے کہ ہراچیا حسن من ازل کے معدن سے نلام ہموا ہے اور حجو اللّه سے عمیت نہیں کرنا اور مجم جھی ایجی شے سے مبت کرتا ہے نووہ مجاز کا عاشق ہے

و کُولَها عُرُاتُن عَظِیم اور اس کامِت را انخت بر فالمت مجتبس اینے حال کی رہنسبت ہے با رہنسبت دیگر باد تماہر

من من و بن وراصل بھیت والی نے کوکها جا تا ہے لین اکثر بڑے تخت پر اس کا اطلاق ہوتا ہے اور بلقیس میں من من کوکھا جا تا ہے لین اکثر بڑے تخت پر اس کا اطلاق ہوتا ہے اور بلقیس کا مختصہ من کا تخت ، ۸۰ گزشما اور اونجیا بھی ۸۰ گزشما اور اونجیا مصر چا لذی کے مختلف بتوا ہر سے تیا رکیا گیا تھا اس کے مجار پائے تئے ۔ اختر سے براگیا تھا اس کے کناروں پر سونا ہی سونا ا بیا قوت احمر ۲ ۔ یا قوت انتفار سے زبر جد بم ، موتی ۔ اور اس کے کناروں پر سونا ہی سونا

تم زبان رپرلاتے ہو اور العناء سے کا ہر کر نئے ہو۔ نگرتمہ ؛ وحالفلنون کے ذکر سے اس کے دائرۂ علم کی وسعنت کا انظہار مطلوب ہے اور متعزبکرنا ہے کہ اس کا علم ہر

مرار ہیں نینی وہ بیزیں جہیں ہونی ہیں کسی کے قلام رکر نے سے ظام رمہیں ہو تیں سوائے اللہ تعالی میں تاہج ، مطرنبات

بان ویزه - وَلَیُّکُمُ مَا تَخُفُونَ اور و مجوم مراول میں جہائے ہوائنیں وہی جائتے وکماً لَیْکُلِنوُن ساورائنیں جو

طرح برابر ہے۔ کے

برد مسلم یک زره پرمشیده نمیست که بنمال و پیدا بمزدمش یکیست

ترجمہ ؛ اس کے ملر کے سامنے کوئی شے تمغی نہیں اس لیے کہ ظاہر و باطن اس کے لیے برابر ہے ۔ اُکلن مبتدا ہے لاِ اللّٰہ اِلاَ ہُو اللّٰہ کے سواکوئی معبود نہیں ۔ یہ مبتدا کی نعر ہے س بُ الْکُرْشِ الْعَظِیم مرسے عرش کار رہے ہیں معدا کی دورہ نویہ سراد ہوس عظمہ کے عظم اس لیرک اگرا ہے کہ ووجہ و خواجہ سے مراہ ہے

بڑے عرش کا رب ہے۔ یہ مبتدا کی دوسری خبرہے اور عرش عظیم کو عظیم اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ تبیع مخلوق ہے بڑا ہے۔ اس سے نابت ہواکہ بلقیس کے تخت کی عظمت برنسیت دوسرے بادشا ہوں کے ہے ورز اللہ لعالیٰ کے عرش کی غطت اللہ

اللّہ کراس کے اُگے تمام زمین واسمان بعنی بودہ طبق یک ذرہ و کہ بے مقدار ہیں گے۔ بہرحال ان دولوں عرشوں کے ماہین زمین واسمان کا فزق ہے۔ لیکن اس برجمی خطیم کا اطساد تن

ا مرادی می دردن روز کا میرود می دود می داد میرود می داد میرود می دود میرود می دود میرود میرود میرود میرود میرو ای ای به فلمذا شرک کیسا کی

ظ چرنسبت سادا بآفتاب درُوشاں۔

ور المركم و المرات من الفرات من به كراش اللي ان امور سے ب جن كى تقیقت كولى فرد كبر منين جا تناسوك عور الله كى تحقیق الله كام سے واقعت ہوتے ہيں اور لبس ميں تقور حضور علا الساق الله كى ليے ہوتا ہے جبكہ آب كورى فرد لبشر مانا جا تا ہے جبكہ ہم سب مانے ہيں كہ:

زہے مسنزت و اعتبلائے موالتد پوریم کر معسدش سی ہے زیر بائے موالد پوریم کر معسدش سی ہے زیر بائے موالد پوریم

کے: ای لیے ہم البسنّت کنے ہیں کہ وہ صفات ہو الله تعالی کے لیے ہیں سوائے ہید محضوص صفات متام کا اطلاق رسول الله و دیگر انبیا ، علیرالسلام اور اولیا دکرام ودیگر عوام بر جائز ہے کیونکہ فرق معنوی سے مزک کا شائیہ

نين ربتا _____ ولكن الوهابية قوم

لا بعقلون - اولي*ي غزلهٔ -*

نظ : عرش می به مندرسول الله صلی الله علیه واکه وسلم کی و سو مبید بین حکم عوام کے لیے ہے توا بیہ بی دیگرامود عامر کو سمجنے کہ بس حضور علیہ الساؤة کو ماننا ہوگا۔
عامر کو سمجنے کہ بس طرح اس عام حکم ہے معضور علیہ السلام شنگی ہیں ایسے بی دیار مور عامر میں حضور علیہ الساؤة کو ماننا ہوگا۔
وف الله نقال کی بیان کروہ سحامیت از فر پر احسطت کے حکم یں الذی بخر جالخباء داخل شرو گاکیو نکہ یہ وہ عاوم و معا رفت ہیں سے در ہوکوسیمان علیالسلام کے صدیقے نصیب ہوئے اس کے ذکر ہیں اس لیے بیان جوئے اکر معاوم بو کر بر براس حقیدہ کا مانک تھا اور وہ ابنے عقیدہ و ربن میں منصلب تھا اور یہ سب کھراسی لیے بیان کیا گیا ہے تاکر عزت سیان علیہ السلام بد بدکا عذر معقول تہ دل جول فرمائیں اور بلقیس کے مقالمہ کے لیے مکمل طور تیا دی کر کے اسے قابومی لاسکیں ۔

تحق - آب نے ال کلند و بحری میں وصال قربایا -مسئلہ: رسب العرش العظیم ریجدہ تلاوت کیا جائے اور نقول امام انظم رضی اللہ عندا کھواں اور نقول امام شافعی رحمۃ اللّه علیہ نواں سجدہ سے -

ور المدرور الما بدر المبرور و المعرود و خفید المحاسة اور سجده کی جگر بس مجی انتقلات سے بعض کے زردیک و المحاسة و و ما فقلنون کے دیداور لبعن کے نزدیک رب العرش العظیم کے بعد المحاسة - م سرت بسجدہ ورا ادار ہو امی سی دادی کر سجدہ شد سبب قرب صفرت باری

ترجمه : مرسجده بین لا اگریق پرستی کی نوابهش رکھتے ہو، اس بیے کر سجدہ قرب سی تعالی کے قرب کا سبب ہے -

ر جار میں بیب سب اور سوال کا بواب ہے گوباک گیا ہے کہ در در کے عذر بین کرنے پر سحرت سلیمان علیالسلام نے ایا در ابا یہ تو اس کے بواب میں سر فر مایاکوسکن نظرہ سم عور فرامیں گے ۔ اس امر میں سس کی توخر دے رہا ہے۔ النظر معنے التاسل ہے اور سدین تاکید کا ہے۔ لینی بچر برکریں گے تبری سنان بولی خبر کا ۔ اور هزت کا شفی مرحوم نفرایا کر ہم تیری سنان مہولی خبر پراہمی عور و فکر کرنے ہیں کہ اُ صنکہ فنٹ جو بات توٹنے کسی ہے اس ہیں توسیا ہے۔ اُمُّ گذشت مین اُلگانی ب پئی یا جوٹے لوگوں سے سے۔

اُسُ سے معلوم ہواکہ خرامد بینی وہ خبر سے ایک با دو بااس سے ذاکہ خردیں ہو درجہ شہرت و فاعدہ اُسٹ سے معلوم ہواکہ خرامد بینی وہ خبر سے ایک با دو بااس سے ذاکہ خردیں ہو درجہ شہرت و فاعدہ اُس میں آوقت مروری ہے ۔ البتراس پر عمل کرنا جائز ہوگا۔ بنز اس میں دلیل ہے کرائی خبر کو ضائع نرجیوڑا جائے بلکہ تحقیق کی جائے اگراس میں صداقت کا بہدو منایاں ہوتوں برعمل کیا جائے ورز جھوڑ دیا جائے۔

برس بیا بات درمر بیور دیا بات می بان و دولت او رسن وجمال کا ذکر کمیا تو سیمان علیرالسلام نے کچھ توجر مزدی لیکن بب لطبیقه اس نے اس کے دین کی بات تھیڑی کر دہ سورج پرست - بہت تو ہی متوجر موٹ ادراس کے دین (غلادین) کی پرستاری پر اظہار نارا ضگی فرماتے ہو۔ '، کاغذ ، تلم اور دوات منگوائی تاکہ اسے خط مکھ کر دین تق کی رعوت دین -

اسی وقت یا بعد کو حضرت سلیمان علیه السلام برائے بلقیس درج ذیل گرامی نامر تکھاکہ:
مکتوب گرامی سبلیمان علیم السلام برائے بلقیس درج ذیل گرامی نامر تکھاکہ:

من عبدالله سليمان بن داؤد (عليه)السلام) إلى ملكة بلقيس بسم الله الوحل الرحيم السلام على من الليع الهدى إما بعد فلا تعلوعلى والكوّل مسلمين -

توجی ؛ برخواللہ کے بندے سلمان بن واؤ دعلیماالدم سے طکہ بلقین کی طرف - تمروع اللہ کے نام وہ ورکنی ورکنی ہے - سلام ہوں اس پرجو دوایت کی تابعدادی کرنا ہے بعد محدک اے بلقیس برے سامنے محتر ذکر بلکہ میرے ہاں شکر سیت مسلمان ہوکر آجا۔

اس کونوشبو سے معطر کر کے سربہر کیا ۔ آپ کی انگشتری پر اسم (الله) اعظم لکھاتھا۔ خط کو در در کے حوالہ کیا اس نے خط کو چوپنے ہیں رکھا یا دھاکہ با ندھ کر کلے میں ڈالا۔

حضرت سلمان على السلام نه بديد كونه مبارك دردكر مزايا إذ هب بتكلين هذا مرايي خطاع جارير باء

تعدید کی ہے ۔ معوال ہنطوں کے بھیجے کی تفییص کیوں (4 مرکو) حب کراکپ کی خدمت ہیں بہت بڑسے زورا کورا ورطافت ور مبناّت وعیز، تھے انہیں تھیجا جا) -

مچواب : بیونکه برمرفنم وفراست اورعلم و عکست میں دومروں سے زائد مفا اوربلفیس کے طور واطوار سے میں : بادہ واتف تقاا سے مجبالی تقاتا کم اس کا عذر معقول مزیر مفدوط ہوجائے -

تاوبلات نجيمير ہے كراس ميں اشارہ ہے كربونكر مدمر نے برج كہا اور اپنے مالك كي نيزواي فأنكره صوفراً ثمر كابن اداكيا - اورجا مربين كى رعايت كاسى بيدسنى بوكيا كر وه خدا كے بينيہ كا سفير قرر ہو - ور مزوہ اپنی شکل وصورت ظاہری وبالمنی کے لحاظ سے اس کا اہل دنفاکرو، آنا بہت راہا مہدہ سبنجائے۔ فَالْقِيهُ إِلَيْهِمُ تُواسِ عِقِيسِ إور اس كي قوم كويمني دے - قوم كانام اس ليے لاياكيا كم سورج يريتي مين ده

بھی بنفیس کے ہم مذہب تھے۔

ف ؛ الارتناد ميں ہے كرجمع كى تعبير اس ليے ہے كہ دعوت اسلام ميں سب شاس ہول -

موال: القله كى لا ساك كيول؟

یجواب البنت مییر میں تخفیفاً میرط صنا جائز ہے - نیز وقف کی بنت پرتھی اسے ساکن پڑھا جا نا صبح ہے یعنی اگریج بی منمر مذکر فائر کی کتاب کی طرف رابع ب اورائق مفول رب اگریف ما رساکن نبیس موتبر لیکن میان جائز ہے جیساکرا دیر مذکور ہوا -

لنَّبُدُّ كُوَّلَ عُنْهُمُ مُو رُّ إِلَى كرميران سے عليمده موجا ليني ان كے قريب موتے سے مسط بما اوركسي دورعليء جگر پرهیب کر بیچه جاناا در کان لگاکر ان کا بواب سنناکه وه کمیا کهتے ہیں۔ فَا نَظُوْ بیم بوروفکر کرکے دیکھنا اور

مجها ما ذا يُرْجِعُون كيايك دومرك كية بي اوركيانتي لكالمة بي -

ابن الشيخ نے فرمابا كه حا ذا اسم واحد استفها ميداورمنصوب ب ي بيجون كامفعول سے يا مبتدا اور مرکمیمپ ندا بین الذی اور برجیون اس کاصلہ ہے اور اس کا عائد فذوون سیے دراصل عبارت ای شی الذی بر مجود المحتى لينى وه كون سى شے لومات إلى -

مد کھلیا و گئے موی ہے کہ مرد خطالے کر بلقیس کے فال بینیا دہ آرام مكتوب ليماني بمنيخ برالوال بلقيس ميل تقلبلي في لئي فرا ري منى اس كاطريقه تفاكر مب. آرام كرني متى تودرواندے بندکر کے شاہی چابیاں مرائن کے نیجے رکھ دیتی تھی ہر بدشاہی محل کے روش دان سے داخل مو کرخط کو بلقبس کے مسید بر ڈال دیا کیونکہ وہ جیت لیٹی تھی یعنی خطاط ال کر مد مرحل کے کونے میں بھیب کر بیٹے گیا ۔ جاگى توگهراك بوك ينود برده لهي متى - عربي السل جميري تبع كينسل سي متى - يس وقت سيلماني مهر دركيبي تو كامزي كئي-لبكن خطامك سلمنغ مركو تخبكا ديا كيونكر حبب مهركو وتكيفاكه يركسي غطيم با وشاه كي سبه ا درمهر كانقشه كجي اليسا تقاكماس بیں کاک سلیمانی کا حدو داد لعیمنقش تقا اور سائفہ ہی اسس میں انشارہ ٹفاکراس خطیم کی ا ظامونت میں جملہ بریمد

یب اس لیے کما فاکٹ اپنی مجلس شور کی کے اراکین سے کہا اور وہ تین سومترہ با بارہ ہزار تھے کیا کیٹرہا المملوا

ا معمران!

ف ؛ المملأ وم كمان ميڈروں كوكها ماتا ہے جن كى مبيت سے عوام ان سے آئھ زیلامسكيں اوران كے اول يران كارعب بو-الس كى جمع اسلاب جيب شاء كى جمع اسا ب-

را فِي ٱلْفِي رَاكَةَ كِتَبُ كُولِتُمْ ٥ بِيتُك مير الله كرم ومعظم خط بينيا ياكيا ہے -ا سے كرم و معظم الس ليے كها كرالس برايك عبيب طرح كى مُهرتبت يقى كم السي عبيى بهر دكھيى زمسنى كمئى تبقى يعبيباكرا مسئدا المعمر بي كربسليان عليه السلام كامعجز وتقاح أب كي تهرست ظام ربوا - اس مليه كرحفرت سيمان عليه السلام ف خطرروس مُركا أي حس يرآب كے مك كاتما م نقش منقش تفاءاس سے ملقيس مرغوب بُولُ- بولسليمان علياسالم كے معجزے كا ظهور بوا۔

ف : بهان سے تا بت أو اكدكر بم م فتر م ب حبياكر حضور عليه السلام في فرايا:

كرم الكتاب ختمه -

(و الحريد كرم بي حب يرفه بو)

حفرت ابن عبائس رضى الله عنها في أس روايت كوا بيت انى الفي الى كتب كربير سعمويد فرمايا ب (كما في البقا صدالحب ندللسخاوي)

حضورنبي باكر صلى الله عليه وسلم مصيوض كالني كرعجيون كاعادت سبيحكه وه المسس خط كوقبول نهبي فكركى وجم ريخس رفهرز بو فلمذا أب عبون كاطف خط تصة بين تواس برمه رسكائي - اس يياب في اين اك مُربزا أي عب يمنقوت تفاع محمد رسول الله - جي آب في انگشتري مي كنده راكر باتيس باته کی چیوٹی انگلی مبارک میں پہنے رکھا، جیسا کہ حضرت انس رضی انگرعنہ سے مروی ہے۔ مستحمّر ک ف ، بروه خط حبس پر فهرنه جوه و مغاوب سے قضير جلالين ميں الس كا ترجم لكھا ہے ، حسن ما فيد . ا بن الشيخ في سورة شعراً كه اوالل مي مكها كه كما ب كويم يمين لفطاً ومعنًا ليسنديده يا كويم مبين شربين يبعنه شرافت والاخط كيؤنكه انسس كالبنداء نسبم الله شريف سيحتمى حبيبا كرلعبن بزرگوں نے فرما یا سمبے كرحب خط كے أغاز ميں الله تعالى كانام سووه تمام خطوط سے زياده بزرك والا براسب م

اے نام تو مہنزی سر آغاز

بے نام تو نامر چوں کنم باز

م رانس نا مها ست نا مست

توجمه ، ترانام بترین آغازے ترے ام کے بنیر خط کو کیسے کھولوں - تیرانام تمام ناموں کا منگارہ اور تیراکلام سینوں کی آسودگی ہے -

موں میں میں میں اشارہ ہے کہ الس میں اشارہ ہے کہ خطاسلیمانی بلقیس کی دابیت کاسبب لفسیس کی دابیت کاسبب لفسیس میں اشارہ ہے کہ السب خط کی میں اس میں اس میں اس میں اس کے ایمان لانے کا مرحب نفااسی لیے اس کا نام کریم دکھا اسی لیے الس خط کی کرامت و برکت سے اسے دولتِ ایمان نصیب مولی .

و سے دبر میں سے مصر مشائع نے فوا با چونکر مقتیں نے سلیمانی کمتوب گرامی کا ادب کرتے ہوئے اسے ما اور ب کرتے ہوئے اسے ما اور ب بالصیب کرم سے یاد کہا تواللہ تعالیٰ نے ادب نبوت کی برکت سے اسے دولتِ ایمان سے نواز اللہ تعالیٰ نے ادب میں جادوگروں نے موسی علیہ السلام کا ادب کیا اور کہا ؛ اما ان تلقی الز - اسی لیے ایمان سے نواز کے۔

چونکہ کسڑی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرا می بھاڑا تو اللہ تعالیٰ سیب نے اس کے مک کو مکرٹ ٹرٹ سے کر دیا اور اسس کا انبی م بھی بر باد کیا کہ وُہ

کفروعا دپرمرا۔ ایک میں ایک میں اسکیٹن یرسوال کا جواب ہے گویا بلقیں سے پُوٹِھا گیا کہ برخط کیسا ہے، کفسیسرعا کما نیم کس نے نکھا ہے ، انس میں کیا نکھا ہے ۔ اس کے جواب میں کہا کہ بے شک یہ خط سالمان علی اللہ ان سرکیا ہے ہے گا گیا ہوں اس کا مضمان رہے یا انس میں سرکھا ہے کہ بے شک شان رہے

سلیمان علیالسلام سے آبا ہے و را نگہ اور اس کامضمون بہتے یا اسس میں یہ نکھا ہے کہ بے تنگ شان بہتے کر پیشیم اللّٰہ السرّ حُمان الرّجیمِ م اللّٰہ تعالیٰ کے نام سے شروع وہ بڑے رحم والارتیم ہے۔ ور فعال حقیقہ یہ بارس کے بقائی طرف اور بسین میں اس کی روشنی کی طرف اور میم میں اس کے ملک کی طرف اور میں میں اس

صوفیا نرهیں الف میں اس کی احدیث کی طرف اور دونوں لام جال وجلال کی طرف اور یا اس کی ہوت کی طرف اور رحمان دا بن بین عوام پر رحمت کی طرف اور رحمی افرن میں خواص پر رحمت کی طرف اشارہ ہے۔ عمل تنہ البعض مشائح نے فوایا دراصل میم الدر شراعی بیں برات کا بیان ہے اور چ نکر دنیا سے عیوانات کو میزاری حاصل

اسی کیے ان کوٹوفیق ملی کہ وہ حفرت سلیمان علیہ انسلام برایمان لائے۔ * مکتر : اہم اللہ میں الف کے محذوف ہونے کے بعد باد پر اس لیے اکتفا کیا گیا کہ وجود کوئی میں ہر شنے کو رحمت عامرم خاصہ کی مجماجی ہے اور کس -

مت ملیر ؛ پرنسیم الله شراعب بسیم الله مهجوها و مرسلها کی طرح آمیت کاملرنمیں بخلات اس سبملیر کے جو اوائل سورة میں ہے کہ وہ آمیت کاملہ ہے کہ وہ ایک سوچ دہ با رس سورة کے ساتھ ناز ل ہوئی ۔ (ایکن سورة مخصوم کا جزوی

ك مزير تفصيل نقرى كتاب بالوب بالصيب بين برُسعيد من تفصيل كه سيفقرى كتاب بداوب بدنصيب برُسط . السي عفرار سم الله خراهن كا برحرون شراب دين كا ايك مستقل اورمبت برا فاون ب اورامس كا بركله دره تحقيق كا ايك مستقل صدف به اوراس كا برنقط اً سان برست كا ايك ستناره ب اوركراه ك ي برستاره ایک عبلانے والا دہم ہے۔

حفرت عارف جامی قدرس مترؤ نے سبم الله ترافی کے بارے میں مکھا ہے، م نُوزه ه رفست كم مِرْ ده هسزار

عالم ازويافنذ فيضعم سميم

ترجه الله كالسي ووف سه الهاره بزادعالم فيض عيم بارا ب

اَنُ مفروب لاَنعَ لُوُاعَلَى مجرر بران ذرو جي منكر بادث بون كوكبر بونا به و أَتُونِي مُسْلِمِینَ O اورمیرے پاکس آؤ در انحالیکڈنم ایمان لانے والے ہواس لیے کد ایمان ایسلام وانقباد کو

ستكرم نهير . مخلاف اسلام وانقباد كالنيس ايمان لازم ب-

میں انبیارعلیم السلام کا طلقہ ہے کہ وہ اپنے مکتوبات گرامی میں طوالت نہیں کرنے ۔ یعنی حضر سلمان مطلم فعد عليه الستلام كا كمترب كرا مى حرف اتنا بى تحاجبنا الله تعالى في قرأن مجديس وكرفرما ياسم-

سوال بسليان عليه السلام في اسلام كي دعوت يطيم بون بيش فرط دي حالانكداب يرلازم تعاكم يبط وه ايني رسالت كى عجت قايم فرات اس طرح سے توابمان تقليدى ہو گااور ايمان تقليدى قابلِ قبول نہيں ہونا -

جواب، ١٠) بونكرآپ كىكتوبرايى بىرآپ كامعجزه واضع تفا جيسا كريسط مذكور بُوانوبهي دعوائے رسالت

سے لیے کافی ہے اسی لیے انہیں رسالت کے دعوٰی اور اکس کی حبت قایم کرنے کی خرورت نرکھی اکس معنی یر بدایمان تقلیدی نه بوگا-

(۷) فقیر دصاحب روح البیان رحمدالله تعالی) کهاہے کدایمان محادے بیں علم عزوری ہے کدکسی طربق سیکسی رسول علیه السلام کی رسالت کا یقین ہوجاتے - وہ ملقیس کوحاصل ہو گیا ورز طرف خط کے پنجے سے اسے یہ وہم بھی ہوسکتا تھا کہ ہر جنات کا نفرف ہو۔ جنّا ت السن نسم کے ٹوارق ظامرکرتے رہنے تھے جینے س نے اپنے عظیم نخت کی ساخت سے سمجھا ہُوانھا ۔ علاوہ ازیں انسس کی ماں بھی جنّبہ تھی اسی لیے لیے خرق (معجزه) سے سلیمان علیہ انسلام کی رسالت رکھیں ہوگیا۔

قَالَتُ يَايَّهُا الْمَلَوُ ا اَفْتُونِي فِي اَمْرِي مَاكُنْتُ قَاطِعَةً ا مُرَّاحَتَّى تَشَهُ كَاوُنِ O قَالُوا خُنُ ٱولُوُاقُوَّةً قِرَّاولُوا بَايِس شَرِيبِ لِمْ قَالْاَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ٥ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُولَكَ إِذَا دَخُلُوا قَرْبِيَّةً ٱفْسَدُ وَهَا وَجَعَلُوْ الْحِيزَّةَ ٱهْلِهَا ٱذِلَّةً * وَكَنْ لِكَ بَفْعَلُونَ ٥ وَإِنَّى مُوسِلَةً إِلْيَهِمُ بِهَن يَبَةٍ فَنْظِرَةً بِمَرَجُحِهُ الْمُرْسَلُونَ ٥ فَكُمَّا جَآءَ سُلَيْمُانَ قَالَ الشُّرُكُ وْنِي بِعَالِ كُنَّمَا أَنْنَ اللَّهُ حَيْرِيمٌ مَّا أَنْكُو بُلِّ اَنْتُو بِهِ بِي يَتِنكُمُ تَفْرَحُوْنَ ۞ إِرْجِعُ اليَهِيمُ تَلَنّا تِينَقَهُمْ بِجُنُو ۚ وِلَّاقِبَلَ لَهُمُ بِهَا وَلَنَحُ رِجِتَّهُمُ وَمِنْهَ ٱڎِلَّةً وَّهُ مُرِطِيعُ وْنَ ٥ قَالَ يَايَهُا الْمُلَوُّ ٱليُّكُرُ يَا تِينِي بِعَرْتِهَا قَبُلَ ٱنْ يَا تَوُنِيْ مُسُلِمِنَ ٥ قَالَعِفْرِنْ عُلَي مِنَ الْحِنِّ أَنَا إِنْكَ بِهِ فَبْلَ أَنْ تَقَوْمُ مِنْ مَقَامِكَ وَإِنْيَ عَلَيْهِ لَقُويٌّ أَمِينٌ ٥ قَالَ الَّذِي يُعِنْدَهُ عِلْمُ وَتِنَّ ٱلْكِتْبِ ٱنَا إِينَكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرُبَّتَ إِلَيْكَ طَوْفُكَ فَلَمَّا مَا أَهُ مُسْتَيِقَرًّا عِنْدًا لَا قَالَ هَنَا مِنْ فَضْلِ مَ بِيْ نَعْتُ لِيبُلُويْنَ ءَ ٱسْكُورُ أُمُ ٱكْفُرُ أُوَّكُنُ شَكَّرَ فَإِنَّمَا لِيَتُ كُرُ لِنَفْتِهِ وَمَنْ كَفَرَفَانَّ مَ إِنَّ عَيْنَ كَرِيْمٍ و عَالَ نِكُوُ الْهَاعُونِهَمَا نَنْظُرُ ٱتَهُتَي يَ أَمُ تُكُونُ مِنَ الَّذِينَ ﴾ يَهُتَلُونَ ٥ فَلَتَاجَاءَ تُ فِنْلَ أَهْكُنَّ أَعُنُ شُكِ قَالَتُ كَا تَهُ هُو وَأُوبِينَا الْعِلْمَ مِنْ فَبْلِيمًا وَكُنَّا مُسْلِمِنَ ٥ وَ صَكَّ هَا مَا كَانَتُ تَغَبُلُ مِنْ دُوْنِ اللَّهِ إِنْهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كُفِرِنْنِ ٥ تِيْلَ لَهَا ادْخُيلَى الصَّوْحُ فَلُتَادَاَتُمُ حَسِيتُهُ لُجَّةً وَّكَثَفَتُ عَنْ سَاقِيَهَاْ قَالَ إِنَّهُ صَوْحٌ مُّهَرَدٌ مِّنُ نَوَ ارِيْرَهُ قَالَتُ مَ سِرِ إِنِّي ظُلَمُتُ نَفْسِى وَاسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمُنَ لِلَّهِ مَ سَبَيِ الْعُلَمِينَ ۖ

توجیعه ، بلقبس نے کہا اسے سرار و مجھے اسس معاملہ میں مشورہ دوکسی معاملہ میں کوئی قطعی فیصسلہ نہیں کرتی بیشیک کرتم ہوگئی میں مرحود نہ ہوا نہوں سنے جاب دبیا کہ ہم بڑے طاقت ور اور بڑے لڑنے والے ہیں اور اختیار تبرے ہا بتھ میں ہے سوتو سوچ لئے کہ کیا امر کرتی ہے کہنے لگی کہ بے تشک ہا دشا ہوں کی عادت ہے کہ جب کسی سبتی مہیں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کرالے میں اور وہ ایسا ہی کرتے ہیں اور یں ان لوگوں کے ماہی اور ایسا ہی کرتے ہیں اور یہ ایسا ہی کرتے ہیں اور میں ان لوگوں کے ماہی ایک

تحفیظیتی ہوں کیے دکھینی ہوں کہ قاصد کیا جاب لے کرا تے ہیں بھرحب وہ سلیمان (علیہ السلام) کے ماس أیا تو کماکیاتم ال سے میری مدد کرتے ہوسوجو کھے مجھے اللہ نے عطافر مایا ہے اس سے بہترہے جوتميں و ب ركھا ہے كرم ہى آئے تحف سے خوكش ہوتے ہواك كے إلى والبس علاجا مم ال بر ایک الیسالٹ کرلائیں گے جس کے مقابلے کی انہیں طاقت نہ ہوگی اور ہم انہیں اسس شہرسے دلیل کرکے نکال دیں گے اوروہ ہمیشہ کے لیے مانخت ہوجائیں گےسلیمان نے فرمایا اے درہا ربو اتم يس كون بعج استخت كومير على العائد استقبل كدوه مطيع بوكر مير على الما عزبول. ایک قری بیکل جن نے کہا کہ وہ تخت ہیں ایپ کی خدمت میں حاضر کرد وں گا اس سے قبل کم ا پ عبلس برخاست قرما نیَں اور بے شک میں انسس کی طاقت رکھتا ہو ں آمانت وا ربھی ہُوں انسے ^نف^عرض کی حس سے یاکس کتاب کاعلم نفا کرہی اسے آپ کی خدمت بی آ نکھ جھیکنے سے پہلے حاضر کردول گا۔ يحرصب اليمان في تخت اليلي سامي ركا ديكها تدكها يرفضل رتى سے سے تاكد و ميري أزمالت كرك كرمين السس كا شكركر ما جُول يا نامشكرى - اوروه جوشكر كرتاب وه اسين مى نفع كے كيے شكر كُونا ہے (اسى طرح) جونائنگرى كرتا ہے۔ توميرا رود دكارب نيازادركيم كسليان في فرايا ملقیس کے تخت کی صورت بدل دوم دیکھیں کہ اسے بتا جلتا ہے یا وہ بین خروں میں سے ہوتی ہے محرجب وہ اتی توانس سے کہا گیا کیا تیرانخت الساسی ہے کہا گویا یہ وہی ہے اور انس سے قبل ہی ہمیں السس كاعلم عطا ہواا درم اسى وقت سے مان چكے ہيں اوراسے غيراللہ كي ريستش نے رو کے رکھا بیشک وہ کا فرلوگوں میں سے تھی اس سے کہا گیا کہ وہ اس محل میں داخل ہو۔ تو تعب الس کا صعن دیکھا تو اسس کو یانی رکسے بھرا ہوا)سمجا اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں سلیمان نے فرمایا یر تو ایک محل سے شیشوں سے بنا ہُوا۔ بلقیس کنے نگی اے میرے پرورد گار! میں نے (اب تک) ا پینے تفس برظلم کیا تھا (کرمٹرک میں متبلائقی) اور میں اب سلیمان کے ساتھ (لعینی ان کے طریقہ یہ) موكررب العالمين برائمان لا في سؤل -

جواب دو جوہی م سے پوچیوں چرہی ہی مورو مرسے جواب دو اس کا میں۔ مکت ان کے جواب کوفتر کی سے نعبر کرنے میں اشارہ ہے کہ جیسے فتری کامشکل امور کے جواب پر استعمال ہوتاہے ا یہے ہی میرے سوال کوسم ہو ۔ اینی میری شکل حل کرنے میں بہت غور وخوض کی خرورت ہے ۔ حب تم میں صحیح سوچ ذہن میں آئے تو تباؤ۔

مکتر بیمن نے کہا کہ نوٹی کا استعمان فتی سے ہے بھنے نوجوان طافت در۔ اورچونکمفتی بعنی جو فتوئی کا جواب دیتا ہے دویا ہے فیصلہ سے سائیل کے سوال کو دلائل سے کختر اور مضبوط کرتا ہے ایکی اسکے فیل کو نوٹی کہا ہا ہا۔
ماکٹنٹ کا طِعنہ آکمٹول ایم کسی معاملہ کا نظمی فیصلہ نہیں کرتی اور نہی کسی کم کو نافذ کرتی ہوں حستی تشکیف کون وی مہاں کہ کرتم میرے ساھنے ہوتے ہو۔ لینی جب بھی میں فیصلہ کرتی ہوتی تہا رسے مشورہ سے میں کرتی ہوں اور تمہاری موجود گی میں ہی ۔ یہ ان کے دل موہ لینے کے لیے ہے تاکہ وہ اس کی مخالفت نہ کرسکیں۔
میں کرتی ہوں اور تمہاری موجود گی میں ہی ۔ یہ ان کے دل موہ لینے کے لیے ہے تاکہ وہ اس کی مخالفت نہ کرسکیں۔
میسوروں کو قبول کر سے بالحضوص وہ لوگ جوا مورسلطنت سے تعملی ہوں یا نجو دبا در سے مشورہ لے اور جا نی مشیروں کو قبول کرنے جوں ان کو یہ طریقہ اختیار کرنا بطریق اولی فروری ہے اور شیر بھی ایسے ہوں جو صاحب الرائے اور صاحب بصیرت ہوں۔ اچھے مشیروں کے بغیر کوئی بی فیصلہ نرکیا جا سے سے

مشورت رهمب رصواب آمد

در ہمر کار مشورست باید کار اُنکس کر مشورت نکنڈ

غاليمش غالب أخطا أيد

توسم بله بمشوره تیرا چها ربه ترایت به وگا اس لیے نجھے ہر کام میں مشورہ فردری ہے وہ شخص جر مشورہ نہیں کرتا اسس کا نیجرا کثر غلط نمکتا ہے۔

قَالُوُ اسوال کا جواب ہے۔ سوال یہ ہے کرگویا کسی نے پُوچھا کہ بھیس کوشیروں نے کیا مشورہ دیا، جواب میں فرمایا کہ انہ کہ انہ کہ نہیں ہشیار تولیے میں فرمایا کہ انہ کہ انہ کہ انہ کہ نہیں ہشیار تولیے کھی ہا دے بال بہت ہیں قَالُولُو الْوَ الْمَالِي اللّٰہ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهِ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰل

اگر جنگ خواہی بزرد آوریم
دلی و مناں دائید در آوریم
دلی مناں دائید در آوریم
السلیم حکمت سر افگندہ ایم
السلیم جادر اگر دیں کے ادر اگر دسلیم
کرنے گی تو بھی بہخا دم ہیں نیزے حکم کے آئے سر کی سر ایم بین دائی ہے۔
مستعلمہ ، انس ہی افثارہ ہے کہ مشر کا کام حرف اتنا ہے کہ وہ اپنی دائے صواب کا افہا دکر دے اس پر
خروری نہیں کڑست کی کرمجبود کرے کیو کو تمکن ہے سنتا رئشیر سے معاملہ شناسی ہیں زیادہ ہوسہ
خلاف دائے سلطاں دائے جستن

نوجمہ :اینے بادشاہ کی دائے کے خلاف دائے زنی کرنا اپنے خون سے با تھ دنگنا ہے ۔ ولبط : حب بلقیس نے محسوس کیا کہ مشبر لرا ان اور جبگ پر شلے ہؤے میں اور ان کی پر دائے مبنی برخطا ہے توخودانے قوائے ذاتید کی رائے قوی کو ظام کرنے رجب رہوکرسلیمان علیہ السلام کے فضائل و مناقب بیان كرفيية تأكرسسيما فى كمالات وه ايني أيحول سے ويكوسكيں۔ اسى ليے كها كرميا خيال توب سے كرصلى كى جاست كيونكر جنگ مين وونوں ميلو بوت بين : فتح باشكست - بهاري فتح مكن ہے توشكست كامبى احمال ہے اگروہ فتیاب ہوستے تو پھر بادشا ہوں کا کام ہے کہ وہ دومرے بادشاہ کی آبادی کو بر بادکر دیں یا جمور دیں۔ الله تعالى في اس ك قول كى كليت بيان فوا لى كه قَالَتُ إِنَّ الْمُلُولَ لَا ذَا وَخُلُوا قَرْيَةٌ عَيْسَ ف کہا کہ جب با دشاہ کسی لبنی یا شہر یعنی کسی علاقے میں داخل ہونے میں اور حباک وجدال کا پروگرام بنا تے ہیں اَ فُسَكُ وْهَا تُواسِ خلِ اورويان كروُّ التي بِس وَجَعَلُوْا أَعِزَّةٌ اَهِلْهَا اَ وِلَنَّذَ اورانس حَ معور زین کو ذمیل وخوار کرتے ہیں اعبزّہ 'عزیز کی حمع ہے کیھنے غالب وقا ہراور بہت شرکیت ۔ یہ عسزۃ ہ سے ہے انسان کی وہ حالت جا سے خارب ہونے سے رو کے ۔ اذ لَّذ ' خلیدل کی جمع سے کینی خوارو بے متارہ یعنی قبل اور قیداور جلا وطن کرے اور ویگر اور ذکتوں اور خواریوں سے ۔ وکٹ ایک یفعکوک ٥ اور اسلیے ہی گزارتے ہیں ۔ اور یہ ماقبل کی تاکید و تقریر سے ۔ لینی ایسے زبر دست با دست ہوں کی ایسی عادت عام ہوتی ہے۔ السن عنی برید القاب کا بقایا کلام ہے۔ یہ جی مکن ہے کہ اللہ تعالی نے القیس کے نظریر کی تصدیق کے بیے فرمایا موجیے وہ کررسی ہے واقعی ایسے ہی ہے۔

خم ہرجاتی ہیں بھر وہ ول اللہ تعالیٰ کے سواکسی اور کے نہیں رہتے۔
حضرت ابن بوط کی صوفی انہ تھر کر ۔ اور قلب میں اس کی عظمت جاگزیں ہوتی ہے تہ غفلتیں مٹ کر
وہ جاتی ہیں اور اسس پر ہیت و اجلال جھاجاتا ہے بھر الس میں سوائے تی کے کسی کی عظمت نہیں رہتی اسک
وہ اپنے اعضاد کو سوائے طاحت اللی کے کسی کام میں نہیں دگاتا اور نہ ہی زبان کو ذکر اللی سے بغیر سے

کو لہ ہے اور ول کومرف اسی کی طرف متوجر کرنا ہے۔

ف ، بزرگ فرماتے ہیں کم جواللہ تعالیٰ کے اسم ملک کے بالمقابل اپنے قلب کو لا نا ہے تو پھروہ سواستے اس کے قبضے کے ادرکسی کا تصوّر ہی نہیں لا نا اس کے ملک میں سلامتی وعافیت ہی ہوتی ہے اور وہ اپنے مالک کے حقوق میں مگر، مباماً ہے۔

الفوحات المكيدي كرالله تعالى مغللى معاف فراديتا سيسوا في تين كے ،

(1) السس کے حوم کی ہتک دی السس کے راز کا افشاء رم) السس کے مک میں دست اندازی وعا وطريق طلب بيسم الله تعالى سے اوب كى توفيق كاسوال كرتے يوس -

المفردات میں ایک ہے کہ ہروہ شنے مم ایک دوسرے کو جسب اور سارے بھیجے ہیں وہی ہریہ ہے۔
فَنْطِوّة عَلَی مِعْمَ ہُوں کہ وہاں کے بعث الاسرار ہیں ہے کہ نا ظرف یہاں بریمینے المنسقطرة ہے۔ کا شفی مروم
نے کھا ہے: دکھیتی ہُوں کہ وہاں سے بعر دراصل بعا تھا (العث گرگیا ہے) حا استفہامیہ ہے
کون سا جواب نے کر یوجیم المیور سے لون 0 قاصر جو وہاں گئے ہُوئے ہیں کون سا جواب لے کر
کون سا جواب کے بعدج مناسب ہوگا کارروائی کریں گے۔

مروی ہے کہ بھیس نے پانچ سوغلاموں کو لونڈیوں کا لبائسس بہنایا اور انہیں زلورات مرائی اور انہیں زلورات مرائی سے مرائی ہے درائی ہے درائی ہے کہ اور ان کے ماتھ مہندی سے دیکے اور ایسے گوڑوں برسوار کیا جو ارشم سے کپڑوں سے آرائی کے گئے اور سونے کی نگاموں اور جو اہرات مرضع ذینوں سے پرائستہ کئے گئے اور بانچیولزیڈیا کھیجیں جن کے باتھ میں ترسقے اور ان کا لبائس مرااز تھا اور ہررکے لورایک ہزاد سونے اور کا لبائس مرااز تھا اور ہررکے لورایک ہزاد سونے اور جا مدی کی اینٹیں تھیجیں ۔

حفرت مولانا روم قدرسس سرهٔ نے فرمایا ، سه بریز گفتمیس جیل اشتر برسست بار ۴ نها جله خشت زر برسست

نوجمه : ملقنس نع السراه نش بصح جن يرسون كي النشي تعين -

اوران لؤکیوں (جنیں مروانہ لباسس بینا یا تھا) کے سروں پرقیتی جواہر و موتیوں کے جڑا و سے بہترین تاج رکھے اور سی سے اور سے بھرے ہوئے متعدد ڈیتے اور کئی قسم کے اعلیٰ ترین تھنے کے مثلاً چند کو ڈیاں سوراخ کرکے ایک بڑا ہے ڈیتے میں ڈال دیں ناور ایک خطابھی مکھاجس میں ان تھا گئٹ و برایا کی فصیل تھی اور سب سے اعلیٰ اور بڑے افسر منذر بن عرو کو سربراہ بنا یا اور انسس کے مائحت دیگر کئی سمجدار اور فقیل فہیم نما اُندے روا فر کئے۔

نبی کے لیے غیب ا فی من جانب اللی کاعقبرہی نبوت کو طاننے کی دلبل اللہ کاعقبرہی نبوت کو طاننے کی دلبل اللہ کارواق

اس كامطلب يرش جيداس في خودكها:

ان كان نبيا ميزبين العلمان والجواري واخبريهافي الحقة قبل فتحها وثقب السددة ثقتبا مستويا وسلك فسف

الخوزة خيطاء

اگر وه نبی میں ترا نهیں غلاموں اور کنیزوں کا ا مّیا زہوجائے گا اور ڈیے کھولنے سے پہلے بنا دیں گے کہ ان میں کیا ہے اور کوڑلوں کو سوراخ کئے گئے ہیں وہ انٹین ایک مر

"مَاكُر دُّا لِنْهُ كَاحِكُم دِين كَّهُ: -

بيرمنذر بن عرو (مربراه) سے کها کہ اگر تھے بہلی لاقات میں دہ غضراً لود نیکا ہوں سے ملیں توسمجنا با د شاہ ہے ي طَمِران كَيْ مَرُورت نهين - اگروه خنده بيشاني سے بولين توسم مِنا كه وُه نبي ہيں -

م ر کرتمام کارروائی مستن کرسلیان علیدالسلام کے سبلمان علیہ انسلام کی جوا بی کارروائی ہوں مہنے گیا اور تمام احراعر*ض کر دیا*۔ آپ نے حکم فرما یا کمہ ایک میدان میں اٹھارہ میل کا ایک احاطرتیا رکروحس کا فرش سونے چاندی کا ہو۔ اور انسس میدان کے اردگرد دیوارتھینچوس پرحرف سونا جاندی ہوادرحسین ترین دریاً ٹی ادرحنگلی جانور لائے جائیں بکشف لامرار میں ہے کر دریا نی جا نور شفتش ملینگ مختلف زنگ کے لائے گئے اور میدان کے دائیں بائیں باندھنے کا حکم دیا گیا۔جنات نے آنا فاناً یہ کام سرانجام دیا۔ اسس میدان کے درمیان میں آب نے اپناتخت کھایا۔ ا سے اروگر دکرسیاں مجمانی گئیں۔ جار ہزار کرسیاں آپ کے دائیں اور جار ہزار بائیں مجھائی تملیں۔ يُهِ كُنَّي ميلون مُك جنّات صف كبته كوف بروك اليسي بي انسانون ، جانورون ، درندون اور وحشیوں وغیرہ کی صفیں کھڑی کی گئیں اور پر ندسے اوپر سے ساید کئے بڑے تھے اور یہ ایسی عباس قائم تبو فی کم مسان نے ہزاروں سال میں نہ دیکھی ہوگی۔

لفيس كم نما نندے الس ميدان ميں مينيے تو مبهوت ہو گئے کہ یہاں توسونے اور چاندی بر

سلیمان (علیدانسلام) کے جانور پیٹیا ب کررہے ہیں۔ ٹننوی مٹرلیت میں ہے : چوں لفحوا ہے سیلمانی رسید

فرنشس أزاحبله زرنخيته دبد

بار با گفتند زر دا وا بریم سُوسنے مخزن ما یچه کاراندیم

عرصهٔ کش خاک زر ده وطبیت

زر بهدیر بر د ن آنجا ا بلهبست

نو جملے : ١٥) حبیب بلقیس کا نما تندہ صحرائے سلیمانی میں پہنچا تردیکھا کہ ویاں سونے کا فرکش بچھا جدا ہے۔

(۷) بار با انہیں خیال گزراکدوہ اکسس معمول ڈیٹی کو دائیں نے جا میں کیونکہ اسنے بڑے خرانے کے سامنے ان کی دینجی کس کام کی!

سے ساسے ان ی پوبی س ہ می ! (۳) جن کا میدان ہی سونے سے پڑسے ان کے ہاں سونا مدیبہ اے جانا حاقت ہے۔

ان کا سال الس اعرا بی کا تھا جو خلیفہ لبنداد کے ہاں یا فی کا گھڑا ہر سے طور برلے گیا بھر حب خلیمة مسكم اللہ مت کے ایٹ کے باغ کے سامنے وجر بہتا ہوا دیکھا ذر ترمسار ہو کر گھڑے کو تو ڈ ڈ الا۔

م من المقلس بنقيس مع نما سَدُكان كا باتى حال مولانا دوم فدسس رؤ ف بيا ن فرما يا ، ت نما سندگان من رى ياز گفتند ار كها د وار روا

میست برما بندهٔ فرمانیم ما ۲۷) گرزر درگرخاک مارا بردنیست

۲۷) - گرزر و گرخاک مارا برونبیت امر فرمانده مجا اگور و نیست

رس کر بغرا بند که کمین واپس برید

م بغرال تحفرا باز آوربد

نو حجمله : (۱) بھرکھا کہ ہمیں انس تھوڑی ہی اپنی سے شرمیاری کا ہے گی ' ہمیں قرایتی مکار کا کا کا است اور اکرنا ہے .

ت ۲۶) مونا ہو با مٹی ہیں انس سے کیا غرض! ہمیں تواپنی مالکہ کی ذبانبرداری عزوری ہے۔ دس آگر مسلیمان علیہ انسلام فرمائیں گے کہ اسے والیں سے جا وَ تو پھر انہی کے فرمان سے ہی ایس

لے جا و ۔

جب نما تندگان نے جنات وستباطین کی ڈراؤنی شکلوں اور ان کی کثرت کو دیکھا تر گھرا گئے ۔ جنات و سباطین نے کہا بلاخوف و خطر چلے چلو۔ حب سبان عبیہ السلام کے دربا رئیں نہنچے تو حفرت سلیمان علیہ السلام نے رتباک خیرمقدم کیا اور کہا کہ کیالا تے ہو ؟ مندر نے آگے بڑھر کر لیفنس کا بیام سنایا اور سائح ہی اس کا مکتوب مجھی سلیمان علیہ السلام کو ہیں کردیا۔ جب خطر بڑھا تو فرمایا ؛ موزیوں کا ڈیٹر لاؤ۔ ڈبر میس کیا گیا تو فرمایا ، اس میں بیش بها اور قیمتی موتی ہیں جن کا موراخ نہیں نکالاگیا اور کو ڈیال ہیں جن کے سوراخ ٹیڑے نکا لے سکے ہیں . فٹ ؛ مکن ہے آپ کو اکس کا علم جریل علیہ السلام کے خبروینے سے ہوا ہو یا جدید کے ذریعہ۔ جبیا کہ قضے کا سباق بتا آ ہے .

فلامول اور کریم ول کے املیا رکا قصم اور غلاموں اور کنیزوں کو مکم فرما یا کہ گردوغبار سے اپنے علاموں اور کنیزوں کو مکم فرما یا کہ گردوغبار سے اپنے بچہرے یا نی سے صاف کر لو۔ اس طرح سے آپ اپنی پر کھ بتا ناچاہ سے بنے کہ ان میں غلام کون ہیں اور کنیزی کون ہیں اور کھا بھر مُنہ دھویا اور غلاموں نے برتن سے ہی یا نی لے کر ہا تھ پر دکھا بھر مُنہ دھویا اور غلاموں نے برتن سے ہی یا نی لے کر منہ دھویا ۔ (اکس سے داخ ہو گیا کر کمیزیں کون ہیں اور غلام کون) بھر جریم دالیس کر دیا۔ یہ بھی اس لیے کم بلغتیس نے کہا تھا کہ اگر جریسے لیس گے تو یا دشاہ ہیں بھر ہمیں کوئی خطاص نہیں بادشاہ سے ہم خمط لیس کے۔ اگر جرم دالیس کہ دس تو تھ نی ہیں (علد السلامی)۔ اس لیے فرما یا ،

اگر مدیر دالیس کردی تو پیمر نبی بین (علیہ السلام) - اسی کے فرمایا ،
فکھا کہا ہے کہ بس حب دہ نما مندہ جر بلقیس کی طون سے آیا تھا سٹ کی کھائے کا ہی سیمان علیہ السلام کی خرت میں عائب
میں مدایا لایا ف کی سیمان علیہ السلام مخاطب مرد نے قاصد سے یا جس کی طون بھیجا گیا تھا کیونکہ عرف میں عائب
کو جا غر تصور کر کے خطاب کیا جا نا ہے ۔ ڈبتے کے کو لئے و دیگر مدایا کی تعتیق کا معاطر خم موا تو فرما اربی گفت کو
ان کے آتے ہی نہیں بُوئی جیسا کہ عبارت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے ، آتیت وقتی دکیا تم میری مدار ترجی

نرکییب ؛ دراصل امند ویسنی تھا۔ یا ،کومذ*ت کر دیاگیا ہے بوج* یا پیراکشفا کرنے کے کیوکر کسرہ یا اسک مذوت ہوتے پر د لائت كرتى بے اور بمزه استفهام انكارى ہے . حلِ لغات ؛ الامداد بمع دوراً وومركم عول كاطرت بأكسا محمل متعدى برتا ہے. اب معنی یہ ہواکد کمیاتم میری مدد کرنے ہویے مال معمولی سے ال کے ساتھ ۔ مال کواکس لیے ال کہاجاتا كراكس كى طرف بميشرميلان طبى برتا ہے . اسى ليے اسے عرض بھى كها جاتا ہے ۔ اسى ليے كها جاتا سے مال كنجرى كى مانند ہے كہمى عطار كے گھرے توكھى تيلى كے گھريں - (كذا في المفردات) رابط و در برقبول نركرن كاعتت تا في كرفكما موموكدب أمني الله يسوه جرمج الله تعالى فعط فرایا ہے لینی یہ جوتم و مکه رہے ہوکرمیرا کھا کھ ش ہی کتنا ہے اور مجھ اللّم تعالیٰ نے نبوّت سے بھی نوازاہے اورشا ہی الیں کہ انس کی مثال نابید ہے تحقیق مسلما انسکو انس سے بہتر ہے جاتم مجھے بدیرے طور ير ال دمماع د نياميش كررسي بور اسى لي مجهة تهادب بديد وتحفرى كوئى خردرت منين اور نرمجه السس كا مرئی خیال ہے۔ م م مکر پر واز کند جانب علوی چه ہما ہے دنی اندر نظر منت او مردار است ترجمه ، جریمی بندیوں کی طوف ہما کی طرح پرواز کرنا ہے کم سمت ہے اور مردار اور میس ہے۔ (کیونکه کهان بااور کهان به) فنوی شراف میں ہے اے من سليال مي نخام ملكت ك بلكمن بريانم ازهر بلكت ن ازشًا کے کدیۂ ذر می کنیم ما شا را کیمیا گر می کنیم زک این گرید گر مک مسیاست کم برون ازاب وگل *س میکهاست* تخة بنداست الكيختش خوانة

مدر پنداری و بر درماندهٔ توجهه ۱۵، مین سلمان مک دنیا نهین جا بنا بکرمین تومردنیا دار کے لیے بر بان بول-

(٧) م تم سے زر لے کو کیا کریں کے بلکھم و تمہیں میں گر بنا تیں گے . (م) يرخيال ترك دوكه ملك مرف مسباكا سے جكر اس آب وكل كے مك كے علاوہ اور جمي بهت مك بين. (س) وه تخت تيد ب جي تم تخت سمجة جو - جي تم صدر ما نن بروه ترايك لا شي ب. ملفوظ امام حجفر صادق رضی الله عند اولیا کے نزدیک کچ قدر وقیمت نہیں رکھتی ۔ یہ حفرات ند دنیا کے ہوئے حضرت الم مجفر ساوق رسى الله عنه في زماياكه ومنها الله تعالى اورانبياً و سے وکش ہوتے ہی اور نہونے سے مغوم ہوتے ہیں۔ سبن : علا اورعقلندوں برلازم سے كردة ونيا كے اسباب سے توكش نر بول مه مال ونيا دام مرغان ضعيعت مك عقبى دام مرغان بشرلعين نوجمله ؛ مال دنیا کمزوروں کی بھالسی ہے مک عقبی شریفوں کی بھانسی ہے۔ بُلُ أَنْ تَدُو بِهِ لِي يَتَرِكُو تَفُو كُونَ ٥ بِكُهِ تم بي بدأيا سے توكش بوت مورمضات البدوه سے حس کی طرف مریضیجاجا ئے۔ اب معنیٰ بر مُواکد ملکرتم وہ ہوکرجب تہا رے یا ں ہدایا وتحالفت وغیرہ سجیجے جائے ہیں قوتم خوکش ہوتے ہواس ملے کوتم دنیا دار ہواور تمیں دنیا سے بیار ہے کیزیکہ دینا کے ظاہمہ رکو دیکھتے ہو۔ بھی قصر کے سباق وساق کے مناسب ہے . ف ؛ الارشاد میں ہے انکاراز اماد سے اعراض کرکے زجروتو پیخ شروع فرما دی کم تھیں لوگ ہمایا دتحا لفت خومش ہونئے ہو ملکہ اسے اپنے لیے ڈخ اور شکریہ کے طور دینے والے کو ممنون بنا تے ہو ۔حفرت سلیمان علیالسلام کی میر بالتیں ہیں ان کی کا رروا ٹی سے معلوم ہُر میں کہ موتیوں کا ڈبر کھلوا با - بھرلونڈیوں اورغلاموں کے متعلق پر کھ ظام كردى جوكم انهول في بطور مرايا وتحالف ميش كي جران كا ايك فخريه الذازتها -

من المراد من بر المه راست بسور من و المسيان سطحة بين كرى فقيركذا ہے كه جب انهوں نے سليان عليه السلام كى شابى كا مناسخ باسخ دبكھا تواپنى لائى ہوئى چروں كو نها يت حقيرو زبوں سمچركر سونے جاندى كى اينيش بجينك دينے كا ارادہ كرليا رسيكن چزىكه دہ اكسس وقت ابين بن كرا شے تھے اس ليے رُك سكے بھوان كا منت و احسان جلانے كامعنى كيسا يا وُہ اپنى لائى ہوئى اشيائير كيسے فاخود فارا ل ہوسكے تھے - بل كهاجاسك ہے كم ان كا غلان و كمنيزي اور دل بے كاسيش كرنا امتحان و آرا كو لش كے طور تھا جيساكم مضمون كے سياتى وسياق سے معلم ہوتا ہے ۔ الم مسر مروف الم مروب ہے لیکن دین کے حشاق کا طریقہ ہے کہ جرب دیجھتے ہیں کران جرایا وتجا لفت میں گونیوی فرائد تو بکتر مروب ہے لیکن دین کے حشاق کا طریقہ ہے کہ جب دیجھتے ہیں کران جرایا وتجا لفت میں گونیوی فرائد تو بکڑے ہیں لئے اللہ میں ایک المیس ممکرا دیتے ہیں بھر دنیوی منا نع اگر جر کتنا ہی ذیا دہ کیوں نہ ہو وہ اسے کچے نہیں سمجھتے کیونکہ وہ فافی ہے اورا مورونیس اگرچ کتنے ہی تعلیل ہول وہ انہیں نرجیح دیتے ہیں اور اسے کٹیر سمجھتے ہیں کیونکہ وہ باقی ہیں ۔ جیسے تعقر سلمان اگرچ کتنے ہی تعلیل ہول وہ انہیں نرجیح دیتے ہیں اور اسے کٹیر سمجھتے ہیں کیونکہ وہ باقی ہیں ۔ جیسے تعقر سلمان علیہ السلام نے کیا کر حب ای ب کے بال بلقیس کا قاصد کا یا توانس کے بیش بہاتحالف و مدایا کو حقارت کی نظام سے دیکھا اور فرط یا وہ نعمتیں اور کمالات و قربات و ورجا ن اخرویہ جمجے اللہ تعالی نے عنایت فرط کے بیل وہ تم کو علی کردہ نعمتوں سے مہنز ہیں اور تم جیسے گونیا وار دنیوی مدایا فائید سے خواش ہو نے ہیں کیونکہ تمارے لفر کسی خواش ہو نے ہیں کیونکہ تمارے لفر کسی خواش ہو نے ہیں کیونکہ تمارے لفر کسی خواس ہو نے ہیں کیونکہ تمارے کے بیل کونکہ تمارے کی کونکہ تمارے کی کونکہ تھا ہوں خواس میں اور تم آخروی سعادات باقیہ سے بے خبر ہو۔

و المرجع الما تعرب المرجع الما تا ما ما تا ما تا ما تعرب الما تعر

جواب: یضمیر مون نمائندگان کے سربراہ اور انس کی مفعوص املاد وغیری طرف توشق ہے (اوریہ تاعدہ عام ہے)

رالکی فی مقیس اور اسس کی قوم کی طرف ان کے مرا یا وتحا گفت ہے روابس جائے تاکہ انہیں معلوم ہر کہ
دین کے مثاق دنیوی لا لچوں میں نہیں کھنے ان کا ارادہ مرف اور صف میں ہے کہ تم اسسام قبول کر لو اور ایمان دار
ہوجا و فککنا ڈیکٹ میں میں ہے کئی جے ورزم ہم ان کے ہاں جی ت و انسا نوں کا ایسالٹ کر لائیں گے اور تا ٹیراللی جی
ہمارے شامل حال ہوگی کی قبل کھی میں ہما ان کا مقابل کرنامشکل ہوجا سے گا اور نرہی ان سے یا س ان کے
مقابلہ کی کوئی طاقت وقدرت ہے ۔

حل لغات ؛ الفاريس بُ كرتبك (بفتحتين) قُبُلُ (بضمتين) قبل بجرالاول وفع التاني بمن معالم اوراً محكى شد والله تعالى فرايا ،

> ا دیاتیهم العدل اب قبلا- دیا ان کے إل عذاب ساسنے کا جائے) اہل عرب کتے ہیں :

ولی تعبل فلان حق - (اورمیرے لیے فلال کے یا ن حق ب)

ادر کے بیل ا

ومانی به تبل مین مجهان کے مقابلہ کی کوئی طاقت منیں .

اور المغودات میں فرن سمجا جاتا ہے کہ یہ اصل میں بھنے عند ہے۔ بہر توت وطاقت علی المقابلہ کے لیے استعادہ کیا گیا ہے بینے مجازاۃ ۔ مثلاً کہا جاتا ہے الا قد بل کی بکا الینی مجھے قدرت منہیں کہ میں الس کا مقابلہ کرک و الد قد بل کی بکا الینی مجھے قدرت منہیں کہ میں الس کا مقابلہ کرک و اور لاقبل لمہم بہا کا معنی ہے کہ ہارے شکر کے وفاع کی انجیس کوئی طاقت منہیں و کن فرائے دو انجا کہ ہے وہ عطف جاب قسم پر ہے ہنہ گا اور ہم امنیں سبا کے علاقے سے نکال دیں گا آذی کہ انجا کہ دو انجا کہ ہیں۔ والی و خوار اور بیاع ترت ہوں کے جبح اب وہ عوقت اور شان و شوکت کے مالک ہیں۔ سوال: اذا آتہ توجی قلت ہے جو دکس عدد سے زائد پر منہیں بولی جاتی طاقت تھے۔ بی ایس کے استعمال علیہ السلام کی نظروں میں وہ محقی جر ہیں۔ حقواری پر مزید حقادت کا اظہار مطلوب ہے اگرچہ وہ کتنے ہی ایس کین سلمان کو نظر الدی ہوں گئے ہوئی جو اس سے یہ بٹانا مقصود ہے کہ انتیان ہم اپنے علاقہ سے شرید کردیں گے۔ خواری کا شکاد مول لغان سے یہ اہل بول کے بدو در ماحل لغان سے یہ بہل صفر صفوا (بالکس) محبور کی نقیض اور صفاد (بالفت ج) والت میں کے معنی میں آتا ہے اور صاغ وہ شخص جس مرتبہ پر نوش ہو۔ کے معنی میں آتا ہے اور صاغ وہ شخص جس مرتبہ پر نوش ہو۔ کے معنی میں آتا ہے اور صاغ وہ شخص جس مرتبہ پر نوش ہو۔ کے معنی میں آتا ہے اور صاغ وہ شخص جس مرتبہ پر نوش ہو۔

ف : ہرطرے کی ذکت وخواری عبی علی الانکار والاصرارہے الیہ ہی ہرطرے کی عزت و شرافت عبی علی التصدیق والاقوارہے میں مرطرے کی عزت و شرافت عبی التصدیق والاقوارہے میں السیمان علیہ الت الام کو قاصد کو تو کا تکم فراکز اسس کوا طلاع بہنچانے پرامور فرطیا - تمنوی شریب میں ہے : مسلمان علیہ الت الام کو قاصد کو ترشی دا دل میں آرید دل بازگر دید ا می رسولان خبل زرشی را دل میں آرید دل کو نظر گاہ خدا و ندست آل کو نظر انداز خورشید ست کال کو نظر گاہ حنداوند لباب کو نظر گاہ حنداوند لباب

م اسے دسولان میغرستمنان دسول دومن بهتر شارا از قبول می بیش بیش بیش بیش بیش انجم دیدیداز عبب بازگربید از بیابان نوبب می ما در از در آفرین آورده ایم می بازگربید از از را فرین آورده ایم

بین بهابلقبس ورنه بد شود کشکرت شعمت شود مزند شود

	جان تو با تو بجان خصمی کمٹ	پرده دارت پرده ات را برکمن	^
	تا بيا بي همچو او مکک غلود	منک برم زن تو اوسم و ارزو ^د	9
	چوں اجل شہوت کشم من شہوا نیور مشرق من فر سر ننم	بین بیا که من رسولم دعوتی باشند: امر شنز	1.
	نے اسبر شوت و رفسے بھم چون خلیل متی و جملہ انسب	ور بو د شهوت المسبسر شهوتم بت شكن بووست اصل اصل ما	11
	برنب دریلے یزدان در بجین توبرداری چر مسلطانی مخ	خرز بلقيبا بيا و ملك بين	11
,	ہیج می دانی کر اسلطان چه دا	خوامرانت سے کن چرخ سنی خوامرانت داز مخشسشها سے داد ترویشر میرور سی کنز طبیا	10
	کوتمنم شاه و رسیس کولخر 	توزشادی چوں گرفتے طبل زن سرار از اس	14
7	حله می آورد و ولفسش می در برگه اند این دم شکاری صید	اں سگ در کو گدانے کور دید کورگفتش اخر آں یا رانِ تو	14
ور	درمیان کوے می گیری تر گا اب شوری جمع کر دہ حیست د	وم تو در کوه می گیرند کور ترک این تزویر کو کشیخ نفور	14 r
ن	می خورنداز من ہمی کر دند کو آب بدرا دام ایس کوران مک	کابی مرمان من ومن آب شور آب خود شیر <i>ی ک</i> ن از بحر لدن	r1 rr
. 9,	ترچوسگ چونی مزرتی کور گیر اینے ڈر کا دل ہما ری طرف متوجر	نیز شیران خدا بین کو د گیر په ۱۵۱۱ است قاصد ا دسوا بوکرلوش جا دَ -	
(۷) اس کیے نظر حرف اس کے مانک پر لازم ہے اس کیے لفرانداز سورج ہی ہے اور نسب - (۷) کہاں سورج کی کرنوں کو دیکھیا اور کہاں خود سورج پر نظر رکھنا (زمین واکسان کا فرق ہے)			
(م) اے قاصد و اِتم میرے قاصد بن کر والیس جا و مجھے تمارے تحالف قبول کرنے کے بجائے رو کرنا ہتر ہے۔			

· (۵) بلقیس کو اگر عبب کرتا و بکھو تو بھر میرے سونے چاندی کے ڈھیروں کا بھی اسے بتانا . (١) تاكدا سے معلوم بركريم زرك اللي نمين بم ف زرا فرا جست زريايا ب-(٤) خروار السعطقيس إمطيع موكرا جا ورندانجام برا بوكا تيرا كشكر أكما تيرادشمن اور باعي موجا في كا-(٨) ترااينا پردارې تيري پرده دري كرسه كابكرتيري اين جان مي تيري دمشين بن جاسئ كي-۹۶) (ا برامیم بن) ادهم کی طرح ملک کو عبلدتر جمور و سے تاکہ ان کی طرح تمہیں و اعلیٰ شاہی نصیب ہو۔ (١٠) المجي آجا كديني رسول برحق مُون أور دعوت حق ديباً بمُون موت كي طرح مشهوت كشّ مُون ، ين برا ا (۱۱) اگرکسی کوکوئی طاقت حاصل ہے تو میں تمام طاقتوں کا امیر پُوں، نیشہوت کا اسیر بُہوں ا ور منہی بتول کے تہرسے کا۔ (۱۲) بُت سُمُنى با راكام ب خليل عليه السلام و دبگر انبيسا عليهم السلام كى طرح -(١٣) ا عبلقيس! أبي كل كرى بوراً جاميري سك بى ديكه - الله تعالى ك دربا سعموتي جن ك. (۱۲) تج صبی تو اسال بن بن تومردار سے خاک باد ت ہی کررہی ہے۔ (٥) تيري جيسون كوج فيشنشين نصيب مُونى بين كيا تحقيم علوم سي كر الخين كيا نصيب موا-(١٦) حب الوُختى سے مارے إلى أن كاطبل كائے كى توادام بائے كى اس كے كميں شاہ مول ، رمنس بول . مها در بول ـ (١٤) ایک گئے نے اندھے گداگر کو دیکھا تواکس پرحملہ کرکے اس کی گڈڑی کھاڑ ڈالی۔ (۱۸) اندھے نے کہا ترے وورے ساتھی کہاں بیں وہ مجھی شکار کی لاکش میں ہیں۔ (١٩) تيري قوم نويها رون مين اندهون سے گدري تھينتي ہے اور تو کلي کا شيرينا ہما ہے . (۱۷۰ مرکو ترک کراے سنخ آب شور پر جندا غد عوں کو کٹھا کئے ہوئے ہے۔ (۲۱) توكتاب كريداند صمير مراييس أب (شور) بون اوريد إند صيير سدياني سيرسراب بورسيمين (٢٢) بحرارن سے يمط اپنے توراك مي ماكرا دركندے يا في سے ال معوں اور مريدوں كوسكا رندكر-(٢٣) اٹھاورغدا ك تيروں كو ديك اوركة كى طرح كرو فريب سے اندھ كو كرو م عاقل پر لازم ہے کہ وہ قبل و قال کرچھوڑ کرما مک متعال کی طرف کڑ گڑائے کہ وہ ا سے مقامات عالمیہ

 سنائے تو کہا میں قریبط سج گئی تھی کہ وہ بادشاہ نہیں بلکہ نبی ہیں اور ہم سے ان کا مقابلہ نہیں ہوسکے گا۔ یہ کدر سلمان علیہ السلام کی طرف ایک قاصد بھیج دیا اور عرض کی کہ اپنے سرداروں کو لے کرھا عز ہورہی نہوں جو آپ کا حکم ہوگا اسے ہم مجالائیں گے اور آپ کا دین قبول کریں گے۔

من المعند المعند المعند المعند المعند المعند المعند المسلام كل المن المعند المعند المعند المعند المعند المعند المسلام كل المعند ال

ا چونکمر بلقیس از ول وجان عزم کرد بر زمان رفیته بهم افوسس خور د و ترک مال و مک کرد او آن چین ان کر بترک نام و ننگ آن عاشقان سیج مال و بیچ مخزن بیچ رخست میدر نیش نامه الا جز کم تخت میدر نیش نامه الا جز کم تخت میر سیمان از دلش آگاه شد

کز دل او تا دل او راه سند

د مداز دورنش که آن تسلیم کیش تلخش أمد فرقت أن تخت خوليش از بزرگی تخت کز حد می فسیزو د نقل کردن تخنت را امکان نبو د خرده کاری بود و تفریقش نحطسبه رسمح اوصال بدن با یکدیگر لين ليمان گفت محرجه في الاخسيب مرد غایر سند برو تاج و سربه ليك خود با ابن ممه بر نقد حال چست باید تخت او را انتقال تا نگرده خسته بنگام لفا کودکانه حاصلتش گرود بردا توجه : ١) حب مبقيس نه ته دل سے حا خرى كا اراده كيا اوروه زما نه گزمشته يرافسوس كرتى تھى۔ (٧) مك و مال كوترك رديا جيس عشاقان فداكا طراية ب-رم) كوئى ما ل كوئى حزوانه كوئى اسباب يا د مند ما حرمت تخت با د ريا كمروسى اس كى لونجى تقى ـ (م) مسلمان علیہ السلام بھی امس کے دل کے رازے الاگاہ ہو گئے کیونکہ اس کے دل یک انهيي داه ملي -(٥) دُورے دیکھاکہ السس تسلیم کے طرایقہ والی کو ہرشے بھول گئی ہے لیکن تخت کی مُدائی سے پرنشان سے۔ (4) تخت کی میسانی الیسی تفی کمراسے اتنی دُورسے جانا نہا بیت مشکل ملکمہ ما ممکن تھا۔ (۷) ملیما ن علیدان ام کے لیے اگر جریہ مجی ناموز و نیت تھی لیکن لیقیس کے نے کس کی حداثی مرحب يريث في على الياكر حبم سے جو لا كاط لا على جائي ، (٨) بيمرنسليما ك علبه السلام نے فرما باكدا كريم آخر بيس تخت و تاج كے خيا لات بھي بلفتيس كے ليے مردیر جایس کے۔ ٩١ بيكن اب است خوا ميش سب توفراً بى اس كأنخت ويا سسا علما يا جائے .

 (٠) تا کہ ملاقات کے وقت اسے پرلٹ فی میں نہ دیکھوں بچن کی خوا بہشں کے مطابق اس کا تخت اٹھا کرا نسس کی عواہش پوری کر دی جائے۔

تا دیات نجیه میں ہے کرحب سلیمان علیہ السلام کم ان کی است میں ہے کرحب سلیمان علیہ السلام نے دیکھا مسکرین کرامت ہیں۔ اسی لیے جا با کم ان کی است میں بعض اہل کرامت ہیں۔ اسی لیے جا با کم ان کی کرامت کا ظہور ہوتا کہ مشکرین کومعلوم ہو کہ البیائ علیہم السلام کی امتوں میں صاحبا ہے کرامات ہوا کرتے ہیں اسی لیے اہل ایک ان کا دنیاں کرتا (اور بے ایمان ان کا ارکب نووہ معذور ہے)

مور المارکیا اوران کے انکارکا دفی نقصان یہ مور المارکیا اوران کے انکارکیا اوران کے انکارکا دفی نقصان یہ ہے انکار محتر المراز کرامات اولیا کروہ ورج کرامت سے محرومی ہے جیسے برعتی داہل جا کے المات کا حال ہے

رجساكم مفوليون، ويربنديون ادرمزاتيون كوازايا س

ا را المرق می جابل کوید مگان نه مهو که خود سلیمان علیدالسلام تخت لانے کی قدرت نه رکھتے ہے اور نه ہی ان کو ارا ا ارا المرق میم البی کرامت حاصل تھی ور نه وہ خود تخت لانے کسی دوسرے کو نہ کھتے ۔ تو الس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت مقصدیہ تھا کہ انبیاء علیہم السلام کی اُمت میں اہل کرایات ہوتے ہیں کیونکہ کرایات منجد مجر اس انبیاء سے ہوتے ہیں کیونکہ کرایات منجد مجر اس انبیاء سے ہوتی ہیں اس بلے کروہ بھی ان کی نبوت کی تصدیق اور ان کے دین کی حقانیت پر دال ہیں۔

حفرت سنیخ داؤد قیصری رحم الله تعالی فرایا که خوارق عادات اقطاب و خلفا سے بهت کم صادر ایستے ہیں اللہ ان کے وزرا و خلفاً سے زیادہ راس لیے کروہ خود قیام عبر دبیت تا مرآ در فقر کلی میں شغول ہوت ہیں اور دہ خود اپنے لیے تقرف نہیں کرتے ۔ ان کی سب سے بڑی کرا مات میں ہیں کہ وہ جلا کی صحبت میں مبتلا نہیں بیکر اور نے سے تقرف نہیں کرتے ۔ ان کی سب سے بڑی کرا مات میں ہیں کہ وہ جلا کی صحبت میں مبتلا نہیں بیکر افرال ان میں علی وصلی می کی حصبتوں سے زار اجاتا ہے اور ان سے ان کا بوج مبلی کیا جاتا ہے اور ان کے احمام واقوال ان فد کرتے جیں جیسے اصف و سیلمان علید السلام کا حال ہے ۔

ف ؛ تعصَن عارفین فواتے ہیں کر صروری نہیں کہ کامل زمان اپنے ہم زمان لوگوں سے ہرعیتیت سے اور ہر مرتبر میں اعلیٰ ہو جیسے صفورعلیہ السلام نے تا بیرنجل میں فرمایا ؛

انم اعلم با موردنیاکمرو د تم بی اینے ویوی امورکو خوب جائے ہو)

اور یرکا مل کے لیے کوئی نقص کھی نہیں کیونکہ ہرطرے کا کمال حفرت الوہت دروسیت کے ساتھ مخصوص ہے اور اللّذ تنافع کے ما سواتمام عاجز بندے اورکسی ذکسی معالمہیں ناقص ۔ ہا رکسی کوکسی ضاص کما ل کی فصوصیت ہوتو وہ انگ۔ بات ہے جیسے موسلی وخفر علیما السلام کرموسلی علیہ السلام اگرجہ کلیم زما ند سے نمیل خفر علیہ السلام ان سے علم لدنی یں اکمل تھے ڈایسے ہی سلیمان علیہ السلام اگرچ باکمال تھے لیکن عرکش اُ جمانے کی خصوصیت اُ صعب کونصیب بھی > باری اس تقریر کی دلیل ہے:

ففه سناها سلیمان (وه ما جرائم نے سلیمان علیہ السلام کوسمجھا دیا) با وجو دیجہ اکسس دقت خلیفۂ حضرت واقو علیہ السلام نتے نیکن اکس وقت معاملہ فہمی کی قوت سلیما ن علیہ السلام کو زائر نصر میں ہیں آ

مفرت المان عليه السلام كالم سامن الكراسلام و داوُد عليه السلام كالم سامن الكرام المورم المراسلام كالم سامن الك ما تصمر من من جماع كرف و الله كالمعرون في دعوى كيا كرمير التوم ميرس لطن سام بيدات و لا كے كواپنائي منبي ما نيا فيصله فرائيے - مردسے يُوچاگيا آرائس نے كما كەلاك كَ شَكِل د صورت مُجِيسے نبي طتی السس بے کمیں سفید رنگ ہوں اوربیرسیاه فام فلہذامیری عورت نے کسی سے زنا کرایا ہوگا عورت زماسے

انكادكرتى فتى معرت سليان عليه السلام في اس مروس بوعيا : كيا تُون اپني بوى كے سائد بحالت جين حاع كياتها ؛ اس فعا قراركيا تذفرايا ، براوكا تبراب ادراكس كي سياه رُوتي تيرك فيمنزا مه (أينده السا زكرة) يرخصوصيت سليمان عليه ألسلام كونصيب بوتى-

قَالَ عِفْرِيْتُ ايك خبيث وركش مِّنَ النَّحِنَ إِن نَه كها- يه مِنْ بيانيه سِي بين ركش وخبيث جِن ١١س ليه كرعفريت برانسس انسان كوكهاجا ما جهج خبيث اوراپينه مم زمان لوگر ل كو ناخونشكماً ورنهايت قبيم اورگر دا کو د ہو ۔ اور المفردات میں ہے کہ عفریت سرکش خبیث جن کیمن لفظ سنتبطان کی طرح استعایۃ انسان

کے لیے بولاجا نا ہے۔ **حل لعّاث:** العفر (بفتحنین و بسکون الوسط)سے مانؤذہے بمِنی *بروُہ تحق ج*مٹی میں کمٹی ہوا پچھر

كرياً وه مثى كاندهے ير والے اور ملى ميں بى ليٹ كر حبم كومٹى آلودكر كے . يدوراصل عف تھا بھر ما مبالغة أزايد

عفریت کا اصلی نام کیا تھا اصطر کھا ہے یہ تمام جنات کا سردارتھا چنکریہ پیا حضرت سیمان عليه السلام كے سابند مرکشی کرچکا نها (ابعد کو تا کجے ہوا) اصطخ فارنس اسی كے نام سے مشہورہے اور يربست برا فد ورنعا دورسے معلوم ہونا کر گرما ایک مبت بڑا بہاڑ ہے تا حدِنگا ، قدم رکھا تھا۔

اً مَا الِتَيْكَ مِهِ لَيْ سِي آپِ كَ خدمت مِن وه تخت لاؤن كَا قَبْلَ أَنْ تَفَوْمَ مِنْ هَفَا مِكَ اس سے

ييك كمراب ابنى كيرى رفاست كريل.

معلیما فی عدالت کا ما تم طیبل دلین این علیه السلام کی عدالت کا وقت صرف باره بج بک تھا۔ اسلیما فی عدالت کا ماتم طیبل دلینی این غود اس وقت ایک تشریف فرما رہتے تھے) ف : آق با توصیفه مضارع ب یا صیغه اسم فاعل ب اور بهی زیاده موزول ب که ده عرف ک لا لے کا 🗸 وعوى كروع بنها تو ولا شي كا جيه كسى دوسر معاون كي غرورت مد بهو كى اور جمله اسميه برعطف والي 🗕 🗻 موا فق سبح ليني وه مسليمان عليه السلام مصر عض كرد ما مهما كرمين المبي الحيل اليلاسي وه نخت لا في والا مُون . ورانی عکینی اور بے شک میں اس کے لانے پر لفتوی وست رکھتا ہوں اس کا بوجر الخا نامبر عملے مشكل نهيں أهِياني والمانت ار جول الس ميں بيتے جوا سرا درنفنيس جزيں بيں جُراؤں كا نهيں، ادرينهي تبديل كرول كا - فكال حب سليمان عليه السلام في فرما يا كد مجه تواس سي عنى زياده جلهي عا جيد - توكها الكَّذِي عِنْدًا وَعِلْم وَ مِنَ الْكِتْبِ وه ص ك بالسل كاب كالجوعلم تفااس سامعت بن برخيا مرادب. "صعت (دصنی الله عند) بن برخیا حفرت سلیما ن علید السلام کا خاله (ا د اور آب کا و زبر اصف کا لعارف اور کاتب تھا بلکر جین برسلیان علیہ السلام کی تربیت بھی الس کے سپردھی ۔ بہت سچا اورتعلیم یا فته نها بسب بقه کتب الله یه کهاکرتا تهاا دروه است اعظم جا تیا تها حس کے ذرایعہ وہ جو د عا ا نگنا قبول ہوجاتی اسے اللہ تعالی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی مدود تصرت کے لیے ہی بیدا کیا تھا تا کہ وہ ان کے سائق لل كركتاب د احكام ، كانفا ذكري -ف : الكتاب عنس بعلين ال كتابون بين سع جوموسى وابراج يم عليهما السلام وغير يما بيرنا زل جون والى كنابون مين سے كونى ايك تماب مراد سے ياس سے لوج محفوظ اور السس كا امرار كتومرم ادين. معتر لدنے كها اس سے حفرت جريل عليه انسلام مراد بين - وه چونكر كرامات اولياً كے منكر بين السسى ليے وه اُ صعن کی بجائے جریل علیہ السلام مراد لیتے ہیں۔ آنًا اتِيكَ سِنَّةٍ قَبُلَ آنُ يَّوْشَقَّ اِلَيْكَ طَوْفُكَ -حلِ لغات: الاس تداد بجن الرجوع (لوطنا) - الطوف كمس شے ك ديجف ك بيا يكون كا بلانا اورکھو انا - بہا ں ارتداد سے الصّمام (ملانا)مراد ہے -مكت ، ردى كا يم ارتداد كالفظ لا ياكبا ب تاكمعادم بهوكربهال يطبعي أنكه جبيكنا مرادس اورطوف مجن نظر عام آنا ہے جبکہ بلک جبکا نے کو دیکٹالازم ہے اور مین نیز رفتاری کی اُخری قرت ہے۔ ایس سے بڑھ کرا در کوئی شے انسان کے لیے تیز رفتا رہمیں اور تیز رفتا ری میں اسی کی مثبا ل دی جاتی ہے کمونکم آ کھ جیکے

ني كولى ديرميس لكتي -

جنا ب كاشنى مرحم في كلماكر بوننى سليما ك عليه السلام في اصعف دحنى الله حذ كو اصف كا وطبيت امارت عبى دام من في مرسوده بين دكاركها ، ياسي يا قيةم عبران زبان مين آهيا شداهيا كهاجانا ہے - لعف في كماكرا صف في كها ، يا ذاالجلال وا لاكوام - بهرمال آصف نے دُعا مانگی ترا کھ جھیکنے سے مید ملفنیس کا تخت سلیمان علیہ السلام کے سامنے آگیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بعید منبیں کم اصعف کی قبولیت و عامیر بعیں وال سے منا دبا ادريها ل بعينبراسي طرح كاتخت سيداكردبا تاكم ولى كرامت اورني كالمعجزة مُلَّم و فقیر (اسلمیل حتی رحمه الله) کها ہے کم پیمٹله ایجا دواعدام کے قبیل سے ہے اور رسول الله صلى الله عليه وكسلم كے فروا ك : (د نیاایک ملک بھرہے بہت سے لوگ کے الدنياساعة وقل من يفهمها-کی طرف اٹسارہ ہے کیونکہ انس سے طور اطوار کوعقل نہیں جتی ۔ متنوی مترافیت میں ہے اسم این ترا برلخظ موت و رحتبیت مصطفى فرمود دنسيب ساعتيت مرنض نومی شود ونسی و ما بے خراز نوست دن اندر بقا عربجوں جوی نونو سے دمسد ستری می نماید در جسد ال زیری مسترشکل سک ست یون مردکش تیز جنبانی بدست شاخ أتش را تجنبانی بساز در نظر آتش نماید نیس دراز ایں درازی مرت از تیزی ضنع می نماید سرعت انگیسنری صنع ترجيه ، ١١) حجه مرآن موت اور رجعت ب رسول الله صلى الله عليه وسلم في فرما با كرد نبا ايب

ماعت ہے۔

(۲) برسائس میدید پر د نباخم بروجاتی ہے اور ہم بقا میں انس تجدید کو نہیں جائے۔
 (۳) زندگی جُو جدید کی طرح ختم بور ہی ہے لیکن عہم میں بمیشگی نظراً تی ہے۔
 (۷م) وہ زندگی گزار نے کی تیزی دائمی سے ایک شکل نظراً تی ہے جیسے انگارہ کر تیزی سے ہاتھ پر ہو۔

(٥) آگ كوتيز حركت دونو ده بهت لمبي معلوم بوتى ب-

(۱) السن کی درازی تها ری حکت کی وجر سے ہے جو کھیٹر تیز طل نے سے دراز معلوم ہورہی ہے۔

اینے بال کھرا ہُوا۔ لین تخت کی سے سامنے موجود تھا جو موت اکھ جھیکنے ہیں اگیا اورا سے فتعل کرنے

اینے بال کھرا ہُوا۔ لین تخت ایپ کے سامنے موجود تھا جو موت اکھ جھیکنے ہیں اگیا اورا سے فتعل کرنے

میرکسی قدم کا خلا بھی منہیں آیا قبال سلیمان علیہ السلام نے حصول اُم میں تیرٹ کرکے طور پر کہا ھان ا میری مواد

کا حصول کر بھوڑی میں مرت میں نخت مہنے گیا موٹ فضل می بی ٹی ٹیمیسے بروردگا رکے فضل سے ہے جو

اس نے مجھے مطافر مایا با وجود کی میں الس کا مستی بھی نہیں لیکٹ کوئی تاکہ وہ مجھے آزما سے۔

صلی لغات : المفردات میں ہے کہ یہ بلی المنوب (کیڑا برانا ہوا) سے ہے۔ بلوندہ میں نے لیے

ملی لغائی سے بار بار آزما کر پُرانا کیا۔ اور حب کہا جائے :

ابتلافلان بكن ا وبلاء -

کووہ دومعنوں کوتفنمن ہوٹا ہے : در راس کے حال معلم کی ال اس ک

(1) اس كے حال كومعلوم كرنا اوراكس كے معاملات غيرمعلومدسے واقعت ہونا۔

(١) اس كے كرے كو ف بوف كا فلا بر بونا-

کہی دوٹوں معافی مراد ہوتے ہیں کہی ایک بر مگر حبّ الله تعالیٰ کی طرف فسوب ہو۔ مثلاً کہنا جائے بلا ہو و ابت لاء - توالس وقت مون کھرے کھوٹے ہونے کا ظهور مراد ہوگا انس کے حال سے واقف ہونا مراد نہ ہوگا اور نہ ہی اس کے غیر معلوم معاملہ کا حال معلوم کرنا مراد ہوگا کیونکہ وہ توعلام الغیوب ہے اس کے لیے یہ دومرام عنیٰ انسس کی شان کے خلاف سے ۔

ا ما قت وقوت کوکی میں اس کا مشکر کو تا ہوں کہ تیمجیوں کہ اسی کا فضل ہے اور لین ، اس میں میری تدبیر یا طاقت وقوت کوکی وخل نہیں آئم آگفت وہ یا ناشکری کرنا ہُوں کہ یہ مجبوں کہ المسس میں میراکوئی وغل ہے اور مجبر الس کے شکر کی اوائیگی میں کو تا ہی کروں - تا ویلات نخمیر میں ہے کہ انس میں اشارہ ہے کہ جوکی اگرچر لطافت جہانیہ حاصل ہے لیکن دہ فا مدہ علمیں جائیں حب اسے فا مدہ علمیں قوائے ملکوتیۃ کک معدود ہے لیکن انسان اگرچر کشیف جہانیت و الا ہے لیکن حب اسے کتا برالہی نصیب ہوتی ہے کہ اس نے کتا ب پرعمل کرنے سے یہ قزت حاصل کی ہے ۔ وہ جن بخوڑے سے وقت میں اتنا بڑا تخت لاسکتا ہے تو انسان کو اس سے بڑھ کر قوت حاصل کے ۔

رليط: چونکه کرامت ولی حفرت سبیمان علیرا اسلام کے معجزہ کی مؤید تھی اسی لیے فرمایا ، ھن ا من فضسل س بی لیسبلونی ء اشکر ام اکفتی۔

ف ؛ حضرت قناده نے فرما یا کر جب سلیمان علیہ السلام نے سراٹھا کر دیکھا تر تخت سا منظوی کھ کر کہا : الحمد الله المدن جعل فی اهلی من بل عوه فیستجب له در شکر ہے اللہ تعالی کا کہ الس فیری است میں الیے وگ بنا ئے جوالس سے دعا مانگتے ہیں وہ ان کی دعا قبدل کر لیٹا ہے) سه

گفت حداللہ بریں صد حنیں کہ بدی و دستم زرب العالمیں

ترجید ، که الله تعالیٰ کی حدیث که اسس کو مزاروں حدکہ برقیت وطاقت میں رب العالمین سے ملی-

و مَنْ اور ج مِسِي مَسَكَر فَا نَسَا لِيَسْ كُورِلْنَفْسِهِ شَكُرُوابِ نُو وهُ ا پِنَ فائدے كے ليے ہى المُرتا ہے كو مَنْ كَفْسَدَ اور وہ اللہ كُورِكُونِ مَنْ كَفْسَدَ اور وہ اللہ كَانِ مَنْ كَفْسَدَ اور وہ اللہ كَانِ مَنْ كَفْسَدَ اور دہ كَر بِي شَكَاد ہے وُمَنْ كَفْسَدَ اور وہ وى ہوئى نعمتوں كا ابنا نقصان ہے ، وى ہوئى نعمتوں كا شكر نہى الس عطيم كے حقوق اداكر ماہے تواس كا ابنا نقصان ہے ، فيات مَن قَلْ عَلَى مُر اللهِ ور دگار سُنكر سے ستعنی ہے كردي ہے وہ كوئى شكر مرجى كرے من من من من الله من الله من الله اور ذہى الله المعجلات ميزاد بنا ہے ۔

ف ؛ المقردات میں ہے کہ نعت و محنت دونوں آ زمائشیں ہیں اس لیے کہ محنت صبر طلب کرتی ہے۔ اور نعمت سٹ کر کی مقتضی ہے۔ صبر کی اوائیگی آسان ہے رہنسبت سٹ کرگزاری کے۔ اس معنی پر محنت سے نعمت کی زیادہ آزما نُش ہے۔

ملفوظ سبیدنا فاروق عظم رضی الله عند بم مصائب میں منبلا مرو نے نو صر کیا اور اور اور استے ہیں کم معند منبلا مرد نے نو صر کیا اور نعتد میں مبتلا مرد نے نو صر کیا اور نعتد میں مبتلا مرد نو اور دہ اپنے لیے آزمائش

نہیں مجبہا توات عقل نے دھوکا دبا ہے۔

مفرت واسطی رحمه الله فرما یا کشکر نفل الهی کاکب متابا کرسکان می کشکر نفل الهی کاکب متابا کرسکان ملک می با کرسکان می کا می می فلس مرکز که اس کا نفل آدید می کا می کا می کا می کا کسی کی نفل آدید کا می کرد کا می کرد کا می کرد کا می کا کسی کے شکر ایک کسی کے شکر کے می کا می کا می کا می کا می کا کسی کے شکر کے میکن کا سے کیونکہ الله تعالی کسی کے شکر کے میکن کا سے کیونکہ الله تعالی کسی کے شکر کے میکن کا ہے دور ایک کا میکن کا سے کیونکہ الله تعالی کسی کے شکر کے میکن کا ہے کہ کا کہ کا کا کا کسی کے شکر کے میکن کا ہے کہ کا کہ کا

حفرت شبلی می مقابله می شکراک ملفوظ حضرت شبلی می الله تعالی نام الله کے مقابله می شکراک ملفوظ حضرت مشبلی فدس مسرف مجنی مونی جنگاری ہے .

اشیات کوامت اولیا (۱) حب جن (عفریت) نے تخت لانے کا بیٹ میں کوامت کا اثبات دو وجہوں ہے ہے ا اشیات کوامت اولیا (۱) حب جن (عفریت) نے تخت لانے کا بول وعوٰی کیا کہ حفرت سلیمان علیاللہ ا اپنی نشست گاہ ہے اُسطے بھی نہیں پائیں گے کو میں تخت لادوں گا۔ حفرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا : مجھے تو اس سے جبی زیادہ مبلدی پا ہے ۔ حب یہ کام ایک جن (عفریت) کے لیے مکن ہے تو بھر اولیا کے لیے غیر ملک کی اس سے جبی (۲) جس کے پاکس کما ب کاعلم تھا وہ تھے حفرت آصف سلیمان علیہ السلام کے وزیر ۔ اوروہ نبی نہ تھے ۔ اور وہ آئی جیکئے سے پہلے تخت ہے آئے جبیسا کہ قرائ نے شہادت دی ہے ۔ اس سے نابت ہواکہ خرق العادة اولیا اللہ کے لیے جائز ہے ، خلافاً لاقدریۃ ۔ لینی قدریہ نے اولیا و کرام کی کوامت کا انکار کیا ہے۔

ایدوم من سخت و است دراج اور محزه کی تعرفیت نہیں ہے تو دہ کوامت ہے۔ اگر دعی نبوت سے مادر ہو است دراج اور محزہ کی تعرفیت نہیں ہے تو دہ کوامت ہے۔ اگر دعی نبوت سے مادر ہو تو وہ است دراج ہے۔ بیض نے کہا کہ کرامت محزہ کا نتیجا ور اسس کی موجہ ہے۔ بیض نے کہا کہ کرامت محزہ کا نتیجا ور اسس کی موجہ ہے۔ بیس محت کے اور علل سالے نہوں اور اس سے کرامت کا صدور ہو وہ کرامت نہیں استدراج ہے۔ بہر حال اس بندہ فعا سے ملی الارض مکن ہے جواپنے جم کر مجا ہوات اور فتح ہم کی عبا وات میں مشخول رکھے اور کئی کئی راتیں بدار دو کر منابات میں گڑا و دے تو پائی برتیز نامجی اس بندہ فعدا کے لیے مکن ہے، جو محوکوں کو طعام کھلائے اور ننگوں کو منابات میں گڑا دو مرول سے کہ کریا ان بڑھ کو منابات میں گڑا ہے کہ اس دنیا و دولت ہے تو اپنی وولت سے ، ورز دو مرول سے کہ کریا ان بڑھ کو علی کے بات و کہ اس میں ہوتی ہے۔ بیس اور بیس کے کم برجیلے گا اور و کہ با فی برتیز ناجلا جائے گئا اور و کہ با فی برتیز ناجلا جائے گئا اور و کہ با فی برتیز ناجلا جائے گئا اور و کہ با فی برتیز ناجلا جائے گئا اور و کہ با فی برتیز ناجلا جائے گئا اور کو کہ باقی برتیز ناجلا جائے گئا و کہ بی فی برتیز ناجلا جائے گئا و کہ بی برتیز ناجلا جائے گئا و کہ بیل دی برتیز ناجلا جائے گئا و کہ بیل دی برتیز ناجلا جائے گئا و کہ بیل دیا ہے۔ تو الس پرتیز سے جواسے شبوط کرنا ہے تو بانی اس کے کم برجیلے گا اور و کہ بافی برتیز ناجلا جائے گئا و کہ بیل دیا ہے۔ تو الس پرتیز سے جواسے فرم اختیا رکرے اور بوفت ضرورت کام میں لائے ۔ اور عارف کے لیے ذیادہ بیا ہو کے تو الس پرتیز سے جواسے کو براضیا رکرے اور بوفت ضرورت کام میں لائے ۔ اور عارف کے لیے ذیادہ

مناسب بھی میں ہے کہ وہ کرامات حسببر علمیہ کے افل دسے کنارہ کشی کرے کیونکہ یہ افلاد کرامات افات و بلبات ہے۔ عارف کے بیے جائز ہے کہ اپنے بہالس وخوراک وغیر کے بیے جن و ملک سے خدمت کو لئے۔

ا بل سنت کا عقیدہ جے کہ اولیا الدُّحب چا ہیں کرا من کا الحاد کریں وہ اسس کو و ما سبب دولو بیند ہیں۔ امریس عمارہیں گراکس فعل کی خلیق اللہ تعالیٰ کے یا تحویس ہے اسے ان کا غیراضیاری کہ جاتا ہے۔ چنانچ اسی مسلک کوصاحب روح البیان نے بیان فرمایا ۔ اس سے پتا چلا کہ یہی عقید غیراضیاری کہ جاتا ہے۔ اپنے فواج و مذہب میں توجید کی اُر میں کہ دیاکہ "نبی ولی کچھ اختیار نہیں رکھتے ذکسبا

نرتخلیقاً ۔ روح البیان ج۳ ص ۳۵۰ پر بوں مرقوم ہے کہ:) ک قال فی کشف الاسوارف د تحصید انکوامذ باختیار ! لولی و دعا شہہ و کے اضیارسے میادر ہوئی ہے اورکھیاس قد تکون بغیر اختیارہ ۵۔ کے اختیار کے بغر۔

ف : چھلے مجلے کا مطلب یہ ہے کر دوکرا مت ان سے صادر ہومیاتی ہے جس کا ان کواس کے صادر کرنے کا ادادہ

مریث شراعت کی من آشعہ

مرت سے غیار اور اور پہلے پرانے کروں والے جن کا کوئی اعتبار نر کیا جائے کا لیکن دہ اگراللہ لوا

كے إن مكائي تواللہ تعالى النيس مي سياكر دكھلائے)

ربین کی خورسنس می در در می دارد بر کردیب صور مرور عالم صلی الله علیه وا له وسلم کا وصال موا قر زمین اربین کی خورسنس می در در می در در می در در می در در می در می

بقيت لإيمشى على نبى ألى يوم القيامة .

(اب قيامت كم مرساوركو في نبي مليس يط كل)

الله أما لى ف فرابا المي محد صلى الله عليه وسلم كى أمت من اليه لوك بيدا كرون كا بن ك ظوب أنبيا عليهم المام الم جيد بول عداوران كرابات كا صدور بوكا-

> ک ا منا فداز اولیی غغرلهٔ که میونکه آپ آخر الانبیاً تصاوره و می دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اولیی غفرلهٔ

مستملمہ باسرا احتیام مجرات اولیا سے طبق این کی کار اگر نبی سچانہ ہوتا توالس کے امتی سے کوامت صادر نہ ہوتی -

سی کے کہ پیدے مضمون میں شکر کا بیان ہے دو مرے میں خوام پرامرہ وہ یک کر پیلے اور آسنے والے مضمون میں فرق ہے اس لیے کہ پیدے مضمون میں شکر کا بیان ہے دو مرے میں خوام پرامرہ وہ یک کر کو والم کہا عرف شکہ اسے کی بیٹ کوالیسا بدانا کہ اسے بیجا نا نہ جا سکے ۔ اور تولیف وہ شے کہ اسے کی طور پر بیجا نا جا ئے۔

"ناج المصاور میں ہے بھے نا مشنا ساکر ناتھا ہو معنی یہ ہواکہ اس تخت کی بیٹت کو الیسے تبدیل کر در کر بھی نا نہ جا سے نہ اسلام کا پیچکم مُن کر شیاطین نے بلقیس کے تخت کو الله دیا اور اکس کے او پر عجیب ویؤیب قبنے بنا و سے ، جا ال سبز موتی ستے وہا ال سرخ اور جہا ال کسرخ سے وہا ال سبز موتی ستے وہا اس من اور جہا ال کسرخ سے وہا اس می بیجا سے نہ بنا امر کے جواب کی وج سے ہے تا کر ہم ویکھیں کہ بعداز سوال اکھنٹ کو تی کیا وہ اکس کے بیجا سے میں داہ پاتی ہے تو بھر اس سے الس کی منت طا ہر بھو جا ہے گی آئم شکون کی اس میں اس کے بیجا سے میں داہ باتی ہو جا سے تو بھر اس سے الس کی منت طا ہر بھو جا ہے گی آئم شکون کے عقل کی کر دری واضح ہوجا ہے گی ۔

ربط ہ شباطین کو گمان نہوا کہ بلقیں سلیمان علیہ السلام کوجآت کے پوشیدہ امراد سے آگاہ کرے گی کہوئکہ وہ حقیہ کی لڑکی نئی اور بھر آگرسلیمان علیہ السلام سے اس کا نکاح ہوگیا اور کوئی لڑکا پیدا ہوگیا نو وہ ہم پر ہمیشہ کے لیے مستطر ہے گاکیونکرالس میں جن وائس دونوں طاقتیں ہوں گی۔ اس طرح سے ہم تاقیامت ان کے پنجے سے نہ چُھوٹ سکیں گے اور بہاری زندگی ہمیشہ کے لیے ذکت وخواری کا شکار ہوجا ئے گی اسی لیے سبامان علیہ السلام سے کہ دیا کہ وہ تو عقل سے بے ہم ہو ہے دو مرسے یہ کہ اس کے پاؤں گرھے کے گھروں جیسے ہیں ، علیہ السلام نے اس کی تقل کی تنبیرے الس کی پنڈلیوں یہ بال ہیں۔ اور بہتمام امور نہایت ہی قبیع ہیں۔ سلیمان علیہ السلام نے اس کی تقل کی بیجان کے متعلق تو بیٹ فرماویا اور اس کی پنڈلیوں وغیرہ کا افشا آگے میل کرکریں گے۔

فلکتا کیا تو تعدال اسلام کی طرف سے براہ راست کہ گیا یا با دواسط ، ہرحال پر بلورا متحال سے بھا فیسٹ کی گیا یا با دواسط ، ہرحال پر بلورا متحال سے بھا تھا کہ اسس کی عقل کے منعلق معلوم ہوجا ہے آھا کن اعزیشہ کیے گئے گئے کا تراخ تالیا ہے۔ یرنہ فرما یا کہ کیا ہی تیل تحت ہے تاکہ اس معان کا بنا نا امتحان کے خلاف نہ ہوجا ہے جبکہ الس وقت اس سے امنی ن ملاوج تخت ہے تاکہ اس وقت اس سے امنی ن ملاوج قالت کہا ۔ الس وقت بلقیس نے اپناتخت نہ ہونے کا نہیں کہا اور نہی کہا کہ وہی ہے بکہ جس طرح انہوں نے بلقیس پر ایک شیل تبدیل کر کے سنگ میں ڈال دیا اس نے بھی جواب اس طرح کا دیا حالا نکہ حقیقت ما ل اس بر بلقیس پر ایک شیل تبدیل کر کے سنگ میں ڈال دیا اس نے بھی جواب اس طرح کا دیا حالا نکہ حقیقت ما ل اس بر منکشف ہوگئی تھی گا تنگ تھی گویا یہ وہی ہے ، اس طرح طام کہا کہ اس کی صفات بیں تغیر طردر ہے دیکن منکشف ہوگئی تھی کہ اس طرح ہو تا ہے ۔ اس طرح سے اس کی عقل کی فرادانی کا امتحان ہوگئی تھی کہ وہ دو آتی طور پر تو برمیرائخت ہی معلوم ہوتا ہے ہیں کہ اس رابھیس) کے پنچے سے پہلے ہی امنوں دسلیمان) نے اس کی معلوم کر بھی تھے بین کہ اس کا مقان کیا اور اس سے پہلے ہی امنوں دسلیمان) نے اس کی بنے سے بہلے ہی امنوں دسلیمان) نے بینے سے بہلے ہی امنوں دسلیمان کے دو صک تا ھا ما کا کنا کت کھیٹ کی اس کی بنے سے بہلے ۔ وگئنا کھی بین کہ در انحالیک ہم الس وقت مسلمان تھے وصک تا ھا ما کا کنا کت کھیٹ کی سے بہلے ۔ وگئنا کھی کہ اس طرح کے دی اللہ کے دورے در کا ایک کو سنگ کا کتا کہ کو تھی ہوں کا کا کتا کہ کو تھی ہوں کو کو کتا تھی کہ کو کا کتا کہ کو کو کتا کہ کا کتا کہ کو کی کو کی اللہ کے دورے در کا ایک کی پہلے میں کو کو کتا کہ کا کتا کہ کو کو کتا کی کتا کہ کو کیا گوٹ کا کیا گا کا کتا کہ کو کو کتا کہ کو کا کتا کا کا کتا کہ کا کتا کہ کو کتا کہ کو کتا کہ کا کتا کہ کو کتا کہ کو کتا کہ کو کتا کہ کو کتا کہ کا کتا کہ کو کتا کہ کا کتا کہ کو کتا کہ کا کتا کہ کو کتا کہ کو کتا کہ کو کتا کہ کو کتا کہ کتا کہ کو کتا کہ کا کتا کہ کا کتا کہ کا کتا کہ کو کتا کہ کو کتا کہ کو کتا کہ کو کتا کہ کا کو کتا کہ کو کتا کہ کو کتا کہ کو کتا کہ ک

رقبط: بربیان الله تعالیٰ کاطوف سے ہے کہ اظہار اسلام سے تاحال اسے سورج پرتی سفردک دکھا تھا غیر اللہ کی عبادت میں شغول رہی -

رَ إِنْهَا كَانَتُ مِنْ قَوْهِ كَفِيرِيْنَ ٥ بِينَكَ تَقَى وُهُ كَا فِرلاكُوں سے - يدائس كى عبادت غيرالله كى عتت سے كدوه كا فروں ہيں رسمى بنى يها ل تك كرسليمان عليه السلام كے قبضه بين أكثى اب وہ والرہ ايمان

میں ہے . تقنوی شریف میں ہے سہ یوں کیاں سوئے مرفان سبا ي صفيري كرد لبت كان جمله را ج مؤمل مع که بد بحال د به یا چو مای گفک بد از اصل و کم توجید اسلیمان علیه السلام نے سبا کے مرغوں (پرندوں) کوایک آواز دی تو مجر تمام کو اپنی قب د میں کرلیا سوائے اس مرغ (پرندے) کے جوبے جان و پرنھا یا وہ تھیلی جو گو گی م ایت میں دسل ہے کرکسی کام میں شغول ہونا اسے اس کی صدی مالع رکھنا ہے۔ چیسے بلقی*ں کوسورج پرستی نے ع*بادت اللی سے محروم رکھا۔ اس لیے انسان پرلارم کر دوکسی دنیوی کام مین ستغرق نه به ملکه وه صوف اورص عبادت الهی اورمجبت ایزدی کو اینائے اسس لیے کم حب اس پر ما سوی املّہ کی حُب غالب ہوگی اورا سے اس سے کو ان شے رو کنے والی بھی نہ ہوگی نہ عقل سے نہ دبن تروسی عبت اسے ماسوی اللہ سے اندھا اور بہرہ بنا و سے گی۔ جیا که مدیث نشرافیت میں ہے ، م مديث متركف حُبُك الشي يعمى ولصم-(تحقی کسی شے کی مجت اندھا و بہرہ بنا دیے گی) مروى ہے كر حفرت مسليان عليه السلام في طقيس كے منتي سے ميلے حكم فسند ما باكم باری ایسامیل تیار کیا جائے جس کاصحن سفید شیشوں کا ہواور اس کے نیچے یاتی جاری ك جائد اور السس مع علياں وغير وال دى جائيں اور سليمان عليه السلام كا تخت اس كے درمين ن ميں رکھا جائے ۔ یرسب کھ کر کے سلمان علیہ السلام تحت بربلیٹ گئے اور آپ کے ارد گرد پرندے اور جن وانس ببقس ممل كر قريب مبني قييل كمهاا دُخرِلي الصَّرْحَ وَاسِ كَهَا كَيْهُمُ عالمانم اسعلين داخل بوجا حل لغاث : الصدرح بمعنے محل اور وُه عمارت جواونجی ہو۔ اسے اس نام سے اس لیے موسوم کیا گیا کم وہ مرقسم کی طاوٹ سے خالص ہو"ناہے۔ اور صدرح (لفیحیین) مجعنے خالص عن کل شئی۔

فَكُمَّا مَرَا تُنْهُ بِسِ حِبِمِ لِمِقِيسِ فِي إِسِهِ وَكَيِعاكِدانس مِن سورة حِيك ريا بِهِ اوربا في خالص من اور الس يسميليان تيررسي بين حكيب بكت أن كُنج أن كُنجة بمن درياك الرائي ، حس كا يا في موصيل مار ريا بهو-

كشف الاسرارين لحبة مجيفيانى كراتي اوروه تقور اساياني مرادب جرزياده سه زيا ده كنول يا ينظليون بكر بيوياجس إي انسان ڈوب نرسڪے ۔ اكذا في القا موسس)

الم معنى يرجوا كم ملقيس في في الكيا كدسليمان عليه السلام كي آكي كرا ما في سب است بمعلوم نه بهو سكا مم یانی شینے کے نیمے بروا ہے ۔ ادادہ کیا کہ وہ اکس میں واخل مو و کھنگفت عن ساقہ کا اور اپنی دونوں بنٹرلیوں کو کھولا کھا قین ساق کا نشیہ ہے اور دو کھوں کے درمیان والی جگر کرساق کہا جاتا ہے دو گھوں سے ا بی الله گفشوں کا دوسرا قدم کا گفشنا مراد ہے تینی نیڈلیوں سے کیڑا اسٹایا تاکم یا نی میں ہمبک نہ جا تے۔ حب ينظر لى كھولى نو ويكھنے والوں نے ويكھا كروہ بينولى السس قدر حديد بيتھى كرائيسى بينڈ لىكسى نے كھي ويمھى نرمشنى اوراس ير بالول كانام ونشان مك منه تها - قال مسليان عليه السلام نے فرا با بنڈلی سے كيڑا الحيا نے كى سرورت بنیں اِتَّا اُس لیے کر بیٹیک وہ جے بانی گان کررہی ہے صرح ممکر دو جو کہا ہے جانا ، سیدھا ، ہموار ، صاف سمترا شیشے اور تلوادی طرح - اسی سے اصود (بے رسش) ہے کہ اس کی وارسی کے بال بنص ہوتے ، چروصاً ف معتمرا ہوتا ہے اور نہایت ہی زم ونازک ہوتا ہے ۔ کہاجا یا ہے : شجرة مرداد الروه درخت ص كے بنتے نهون بين قو اريكي لا مشيشوں سے۔

حل لغات : القاموس بي ب القواديد ، قادورة كى جي ب . مرة سف عسى يانى وغيرة قراريكيك

بعنی به خالص شیشوں سے تیار کیا گیا ہے اس میں بانی نہیں ہے قالت عب بلقیس نے برحال دیکھا كرمسليان عليه السلام صاحب مِ عجزه الكِل كرب إسرير عدر دكار! إِنَّي ْ ظَلَمْتُ تَفْنَيْ ي ب تُنكَ میں نے سورج رہستی کرکے اپنے نفس رِظلم کیا ہے و اکسٹنٹ منع سُسکیمُلٹ لِلّٰہِ مَ مَیْ الْعَلِمَ لُکُ اب میں اسلام لاتی موں سلیمان علیہ اسلام کے ساتھ اللہ تعالی کے لیے، وہ رپود د کا رعالم سے۔ مكتر العلى في رب العالمين ك صفت كالفاذ كرك ظامركيا بدار مجه اس كى الوسيت كى محل موفت

🛚 نصیب ہوگئی ہے اور اب میں مجھ گئی کرحرف وہی عبادت کامستی ہے کیونکہ وہ جملہ عالم کا برورو گا 🛪

منجلران کے یی سورج مجی ہے جس کی میں میستش کرتی رہی۔

ا بمعنیٰ میر ہُوا کہ انس نے کہا کہ اب بیں توجید خالص کی اقراری ہٹوں اورسلیمان علیہ انسلام کی فرما نبردار

موں اور ان کی آندائمیں عبا دت اللی مجالا وُں گی۔

ف : قیصری نے کہا کہ (بلقیس نے کہا) میں سلیمان علیدانسلام جبیا اسلام قبول کریکی ہوں۔ یہ لفظ مع اس مع کی طرح ہے جوایت ،

يوم لا يخسزى الله النسبى والمسذين امنوا معد-

(اس دن الله تعالى اين رسول عليه انسلام كيسامخدا بل إيمان كروسوا فركريد كا)

يس ہے۔ يرائس ليك الله ايمان عوام كا ايمان رئسل كرام عليهم السلام كے ايمان كے مقارن نہيں ہونا۔ ايسے ہي ليقير كا ايمان سليمان عليه السلام كے ايمان كے مقارن نه تھا يرمطلب يركه بلقيس نے كہا : ميں الله اور اگرت پراسی طرح ايمان لائى بُول جيسے سليمان عليه السلام ايمان لائے ہيں۔ جيسے وہ الله كے ساھنے مرسليم ٹم كرتے ہيں ہيں جي اسى طرح ترسيم خم كرتى بُون -

وث : يرمع بحن بعدس، جيب ان مع العسوليسوا من مع بعن بعدب.

المن المحال المعلق المحالة ال

بلفنس كا نكاح سليمان عليه السلام كے ساتھ خوداپنے بحال میں لائے سے ماسیان علیہ السلام المحسن خوداپنے بحال میں لائے نظام میں لائے ماسی المحسن المحسن المحسن بولات نجیبہ السلام میں میں المحسن میں المحس

اسی لیے آپ نے اسس کی پنڈلی کھلوا نے کاسب بنا یا اور اسس کی پنڈلی کود کھا اگر نکاح کا اوا وہ نہونا تو آپ کھی اس کی پنڈلی کو در میں خواجہ در کی اجراء کا ویکھنا ناجا ترجہ اور نبی ہر ناجا نز فعل کے ارتباب سے مصوم ہو نہ ہو ۔

بنڈلی کو در میں خواجہ میں ہے کہ طقیس کی بنڈلی پر واقعی بال تقی سلیمان علیہ السلام نے ان بال صفا دواتی کی ایجاد کے مونڈ نے کامشورہ انسا نوں سے لیا توانوں نے کہا کہ اُسترے سے مونڈ لیے جا یک لیے جا یک ایس پر جنات کو بلایا گیا ہے جا کہ اور کہا یا گیا ہے جا کہ اور کہا یا گیا ہے ہونے تے نورہ (بال صفا دوائی) تیار کی اور کہا کہ جام میں داخل ہوکرا سے بنڈلی پر سکا کیس بال جھر جائیں گے جنات نے نورہ (بال صفا دوائی) تیار کی اور کہا کہ جام میں داخل ہوکرا سے بنڈلی پر سکا کیس بال جھر جائیں گ

جنات نے نورہ (بال صفا دوالی) تیار کی اور کہا کہ عام ہیں داعل ہو کراسے ہندی پر تھا ہیں ہی جس جو یہ است اسس روز سے فورہ اور علی ایجاد مہدتے۔

روفت الاخبار میں ہے کہ حب سلمان علیہ اسلام نے مکا جی بعقیں سے نکاح کیا ترجنات نے کہ کر ہم آپ کو ایسا مکارچ سلمان بیادر دیتے ہیں ہوجاروں موسموں کے موانی ہو۔ ایسا مکان تیاد کیا گیا اور الس میں عام جی تیاد ہوا۔ سلمان علیہ السلام کے نکاح کے بعد الس سے عبت شدید بیدا ہوگی لیکن اسے اپنے مک مین (سبما) میں قیام رکھنے کا علیہ السلام کے نکاح کے بعد الس سے عبت شدید بیدا ہوگی لیکن اسے اپنے ملک مین (سبما) میں قیام رکھنے کا

علیہ السلام کے نکاح کے بعد انسس سے عمت شدید ببیدا ہوگئی لیکن اسے اپنے ملک مین (مسبا) میں قیام رکھنے ' حکم فرما پالیکن بنّات سے تین قلعے تیار کرا ہے : ﴿ ا - ملین

٠,.

۱۷ - بنیول

وہ اتنے اُونیجے بھے کہ ضبوطی اور شن وجال میں دنیا بھر میں ان کی مثنا ل رہی لیکن آج بالکل ویران میں اور ان کے
افتانات بھی نہیں ملتے جدیا کہ اللّہ تعالیٰ نے سورہ ہُود میں ان کے متعلق فرمایا ، حصیب (مینی ریزہ ریزہ ہو کر
ملیا میٹ ہوگئے) حفرت سلیمان علیہ السلام ملبتیں کے پاکس مہینہ میں ایک وفعہ تشریفین لیے جانے اور تین دن
اکس کے بال مشہرتے ملبقیس سے آپ کا ایک بٹیا واڑ و بن سلیمان بن وا وُد پیدا ہوا ایکن سلیمان علیہ السلام
کی زندگی میں ہی اللہ کو بیا وا ہو گیا۔

سین سلیما فی شاہی کی مرت کی مرین اسلیمان علیہ السلام تیوسال کی عربین سندنشین ہوئے اور تربین ال معلیما فی شاہی کی مرت کی عربین فوت ہوئے۔ اس معنی برای نے جالیس سال سلطنت سنبھالی۔ بعد دفات موسی علیہ السلام مشتھہ کے اواخ میں وفات یاتی۔ ایپ کی دفات اور بحرت ستریفے اسلام یہ کے

ورمیان ۲۰۱۰ اسال گزرے ، آپ کی قبرمبارک بیت المقدلس میں جیسانبہ کے نزدیک ہے ادر آپ کے والدگرامی کا مزار بھی مہیں ہے - بلقیس بھی سلیما ن علیہ السلام کے دصال کے صرف ایک ماہ بعد فوت ہوگئی -حب تدمر کی دیوار تو ڑی گئی تواس پر ہتٹر (۲۷) حلّہ جات پائے گئے جمصبراور صطلّی (دواؤں) سے المحجوم بافى ركھ كئے نتھ ، مجران كے حسن وجال كاكياكه اور يولف يدكر دو الدي سے باتے تھے ليفنس ك كى قبرك سرايا ف مكما تها: المالمقيس صاحبة سليمان بن داؤد خوب الله من يخرب بدي-(میں سلیمان بن داوُ دعلیہ انسلام کی زوجر بُھول -اللّٰہ تعالیٰ انسس کے ملک کو ہر با دکرے ہو ممبرے یروا قعرمردان الحار کے دُور میں ہوا سہ بمرتخت وعكى يذيره زوال يح مك فمنسرانده لا بزال جهان لياسر فك جاويدنيست ز دنیا دفا داری امیدنیسست مکن کمدبر مکک و جاه و حشم مرمش از توبودست بعدا زتوجم مرلابق بود عشق با وكرب کر مربا را دکش بود شومرسے دریناکر بے ما بسے روزگار برديدگل و كبشگفد نوبهار مكن عرضايع بافسوكسش حيعت كه فرصت بورز ست الوقت عروسے بود نوسب ماتمت لگرت نیک روز سے بر دخاتمت توجمه ، دا، ممر مک و تخت زوال مزريس سوائد لايزال حاكم ز الله تعالى) ك .

(٧) اے بیٹے إسک دائمی نہیں، دنیا سے دفا داری کی امید نہیں -

د باتی برصفحه ۱ مام)

وَلَقَنُ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ تَمُودَ أَخَاهُمُ صِلِحًا أَنِ اعْبِلُ وِاللَّهَ فَاذَاهُمُ فَرِيْقُنِ يَخْتَصِمُونَ قَالَ يْقَوْمِ لِمَ لَسَنتَعُوجِ لُوْنَ بِالسَّيِتَ عَبِلَ الْحَسَّتَ يَنَّ لَوُ لاَ لَسَتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُو تُرْحُونَ (قَالُوااتَّطَيَّرُنَا بِكَ وَبِينُ مَّعَكُّ قَالَ ظُلِّ الْوَكُمُ عِنْدَ اللهِ بَلْ ٱنْتُوْقَوْمُ تَفُتُنُونَ ٥ وَكَانَ سِف الْمَدِيْ يَنَة يِسْنَعَةُ مَهُ طِينَفُسِ لَهُ وَنَ فِي الْآمُ ضِ وَ لَا يُصْلِحُونَ ٥ قَالُوا تَقَاسَهُ وَا بِاللَّهِ لَنُبُيِّتَنَّنَّهُ وَ أَهُلَهُ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيتِهِ مَاشِّهِ لَنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصْدِ فَوْنَ 0 وَمُكَرُوْ امَّكُوُّا وَمَكَرُنَا مَكُوَّا وَهُمُ لِا يَشْعُرُونَ O فَانْظُرْكَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكِرُهِ مُ ٱنَّادَمَّرُنَهُ مُووَقَوْمَهُ مُ ٱجْمَعِينَ ۞ فَتِلْكَ بُيُوْتَهُ مُزْخَاوِيَةً بِبُمَا ظَكَمُوْا ۗ إنَّ فِي : إِلكَ لَايَةً يَتْقَوُمِ يَعَلَمُونَ O وَ ٱنْجَيْنَا الْكِذِينَ امْنُوْ اوَكَانُوا يَتَعَوُنَ O وَنُوطاً إِذْ قَالَ لِقَوْمِيةً إِمَّا تُونَ الْفَاحِثَةَ وَآنَ تُورَّبُضِرُونَ ٥ أَمِنَّكُوْلَتَا نُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنُ دُوْنِ النِّسَاءُ بُلُ اَنْ تَكُوْتُومٌ تَجْهَا لُوُنَ۞ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ وَالَّا اَنْ عَالُوْآ ٱخْرِجُوْا ال لُوْطٍ مِنْ مَنْ يَتِكُوُ إِنَّهُ مُ أَنَاسٌ يَنْطَهَ رُوْنَ ٥ فَانْجَيْنَهُ وَآهُلَهُ ۚ إِلَّا امْرَاتَةٌ قَنَّ دُنْهَا مِنَ الْغُلِيرِينَ ٥ وَٱمْطَرُنَا عَلَيْهِ مُرْمَّطَرًا فَسَاءَ مُطَوَالْمُنْذَرِينَ ٥ قُلِ الْحَمْلُ لِلَّهِ وَسَسَلَمُ عَلَىٰ عِبَادِةِ السُّنِينَ اصْطَفَىٰ ٱللَّهُ حَيْرٌ ٱلمَّايُشُورِكُونَ ٥

قوجہ : اور بے شک ہم نے تمو د کی طرف ان کے ہم قوم صالح کو بھیے کہ اللہ تعالیٰ کی عباوت کر و بھر وہ اس وقت دوگروہ ہوگئے آپس میں جھگڑنے والے مصالح نے فرما یا اسے میری قوم! تم نبی سے پیلے برائی کی عبلت کیوں کرتے ہو اللہ تعالیٰ سے معفرت کیوں نہیں مانگے شایدتم پردھ کی جائے بواللہ تعالیٰ سے براسٹگون لیا فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ تعالیٰ کے پاس سے بلکر تم فرگ آزمانٹس میں ڈوالے گئے ہواور شہر میں نوا ومی تھے کہ زمین میں فسا وڈالے بیں اور اصر لاح نہیں جائے ہیں اور اصر لاح نہیں جائے ہیں اور اصر لاح نہیں جائے ہیں ہور است کو جائے ہیں اور است کو جائے ہیں ہور وہ نہیں گئے ہوا ہوں پر داست کو جائے ہیں اور اس کے گھوا ہوں پر داست کو جائے ہیں اور اس کے گھوا ہوں پر داست کو جائے ہیں اور اس کے گھوا ہوں پر داست کو جائے ہادی کی جائے ہیں اور انہوں نے ایک عجمیب مکر کیا اور ہم نے تعلیہ تدبیر فرمائی جس سے ڈو

بالحل بے خرر ہے سودیکھے ان کے محرکا انجام کیسا ہُوا ہم نے انہیں اوران کی ساری براوری کو تباہ کر ڈالا۔
سویہ ہیں ان کے گھر گرے ہیں یہ انہیں ان کے ظلم کی سزا ملی مبیک اسس میں ان بوگوں کے لیٹ آئے ہم
جوعلم دکھتے ہیں اور ہم نے ایمان واروں اور پر ہم گاروں کو نجا تبخیمی اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے ہمیجا
ہیکہ اسس نے اپنی براوری کو کہاتم ہے جائی پر آئے ہو ما لائکرتم مجھوار ہو کیا عور توں کو جھوڈ کر لڑکوں کے
ہیکہ اسس نے اپنی براوری کو کہاتم ہے جائی پر آئے ہو ما لائکرتم مجھوار ہو کیا عور توں کو جھوڈ کر لڑکوں کے
ہیاں شہوت سے جاتے ہو مبلکہ مجاہل کوگ ہو۔ تو اس کی براوری کا کوئی جواب نہ نما مگریہ کہ بولے کہ کو طلک
خواندان کو اپنے علاقے سے نکال دو مبلک یہ لوگ تو بڑے پاکھا ذبننا چا ہے ہیں سوم مے اسے اور اس
کے خاندان کو نجات بخش مگر اسس کی عورت کہ ہم نے اسے پہنچے رہ جانے والوں میں مقدر کر رکھا تھا گئی
نے این پر ایک قسم کا مبینہ برسا یا تو ڈرائے ہوتوں کا کیا ہی برا مبینہ تھا فرمائے تھام تعرفیں اللہ تعالیٰ
کے لیے ہیں اور سلام ہو اس سے برگزیوہ بندوں پر کیا اللہ تعالیٰ بہتر سے یا ان کے خودساختہ مشر کیے۔

(لقيرصفيراً ١٣٠٧)

(٣) مل وجاه وحتم بر بحروسا مت كراس ليه كرتخ سے بعظ بھى بہت بۇئے اور بعد كري بہت كيس كے .

(م) الس مجبوب مع مبت اجھى نہيں عب كا برصح نيا شوم بو-

(۵) افوس ہے کہ جارے بغرزا نے میں بہت سے بھول اگیں گے اورنی بہادی آئیں گا-

(4) عرضا لع ند کینے افسیس وحیف سے کہ فرصت عزیز ہے اور وقت تلوار ہے۔

(٤) مرقے وقت تراخا تمراجها ہوگیا تو تجھے السی موت پرمبارک ہو۔

المسرع المان قبلة تا برئسك آلى تنمود ادرم في تمردى ون رسول بنارهيا - برعرب كاليك المسرع المان المسرك المسروس من معروب تما المسل المان المام كوان كا ترجم و تعادت كرواك كا كن شرك نبي قياد المقتم و دراصل بكائ تما - يركم اعتب أو الله الله كا عبادت كرواك كا كن شرك نبي قياد المقتم في ويسون المسروب المان من المان من المسلم كا معنى المسروب المسروب المسروب المسروب المسروب المسروب المسروب المسروب المسلم كا على المسروب المسلم كا على المسروب المسروب المسلم كا على المسروب المسلم كا على المسروب المسروب

ف ؛ كاشفى مروم نے مكھاكدان كے جيكوے كافعيل سورة اعواف بين بيان ہو عكى ہے۔ مثلاً ا تال الدلا الذي استكبروا من تومه للذين استضعفوا - رقوم كري ليرول نے كمزورول قَالَ صَائِع عليه السلام في كافرون سے فرايا لِقَوْهِ السميري قدم إلى السَّتَ عَاجِب لُوْنَ بِالسَّيِّيَّاتُ فَي كيون سزاك ملدى كرن سرد مثلاً وه كف تح ، استنابها تعدد ما (لات وه حس سے تم ورات سو)

صلِ لغات ؛ الاستعجال بحية وقت سے پيط سى شے كامطاب كرنا - لير درمل ليكا (استفهم) سے -قَبْلُ الْحَسَنَةِ وَبِهِ يم يم يم وبركز ول عذاب معوز كررب بو - وما بنى جمالت وغوايت ك وجرس كتر مقد كرجب عذاب أت كاتوم وبركس كدورزج عال مين مين اليها ہے -

ف بكشف الاسراريس به كرفبل مين تقدم زاني مراد نهيس بلكرتقدم رتبي والأرائشي مرادب - يم اليه ب جيد كونى كه :

صحة البدن قبل كثرة العال-

(کرّرتِ مال ہے قبل صحر البدن عروری ہے) كَوْلًا يرون تخصيص بمن هـ الآب تَسَنْتَ غُيْفَمُ وْنَ اللَّهُ ثُمْ زُولِ عذاب سے يعط الله تعالى سے المنتش كيون نيس ما نكة اورالله تعالى ك إل توبركيون نيس كرت لعلكو موحدة وأورة ما مدكروكم تم يردم کی جائے اور تہاری قوبہ قبول ہوجائے ترعذاب سے بے جاؤگے کمیونکہ نرولِ عذاب کے وقت قبولِ تو ہر کا اسمال نہیں

رہتا سە

توسيش ازعقوب در عفو كرب كرسوف نارد فغال زير يوب

توجمه ومزاس يبلي معافى كاوروازه كفتكفا الس كيكرجب ونذا سررربس تو اس وقت فريا دكام مذا تے گا -

قَالُوااتَّطَيَّرْنَا انوں نے کہاہم نے بُری فال ہی ہے۔ بردراصل تطیریًا تھا تطیر بھے برفال لینا۔ ان کے فال لینے کاایک طرافیۃ تھا کہ اگر سفر کوجاتے وقت کسی پرندے کو دائیں جانب اڑتا دیکھتے طرافيتر فال توسمجة اس سے ان كا فائدہ ہے اگر وہ بائيں طرف كر دھائے توسمجة كم اس سے نقصان ہوگا -يُوں انہوں نے تقدير رباني كى بائے نقع و نقصان كى نسبت يرندے كى طرف كرد كھى تقى يجوفعل كسى شے كے سبب

سے ہونایاکسی بندے سے ہوتا تو دہ اسس سے نیک و ہرفالی کیڑنے . ت ؛ فتح الرحن اور الكواستى مي ب كرسان حده يرنده جوداً مين جانب أركب تواست نير ما ركر كرايا جاسكتا اس سوات كى بنايراس سے نبك فالى ليتے تھے۔ اور البارح وه يرنده جوبائيں جا نب اڑنا چونكرا سے تير ادكر الامشكل بوجانا ب اس بياس سع بدفال كيشفاس كع بعدم بدفالى كو تطير كف كلا عد القامرسسين البادح وأه يرنده جركسى كى دائين جانب سے بائين جانب كو جائے مثلاً كها جاتا سے، برح الظبى بود حاً لِعنى برنى بيش يميركرتيرى بائس جانب سينكل كئ -اور سنح .سنوحا ، برح کی نقیض سے اور کہاجا تا ہے ، لى بالسنح بعد البارح - ينى مجه مؤس ك بعدمبارك ال-ف و کشف الا مراديس ہے كه برعوب كے اعتمادات تفيولعمن ويوش وطيور ميں السي فاليس ياتے ستھے مثلاً جب كوئى بإنده ايك جانب سے بولے اور دوسرى جانب كوچورد دے توكف مم بلاؤں اور مصيبتوں ميں مبلاہوں گے۔ رسول الله صلى الله عليه وسلم ف السي باتون سے روكا سے ، فرمايا : اقرواالطيرعلى مكناتها-(پرندوں کو اپنے گونسلوں میں رہنے دو) كيونكه برحرف اويام بين ان كى كوئى حقيقت تهين-المكنات بعض مبركا الزاراس كاواحد مكنة ب-حفرت عكرمر دضى الله عنه فرمات بي كم مم حفرت ابن عبالس رضى الله عنه كى خدمت بي بيط محديد برنه بولا يسى نے كماخير بوگ - حفرت ابن عباس ضي الله عنها فيرمايا و لاخيرولاشس (اس بي نزفير سے زمشر) سه لأتنطقن بباكرهت فسربسما نطق (للسان بحادث فسيكون

توجهه ، كروه كلم منسك نالواس لي كري أبان سے ايساكل كا الب جو بوكر د بها ہے -

مين به: مربث شراف القالة يحب الفال ويكوة الطيرة -

ربِ شک الله تعالی فال کوپ ندفره آادر بدفالی کونا پسند فرما آ ہے) ابن الملک رحمداللہ نے فرما باکرالي جا بليت كى عادت مى كرحب كوئى كسى كال كسى ابن الملک رنداللہ معربی مرب ، یہ میں ایک الملک رندہ یا کوئی شے گزرتی میں المیں جانب پرندہ یا کوئی شے گزرتی مشرح الحدیث کام مے لیے جانا چا ہٹاا در بوتیت روائلی السس کی بائیں جانب پرندہ یا کوئی شے گزرتی توده اس توست محدكر لوث أناب وه طيرة سي تعبيركرت -بك وَبِمَنْ مُعَلَق ابايت كامعنى يهُواكرم في مين اورتيرے دين كے ساتھيوں كو منوس مجها ہے کیونکہ تمہاری وج سے ہم رہال مصائب اور ج میں وہ الس لیے کرحب سے تم نے دعوت ارشا دكاسسديتروع كياب مم اس دورسه مصائب وشعائد مي مبلاي . س ف عبده وه قحط ك شكار بوت توكية العالى (عليه السلام)! يرتيرى اورتير عدما تيون كي توسيع (معا والله) ایسے بی قوم موسلی نے موسلی علیہ السلام کو اور اہل انطاکیہ نے اپنے رسل کرام علی نبینا وعلیہ السلام قَالَ ظُلِّيُّوكُو صَالِح عليه السلام في فرواي جرسب سيتمارس إن شراي ب عِنْ لَ اللَّهِ وه الله تعالیٰ سے بے تینی اسس کی تعدیر سے بے یا تمہار سے ان اعال کی شامت ہے جو اللہ تعالیٰ کے ان مجھے تعدیم بیں۔ مكند : تقدير كو فائر اس الي تعبير كيا كيا م كوس طرح برنده تيزاد تا م وي بي تقدير تيزى س كيرتى م اسى لے مشہودست کہ : لا شي اسرع من قضاد محتوم -(تقدير مرم سيكوني في تيزر نبيس) كما في فتح الرحل -بعنى يبتيروشرمنجانب الله ببران كاسبب توتمها رب گناه بين جوالله تعالى كے باں لیجے مهوے میں اور انسس كاحكم ازلى ابدى بميرى وجرس تبديل نيس وكات تعلم به نیک و بدخان در ازل رفتست بگفت و کوے خلائن گر نخوا بد سٹ ر ب ترجمس بخلوق کی نیک و بُری تقدیران اس میمی جایکی ہے اب مخلوق کی با توں سے تبدیل س بَلْ أَنْ تُكُو قُورُمُ تَفْتَنُونَ ٥ بِكُرْمَ خِروشرك زول سه أَرْمَائُشْ كِيمِ جَارِ سِي بِرَمَا كُرْمِي دولت وس تو محبى غربت اوركيمي سهولت در يرتكيمي مشقت إيا تفتنون مجعن تعذبون مي يعنى عذاب و شرجا و كالكاور یہ اعراض ان کی بدفالی کے قول سے ہے کہ وافعی بہ ج تم مصائب میں گھر گئے ہو یہ بدفالی سے نہیں بلکہ تمہارے

ا عال ك شامت ب- الس ك مثال وه ب جوال عرب كت إلى ا فتنت الدفعب بالناس -

(یس فے سونے کو اگ سے پر کھا) (تا کہ معلوم ہوجائے کہ یہ سونا کھوا ہے یا کھوٹا)

الدّ آن الی کا امتحان لینا بایں منی ہے کہ ظاہر ہوجائے ان بین کون کھرا ہے ادر کون کھوٹا ۔ بغضلہ تعالیٰ ارالہ وہم انبیاء و اولیا وصلیاء کا کھراپن واضح ہے۔ مثلاً ایرب علیہ السلام کو اکا کی ایکیا توضیق خدا کے سامنے ان کے درجات اور قرب اللی کے مالات واضح ہوگئے اور کھا رومنا فقین اور فاسقین کا کھوٹا ہونا بھی واضح ہے۔ ان کے درجات اور قرب اللی کے مالات واضح ہوگئے اور کھا رومنا فقین اور فاسقین کا کھوٹا ہونا بھی واضح ہے۔ کہ درجات اور کی عاری نے طول کیڑا۔ صبر نہ کرکے۔ بالان خرکا فرہوگئی۔ اسی لیے کہا جاتا ہے :

(امتمان سے یا تو انسان کی عزت افزائی ہوتی ہے یا ذات وخواری) سے خواس بود گر محک تحسیر ہاید بمیان تاسید رائے۔ شود ہرکہ در وسٹس باشد

توجمه ، الجماع الركسول يربر كهاما سُ تأكر جُو شُ كا منه كا لا بو-

ف ؛ مرآ زمانش بعبورت مرغوب ہو یا مکروہ رحمن اللی ہے الس بے کواس طرح سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو قریب دیا ہے اگر ہندہ اسے نہا ہے توالس سے نا راض ہوجا تا ہے بھر الس کی نرونیا میں غیر ہے نہ آخرت میں جب اکر ہندہ اسے نہا ہے تا قیامت جلتا جائے گا۔

وكل بلا ايوب بعض بليتي

ترجمه ١ الوب عليدال لام كي تمام مسيت ميري مسيت كايك حقد ب-

د چاکہ نبلا ہر بیمصرع نبی علیہ السلام کی ہے ادبی پر دلائت کرنا ہے اسی لیے اس کی کے ادبی پر دلائت کرنا ہے اسی لیے اس کی حلی است کا ل توضیح فرمائی کہ) اس سے ان کی مرادیہ ہے کہ میرا مرض درحانی ہے ادرا یوب علیا سلام مانی مریض سنے بھرا نہیں نو نبوت کی برکت بھی حاصل بنی ادر میں بیچارہ کون ۔اس لیے میرا مرض ان کی بھاری سے مانی مریض سنے بھرا نہیں نو نبوت کی برکت بھی حاصل بنی ادر میں بیچارہ کون ۔اس لیے میرا مرض ان کی بھاری سے

مم الله تعالى سے توفق وعافيت كاسوال كرتے ہيں. وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةً مُ هُلِطِ اور تِحْشُرِمِي نوشْخُص / المدينة سے بهاں بر الحجو (كمِسر

الحاد المهملة) مراد ب- يهي ثمود كے علاقے تھے۔ اور وہ عجازوشام كے درميان واقع ب - اورس هط سے اشفاص مراد بین اسی لیے یہ تسعنہ کی تمیزوا نع ہے لفظ بلکمدنی ، کیونگر تین سے نو عدد کا کی تمیز جمع اور

مودر بوتى ب- اور رهط لفظاً مفردسي ليكن معنى جمع -

م هط تین یاسات سے دسن مک ،لیکن ان میں عورت نر ہو۔ اور نفسد مهدین یاسات عدد بر مهطونف کافرق میں سے زیک (مطلقًا) -

نواشخاص کے اسماء ؛ بقول وہب رضی اللہ عنداک نواشخاص کے اسما یہ ہیں :

(۱) بزیل بن عبدالرب

(۴) غنم بن غتم

دس ياب بن مهرج

(بم) مصدرع بن بهرج

(۵) عميربن کرديه

(١) عاصم بن مخزمه

دی مسبسط بن صدقہ (۸)سمعان بنصفی

دمى قدارين سيالف

اورکشف الامراريس ہے كدان كے نام يرمين:

دا) قدارین سالعث ۲۱) مصدع بن دمبر

د۳) امسلم

دیم) دهمی .

(۵) زختم (۲) ویمی

(۷) دعیم (۸) قبال

رو) صداف - • • • • •

سینی وہ نوبد بخت ہیں بنہوں نے اوٹلی کو مارنے کی کوشش کی اور جو قوم صالح میں بڑے سرکش انسان ستھے حالا نکدان کے انسلاف قوم کے برگزیدہ لوگ نئے۔

سا وليط: اب أن نواتناص كاوصاف بنات مين كم يُفني لُونَ فِي الْأَسْ صِي وه حِرك علاقي بن جائم كاد تكاب سوفاد يصلات عقد

وث ؛ الارشاديس بي كم المدينة كى بجائه الا مرض فرايا "ما كرمعلوم بوكر ان كافسا ومرف اسى شهر كم محدود فرق المستدم علاقران معلاقران محدود أسمى المستدم علاقران معلاقران مع شروف و كالبيث مين تفاالس سنة معلوم بواكديبان الاسراض سع مطلق زمين مراد نهيس ملكما كم مفسوص علاقرم إو سيه -

و كايصَيل حُون ٥ اور وهكى اصلاح كدوا دارنه تصرف عطف ساشاره كردياكم الى افسادي فسادتها اصلاح كانام ونشان اكس مي نهيل نفا قُذَ (إيهما مستنافع سيحان كے فساد كي يعين كادناموں كابيان حجے _ يه المس وقت انهول نے کها حب صالح عليه السلام نے انہيں عذا ب اللي مسنا باكدا گرتم نے اللہ تعالیٰ كی اونٹنی كوتس ك کہا توتم پرتمین دنوں کے اندرعذاب اسمبا ہے گا اور تمہاری تکلیں بھی مبرل جائیں گئ انسس پر ان کی مجلس شوری کے لعض مرون نه كها تَقَالسَمُوْ إِبِاللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الله كُوسِين كِما وَ (اللَّهِ عِن عَلَى مرون نه كها تَق علم كان مرون نه كها تَق علم كان مرون وراصل القساميد سے بے ۔القساميد ووقسي إلى جومتهين برخون كى ديت بلى تقسيم كى جاتى بين مجر برقسم كى ج قَسم كوكها جانے لكا - يدام ب اور قالواكا معولدي با ماضى كاصيف ب واؤس حال ئے بشرط صدت قدل ك.) ساب معنى يد ورائ البكر انهول في الله تعالى في من كائي لنسكي تنتك و أهلك بم صالح عليه السلام اور اس مے گروالوں کے با س رات مے وقت ایا نک دصاوا بول کرا ہے آور انس کے گھروالوں کو قتل کر وہی گے والتاج الم بين ب كم التبييت بمع رات كواچا نك وتمن يردها والولغة كم لَفَقُولَنَّ لِوَلِيِّية بِحرصالح عليه السلام كمتوليون كوكهيں كے اگروہ مم سے صالح عليه السلام مے قتل كے بارے بين كوچيس كے تو بھر مم كہيں گے مكا ملتك يول كا مَهْلِكَ أَهْلِلْهِ بِم وان ك اوران ك ابل كى باكت مي موجود مجى ند ستة بحرسم سيسوال مبول - اسمعنى ير مسلك مصدر ہے یامعنی یہ ہے کہ ان کی ہلاکت کے وقت موجود نہ سختے اس وقت پر افراف زمان ہوگا۔ یامعنیٰ یہ ہے کم ان کی بلاکت کی جگر پرموج د نر تقے الس معنی پر مینظون سکان ہوگا قرآنا لکسیں قوُن ٥ اوریقیناً ہم سیتے ہیں۔ یہ عولہ کا آخری حقد سے بعنی ہم کہیں گے کہ ہم اپنے دعولی میں سیتے ہیں یہ ایسے سے جیسے لعقوب علیہ انسلام کو

بليوں شے کہا ا

وماانت بمؤمن لناولوكناصادقين ـ

(ادرتم نہیں ما نو کے اگرہ ہم ہتے ہیں)

وَمُكُورُواْ مَكُورًا مَكُورًا اورانهوں فَاسَى طَلِقَدْ مَدَكِيا . المكوكس كويد متعدد يعين وَ مُكُوناً مَسكُوا اورم في المين تباه كروالا وَهُ مُ لاَيَسَنْ عُورُونَ ٥ اور النيس خربك نهوني م

برا کمتخ بدن کشت و حبیث منی داشت داغ بهده مجنت و خیال بالمسل بست

س نزجمن ، جرُرا في كابيح والرئيكي كاميدركت باس في ميروك ادرباطل خيال ك.

فَا نُظُونِ بِسِ السِيمِ مِعِيبِ مَعِد رصل الله عليه وسلم عَوْرُ وَلَا فَرِمَا سُيَّة السَّسِينَ مُكَمِّفَ كَانَ عَاقِبَ قُ مَكِرُهِ هِوْ ان كَ مَرَكا انجام كِيا مُوالِعِنى ان كا انجام كس حال بروا قع بوا - وُهُ يُرُن بُواكم أَنّا دَهَ مَنْ نَاهُ مُراكِد اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْ اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللهُواللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَ

ه حلِّ لعَّات ؛ السند مير يحبي براكا و كركس كرتباه كرو النا.

س و قرق مهد أوران كوه قوم جوان كسائه دات كوقت صالح عليه السلام يرهمله أور بُولُ أَجْمَعِينَ ٥ سب كويمان كران كايك فرديمي بهارت عزاب سے ذريح سكا -

جب صالح علیہ السلام کی مباہی کا واقعہ اب حرف تین دن کہ تم زندہ رہ سکو گے اس کے بعد عذاب میں مبتلا ہوجا اور گئی اور صالح علیہ السلام کی مبعد حجر (مبر) کے ایک کو فے میں تنی جس میں اب نما ذوغیرہ ادا کرتے ۔ کافروں نے کہ رات کو حیل کرصالح علیہ السلام کو تقل کر دیں اس کے بعد السل کی مانے والی برادری کو، معلم ہو کہ تین رات کو حیل کرصالح علیہ السلام کو تقل کر دیں اس کے بعد السل کی مانے والی برادری کو، معلم المو کہ تعین ایام کے اندر اندر ہم تباہ ہوئے یا وہ ۔ چنانچ رسطے کرکے دات کے وقت وہ لوگ صالح علیہ السلام کو تنہ ید کرنے کے لیے ارج سے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بھا دی بیتھ کھڑا کیا یہ لوگ غاد میں جھیے تو وہ بیتھ غار اس کے اندر ان کو منہ برا گرا وہ غار میں بیلے اس طرح وہ یہاں تباہ ہوئے ۔ قوم پر ایشان رہی کہ وہ کہاں گئے ۔ ان تیس ایام کے اندر ان کو بھی حیالہ از نے تباہ و بر باد کر دیا ۔

ف ؛ فقر (صاحب روح البیان قدمس سرهٔ) کتا ہے کہ ان کی تباہی و بربا دی کی خبر کی تطبیق یوں ہوگئ کہ ان کا ادا دہ ٹہوا کہ وہ صالح علیہ السلام کو تبا ہ و بربا دکریں اورا اللّٰہ تعالیٰ کا ادا دہ ٹہوا ان کو تباہ و بربا دکر سنے کا۔ ان کی قرم کو خبگھا ڈنے تباہ و بربا دکر دیا کیونکہ وہ فسا د برپا کرتے وقت کرخت اُ وا زے کہتے۔اللّٰہ تعالیٰ نے ان کو اسمی

جنس كى مزايس مبتلا فرمايا -

س فَيَلُكَ بِيُودَ تَقَوْمُ لِسِ مِهِ ان كَكُر بِي خَاوِكَةً كُرْبِ رِسْبِ بِي اورا بِنْ كَمِينُوں سے فالی بیں . حمل لغائث ؛ یہ خوی البطن سے ہے۔ یہ ایس وقت بولتے بیں حب بیٹ خالی ہوجائے۔ یا خویالنج

سے ہے بھنے ستارہ گرا۔

مور فرود مورد به معرف المراد بين كرا الله فرات بين كراً يت بين بيوت سے فلوب مراد بين كر بر الكر الله تعالى الله الله الله الله معروج دتے بين اور لعبض غفلت كى دجرس تباہ و برباد -جس دل مين الله تعالى نے اپنا ذكر الفائز وابا وہ ظلم سے زيح كيا -

ف ، ین میں ایک شہر کا نام حفرموت ہے۔ اس نام سے اس کے موصوف ہے کرصالے علیہ السلام اس میں داخل ہوتے ہی فوت ہوگئے۔ اس مناسبت سے السس کا نام حضرموت پڑ کیا۔

وف واسین اشارہ ہے کہ خلام کے علاقہ سے عدل کے علاقہ کی طرف ہجرت کرنا داجب ہے بالخصوص ان ظالموں سے دامن ہجا کر جا سے اسی جا کر جا دری ہے جو بلاوجہ اردھا ڈکر سے دہ عدل ہے ہو۔ اسی لیے کرجہا ن ظلم ہوتا ہوتا ہوتا ہو وال سے ہجرت کرکے علاقہ تاریکی کی لبیٹ میں آجا تا ہے وال عبادت کو کمی فورتصیب نہ ہوگا جہا ن ظلم ہوتا ہو وال سے ہجرت کرکے ایسی جگر جلاجا نا عزوری ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی نافر مانی نہ ہوتی ہو۔

و و و قالب انسانی تعنی عناهرار بعد اور تواکسی نمسه کل نوهو گئیست جب پیظالم مفسد فسا و ڈلنے کے انسانی کا کھسپیر صوف کی انسانی کا کھسپیر صوف کی انسانی کا کھسپیر میں مند ہے کیونکہ فلب انہیں عبو دبت اور ترکیا شہوات کی دعوت ویتا ہے اور پر اسے نظل رہ و نیا اور عقیٰ کو کا بس میں صند ہے کیونکہ فلب انہیں عبو دبت اور ترکیا شہوات کی دعوت ویتا ہے اور پر اسے نظل رہ و نیا اور عقیٰ

سے اعواض اور خدمت مولی سے بالکی فارغ بلیٹے کی دعوت دیتے ہیں جب کسی کا قلب الهام دبانی سے موٹید ہو تو وہ کہ می حظوظ طاہرہ و باطنہ کی طوف ماٹی نر ہو گا بھی حظوظ طاہرہ و باطنہ کی طوف ماٹی نر ہوگا بھی وہ دل تمام اعضاً برغانب رہے گااس کے بعدا سے نجا سیاس می ہوتی اور وہ جواکس کے فراشیٰ ص بالمقابل تھے وہ تباہ وہریا دہوجا ئیں گے اور ان کی جمبلہ آفات و بلیات بھی طیامیٹ ہوجا ئیں گے اور اور وہ اعضائجوان حواکس خسر کے رہنے کی حکم سے خالی ہوجا ئیں گے ۔ بھر طیامیٹ نروہ خواص نروہ آفات و فات ۔ فا کے بعد بھر کہی ذیرہ نہ ہوسکیں گے دغرب کہا جس نے کہا ،

الفاني لايرد الى اوصائد ـ

(فانی اینے بقا والے اوصات کی طرف منیں کوٹ سے گئا)

ین وجرب کر آولیا، اللہ کو ظہور طبیعت کا خوف تنہیں ہو تا اس لیے کرطبیعت نفس اور کشیطان دونوں دشمن ہیں اور کشمن ہیں اور کشمن ہیں اور دکشمن کا کام بھی ہیں ہے کہ وہ دھوکا اور کمروفریب کر سے لئین ان کی عدادت مجست سے تبدیل ہوجا ہے تو کی کے کرکائے کا لبنعن اور کا ہے کی عدادت ۔

من الله تعالى سے سوال كرتے ميں كه وہ بينفس وشيطان كے كر وفريب سے بچائے أور سروشمن كى عمله توادث و مسلم اللہ ال كاليف مطلقا سے نجات بخشے ۔

و کو کو کا اورم نے کو کو اس اور ایس اسلام کو کھیجا اِ اُڈ قال لِقَوْ میں جب انہوں نے اس کے درمیان اور اس سے دہ امرم میں کو کہ اس اور اس سے دہ امرم میں کو ایس کے درمیان افعال دا قوال گزرے۔ بعض نے کہا کہ لوطاً کا منصوب ہونا اذکر فعل میزون کے مفول ہونے کی وجہ سے ہوں اور ا ذاسی سے بدل ہے ۔ بعنی اے مبیب محمصلی اللہ علیہ وسلم اِ یا دکھیے جنب لوط علیسلم کی وجہ سے ہوں اور ا ذاسی سے بدل ہے ۔ بعنی اے مبیب محمصلی اللہ علیہ وسلم اِ یا دکھیے جنب لوط علیسلم کوعل وجہ الانکا رفوا یا اُ آگا تھوں الفی اے سیست کے مناز میں مناز کو الفی است کی تم فاحش فعل کرنے ہو ؟

على لغات : فأحشه تمام قبائ وسنناتع اقوال وافعال الرماج-يهال يراواطت مرادب يعنى وكرين وطي كرنا-

اب معنی یہ ہُواکراے خدا کے بندو اکیا انتہائی فیج کام کرتے ہو و اکٹ کھر تبھوروُن 6 مالاکھ م بڑے باہم جرم و۔ یہ بصورا لقلب سے ہے مجعے علم لین وہ قوت مدرکہ بوقلب کو حاصل ہے جے بھیرت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور کھی اکس پرلھر کا بھی اطلاق ہو تا ہے لیکن عام اعضا کے لیے بھیرت کا اطلاق نہیں ہوتا۔ دلطیفہ: اندھے کوبھیر کہاجاتا ہے یہ ع

برعكس زنكي نام نهمشد كافور

كيس سے إلى رت الله وت كوكها جاتا ہے)

اليى قوت قلب كوحاصل ہے . اب معنى برئمواكمة م نفائياً جانتے ہوكدلوا طت بهت بُرا نعل ب اورجان بُوهوكر قيع نعل كا ارتكاب انها كى برا ہے ۔ اسى ليے ايك عربي مقوله مشهود ہے : فسا دكبير جاهل متنسك و عالمه متبعة ك -

(يدايك بهت برا فتنهي كريال عابد بهواورعالم بعل)

تم المجدِّواليّا سع عشريب الله وكرمه (الله تعالى كففل وكرم سه أنيسوال باره حمّ موكيا)

د صاحب روح البیان علامہ اسمیل علی رحماللہ کے یاں یمان افیسوان یا رہ ختم ہوگیالیکن ہما رہے یمان الباہ پاک دہند میں انجی انسیواں یا رہ ختم نہیں ہوا بلکہ انجی کچھ آیات یا تی جی جو یہ بیں :)

ہارے افعال سے بچے مجا و کرتے ہیں یا طبیدیوں سے ، یا ہمارے افعال کو ملیدیوں سے تعبیر کرتے ہیں۔ ف : حفرت ابن عبارس رضی اللّہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے لطرتی استہزاد کھا تھا یہ ان کا وہ جواب ہے

چولوط علیہ السلام نے آخری مواعظ ونصائے فرمائے اس کے بعد پھر کوئی وعظ فیصیحت نہ فرماتی۔ اور یہ جواب بھی ان کا آخری تھا کہ انس کے بعد انہوں نے اور کوئی جواب نہ دیا۔

فَا نَجَيْدُ اللهُ بِسِ مِ نِهِ لوظ عليه السلام كونجات دى و أهلك أوراس كے گروالوں كو -

بین اس کے اپنے درشتہ دار اور دو مرے لوگاس کو مانے والے سے بایں اور کریم نے حکم دیا کہ اس شہر سے ہجرت کرماؤ الآ المو آتا ہوئی تھا ۔ کرماؤ الآ المو آتا المنظم اللہ تعدا اسے نبات نصیب نہ بُر تی قسّا کرنے تھا ۔ اس کے من اس کے دستے والوں میں مقدر کر دیا کہ ذہ بھی ان کی طرح عذا ب میں مبتلا ہو۔ اس کی مقدر کردیا کہ ذہ بھی ان کی طرح عذا ب میں مبتلا ہو۔ اس کے دوالس شہر سے کوط علیہ السلام کے ساتھ ندگئی یا ہجرت کر کے جا لیکن دا ستہ میں بچھر سے مسنع ہوگئی جبیبا کہ گزرات مل مطل لوغان نے با عبد غیر عبود المجمع بھی ۔ اکس کا مفصل بیان سورہ شعراء کے اوا خریس ہے ۔

و اَمْطَوْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَوَّا عَمِ فَان كَ شَهرون كُو اُلِثَ كَ بعدان كواوير سے نيج كر كے ابش برسائي يا ان كے اكو و كے اور جوسفروں میں نفے ان پرغير معهود بارسش ہوئی بینی ان پر پتھر برسائے گئے فَسَاءً مُطَّوُ الْمُنْ فَرَيْنَ ٥ بِس بُرى فَى دہ بارش عب سے ان كو ڈرا يا كِ بعيسا كرفنى نهيں ہے اس كامخصوم بالذم الحجارة ہے۔

مستقلم : ابن عطیر نے کہا کہ بعض فتہا دکرام نے اس اکیت سے لوطی کوسنگ دکرنے کا استنباط کیا ہے لینی لواطت کو ابنوں نے زنا کا حکم دیا ہے کہ ذکر اللہ تعالیٰ نے ذور انہیں اس فعلِ بدکی بہی مزادی -

امام ما لک ریم الله فرما سے بین فاعل ومغول دونوں کوسئگسار کیا جائے وہ شادی مُشدہ ہوں یا غیرشا دی شدہ۔ امام احمدو امام شافعی رحمہ الاڑتما لی نے فرمایا: لواطت کا حکم زما جیسا ہے۔ اگر شادی شدہ ہوں توسنگسار کروور نذکوڑسے۔

> ا م او حنیف رحمر الله تعالیٰ فے تعزیر کا حکم فرما یا اور فرما یا که لوطی پرحد نہیں۔ صاحبین رحمها الله تعالیٰ فےخلاف کرتے ہوئے فرما یا که لوطی کا حکم زما سے طی سے۔

مکنہ حنفیہ ؛ شرح الا کمل میں ہے کہ امام ابر صنیفہ رحمہ اللہ کے فرسب کیں الس فعل کے استعظام کی طرفت اشارہ ہے کہ اگرچہ وہ کتنا ہی فیجے سلی ہے تقل وزناجیسا نہیں اسے تحق سے دبایا جائے اور الس کا علاج تعزیر کا فی ہے جیبے میں غولس کا قصرہ کہ الس میں کفارہ نہیں کیونکہ بیطفیم گناہ ہے اس لیے حرف کفارہ سے اس کی کی ٹیری نہیں ہوسکے گی ۔

فقر (صاحب روح البیان رحمرالله) کتا ہے وہ لوگ دیم (شکسار مکنٹر ارضاحب روح البیان رحمرالله) کتا ہے وہ لوگ دیم (شکسار محکمتر ارضاحب روح البیان ہونے کہ ان کا فعل بہت بڑا نفا کیؤنکہ اوا طت سے وقت لوگوں کو اوا طت سے وقت لوگوں کو المائک سے دقت اور کوں کو المائک سے دقت اور کوں کو المائک سے دفتہ اس مناسب سرا ملی سے انہیں مناسب سرا ملی سے منہ بر مرد را نیک اید بر سیش میں مرد سے مرد کوئیں سے مرد را نیک اید بر سیش

توجیسا ، ہم نے زندگی بھرلیر نہیں سُناکہ بڑے مرد کو بھلائی حاصل نہوئی۔ اس میں اشارہ ہے کہ بڑائی سیدسے راستے سے بھٹیکا دیتی ہے ۔ انسس کی ظاہری علامت ایس میں مرکو ہوئی میں ایک تویہ ہے کہ انسان موافق طبع منیات مشرع کا ارتکاب کرنے لگ جاتا ہے۔ طبع سے یہاں نفس امّارہ مراد ہے اور باطنی علامات سے دو مری علامت یہ ہے کہ ایسٹے تھی کو حُربِ دنیا و شہوات اور ایسے لذّات یانے کامرض ہوتا ہے۔

حديث مشركفي ميں ہے ، تم يعشد الله تعالى كى مفاطت ميں دہتے ہوجب تكتم سے دو نشے فا ہر نہ ہوں : (1) نشئہ جبل

(۲) نشهٔ ځېپ دنيا

و بعض اکا براولیائے فرما پاکرصدق اوروصول الی مقامات الا نبیا ، کی تین علامتیں ہیں ، او حل کی سستے (۱) عال و دولت کی عبت ول سے ایسے کی جا بر محسوس بولئے کے کہ سنے کہ استے کے دارم مسوس بولئے کہ ان کسی کی عدح سے وشی ہواود زکسی کی عذمت سے ملال ۔ گویا یُوں سی کے کہ وہ مردہ ہیں اور میں اکیلازندگی لبسرکر دیا ہموں ۔

(٣)سياست نفس ائي قابولي بو، يها ل كرم مُجُوك اور ترك شهوات براتي نوشى موعتني دنيا دارول كربيث مجركر كها في اورشهوات كميل سيدي قريد .

حین وجبل عورت شہوات کے قبیل سے نہیں بلکر تصفیہ کے اسباب اور انسس کی موافقت دنیا لطبیعت سے کی بہترین سعادات سے ہے۔

ملفوظ على المرتضلي كرم الله وجهد ستيدنا على رض الله عند في الله عند الله والمان كي اليه ياني امر رسادت ك

لے جیسے سبیدناغوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنر کا حال تھا کہ ایک دفوراکپ کے ایک کا رندے نے کہا کہ آپ کا مال سے لا ام است للہ ہوا جا زغرق ہو گیا ہے۔ المحدث الله عند کا رندے نے پھر تھوڑی دیر کے بعدحا ضر ہو کر عوض کی کہ وہ جہاز ڈو بنے سے بچے گیا۔ آپ نے فرایا : المحدم الله الله ۔

ک اعلیفرت قد سرترهٔ فرما نیسی ، ب از شریخ میر دانشه

ندمرانوش ریحیین ندمرانیش زطعن ندمراگوش بمدھے ند مرا فسے منم وکنج خمولی کر جگنجد دردے جزمن دیندگتا ہے ورد تا تعلمے دردات تخشش ص ۱۲۸ مطبوع کراچی، با ہتمام طفرعلی نعانی >

اساب بي

(۱) زوج اوافي

ربی اولاد نیک

(۳) مجعاتی مرمبزگار

(۲) بمسائيگان نيگ بخت

(۵) الس كارزق اس كے اینے شهر مي ہو-

بے رشی لوگے فینے بیل اور اور نہا کے عظیم فتنوں سے ہے کیونکہ نہ توانس سے عورت کی طرح بے رشی لوگ کے فینے بیل اور اور نہیں اس کی دلی سے کوئی فائدہ بلکم ہزاروں بیاریوں اور ذلتوں اور فواریوں کے سواکھ عاصل نہیں)

سبق ؛ عاقل پرلازم ہے کربے رئی لڑکے کو دیکھنے سے بھی بچے اور پھرلوا طت قربہت بڑا فعل ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ بندے کواپنے دو کے ہُوئے فعل کا مرتکب دیکھنا ہے تواسے غیرت آتی ہے اس پروہ اس بندے کی سرزنش کرتا ہے یاا سے سزادیتا ہے۔ ہم اکس کی پکڑسے بناہ مانگتے ہیں اور اس کے غضے اور رہنے سے بیجنے ک

لنجا كرتے ہيں۔

غلائق سے فالی ہے آج وہ با نواسطہ سلام کی صدائیں سُنتے ہیں کل وہ بلا واسطہ سُنیں گے جکہ اللہ تعالیٰ فرائے گا : سلام قد کہ من س ب سجیم (برسلام رب رحم سے ہے) سه بربندہ کہ اوگشت مشرف بسلامت

البته شود خاص بتشرایت سلامت لطفے کن و بنواز دلم را بسلامت

زيرا كه سلامت بمر لطفت في كرامت

توجید ، جوبندهٔ خدا سلامتی سے مشرف بُوا وہ تشریب خداوندی سے محضوص ہوگیا ، نطف فرما اور میرے دل کوسلامتی سے نواز اس لیے کرسلامتی تمام کی تمام لطف وکرامت ہے ۔ آل للگ دو الغوں کی مقدار کھینی سے در اصل آاکلت تھا۔ پہلا ہمزہ استفہامیہ ہے دوسرا وصلی تخفیف سے

طور ، پيلېرىدلانى گئى - اب معنى يە ئېراكدى خدائے برى خىينۇ بىترىپ اپنے بىندوں كوزياده نغى بېنچا تا ہے-

ف إكشف الاسراري بك منداكولائق ب بينرى-

اُمتا دراصل ام الدُن منها ۔ ام متصلہ اور صاموصولہ ہے اُسٹیر کو دہ منر کیا۔ بنا تے ہیں مینی بن ا بنے پرستاروں کوزیا دہ نفع بہنچاتے ہیں ۔ ظاہرہے کہ بنت خاک نفع بہنچاتے ہیں نفع تواللہ تعالی ہی بہنچا تا ہے ۔اس لیے اللہ تعالیٰ ہی مہتر عبادت کے لائق ہے ۔

مستملم المصور مرور عالم صلى الله عليه وكسلم عب يدايت عم كرت نورط عند :

بل الله خبر و ابقی -

(بلکہ اللہ ہی بہتراور ہاقی رہنے والا ہے) سبوال : لفظ خید کا اطلاق ان دوچیزوں پرہوتا ہے جن میں ایک بنسیت دوسری کے اچی ہو۔ اور یہاں

سوال ، تعظ سيوه العلاق سي بتوں كے ليے خرست نابت بهوائى سے حالان كر وه كسى بهر بعد الان كر وه كسى بهر به الان ك

لائق نئيس -

ف ، یہ استفهام ادر دوسرے وہ استفها مات جو بیسوی پارہ کے پیلے دکوئ میں آنے والے ہیں سب کے سب کے سب تقریر و تو بیخ کے استرشاد کے لیے نہیں .

ولط الع دالے بیان میں تنبیت سے تصریح کی طرف انتقال ہے اور مزید آشدید ہے۔

الحد للرفق قادری نے پارہ نمبر 1 اے ترجم سے ۲۳ رہی الا فر ۲۳۰ ه بروز ایمان افروز پر مبارک بونے ولس بجے وار العلوم جامع اولیسیدر ضور بہاول پور کے صحن میں فراغت پائی فلا الحد مدل علی ذلك والصل فرق والسلام علی حدیث الله الحد مدا علی ذلك واصحابه و احباب جب الكوم وعلی الله واصحابه و احباب المجمع وعلی الله واصحابه و احباب فقط فقط فقط محدیث الحدیث ال

عرفروری ۱۹۸۳ میلادی سرادر عرفروری ۱۹۸۳ میلادی بهاولیود ، پاکستان